THE BOOK WAS DRENCHED

TIGHT BINDING BOOK

TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188075
UNIVERSAL
LIBRARY

History
of
England
from
Simmocks Edition of Goldsmiths -
Translated
by the Native Teachers of the Dehlie College
with
a Glossary and a Statistical Table -

تاریخ انگلستان

ترجمہ اس تاریخ کا ہندوستانی مدرسان مدرسہ انگریزی نے سنہ ۱۸۴۴ء مین زبان
انگریزی سے زبان اُردو مین کیا اور ایک فرہنگ انگریزی لغات کی اور
نقشہ درباب وسعت آبادی فوج اور آمدنی ملکونکے اوسکے ساتھ ہی

دہلی اُردو اخبار آفیس مکان مولوی محمد باقر صاحب واقعہ گزر اعتقاد
خانین باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا
سنہ ۱۸۴۴ء
دوسری دفعہ

Checked 1976

دیباچہ

واسطے زیادہ اسان کرنے فہم اکثر مطالب کے جو تاریخ انگلستان مین مندرج ہین یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستانی ادمیون کو جو تاریخ مذکور کو مطالعہ کرین گے حال بڑے بڑے ملکون دنیا کے سے مساحت کے قوت و اختیار کے فی الجملہ مطلع کردین یہہ بات دونو نقشون مفصلہ ذیل سے جنہین صورت حال مذکور کے مرقوم ہے واضح ہوجاوینگے ؛

نقشہ بہلا فرنگستان کے بیانمین

نام ملکون فرنگستان کی	ابادی	امدنی یا محاصل	تعداد فوج دفع بلغ	تعداد جہاز جنگی کے وقت صلح کے
* انگلستان	۲۲۲۹۷۶۲۱	۴۵۷۸۹۹۲۰۰	۱۹۰۵۱۹	۶۱۰
* فرانس	۳۲۰۵۴۶۵	⊕ ۳۱۵۵۲۰۰۰	۲۸۱۰۰۰	۳۲۹
* روس	۴۱۹۹۵۰۰۰	۱۰۴۰۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰	۱۲
* آسٹریا	۳۲۲۰۰۵۰۰	۱۰۴۰۰۰۰۰۰	۲۶۱۴۰۰ ۴	۳۱
* پروسس	۱۲۷۷۸۴۳	۶۰۹۵۵۲۰۰	۱۶۵۰۰۰	۰

وہ ملک جن پہ اسطرحکا + نشان ہی نصرانے ہین اور جن پہ نشان م کا ہے وہ مسلمانون کے ہین اور جو بالکل بے نشان ہین وہ بت پرستون کے ہین ۔۔ منجملہ بے نشان ملکون کے ہندوستان اور بنگالہ مین بہت مسلمان آدمی رہتے ہین

---

(۱) اس نقشہ مین محاصل ملک فرانس کا بہت کم لکھا گیا ہے اسکو قریب چالیس کروڑ کے مندرج کرنا چاہئے تھا

نام ملکون کا	آبادی سے	آمدنی یا محاصل روپیہ	تعداد فوج وقت صلح کے	تعداد جہاز وقت جنگ کے وقت صلح مین
سپین	۱۳۶۵۱۷۲	۵۳۰۸۰۰۰۰	۴۶۰۰۰	۳۴
سلطنت پرتگال	۲۴۸۳۹۴۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	۹۱۰۰	۶
مکسکنی دوم	۱۳۰۰۵۵۰	۶۸۰۰۰۰۰	۸۰۰۰	+
سویڈن	۳۸۷۸۷۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰	۴۵۰۰۰	۳۰
ڈن مارک	۲۰۵۷۵۳۱	۸۰۶۰۰۰۰	۳۸۸۱۹	۹۷
ری پبلک	۴۳۲۵۹۰	۲۴۶۳۰۹۴	۵۳۸۹۸	—
سیکسنے	۱۴۰۰۰۰۰	۸۸۰۰۰۰۰	۱۳۳۰۷	—
سارڈینیا	۴۱۹۷۳۷۷	۱۷۴۸۱۶۰۰	۲۸۰۰۰	۸
سوئٹزرلینڈ	۲۳۶۶۶۰۰	۵۱۰۱۸	—	—
ورٹم برگ	۱۰۳۵۴۰۳	۶۶۸۵۶۹۶	۴۹۰۶	—
ہنیلز	۷۴۱۴۷۱۷	۲۵۱۸۶۹۶۸	۲۸۴۳۶	۱۲
ہنیوور	۱۰۸۲۵۷۴	۹۲۶۰۰۰۰	۱۲۹۴۰	—
ترکستان	۹۳۹۳۰۰۰	۲۲۴۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰	۸۰
پرتگیز	۳۷۸۲۵۵۰	۷۴۸۱۶۰۰	۴۰۰۰۰	۲۳
یونان	۵۵۰۰۰۰	—	۲۵۸۰	—
ترکی	۶۹۷۷۵۰۰	۲۴۰۰۰۰۰۰	۴۲۲۹۷	۹۳

بعد لکھی جانے اس نقشہ کے یہہ ملک دو ملکون مین منقسم ہو گیا ایک ہولینڈ اور دوسرا بل جیم۔

نقشہ دوسرا

فرنگستان مین فقط ترکستان یا روم ملک اہل اسلام کا ہے
— اب وہ حالت تباہی اور خرابے مین ہی — اور انگلستان اور فرانسہ
اور آسٹریا کے فقط حمایت سے بچا ہوا ہی والا اہل روس اوسکو
کبھی کا فتح کر لیتے

نقشہ دوسرا

جو بڑے بڑے ملک باہر فرنگستان سے ہین وہ آگے مندرجہ
— بقدر اونکے اندنے اور آبادے وغیرہ کو جیسے کہ یہان مذکور ہی قریب
اصل اندنے اور ابادے وغیرہ کے تصور کر لینا چاہیے

+	ابادے	اندنے یا محاصل روپیہ	تعداد فوج اوقات صلح مین	جہاز جنگی وقت صلح مین
+	ریاستہاے متفقہ امریکای شمالے	۱۲۸۵۸۶۷۰	۴۹۵۲۷۲۵۰۱	۶۰۰۰	۵۲
+	برزیل	۳۰۰۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰	۹۶
س	موروک کو	۵۰۰۰۰۰	۸/ ۰۰۰۰	۳۶۰۰۰	۱۵
س	مصر	۳۰۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۳۰
س	ایران	۷۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰	ندارد
ممالک کمپنی	ہندوستان بمعہ	۱۰۰۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰	۷۰۰۰۰۰	ندارد
	پنجاب	۵۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	ندارد
	برما	۱۲۵ ۰۰۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰	ندارد
	نیپال	۳۰۰۰۰۰۰	۵۲۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	ندارد
	چین	۲۵۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	

طاقت ریاستہاے متفقہ کے جسقدر کہ اس نقشہ سے ظاہر ہوئے ہی اور ہیں

	آبادی	اندنے یا محاصل روپیہ	تعداد فوج اوقات صلح مین	جہاز جنگی وقت صلح مین
چی پان	۴۵۰۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	اسکے فوج بحری کا حال نہایت معلوم نہین لیکن بہت زیادہ نہین رکھتے ہی

نقشہ مذکورہ بالا کے رو سے ملک چین سب ملکون سے صاحب طاقت زیادہ معلوم ہوتا ہی مگر حقیقت مین یہہ بات نہین ہی - طاقت ایک ملک کے فقط آبادی اور محاصل اور تعداد فوج پر موقوف نہین ہی بلکہ ترقی علم پر اور ملک چین ممالک فرنگستان سے اس بات مین بہت ہی کم ہی - ہیچ لڑائی حال کے جو چین اور انگلستان مین ہوئی تہی اہل انگلستان نے فقط اٹھہ یا دس ہزار آدمیون سے اسپر تاخت کے ہی اور سال گذشتہ یعنے سنہ ۱۸۴۲ مین چین والون کو ناچار کرکے شرائط صلح پر جو انگلستانیون نے پیش کے تہین راضے کیا - باوجود کثرت رعایا کے جو قریب تہائی حصہ تمام دنیا کے ہی چین والے طاقت مقابلہ کے دوسرے درجہ کے ملکون سے بہی جو فرنگستان مین ہین نہین رکہتے

سے بہت زیادہ ہی اسلئے کہ انکے فوج برّے اور بحرے اور محاصل وقت صلح بہت کم مقرر ہوتے ہین بہ نسبت ممالک فرنگستان کے اور ضرورت کے وقت بڑہائی جا سکتے ہین

		صفحہ
	فہرست ابواب نوادر الحکایات	۱
باب اول	نسب نامہ تا الوان شکے	۱
باب دوم	بیان قوم سیکسن کا	۷
باب سوم	بیان اہل دنمارک کا	۱۴
باب چہارم	ذکر ولیم فتح مند کا	۳۰
باب پنجم	ولیم روفس سنہ ۱۰۸۷ء سے سنہ ۱۱۰۰ء تک	۳۳
باب ششم	ذکر سلطنت ہنری اول کا جو بسبب عقل و فہم کے دانشمند کہلاتا تھا سنہ ۱۱۰۰ء سے سنہ ۱۱۳۵ء تک	۳۶
باب ہفتم	ذکر سٹیفن کا سنہ ۱۱۳۵ء سے سنہ ۱۱۵۴ء تک	۴۹
باب ہشتم	ذکر ہنرے دوم کا سنہ ۱۱۵۴ء سے سنہ ۱۱۸۹ء تک	۴۳
باب نہم	ذکر رچرڈ اول کا جسکا لقب کیر دیلین تھا سنہ ۱۱۸۹ء سے سنہ ۱۱۹۹ء تک	۵۲
باب دہم	بیان جان بادشاہ انگلستان کا سنہ ۱۱۹۹ء سے سنہ ۱۲۱۶ء تک	۵۷
باب یازدہم	بادشاہ ہنرے سوم کے بیان میں سنہ ۱۲۱۶ء سے سنہ ۱۲۷۲ء تک	۶۲
باب دوازدہم	بیان اول ایڈورڈ بادشاہ انگلستان کا سنہ ۱۲۷۲ء سے سنہ ۱۳۰۷ء تک	۶۷
باب سیزدہم	بیچ بیان ایڈورڈ دوم کے جسکا لقب کیرنوارون تھا سنہ ۱۳۰۷ء سے سنہ ۱۳۲۷ء تک	۷۵

فہرست ابواب تواریخ انگلستان کے

		صفحہ
باب چہاردہم	اڈورڈ سوم بادشاہ انگلستان کا احوال سنہ ۱۳۲۷ سے ۱۳۷۷ تک	۸۰
باب پانزدہم	احوال رچرڈ دوم کا سنہ ۱۳۷۷ سے سنہ ۱۳۹۹ تک	۸۹
باب شانزدہم	احوال ہنرے چہارم کا سنہ ۱۳۹۹ سے ۱۴۱۲ تک	۹۶
باب ہفدہم	احوال ہنرے پنجم کا سنہ ۱۴۱۳ سے ۱۴۲۲ تک	۱۰۱
باب ہجدہم	احوال ہنرے ششم کا سنہ ۱۴۲۳ سے ۱۴۶۱ تک	۱۰۶
باب نوزدہم	ایڈورڈ چہارم	۱۱۶
باب بستم	بیان ایڈورڈ پانچوین کا سنہ ۱۴۸۳	۱۱۷
باب بست و یکم	رچرڈ سوم ۱۴۸۳ سے ۱۴۸۵ تک	۱۲۰
باب بست و دوم	احوال ہنرے ساتوین کا سنہ ۱۴۸۵ سے ۱۵۰۹ تک	۱۲۲
باب بست و سوم	احوال ہنرے ہشتم کا سنہ ۱۵۰۹ سے ۱۵۴۷ تک	۱۳۰
باب بست و چہارم	احوال ایڈورڈ ششم کا سنہ ۱۵۴۷ سے ۱۵۵۳ تک	۱۵۲
باب بست و پنجم	احوال میری کا سنہ ۱۵۵۳ سے ۱۵۵۸ تک	۱۵۸
۲۶ چھبیسوان باب	الیزبتہ کا	۱۶۵
۲۷ ستائیسوان باب	احوال جمس اول کا	۱۸۷
۲۸ اٹھائیسوان باب	چارلس اول	۲۰۰
۲۹ اونتیسوان باب	ذکر اولے در کرومویل سلطنت جمہور	۲۳۳
۳۰ تیسوان باب	ذکر چارلس دوم کا	۲۴۸
۳۱ اکتیسوان باب	ذکر جمس دویم کا	۲۶۷

فہرست مصطلحات انگریزی کے الفبا کے ترتیب سے

الف

ایبٹ — سردار ایک ایبے کا

ایبے — ایک جماعت تارک الدنیا مردون اور عورتون کے جنکی طبیعت طرف مذہب کے بالکل معروف ہے مردونکو اونہین منک کہتی ہین اور اونکے سردار کو ایبٹ عورتون کو نن کہتے ہین اور اونکے سرخیل کو ابیس لیکن اس لفظ سے مراد اوس مکان سے ہے

ایڈمیرل — اعلی حاکم قوج بحر کا

آچ بشپ — اعلی پادری انگلستان مین — دیکھو لفظ پادری

آرل — تیسرا درجہ انگلستان کے امیرون مین

ایکسچیکر — بادشاہی خزانہ

اٹارنی — چنی والا ملک انگلستان مین اس نام سے اون لوگون کو پکارتے ہین جنکو حق چنے وکیل کا واسطے کچہری کے وکلا رئیس کے ہی اور ملک جرمنی مین اون حاکمون کو اس نام سے پکارتے ہین جنکو حق تھا چننے شہنشاہ کا اوس ملک کے

اینڈی پینڈنٹ — ایک گروہ پروٹسٹنٹ کا جو اختیار پادریونکا نہین مانتے

ب

بیچ لرز آرٹس — ایک خطاب جو طالب علم کو بعد پہنچنے کے اوپر ایک مقرر

فہرست مصطلحات انگریزی کی الف باتا کے ترتیب سی
درجہ تحصیل علم کے دیا جاتا ہی

بشپ — پادرے جو آرچ بشپ سے درجہ مین دوسرا ہے
دیکھو لفظ پادرے

بورڈ — ایک شہر یا قصبہ جسمین ایک کورپوریشن ہی اور
جسکے باشندون کو بعضی وقت اختیار ہی بھیجنے
وکیلون کا کچہریے وکلاء رعایا مین

بینک — ایک جماعت آدمیون کے جو کاروبار سرافی کا کرتے
ہی بینک انگلنڈ کا سوافق اور بینک کے ہی مگر
گورنمنٹ انگلستان اوسمین ست بیک ہی

پادرے — بہت قسم کے ہین اول ڈی کن جو ایک مقررے اسقف
واسطے عہدہ پادرے کے ہین دوسرا پارسن
یا ریکٹر جو ایک گاؤن یا شہر اور اگر شہر بڑا ہو تو ایک
مقررے محلہ کے اہتمام پر مقرر ہی تیسرا کیوریٹ
ایک قایم مقام پارسن ہی چوتھا ڈین ایک عہدہ
پادرے کا اوپر پارسن کے پانچوان آرچ ڈے کن
یہہ بہی عہدہ پادرے کا ہی اوپر پارسن کے چھٹا
بشپ پادرے جو ایک ضلع پر مقرر ہے ساتوان
آرچ بشپ عہدہ پادرے کا جو ایک صوبہ پر مقرر ہے آرچ بشپ
کنٹربری کو یہ اے میٹ کہتے ہین یعنے

فہرست مصطلحات انگریزی الف باتا کے ترتیب سے

اعلے پادریے انگلستان مین سوا ان عہدہ دنکے رومن کیتھلکس مین
دو اور عہدہ ہین بشپ کانٹربل اور آرچ بشپ
کارڈنل اپنے مین سے پوپ مقرر کرتے ہین جب کہ
وہ عہدہ خالی ہوتا ہے موت کے باعث — بشپ
اور آرچ بشپ انگلستان کے کچہری امیرون مین بیٹھتے ہین
اور اپنے ووٹ دیتے ہین جب اور امور پر قوانین
وغیرہ بنتے ہوا سلئے منظور ہے کچہری ملکور کے
پیش ہوتی ہین

پوپ — رومن کیتھلک مین سب سے بڑا پادریے اور
بادشاہی سلطنت روم کا اوسے پون ٹف
بھی کہتے ہین

پوسٹ ماسٹر جنرل — اہلکار جسکو سپرد تمام کام ڈاک کسے ملک کا ہی

پریس بی ٹیرین — ایک فرقہ پروٹسٹنٹ کا جو بشپ اور آرچ بشپ
نہین رکہتے اور سب پادریون کو برابر جانتے ہین

پروٹسٹنٹ — لفظ ریفرمیشن کو دیکھو

پریسے ڈنٹ — سردار کسے کمیٹے یا کسے محفل کا

پنشن ایر — اعلے اہلکار ملکے کام کا ہولنڈ مین

پرنس آف ویلز — شہزادہ ملک ویلز کا یعنے ملک انگلستان مین
خطاب ولیعہد کا ہی

پراٹسٹنٹ — حامی اس خطاب کو کہ وہ دیں پر افسران

فہرست مصطلحات انگریز کے الف باتا کے ترتیب سے
فوج انگلستان نے بخشا تھا جب وہ حاکم اوس ملک کا بنا

ٹ

ٹوری — دیکھو لفظ وِگ

ٹریزن — جرم بدخواہی سلطنت کا

ج

جنرل وارنٹ — دستک جسپر نام اوس شخص کا نہین لکھا جاتا جسکے
گرفتار کیے واسطے حکم ہی اور جس دستک سے
چپڑاسے کسے آدمے کو گرفتار کرسکتا ہی

جُوری — پنچ انگریزے

جی کُون — قسم درویش اور نام ایک گروہ اشخاص کا جو
انقلاب فرانس مین ۱۷۸۹ع مین ایک مکان مین واسطے
گفتگو کے جمع ہوتے تھے جسمین پیشتر درویش اس نام سے
جمع رہا کرتے تھے اسیواسطے نام اس جماعت کا جیکوبن ہوا

جسٹس لارڈ چیف — جج اعلے انگلستان کا

چ

چین سلر لارڈ — جج اعلے انگلستان کا اور بادشاہ کا محافظ مذہب کا
اور جو کچہرے امیرون مین سردار ہی

چین سلر آف دی ایکسچکر — اعلے مشیر اور مشیرونمین سے جسکو کام مال کا سپرد ہی
چین سلر کورٹ — یعنی ایک عدالت انگلستان کے جسکے فیصلہ بموجب
انصاف کے اور بہے قانون کے ہوتے ہین اور فیصلے

فہرست مصطلحات انگریزی کے الف باتا کے ترتیب سے
کہ جو سابق کے مقدمون سے ہوتے ہین

پیارلہ — فرمان بادشاہی

ڈ

ڈیس — درجہ پادرے کا نیچی بشپ کے — دیکھو لفظ پادرے

ڈیوک — اعلی درجہ انگلستان کے امیرون مین

ر

ریکٹر — دیکھو لفظ پادرے

ریفرمیشن — اصلاح مذہب حضرت عیسے کے جو شروع ہوے وہ لوگ جو کہ اس اصلاح مین شریک ہوئی پروٹسٹنٹ کہلاتے ہین اور جو سابق کے مذہب پر قایم رہی وہ رومن کیتھلک ہین

ریپبلک — نام اوس قسم کے عملداری کا جہان رعیت اپنے حکومت کرنے کے واسطی آپ بعضے آدمی مقرر کرتے ہی اور جس گورمنٹ مین بادشاہ نہین ہوتا ہی

رومن کیتھلک — وہ کرستان جو پوپ کو بلحاظ مذہب کے بادشاہ جانتے ہین

س

سول لسٹ — وہ زر جو بروقت تخت نشینے کے بادشاہ کو واسطے مصارف دربار اور خرچ نج وغیرہ کے دیا جاتا ہی

سکریٹری اوف سٹیٹ — ناظم ملک

سکریٹری اوف وار — ناظم فوج

سکریٹری اوف فورین افیرز — ناظم جو معاملات غیر ملک سے کرتا ہی

فہرست مصطلحات انگریزیکے الفبا کے ترتیب سے

سٹیٹ ہولڈر — لقب حاکم ملک ہولینڈ کا

سولیسٹر جنرل — وکیل سرکار

سٹار چیمبر — ایک عدالت فوجداری جسکا فیصلہ موقوف تہا اون صاحبونکے راے پر نسبت انصاف کے جو اوس عدالت مین بیٹہی تہی اور قانون پر نہین اوس عدالت مین وہ لوگ تہے جو بڑی کونسل بادشاہی مین بیٹہتے تہے اور اوسکے وسیلہ سے بادشاہ اور اوسکے وزیر اون لوگون کو برخلاف قانون کے سزا دیسکتے تہے جو اونکے نسبت گستاخی کرنے یا حکم احراے اونکے تجاویز اور کامونکے تارج اور مانع اور طعنہ زن ہوتے — اوس عدالت کے وسیلہ سے صاحبان گورنمنٹ رعایا پر تعدے کرسکتے تہے اسلئے اوسکو پارلمنٹ نے بیچ زمانہ چارلس اول کے موقوف کردیا

ش

شراف — اعلے الہکار جو بادشاہ کے طرف سے کسی ضلع یا شہر مین مقرر ہوتا ہی

ف

فرسٹ لارڈ آف ٹری ژری — اول وزیر خزانہ سرکار کا

فرای آر — درویش

فہرست مصطلحات انگریزی الف باتا کے ترتیب سے

ک

کونسل پرڈی — بڑے کونسل بادشاہ کے

کورپوریشن — ایک جماعت اشخاص کے جو کثر ایک طور کا پیشہ
کرتے ہین اور جو موافق شخص واحد کے نالش
کرسکتے ہین یا جواب نالش دے سکتے ہین ۔ —
ایک کو مثلے مہاجن بطور ایک کورپوریشن کے
ہی اسلیئے اگر کہ کئے اور سے اسمین شریک ہون
اگر کوئے شخص اونپر نالش کرتا ہی تو وہ اونپر علیحدہ
علیحدہ نہین کرتا نہ اون تمام پر اسواسطے کہ شاید
انکا نام اوسے نہ معلوم ہو بلکہ کوئے پر نالش کرتا ہی
کہ جو ری پب لک

کونس ولیتہ
کورپوریشن اسپنڈ
شن کیت — نام اون قوانین کا جو جب جنکے وہ لوگ جو مقرر ہوتے
ہین کسیے کام پر جو تعلق رکھتا ہی ساتھ
عدالت کے پولس کے یا بندوبست کسیے شہر کے
انکو دیتا ہین اور اونکو حلف اوٹھانا پڑتا ہی
کہ بادشاہ کے اطاعت کرین گے اور اوسکو
سردار مذہب انگلستان کا مانتے ہین اور اونکو
چند رسوم کرنے پڑتے ہین جسسے ظاہر ہوتا ہی
کہ وہ اس مذہب کے ہین جو انگلستان مین بموجب قانون کے

کورٹ مارشل — نام عدالت کا جسمین صاحبان منصف ہوتے ہین

فہرست مصطلحات انگریزی الفبا تا کے ترتیب سے

کروسیڈ — نام اُن مسیحی کا جو گوں نے فرنگستان کے اختیار کیے تھے واسطے جہاد کے بیت المقدس کے تا ہاتھ سے کافروں کے

کمانڈمنٹ — درجہ یا درے کا روسن کیتھلکس مین بعد پوپ کے دیکھو پادرے

گ

گارڈ — ایک جماعت بڑی رتبہ کے جو کم و بیش چھ سو آدمے مین مشتمل ہین جو آدمے بادشاہ کے حکم سے مقرر ہوتے ہین — ہائٹ گارڈ کا ہر ایک آدمے اس جماعت کا پکارا جاتا ہی اور بہے اور ڈر یعنے جماعتین اس قسم کے ہین مگر وہ کم رتبہ کے ہین — نائٹ گارڈ کا ایک لفظ جسپر خاص الصور یہ چند لفظ کہدیے ہوتی ہین جسکے وہ مانند ہتی ہین — ہارس گارڈ کا ایک لفظ جسپر لفظ اور تصویر دو قسم کے کہدے ہوتے ہین اپنے چھاتے پر تھامتی ہین — سرکار کمپنے ہندوستان نے فوج بہے ایک اور ڈر یعنے جماعت مقرر ہوے ہی

ل

لارڈ ڈیروی سیل — محافظت شاہی مہر کا

م

منک — درویش — دیکھو لفظ اپنے منگ مختلف نام اور قسم کے ہین مثلاً اگسٹین اور فرین سرگن اور ڈومنے کن

فہرست مصطلحات انگریزی کے الف با تا کے ترتیب سے

۔حی کوین وغیرہ

میگنا کارٹا — نام اوس فرمان کا جسکو امیرون نے بادشاہ سے بجبر قبول کروایا تھا سنہ ۱۲۱۵ع مین اس فرمان کے بموجب بادشاہ محصول یا خراج نہین لے سکتا لوگون سے بغیر منظوری پارلمنٹ کے اور مجرمون کے روبکار اونکی برابر کے درجہ کے لوگون کے بیچ مین ہوا کرے وغیرہ

مارکس — دوسرا درجہ امیرون مین ہندوستان کے بعد ڈیوک کے

مسی آر — سب سے اعلے مجسٹریٹ ایک کورپوریشن مین

ن

نائٹ — ایک لقب سپاہیون کا

نائٹ اوف شائر — وکیل ضلع کا بیچ کچہرے وکلاے رئیس کے

نن — ایک زن گوشہ نشین بیکہوایہ بے

و

وگز — وگز اور ٹوریے ہین دو جماعتین انگلستان مین جنکے راے نسبت اہتمام عملداریے کے متعلق نہین ٹوریے لوگ بیشتر چاہتے ہین کہ جیسے سابق کے عملدار ہوئے اوسیطرح ہو اور وگز اکثر چاہتے ہین کہ اکثر قانون سابق کے منسوخ کرین اور نیے اجرا کرین یہ نہین چاہتے خیال کرنا کہ ٹوری کسی

فہرست مصطلحات انگریزی الف با تا کے ترتیب سے

قانون کو اصلاح کرنا نہین چاہتے ہین لیکن اول بدل کم پسند کرتے ہین بہ نسبت دگرگے اور بادشاہ کو زیادہ اختیار دینا اور رعایا کا کم کرنا چاہتے ہین اور دگر اکثر اختیار رعایا کو زیادہ اور اختیار بادشاہ کو کم کرنا چاہتے ہین — ریڈیکل ایک قوم ہے جو نہایت دگ ہین یعنے بہت اختیار رعایا کو دینا چاہتے ہین

ب

بی بی اس کو پیس ایک ایسی ہی مسکی بموجب ہا ایک مجرم کو دیوانی گرفتار سے کے نا ہر سکے جاتے ہی اور روکا جاتا ہے مقررہ ہین ہو جاتے ہی اور ملک کے باہر قید نہین ہو سکتا

ہائی کمشن کورٹ ایک کچہرے جسمین چند جج پادری ہوتے ہین جسکو اختیار تحقیقات اور سزا دینے کا واسطے غلط رائے اور طریقہ لوگون کے مذہب کے اب مین تہا کچہرے مذکور مین انصاف اور بے انصافی ہوتے ہین کہ صاحبان پارلمنٹ نے بیچ عہد چارلس اول کے اوسکو موقوف کر دیا۔

(یہ کتاب طالب علم کے لیے ہرگز مفید نہ ہوگی۔)

تاریخ انگلستان

باب اول

نسبت برٹن کے وقت حملہ کرنے جولیس سیزر کے اس ملک کو ۵۴ برس مین پیشتر عیسے کے پیدا ہونے کے اس وقت تک جب کہ رومی اس ملک کو چھوڑ کر چلے گئے واضح ہو کہ رومیون کے وقت سے پہلے دنیا مین برٹن کو بہت کم لوگ جانتے تھے ملک فرانس کے سامنے کے کنارون پر سوداگر آیا جایا کرتے تھے اور اُن چیزون کی تجارت کرتے تھے جو کہ وہان سے لوگون کو پیدا ہو سکتی تھین یقین ہے کہ بعد ایک مدت کے اُن سوداگرون نے تمام اُن مقامون کو جانب بحر واقع تھے اور جنمین اُنکو بسنے کی اجازت ملی تھی اپنے قبضہ مین کر لیا یہہ لوگ ملک ... اور تجارت ... کے کنارون پر بسے اور اُنہون نے کشتکاری شروع کی۔ لیکن باشندگان اضلاع اندرونی نے ان تاجرون سے کبھی راہ آمد و رفت کی نہین رکھی کیونکہ وہ اپنے تئین اصل مالک اور انکو دست انداز اپنے ملک پر تصور کرتے تھے اضلاع اندرونی کے رہنے والے بہت سے وہ چرواہے تھے۔ اور بڑی بڑی گروہ مویشی کے پالتے تھے۔ اور دودھ گوشت پر اوقات بسر کرتے تھے حیوانون کی کھال کو بجاے پوشاک کے پہنتے تھے اور بازو اور ٹانگین اور رانین ننگی رکھتے تھے اور اُن پر نیلی نیلی لکیرین کھینچا کرتے تھے اُنکے لمبے بال کندھون اور کمر پر پڑے رہتے تھے وہ ڈاڑھی مونڈا کرتے اور مونچھین

بڑھاتے ہیں۔ برٹانک سب وحشی قوموں کی ایک ہی سی عادت ہے۔ انکا اس پوشاک سے مطلب یہہ ہے کہ دشمن نہ کہہ سکے کہ ہم ننگے ہیں

انکی حکومت منقسم ہی بہت سے چھوٹے چھوٹے صوبہ ہین جو تحت فرمان اپنے اپنے مختلف سردار وں کے ہوتے ہیں۔ قیاس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا مین انسان اسیطرح کی حکومت سے واقف تہے اور یہہ طرز حکومت کی پدرانہ اختیار سے جو کہ باپ اپنی اولاد پر رکہتا ہی نکلی ہی۔ یہہ لوگ خوف عظیم کے وقت متفق ہوکر سپہ سالار مقرر کرتے ہیں جسکو اختیار کل جنگ وصلح کا دیا جاتا تہا

انکی سپاہ مین اکثر پیادہ ہوتے تہے اور بوقت ضرورت بہت سے سوار بہی بہم پہنچ سکتے ہیں۔ قوم مذکور لڑائی مین بوسیلہ رتہون کے جنکی دہریون مین لمبی لمبی چہریان باندہتے ہیں بہیڑیے آدمیونکو زخمی کرتے۔ اور جسطرف وہ انکو ہنکاتے جاتے بہت سا کشت وخون ہوتا۔ اور جو آدمی کہ رتہون پر سوار ہوتے تہے وہ برچہی فوج مخالف پر چلاتے تہے وہ کبہی رتہہ کے جوئی کے اوپر آبیٹہتے کبہی زمین پر کود پڑتے اور پہر اپنی جگہ پر جا بیٹہتے۔ اور یکایک رتہہ کو پہرا دیتے اور کبہی دشمنون کی افواج مین بے انتظامی پیدا کرنیکے واسطے اپنی رتہون کو چالاکی سے مانند فراریون کے اوٹتا پہیر لیتے

برٹن والون کے قوانین حکومت مین احکام مذہبی کو بہت دخل تہا۔ ڈروائڈ جنکے اختیار مین تمام کاروبار مذہب کا تہا یعنی جو کہ موافق برہمنون ہندوستان کے تہے اس قوم پر بڑی حکومت رکہتے تہے۔ انکے وہمی مذہب سے زیادہ کوئی اور مذہب خوفناک نہین معلوم ہوتا ہی۔ انکے مذہب مین سزائین بیچ اس دنیا کے بہت سخت تہین علاوہ ازین وہ لوگون کو مسئلہ آواگون کا سکہلاتے تہے اسطرح جتنا انکے چیلون کے دلمین خوف انکا زیادہ ہوتا جاتا تہا حقیقت اوتنی ہی طاقت اونپر بڑہتی تہے۔ یہہ لوگ بہت سے آدمیون کو گہاس کے

کے بڑی بنو نمین پہر کر بطور قربانی کے ایکدفعہ جلا ڈالتے تہے - انکے اطوار بہت سخت تہے اور وہ اوقات کو بہت سیدہے سادہ طور پر بسر کرتے تہے جنگل بہٹ اور کہلے درختونمین انکا مقام تہا وہ جنگلی میوہ کہاتے اور صرف پانی پیتے - انکی اسطرحکی وضع سے لوگ انکا اسقدر ادب کرتے تہے کہ گویا انکی پرستش کرتے تہے - کچھہ عجب نہین کہ انکے دیکہا دیکہی انکے تابعین یعنے برٹن والون پر بہی صحبت کا اثر ہوگیا - اگرچہ طریق لوگون کی اوقات گذاری کا سادہ تہا مگر وہ ظالم اور خوفناک دلیر اور بیرحم تہے اور انکے مزاجمین استقلال نہ تہا - مدت دراز تک باشندے برٹن کے ایسی وحشی حالت مین رہے - لیکن کبہی کسیکی محکوم نہ تہے سیزر نے ملک فرانس کو فتح کرکر اپنے نام کو اور دور تک پہلانیکے واسطے برٹن کے فتح کرنیکا ارادہ کیا اور اس قصد سے وہ آدہی رات کے وقت کشتی پر سوار ہوکر برٹن کی طرف چلا - اور علی الصباح اوسکنارہ پر جو قریب ڈوور کے تہا پونہچا - اسنے تمام پہارون اور ٹیلون کو مسلح آدمیون سے بہرا پایا - یہ لوگ اسکے مقابلہ کے واسطے طیار تہے

باشندگان برٹن نے کے سی بیولانس کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا لیکن امیر و امرا جو اُسکے محکوم تہے انہون نے بسبب حسد یا کسی شک کے اُسکی اطاعت نہین کی - اُنمین سے بعضے تو اپنی فوج کو لیکر اضلاع اندرونی مین چلے گئے اور بعضون نے سیزر کی اطاعت قبول کرلی - کے سی بیولانس نے اسطرح کمزور ہوکر صلح کرنی چاہی مگر تب بہی اُسمین کچہہ طاقت جنگ آزمائی کی باقی تہی - شرایط صلح کے جو کے سی بیولانس نے قبول کرلین یہہ تہین کہ کے سی بیولانس دو چند اُن یرغمال سے جو کہ اول دفعہ طلب کی گئین تہین بہیج دے اور حلقہ اطاعت رومیونکا اپنی گردن مین ڈالے - لیکن سیزر کو اُن شرایط کی تعمیل کروانے کے لئے ایکدفعہ اور برٹن مین آنا پڑا

شہنشاہ اگسٹس نے جبکہ وہ تخت پر بیٹہا ارادہ برٹن کے حملہ کا کیا لیکن [illegible]

پیرنوئیہ کے وہ اُس سے باز رہا۔ ٹی بی ریس نے اپنی سلطنت کو بہت وسیع باکر برٹن
کی طرف کچھ ارادہ کیا۔ اُسوقت سیسے پڑ[illegible] الون نے اُن فنون کا حاصل کرنا جنسے
انسان کی بہت ترقی ہوتی ہے شروع کیا۔ بیجا حرکتین جو کیلی کیولا سے واسطے حملہ کرنے
برٹن والون کے سرزد ہوین اُنٹے وہی خود مورد طعن و تضحیک کا ہوا اور برٹن والون
کو اُنسے کچھ آنچ نہ پونہچی۔ رومیون نے ایام سلطنت کلاڈی اس مین ارادہ مصمم
برٹن کے فتح کرنیکا کیا چنانچہ رومی فوج اول دفعہ تحت حکم پلاشی اُس کے روانہ ہوئی
اور جیسے کہ رومی ہمیشہ فتح کرتے تھے اُسوقت بھی فتح اُنہی کی ہوئی اور بیشتر
ریگ نے اُس نے اپنے ملک کو دشمن کے ہاتھ سے چھوڑانیکے لئے [illegible]
چھوٹی سی فوج سے وہ نو سال تک دشمن سے لڑا اور [illegible] اخیر اُسنے
شکست فاحش کھائی اور سردار [illegible] کیلئے رومہ کو روانہ
کر دیا۔ جبکہ کی ریگ [illegible]
دیکھا تو اسوقت اسکے چہرہ پر [illegible] کہ ہرگز نہین پائے گئے۔ اسنے نہایت تحقیر پر نظر
کرکے کہا کہ افسوس بڑا صدمہ ہوا [illegible] کے [illegible] کرین اور
مجھے بیڑی پہنہ کر [illegible] رہنے دین شہنشاہ کو اُن کی مصیبتون کا دیکھکر رحم
آیا۔ وہ اُسکی طرز تقریر سے خوش ہوا اور اُسی وقت اُسکی بیڑیان کٹوا کر اُسکو اور قیدیون
کے رہا کیا۔ چونکہ رومی بُری طرح بوادیشیا ملک ائی سے جو کہ ایک قدیم برٹن الون
کا ہی پیش امد تو اُنے واسطے دوبارہ علانیہ شرکشی کی۔ پرسیس گس شاہ ائی سی نے
نے مرتے وقت اپنی سلطنت کو دو حصہ مین منقسم کیا تھا۔ ایک تو اسمین سے اُسنے
رومیون کو بخشدیا تھا اور دوسرا اپنی بی ٹیرن کو دیا تھا اس اُمید سے کہ رومی ایک حصہ لیکر
اُسکی عیال و اطفال سے جھگڑا نکرین لیکن معاملہ بالعکس ہوا کسواکہ رومیون کے مختار بہ

نسبت برٹن والونکی

بعد اوسکی وفات کے اوسکی تمام سلطنت پر قبضہ کر لیا اور جبکہ لوائے ڈی شیا بیوہ شاہ مرحوم
کی نے اسبات پر تکرار کرنی رومیون کے مخبار نے حکم دیا کہ اُسکو چالیس سے مانند غلامون کے بیٹوا اور اسکی بیٹیون
کو ظلم سے بے عصمت کیا۔ تمام جزیرہ مین سرکشی کروانیکے لئے یہہ ظلم بہت کافی تہا۔ اور چونکہ
اس واردات مین ای سی فی والون کی بہت سی غرض ملحق تہی تو اسی لئے وہ سب سے پہلے انکے مخالف
ہوئے۔ اور من بعد اور اضلاعون نے بہی انکا ساتہ دیا لوائے ڈی شیا جو کہ بہت خوبصورت اور مردانہ
عزم والی تہی اس فوج پر جو جوانب مختلف سے جمع ہوئی تہی سردار مقرر کئی گئے۔ یہہ فوج قریب
دو لاکہہ اور تینتیس ۳۳ ہزار آدمی کے تہی۔ اس فوج نے بسبب ظلم رومیون کے خفا ہوکر انکی
بستیون کو حملہ کر کر فتح کیا۔ پولانس سپہ سالار رومیون کا جلدی سے لنڈن کے بچانے کو گیا اسوقت
یہہ مکان ایک بہت معمور اور آسودہ بستی رومیون کی تہی۔ لیکن جب کہ وہ وہان پونہچا تو
اسنے واسطے اس تمام رعایا کے اوس شہر کا چہوڑ دینا دشمن کی مرضی پر مناسب جانا چنانچہ شہر
مذکور کو دشمنون نے جلا کر خاک کر دیا اور تمام رعایا کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ تمام رومی معہ اور
سیکانون کے قریب ستر ہزار آدمی کے مارے گئے برٹن والے ان فتوحات کے ہونے سے بہت خوش ہوکر
اوس جگہ جہانکہ پولانس بانتظام تمام ساتہہ دس ہزار سپاہ کے اُنکا انتظار کہینچ رہا تہا
گئے۔ یہان ایک جنگ عظیم واقع ہوئی۔ لوائی ڈی شیا معہ اپنی دونون بیٹیون کے
ایک رتہہ پر سوار ہوکر ہر دو سپاہ کے ای اور اونکی دلدہی کے لئے دلیرانہ مانند مردون
کی کلام کیا لیکن اُسکی بیقاعدہ فوج باوجود شجاعت کے رومیون سے تاب جنگ نہین لاسکی آخر
انہون نے شکست کہائی اور بہت سے آدمی مارے گئے۔ اسی ہزار میدان جنگ مین قتل ہوئے
اور بہت سے قید کئے گئے اور لوائے ڈی شیا گرفتار ہونیکے خوف سے بیچ ہاتہہ دشمنون
کے زہر کہاکر مر گئی

واضح ہو کہ ۵۰ سپہ سالار جسنے انگلستان کو اس ملک مین حکومت [illegible]

سے واسطے اُنکی حفاظت کے حملہ پکٹس اور سکاٹس کے سے بیشتر بنائی تھی اُنکی مدد کی

باب دویم بیان قوم سکیس کا

ازادہونا برٹن والون کا انکی حقین نہایت برا ہوا اسلئے کہ پکٹس اور سکوتس دو قومون نے متفق ہوکر برٹن کو اپنا ملک تصور کیا اور وہ دیوار جو رومیون نے اُنکی سدراہ ہونیکے لئے تعمیر کی تھی حملہ کرکے قبضہ مین لے آئی سو جب اسطرح راہ آمد و رفت اُنہین مل گئی تو اُنہون نے لوٹنا ملک شروع کیا اور کوئی انکو سزا نہین دی سکتا تھا اور برٹن والون نے اپنے جنگلون اور پہارون مین اونکے ظلم سے پناہ لی اسیر ہی کوئی جگہ پناہ کی ایسی تھی کہ جسمین یقین محفوظ رہنے کا ہو۔ اس حالت تباہ مین برٹن والون نے سکیسن والون کی مدد مانگی سب گرد و نواح ملک جرمنی کے اس قوم سے بہ سبب اونکی دلیری و طاقت کے خوف کھاتے تھے۔ وہ لوگ دلیر اور غیر مستقل مزاج تھے جنگ و جدل کو اپنا پیشہ تصور کرتے تھے اور فتح کو شیوہ حاصل ہو فائدہ جانتے تھے جو قوم کہ جنگی ہوتی ہی وہ بہادر، بیرحم ہوتی ہے کیونکہ وہ نقصان اور رنج کی برداشت کرسکتے ہین اور اپنے غلبہ کے وقت اور دنکو بیرحمی سے نقصان اور رنج پونہچاتے ہین۔ مورخون نے اس قوم کو بہت ظالم اور بیرحم بیان کیا ہی۔ مگر یہ بات اونکی دشمن بیان کرتے ہین اس قوم نے بہت مدت تک اس جزیرہ کے لینے کا ارادہ کیا تھا اور جبکہ اونکو بلایا تو اونکو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ بموجب [illegible]

باب دوم

اس قوم مین سے قریب پندرہ ہزار آدمی کے تحت حکم ڈیوک نارمنڈی کے بھائیون ہنیت اور ہورسا کی وہان کو روانہ ہوئی اور جزیرہ تھانٹ مین جا اوتری — وہان افواج انگریزی سے شامل ہوکر اُنہون نے کیتس اور سکوتس کے طرف جو کہ لنکن شائر تک ابو پہنچے تھے دلیرانہ کوچ کیا اور اُنکو شکست فاحش دی بیچ ۴۵۵ع کے

سیکسن نے اس ملک کو زرخیز اور اپنی وطن کو بخیر پاکر اور بہت اپنے ہم وطنون کو اسواسطے طلب کیا کہ اس ملک کو فتح کرنیمین شریک ہون — قریب پانچ ہزار آدمی کے سترہ کشتیون پر سوار ہوکر وہان آئے اور جزیرہ مین واسطے ہمیشہ کے قیام کیا —

مورخ بیان کرتے ہین کہ سیکسن نے صرف بسبب بہادری کے اس جزیرہ کو آسانی سے فتح نہین کیا بلکہ بوسیلہ دغا اور فریب کے غلبہ پایا وہ کہتے ہین کہ ووٹی جرن بادشاہ کو حکمت عملی سے رود ستیاپی ٹی ہنجت پر عاشق کروایا اور اسکو ترغیب دی کہ تو اوسکے باپ کو زرخیز ضلع کینٹ حوالہ کردے تاکہ وہ تجھے اپنی بیٹی دیدی — اس ضلع مین سے سیکسن بعد بسکے کبھی نہین اخراج کیے گئے — اور یہہ بھی بیان کرتے ہین کہ بعد ہونے فتح کے بیچ انگلس فرچا کے ووٹی مرگیا اور اوسکا باپ ووٹی جرن پھر تخت پر جا بیٹھا گیا — اور یہہ بادشاہ نادان ایکبرو ہنجت کے گھر ضیافت کو گیا اوسنے اسکے تین سو سردارونکو بدذاتی سے مار ڈالا اور اسکو گرفتار کرلیا

بعد وفات ہنجت کے اور بہت قومین جرمنی کے اپنے ملک والونکو فتح مند دیکھکر انگلستان کو آئین — اسسے پہلے ایلا اور اوسکے تین بیٹون نے ایک گروہ سیکسن کا لیکر بنیاد سلطنت جنوبی سیکسن کی ڈالی تھی اور اسکار مین بہت ساگشت اور خون ہوا تھا — اسی سلطنت مین سرے سیس سیکسن — اور نیو فورسٹ شامل تھے بلکہ حدود سلطنت کنٹ تک

اینگلس اور قوم سیکسن کی زیر حکومت سرڈک اور اسکی بیٹی کینرگس کے مغرب کے طرف جا اوتری

اتری اور اُس مکان کا نام بستی مغربی سیکسن کی رکھا — برٹن والون نے انکا بہت سختی سے
مقابلہ کیا لیکن چونکہ اُنکے واسطے جرمنی سے مدد آئی اور اُنکے ہموطنون نے بھی جو کہ اُس جزیرہ
مین رہتے تھے انکی مدد کی تو اس سبب سے برٹن والون نے شکست کھائی — اگرچہ ارتھر مشہور
بادشاہ نے اُنکی فتوحات کو بہت روکا لیکن پیر بھی اُنمین طاقت قابض رہنے کی اُن ملکون پر جنکو
اُنہون نے فتح کیا تھا باقی رہی تھی — سرڈک اور اسکے بیٹی کن رِک نے اس جزیرہ مین تیسری سیکسن سلطنت
مقرر کی اور اُسکا نام بستی مغربی سیکسن کی رکھا اور اُسمین یعنی گات، ہیمپشر و ورسٹ و ولٹشر
برکس اور جزیرہ وائٹ شامل تھے — ارتھر نے سبب مقابلہ کرنیکے اس سیکسن سے زیادہ شہرت
حاصل کی تھی — اس بادشاہ کی نسل ایسی طرح نہین معلوم ہی — بعضے اسکو بیٹا بادشاہ ایم
رُوشیس کا تصور کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا بھتیجا تھا بعضے کہتے ہین کہ وہ شاہزادہ
ملک گورن وال کا تھا اور اُسکا باپ گرلوس بادشاہ اس جگہ کا تھا — اس سے تو کچھ غرض
نہین کہ وہ کسکا بیٹا تھا مگر یہہ سچ ہی کہ وہ بڑا بہادر سردار تھا اگر صرف بہادری ہی سے رفع
خستہ حال برٹن والونکی متصور ہوتی تو اُسکی شجاعت کافی تھی — روایت معتبر مورخین
کی سے دریافت ہوتا ہی کہ اُسنے دشمنون کو بارہ دفعہ شکست دی کر دفع کیا — اُنمین سے ایک
لڑائی مین جو کہ کیر بی ڈن مین ہوئی تھی اُسنے قریب چار سو چالیس آدمی کے اپنے ہات سے مار
ڈالے — چونکہ سیکسن بہت تھے تو ظاہر ہی فقط ایک ہی آدمی کی دیری اور کوششون سے
اخراج اونکا مشکل تھا لیکن بجائے مشکل جانفشانی کا یہہ ہوا کہ اُنکی اُسمین صلح ہوگئی دشمن
اسی سبب زور پکڑتے گئے اور ایام پیری مین سبب وقوع تکلیفات خانگی کے بادشاہ سے کچھ
تدبیر معقول نہ ہوسکی اور اُنکی غفلت و غارت کے ظہور مین نہ اسکی من لا من بادشاہ سکسن
شانڈ نے اسکی بیوی کو نیز اور ایک اُن بہر گلاستن بری مین بھیجا رکھا — آخر کار
آرتھر بے مقام اُسکے بھیجا گیا اور بات کرنے کے لئے حریف پر فوج کشی کی اپنی بی بی کو

بزور اُسکے قبضہ سے چھوڑایا۔ دوسری بی بی اُسکی شاید نیک بخت ہوگی اسلئے کہ ہمین اُسکا کچھ حال دریافت نہین ہی مگر اُسکی تیسری بی بی کی اُسکے بھتیجے مورڈرڈ نے ہتک عصمت کی۔ اس سبب سے بادشاہ اور اُسکے بھتیجے مین بگاڑ ہوا جسمین وہ دونو ایک دوسرے کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ اُس اثنا مین جبکہ سیکسن اضلاع مغربی پر متصرف ہوتے جاتے تھے اُسوقت مین اور گروہ انمین کے اور اطراف اُسی ملک کے بیکار نہین بیٹھے رہتے تھے۔ اور یہہ لوگ ہمیشہ جرمنی سے چلے آتے تھے ایک اور گروہ اُنکا زیر حکم اقا کے اضلاع کیمبرج۔ سفک۔ اور نورفک پر قابض ہوا اور اپنے سردار کو لقب بادشاہ ایسٹ این گل کا دیا۔ یہہ چوتھی سلطنت سیکسن کی برٹن مین ہوئی۔ ایک اور گروہ نے اسکس مڈلسکس اور کچھ ضلع ہرٹفورڈ پر متصرف ہوکر اسکا نام ایسٹ سکسنی رکھا۔ یہہ پانچوین سلطنت سیکسن کی جو برٹن مین مقرر ہوئی ضلع کینٹ مین سے بنی تھی سلطنت مرشیا مین جو چھٹی تھی تمام اضلاع کنارہ دریا سیورن سے تا سرحد ایست سکسنی کے مشتمل تھے۔

ساتوین سلطنت عظیم ان لوگونکی برٹن مین نورتھمبرلینڈ تھی جو سب شامل کرنے سے برمنگھیا کے جسمین نورتھمبرلینڈ اور درہم واقع ہین اور ضلع ڈیرائی کے جو لنکن شائر سے یورکشائر تک تھا بنی۔ اہتل فرد بادشاہ نورتھمبرلینڈ کے نے بسبب اخراج اپنے سالے اڈون کے ڈیرای مین سے یہہ سلطنت عظیم بنای تھی۔ اسطرح سات سلطنتین سیکسن کی جو بنام سیکسن ہیپتارکی کے مشہور ہین مقرر ہوئین۔ جب سیکسن تمام اچھے اضلاع برٹن پر قابض ہوئے اور کوی اُنکا مخالف نرہا تب اُنہون نے آپسمین قضایا شروع کیا۔ یہہ بات ظاہر ہی کہ جو ملک بہت سے خودسر صوبہ دارونمین منقسم ہو اُسمین بسبب بلند نظری و رشک آپس کے ہمیشہ فساد برپا ہوا کرتے ہین الغرض بعد بہت سے قضایا جنگ اور فتح کے اگبرٹ بادشاہ ویسکس کا جو بسبب لیاقت اور ہوشیاری کے مسمی بہ سلطنت تھا اور ساتون سلطنتون پر متصرف ہوگیا جسنے ان ساتون سلطنتون کی حکومت ایک ہی

نسبت سینٹ سیٹنر کے
ہی مقرر کی اور اپنا رعب اور تجمل ظاہر کرنیکے لئے ایک گروہ پادریون اور دنیادارونکا
وہنچسٹر مین جمع کیا انہون نے اسکو بموجب رسوم مقررہ کے شاہ انگلستان بنایا اُسوقت سے
اس ملک کا نام انگلستان قرار دیا گیا اسطرح چارسو برس بعد آنے سکسن کے ان تمام سلطنتونکا
ایک حاکم ہوگیا اور امن اور صلح رہی۔ چھٹی صدی مین سینٹ گریگری نے ارادہ پادریون کے
بھیجنے کا قوم سکسن مین واسطے اُنکے عیسائی بنانیکے کیا منقول ہی کہ پیشتر اُسکے پوپ بنے کے
ایکدن اُسنے غلام بازار مین جو روم مین ہی گذر کیا اور چند لڑکون حسین کو جو وہان واسطے فروخت
کے آئے تھے دیکھکر اُنسے نام اُنکے وطن کا پوچھا اور جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ بت پرست
انگریز ہین تب اُسنے بزبان لیٹن یہہ بات کہی کہ اگر یہہ لڑکے نصرانی ہوتے تو بجاے انگریزون
کے ملایک تصور کئے جاتے اُسوقت سے سینٹ گریگری کے تئین خواہش عیسائی بنانے
انگلستان کی لون کی بہر غالب ہوئی چنانچہ پادری آگسٹائن اور اور پادریون کو بطریق رسالت
کے انگلستان کو روانہ کیا

اس متبرک پادری نے جزیرہ تھینٹ مین بھیج کر ایک شخص کو جو طرفین کی زبان سے واقف تھا انبلبرٹ
شاہ کینٹ پاس بھیجا اور یہہ کہا کہ مین روم سے واسطے مغفرت دلانے بادشاہ کے
آیا ہون۔ بادشاہ نے بمجرد خبر پانے کے حکم دیا کہ سرانجام ضروریات کا اُنکے واسطے
کردیا جاوے اور خود بھی جا ملاقات کی مگر یہہ نہین کہا کہ مین واسطے اپنی نجات عقبےٰ
کے تمہارے پاس آیا ہون۔ آگسٹائن نے جب بادشاہ کو اسقدر اپنی طرف متوجہ دیکھا
تو اُسنے بکمال خوش مذہبی کے وعظ انخیل مین سے دینی شروع کی بادشاہ نے علانیہ مذہب
نصرانی اختیار کرلیا اور بہت سے لوگون نے بخوشی تابعداری اپنے بادشاہ کی اس امر مین کی
اور پادریون نے اس بات کا لحاظ بہت رکھا کہ کوئی شخص بجبر نصرانی نہیا جاوے اسطرح اور ممالک
فرنگ سے بھی ایک بعد دیگرے مذہب عیسائی اختیار کیا

باب سیوم
بیان حملہ اہل ڈنمارک ... کا

اہل انگلستان کو تھوڑا ہی عرصہ امن و اتفاق مین گذرا تھا کہ ایک گروہ ڈینز کے نے انگلستان پر حملہ کرنا شروع کیا وہ ممالک جو کہ ساحل بالٹک پر واقع تھے اس قوم کے قبضہ مین تھے اول لیکر وہ انکا واسطے دریافت کرنے حال انگلستان کے دریا کے کنارہ پر اُترا اور کچھ غنیمت وہان سے لیکر اپنے جہازون پر چلا گیا سات برس بعد اس حملہ اول کے وہ سلطنت نورتھمبرلینڈ پر کرکے اور وہان ایک مکان بادریونکا تاراج کیا لیکن بشکستہ ہونے انکے جہازون کے طوفان سے انگلستان والون نے انکو ہزیمت دیکر قتل کیا بعد گذرنے پانچ سال کے اگبرٹ کے عہد سے ان لوگون کے حملہ بہت سخت ہونے لگے اور یہان تک نوبت پونہچی کہ ان سکو مطیع اپنا کرلیا اگرچہ بارہا رعایا نے انکو شکست دی مگر وہ تاراج کرنے اور لیجانے اسباب کے سے جو انہین ہات لگتا تھا باز نہ رہتے تھے انکا یہہ قاعدہ تھا کہ حتی المقدور سپاہ سے مقابلہ نہ کرتے تھے بلکہ تمام ملک مین جابجا پھیل کر اسباب منقولہ زن و مرد و بچے جو ہات لگتے لیجایا کرتے تھے

اخر کار انہون نے یکبارگی ارادہ رہنے کا اس ملک مین کرکے جزیرہ تھنٹ لرمین مقام کیا اور اگرچہ بادشاہ اتھل الف نے ایک فتح نمایان اُنپر حاصل کی مگر وہ اُس مقام سے نہ ٹلے اتھل بالڈ نے جو اتھل الف کا جانشین ہوا تھا عرصہ قلیل تک سلطنت کی مگر اس عرصہ قلیل ہی مین اسنے اسقدر بدی کی کہ اسکا نام بدزبان زد خاص و عام ہوگیا اسکا بھائی اتھل ڈڈ جو ایک بہادر آدمی تھا اُسکا جانشین ہوا مگر اسکی شجاعت واسطے دفع کرنے ڈینز کے کافی نہ تھی ان حریفون کے مقابلہ مین اسکا چھوٹا بھائی ایلفرڈ جو بعد ازان بلقب ایلفرڈ بزرگ مشہور ہوا اسکا ہمیشہ مددگار رہا اور اسنے بسبب نیک ذاتی کے اپنی تکلیفون کا جو

جو اُسے یہاں سے بوجھی ہتی خیال نکر کے فائدہ خلق پر نظر کی اُوسے جو تکلیفین پہنچین ۱۳
تہین یہہ کہ بادشاہ نے اُسسے تر لہ میراث کا بزور لیا تہا اہل رُوم کے عہد مین ڈینز
مرشیا مین آکر چاہا کہ مقام نانٹک ہیم مین جاڑا کاٹے بادشاہ نے ارادہ اخراج کا ان
حریفون کے اُس مکان سے دلین ٹہانکر اُنسے مقابلہ کیا اور بسبب زخم کہانے کے دار
فانی سے رحلت کی ۔ بعد اُسکے اس سلطنت کا جو بہت بتاہی خرابی مین ہتی اُسکا بہائی الفرڈ
مالک ہوا ۔ چند روز نہوے تہے کہ ڈینز نے نورتہمبرلینڈ اور اینگلیا کو فتح کر لیا تہا اور قلب
وسسکس تک پہنچ گئے تہے ۔ اہل مرشیا خلاف مین یا الفرڈ کے متفق ہو گئے تہے
اور باقی ملک سلطنت پر بہی اُنکا قبضہ ہو گیا تہا ۔ الفرڈ کا بہائی ہمیشہ کے حملون کے
خوف سے دشمنون کے زمین بوس ہو گئے تہے اور دشمنون نے تمام نصرانیون کے
سینہ در کینہ مین لا دیا تہا ۔ اس مذہب کے [illegible] صرف یہی الفرڈ کی
[illegible] ۔ [illegible] انتظام اور [illegible] مین [illegible] کیا اُسنے صرف اپنے
[illegible] بلکہ [illegible] بادشاہون سے زیادہ مورد مرجب رعایا اور باعث نیک نامی کے
[illegible] ۔ [illegible] اُسکی سلطنت کو رونق بخشی ظاہر ہے
[illegible] ۔ [illegible] اُسکو اسطے تربیت پانیکے روم کو بہیجا تہا پاپ نے اُسکو
تیل ملنیکی جو کہ بروقت تخت نشینی کے بادشاہ کیا کرتے ہین اُنکو دیا ہے ۔ اور بعد اُسکی مراجعت
کے وہان سے پاپ کو اُسکی محبت ہر روز زیادہ ہوتے لگی مگر اُسکی تربیت مین اسقدر تعافل ہوا تہا کہ
بارہ برس کی عمر تک اُسنے تحصیل علم بہت کم کی تہی ۔ لیکن جبکہ اُسنے ہوش سنبہالا بہت شوق
ذریعہ تعریف بادشاہ کا سنا اُسکے دلمین نام حاصل کرنیکا شوق پیدا ہوا اسلیے اپنے
ذہن اور تحسین اور دلدہی والدہ اپنی کے بہت جلد لاطینی پڑہنے [illegible] کی حاصل
کی ۔ اور بعد ازان طرف تحصیل کتب بان لیٹن کے جس سے اُسکی [illegible] ہو گئی

[illegible] اسنے قدم سخت پر کہا کہ اسکو دینز سے جنون نے وطن
[illegible] تھا اور ملک کو گرد و نواح مین غارت کرتے تھے مقابلہ کرنا پڑا
[illegible] تھوڑی فوج سے اُنپر بڑی بہادری سے حملہ کیا اور ایک بڑی
[illegible] جسمین اُسکا تھوڑا سا نقصان ہوا۔ اگرچہ مصیبت نے اس شخص کی طاقت کو
کم کر دیا مگر اُسکی ہوشیاری مین کچھہ فرق نہین آیا تھا۔ چند روز بعد اُسنے پھر فوج طیار کر کر اُدھر
[illegible] لیکن دشمنون نے اُسکی شجاعت اور مردانگی کے خوف سے درخواست صلح کرنیکی کی۔ اُسنے
اسوقت مین اُنکا قبول کرنا مناسب جانا۔ اس صلح کے سبب سے دشمنون نے اقرار کیا کہ ہم تمہارے
ملک کو چھوڑ دینگے لیکن وے بجائے اقرار پورا کرنیکے ایک مکان سے دوسرے مکان کو چلیگئے اور راستہ
[illegible] ملک کو تاراج کرتے گئے (۶۸۷ء) اسنے [illegible] فوج مقابلہ نکر سکتی تھی۔
[illegible] اقرار پابند تھے اور اُسکے ملک کو ہر طرف سے تاراج کرتے تھے بہت تنگ ہو گیا
ہر سال گروہ ان مخالفونکا ملک مین آکر یورش کرتا تھا تھوڑی سی غرض اُسکی اس سبب سے اپنا ملک
چھوڑ کر ویلز مین جا بسے یا فرانس کو چلے گئے بعضون نے اپنے ارادہ سے دست بردار ہو کر اپنی
جان سلامت رکھنے کے لئے اطاعت اُن فتح نصیبون کی کی اسوقت مین جبکہ لوگ ایلفرڈ کو چھوڑ کر
بھاگے جاتے تھے اُسنے اُنکو ذرا نہ فیض جو کہ اُنکو اپنے ملک کے اور بادشاہ کے لئے واجب تھے
[illegible] لیکن کچھہ اثر نہین ہوا وہ زیادہ گفتگو کو خلاف موقع سمجھکر خاموش ہو رہا اور تخت
اور تاج چھوڑ کر اور ملازمون کو موقوف کر کر اُسنے لباس گنوار لوگون کا پہن لیا اور ایک
گڈریئے کے گھر مین جو زمان سابق مین اُسکی مولنی کو چراتا تھا اوقات بسر کی اگرچہ اُس
حالت مین کوئی اُسکا ساتھی نہ تھا اور اُسکو چارون طرف سے خوف دشمن کا تھا تاہم بھی
اُسنے اپنے ملک کو نہ چھوڑا بلکہ اپنے ملک کی راحت پہنچانے کے واسطے ہر ایک قابو ڈھونڈتا
تھا۔ وہ اپنے تین گوشہ جنگل مین جو ضلع سومرسٹ مین جہانکہ دریائے پلی رت

سے رشتہ اتحاد میں منسلک ہیں تہا رات میں بہلاتا رہا۔ اور ان مصیبت کے دنوں کو بامید ۵
آئندہ کی یک طالعی سے کرتا تہا۔ ایکدن لکا ڈکر ہی کہ گڈریے کی بی بی نے جو اس کے
حال سے ناواقف تہی ایل فرڈ سے کہا کہ ان روٹیوں کو جو تم سے پاس سکتے ہیں دیکھتا
رہیو جلنے نہ دیجیو وہ جل گئیں اور اس عورت نے اسکو بہت برا بہلا کہا
پیش از روپوش ہونے کے ایلفرڈ نے اپنے دوستان صادق سے صلاح کر کے کہہ دیا تہا
کہ جب تمکو کوئی قاصد ان دشمنون کے دق کرنیکا جو تمام ملک پر متصرف ہوئے ہیں ملے تو تم
سب جمع ہو جانا اپنے رفیق اپنے بادشاہ سے وفاداری اور جنگل اور جہلون سامرت میں
انہون نے پناہ لی وہان سے گاہ گاہ دشمنون پر تاخت کرتے رہے۔ سبب انکے کامیاب
ہونیکے اور لوگ بہی انسے آملے آخر کار وہ اسقدر زیادہ ہو گئے کہ انہون نے بادشاہ
پاس جانیکا جو سب جنگسالی کے بہت درماندہ ہو گیا تہا ارادہ کیا
اسی عرصہ میں آیا نے جو جمیع سرداران دنیز میں مختار رہا تہا اطراف ملک پر تسلط پایا اور
ملک دیلز کو لوٹنا شروع کیا اور کوئی اسکا مانع نہوا۔ فقط قلعہ کنوڈمین سے بروقت
اسکی مزاحمت کے لوگون نے اسکا مقابلہ کیا۔ اس قلعہ میں ارل ڈیون شایر کا معہ فوج
قلیل کے جا بسا تہا۔ یہہ دلیر آدمی جانتا تہا کہ اگر دشمن اس قلعہ کو محاصرہ کریگا تو
مقابلہ اسکا مشکل ہوگا اور کہ اپنے تئین اس دشمن کو جسکے کہ قول و فعل کا کچہہ اعتماد
نہین سپرد کرنا گویا خطر میں ڈالنا ہے اسلئے اسنے ارادہ قلعہ سے تلوار بات میں لیکر نکل جانیکا
قصد محاصرین میں سے مصمم کیا۔ اس تدبیر کو سب اسکے رفقا نے منظور کر لیا۔
دنیز والون نے جو بباعث اپنی کثرت فوج اور حقیر تصور کرنے دشمن کے غافل پڑے تہے اس تاخت
میں شکست فاحش پائی اور انکا سپہ سالار جنابہی کام آیا۔ اس فتح سے سیکسن دل
شکستہ کو پہر دلیری ہوئی۔ اور ایلفرڈ نے اس قابو کو مفید مطلب جانکر چرب

زبان سے انکا دل بڑہایا اور لڑائی پر انکو برانگیختہ کیا اُسنے انکو روپوش ہونے کی جگہ سے اطلاع
دی اور انکو نصیحت کی کہ تم سب سامان سے طیار رہو۔ چونکہ کسی پر اُسکو اعتبار نہ تہا
اور نہ کوئی ایسا تہا کہ فوج غنیم کے حال سے اُسکو مطلع کرے تو اُسنے اب ہی اس خوفناک
کام پر جرات کی وہ لباس گلہ بانونکا پہن کر اور ایک بانسلیکر غنیم کے کمپو مین گھس
گیا اور بہ سبب اپنی خوش آوازی اور تیز دستی کے ایسا حریفون کو رجہایا کہ انہون نے
اُسکی بہت تعریف کی یہان تک کہ سردار اپنے بادشاہ کہت رم کے لیے گئے اور یہہ
کئی دن تک دس شخص کے ساتہہ اُسی بیس مین مخفی رہا۔ اُسنے وہان جاکے دیکہا کہ وزیر
عاقل بڑے ہین اور وہ سیکسن کو حقیر سمجہتے ہین اور غنیمت جو اُنکے ہاتہہ لگی ہی بے پروایانہ
صرف کرتے ہین۔ اُسنے یہہ حال دیکہہ کر اپنے گوشہ اقامت مین راجعت کی اور تیز
قاصدون کو اپنی رعیت کے پاس بہیجا اور کہا کہ تم ہتیار لیکر مجہسے مل جاؤ۔ جنگل مین ملو
یہہ حکم انہون نے بخوشی قبول کیا جب یہہ لوگ مجتمع ہوئے تب اُنہون نے بلا خوف
کہ دشمن چوکی پہرہ سے بہت غافل ہے اُنپر کو سخت حملہ کیا۔ جب فوج انگریز کو
جسکو وہ جانتے ہے کہ ہمنے مغلوب کر لیا ہی دیکہہ بہت متحیر ہوئے اور ہمسا مقابلہ نہ
کر سکے اور باوجود کثرت سپاہ کے انہون نے تہوڑے لوگون سے شکست کہائی اور بہت آدمی اُنکے کام
آئے اور بعضے حریفون مین سے جان بچاکر ایک مکان مستحکم مین جو قصل تہا بہاگ گئے
لیکن بسبب بے سامانی کے تاب مقابلہ محاصرین کی نہ لاکر دو ہفتہ مین اپنے تئین اُنکے
حوالہ کیا اور عنان اپنی زندگی و موت کا اُنکے تہوڑے اختیار مین دے دیا۔ بموجب
حکم بادشاہ کے وہ شخص جنہونے مذہب نصرانی نہین اختیار کیا تحت حکم ایسکنر
فلیندرز کو دا ہوئے اور گیتہرم اُنکا بادشاہ ہوا اور تیس امیرون کے
نصرانی ہوگیا اُسوقت مین سلطنت شاہ ایلفرڈ کی کمال مین جو رونق پر ہی

بڑی ہی وہ مالک ان ملکون کا تہا جو کہ اسکے بزرگون مین سے کسیکو نصیب ہوئے
تہے — بادشاہ ویلز کے اسکے پیدا ہوتے اور نو تہیمر لیند مین اسنے ایک کو بادشاہ
مقرر کرکے بہیجا اور کوئی دشمن اسکا اسے نام بہی اسوقت نہ تہا — یہہ امن و امان
بارہ برس تک جاری رہا اسمین بادشاہ بیچ ترقی علوم اور درستی ان خرابیون
کے جو بسبب لڑائیون کے اسکی سلطنت مین واقع ہوئی تہین مصروف رہا مورخین
یہہ روایت کرتے ہین کہ اسنے قانون بہی واسطے بندوبست کے معین کئے اور بسبب اسکی
بڑی کوشش کے ترقی علوم و فنون ہوئی اور اوضاع و اطوار اسکی رعایا کے بہی
درست ہوگئے اور وحشیانہ عادات انکی بالکل موقوف ہوگئین — بروقت تخت نشینی
کے اسنے اپنی رعایا کو بالکل وحشی جاہل اور ناخواندہ محض پایا اور بسبب اسکا
یہہ تہا کہ بسبب ہمیشہ کے فساد لڑائیون اور تاخت و تاراج دنیز کے انکو فرصت متوجہ
ہونے کی ان باتون کی طرف میسر نہ ہوتی تہی — واضح ہو کہ ایلفرڈ نے اسوقت
مین کہا تہا کہ دریای ٹمز کے ضلع جنوبی مین کوئی ایسا آدمی نہین ہی کہ ترجمہ عبارت
نماز کا جو کہ لیٹن زبان مین تہی انگریزی مین کرسکے واسطے رفع کرنے اس احتیاج کے
اسنے مختلف ملکون یورپ کے مین سے بہت عالم اور فاضل لوگون کو بلایا اور بڑی
مدرسے آکسفرڈ کے تعمیر کروائے اور وہان طلبا کے لئے بہت سی سند باتین مقرر
کین اور بسبب اس بات کے کہ وہ خود طرف تحصیل علم کے توجہ کرتا تہا اور فکر اعمالی
و کہیل دیکہی سے کمال ترغیب نوشت و خواند کی ہوتی تہی — اس بادشاہ نے اپنے
وقت کو تین برابر حصون مین تقسیم کیا ایک واسطے خواب و خورش اور عشرت کرنیکے
دوسرا واسطے کاروبار ملک کے تیسرا واسطے مطالعہ اور ادا نہی فرایض کے — اسنے
صرف [illegible]

کی تھی — یہہ شخص بہت خوب تواریخ دان تہا راگ کو سمجھتا تہا اور اسے زمانہ میں
بہت اچھا شاعر تہا — وہ بہت سی کتابین اپنی تصنیف کی ہوئین چھوڑ گیا ہنوز انمین سے
تو ابہی موجود ہین — اگر اس شخص کا ہم حال لکھین تو لازم ہے کہ تمام وہ خوبیان جو انسان کے تئین
کمال کو پونہچاتی ہین لکھ دین — وہ نیکیین جو کہ ایسمین ایک دوسرے کے برخلاف ہین اسمین سب
موجود تہین یعنے نرمی — اعتدال — بہادری انصاف اور ترحم مخلوط پائی جاتی تہی وہ وقت اجرائے
احکام کے بہت تند و تیز اور گفتگو مین بہت نرم تہا — قضا و قدر نے سبر حلمی حسبانی خوبیان
اور شان اسکو عطا کی ہتین گویا اسکا ارادہ ہے کہ ایسی ہی چیزین ایسے ہی شخص کو زیبا ہتین —
سنہ ۹۰۰ کے بعد اس بادشاہ کے اسکا دوسرا بیٹا ایڈوارڈ تخت نشین ہوا ایڈوارڈ کے بعد
اسکے بیٹے ای تہل ستن نے جو کہ فیلہ نکاحی سے نہین تہا تاج حاصل کیا — اسوقت مین اسکی والدہ
اسکی تخت نشینی کے مانع نہین ہوئی — یہہ بادشاہ بعد سلطنت کرنے سولہ برس کے بیچ کلوسٹر
مرگیا اور اسکے بہائی ایڈمنڈ نے اسکے تخت پر جلوس کیا — نورتہمبرلینڈ والون نے بطرز پیشین
کے اسکی تخت نشینی کے وقت بھی سرکشی کی لیکن انکے ارادے اسکی چالاکی سے پیشرفت نہو
سکے — ناپسند کرنا اس شخص کا ان لوگون کو جو کہ معاش بد سے اوقات بسر کرتے تہے اسکی موت کا
باعث ہوا — یعنے ایک لٹیرے نے جسکا نام لی ارد تہا اسکے پاس جانیکا حکم پاکر اسکو ضیافت
کہاتے ہوئی مار ڈالا بعد اسکی وفات کے اسکا بہائی ایڈرد بادشاہ مقرر کیا گیا اور رعیت نے
شرکشی کی کاروبار مذہبی ملک مین جسطرح پادری ڈن سین ٹی اسکو بتایا اسیطرح
وہ کرتا تہا اسکا ارادہ یہہ تہا کہ عنقریب سلطنت کو متعلق حکومت پوپ کے کریے لیکن الدرڈ
دسوین سال سلطنت مین مخالف کے مرض سے وفات پائی اسلیئے غرض اس شخص کا پورا نہوا چونکہ
بیٹے اس بادشاہ کے بسبب صغر سنی کے حکمرانی کی نر کہتے اسلیئے اسکی والدہ اسکا بہتیجا اسکی جگہ
تخت پر بیٹہا یہہ شخص بہت صاحب لیاقت اور جنگجو تہا لیکن بسوقت سے سلطنت کا مالک ہوا

ہوا تہا اسیوقت اُسے ایک شریر دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا یعنے ڈن سٹن سے اس شخص کے
مقابلہ کرنمین جرات اور دلیری سے کچھہ فایدہ متصور نہ تہا چونکہ اس پادری کو مزہ حکمرانی کا
پڑگیا تہا تو اُسنے چاہا کہ اڈوی کے عہد مین بہی بطور سابق جسقدر ہوسکے حکومت کرون چنانچہ
اُسمین اور اور پادریون مین تہوڑے عرصہ کے بعد قضایا واقع ہوئے اور اسکی لیاقت اور صلاحیت
نے پادریون کے غصہ رفع کرنمین کچھہ اُسکو فائدہ دیا منجملہ بہت سی باتون ظلم کے جو اُنسی
وقوع مین آئی مورخین نے ایک بیان کی ہی کہ ایک نہایت حسین عورت خاندان شاہی مین سے
اسوقت مین تہی اور بادشاہ شیفتہ اسکے حسن و ادا کا بدرجہ کمال تہا یہان تک کہ اُسنے
برخلاف اجازت اپنے مشیرون کے اوس سے شادی کرلی اور سبب منع کرنے مشیران مملکت کا یہہ تہا کہ وہ عورت
ایسی درجہ کی قرابت بادشاہ سے رکہتی تہی جسمین نکاح کرنا بموجب شرع کے ناروا تہا اسکی
تخت نشینی کے روز جب امیر و امرا ضیافت اور عیش عشرت مین مصروف تہے بادشاہ اپنی
بی بی کے کمرے مین گیا اور وہان باتفاق اپنی ساس کے اوس کو مارنے پیٹنے لگ گیا
ڈن سٹن اسکو محفل سے غایب دیکہہ اور باعث اُسکے چلے جانیکا معلوم کرکے خفا ہوا اور
اُس کمرے مین جاکر اسکو بہت لعنت و ملامت کی اور بدرشتی سے وہان سے ہرلایا لوگ
ڈن سٹن کے بہی دشمن ہو رہے تہے کیونکہ بعضون نے بادشاہ کو یہ صلاح دی تہی کہ ڈن سٹن کو
یہ بہانہ لیکے حساب دس روپیہ کے جو کہ سلطنت بادشاہ گذشتہ کی مین اُسے سپرد ہوا تہا
اس تک کرنے کی سزا دیوین اس حساب کے دینے مین ڈن سٹن نے انکار کیا اور آخر کار
بادشاہ نے اسکو بعد چہین لینے تمام ملکی اور مذہبی اختیار کے جلاوطن کردیا لیکن اس
جلاوطنی نے اسکی نیکی کو خلق اصغر کی رایے مین اور زیادہ کردیا۔ اُدہر روح بزرگ
کین تربری کے نے جوش طرفداری مین آکر فتوے طلاق کا درمیان ایڈوی اور ایلجیفو کے
جاری کیا بادشاہ اس بڑے پادری کی خفگی کا مقابلہ نکرسکا اور تن بقدر اُسکے حکم کو

بجالایا۔ اوڈو نے محل مین سپاہی بھیجے جنہون نے ملکہ کو گرفتار کرکے بموجب اُسکے حکم
کے گرم لوہے سے چہرہ پر داغ دیا۔ باوجود اسکے ایسی بڑی اور بے رحم سزا کے بھی
اُسکو صبر نہین آیا وہ اُسے بزبردستی آیرلینڈ مین لے گئے اور وہان جلاوطن رہنے
کو اُسے حکم دیا۔ بجا آوری اس حکم سخت کے اس وفادار عورت کے حقمین بہت زبون تھی
کیونکہ جب اوسکا زخم اچھا ہوگیا تو اسنے اپنے داغ کو جو اسکے چہرہ کی زیبایش کے کھونیکے
واسطے لگایا گیا تھا مٹا کر ایک وفع اور بادشاہ کے پاس آئی اور وہ اُسکو اپنا سمجھتی
تھی۔ لیکن ایک گروہ نے جو کہ اوڈو نے اُسکی خبرداری کے لئے مقرر کیا تھا اُسے گرفتار کرکر
بہت بے رحمی سے مار ڈالا اُسکے پیرون کی رگون کو کاٹ کے اور اسکے جسم کو قیمہ قیمہ کرکے
نعش کو پھینک دیا تاکہ اس حالت رنج و تکلیف مین تڑپ تڑپ کے مرے۔ اس اثنا مین ایک
سرکشی چاروں طرف سے برخلاف ایڈوی کے شروع ہوئی اور ڈن سٹن اس گروہ کا سردار
بنا۔ ارضامندون نے سرکشی کرکے اور ایڈگر چھوٹے بھائی بادشاہ کو جسکی تیرہ برس کی
عمر تھی اپنے سرداری مین مقرر کرکے اُسے تمام شمالی اضلاع سلطنت پر متصرف کروادیا
جبکہ ایڈوی نے دیکھا کہ میری طاقت گھٹی جاتی ہے اور ہمراہی ساتھ چھوڑ دیتے ہین تو
اُسنے جبراً سلطنت کی تقسیم کردینیکا ارادہ کیا لیکن وہ چند روز مین مرگیا اور ایڈگر کو
بے مشقت اور دردسر ملک ہاتھ آیا اور دشمنون کے دلکی خلش جاتی رہی ایڈگر نے
چونکہ حمایت سے پادریون کے تخت حاصل کیا تھا تو وہ اسی لئے بظاہر ہر کار و بار مین اُنکی
نصیحت لیتا تھا۔ سوائے ذکر عجیب اُسکے عشق کے ساتھ اُسکی معشوقہ ایلفرایدا کے
اور کوئی ذکر اُسکا قابل تحریر نہین ہے ایڈگر نے مدت سے تعریف خوبصورتی ایلفرایدا
بیٹی ارل سے سنی تھی اور ڈیون شایر کے سنی تھی اُوسنے اُسکی شہرت حسن
پر اعتماد نکر کر اپنے مقرب اہل والا کو وہان بھیجا اور کہا کہ تو جاکر [illegible]

ایلفریڈا درحقیقت ویسی ہی خوبصورت جیسے لوگ اُسکو مشہور کرتے ہین یا نہین ۔
یہہ شخص آرل کے گھر پر گیا اور اُسکی بیٹی کو دیکھتے ہی اُسپر ایسا عاشق مفتون ہوا کہ وہ
اپنے آقا کے حکم کو بھول گیا اور فائدہ اپنا ڈھونڈنے لگا اُسنے اہل دیوان شاہزر کو کہا کہ تو اپنی
بیٹی سے میری شادی کر دے اُسنے اسکو مصاحب بادشاہ کا سمجھکر قبول کر لیا اس مرمین انکار
نہین کیا اور خفیہ اُنکی شادی کر دی اہل والڈ نے چند روز بعد وہان سے مراجعت کی اور دربار
بادشاہ مین اکر عرض کیا کہ عوام الناس ایلفریڈا کی تعریف حسن کی سبب اُسکے درجے اور
دولت کے کرتے ہین والا نہ وہ ایسی تو کچھہ حسین نہین ہی ۔ یہہ بات سُنکی بادشاہ کو
تسکین ہوگئی اور اُسکا عشق جاتا رہا ۔ اس فریب سے اُسنے بادشاہ کو اپنے ارادہ سے
باز رکھہ کر چند روز بعد کہا کہ آپکے آگے تو دولت صوبہ وار ڈیون شایر کی کچھہ حقیقت نہین
رکھتی مگر اُسکے لئے فوز عظیم ہی چونکہ علاوہ اُسکے اُس سلطنت مین کوئی اور دولتمند اور
وارث نہین ہی اسی لئے عاجزانہ عرض کرتا ہون کہ مجکو واسطے بھیجنے پیغام شادی کے
اجازت ملجائے یہہ التماس جو بظاہر بہت معقول معلوم ہوتا تھا فی الفور پذیرا ہوا
۔ اہل والڈ نے اپنی بی بی پاس مراجعت کی اور اُنکی شادی علانیہ ہوگئی ۔
اہل والڈ اپنی بی بی کو دربار مین اور روبرو بادشاہ کے جسکے دل پر عشق بہت جلد اثر
کرتا تھا نہین بھانے دیتا تھا کیونکہ اُسکی صورت دلکو بہت لبھا لیتی تھی ۔ لیکن اُسکی
بدطینتی کب تک چھپی رہتی ۔ بادشاہ اس سب حال سے واقف ہوگیا وہ اپنے غصہ کو
چھپا کر اہل والڈ کو ہمراہ لیکر اُس ضلع سلطنت مین جہانکہ یہہ حور رہتی تھی گیا ۔
اہل والڈ بہت نارضامندی سے ہمرکاب ہوا ۔ جبکہ بادشاہ الفریڈا کے مکان
سکونت پر پہونچا تو اُسنے اہل والڈ سے فرمایا کہ مین تیری بی بی کو جسکی پہلے مینے تعریف
سنی تھی دیکھنا چاہتا ہون تو مجکو اُس بہانہ سے کہ میرا ایک دوست آیا ہی اُس پاس

لیے چل ۔ اتہل والڈ اس بات سے ایسا متفکر ہوا کہ اکاٹو تو خون بدن مین نہین تہا ۔ اور اُسنے حتی المقدور بادشاہ کو سمجہایا کہ تو ایسا ارادہ مت کر مگر کچہہ بہی اثر نہین ہوا ۔ بادشاہ نے بہزار خرابی اسکو اتنی اجازت دی کہ تو اگی جاکے اپنی بی بی کو میرے استقبال کیلے واسطے تیار کر جب وہ اندر گیا تو اپنی بی بی کے پانو پر گر پڑا اور سب حال جسطرح کہ وہ اسپر قابض ہوا تہا کہدیا ۔ اور بہت سا عجز و انکسار کیا کہ تو تا مقدور اپنے حسن کو بادشاہ کے آگے جسکے مزاج مین عشق کو بہت اثر تہا مخفی رکہیو ۔ مگر اسکے جذبہ محبت کے سبب جسنے اسکو تخت و تاج سے مایوس کیا تہا یہ احسان منہ نہین تہی ۔ اُسنے بظاہر اقرار کیا کہ جیسا تو کہتا ہی ویسا ہی مین کرونگی ۔ مگر خود مین یہ خواہش عیوض نے اُسکے دلکو بہڑکایا ۔ اُسنے اپنے تئین بڑی دانائی اور حکمت سے آراستہ و پیراستہ کیا ۔ انجام اسکا اسکے حسب دلخواہ ہوا بادشاہ اسکو دیکہتے ہی عاشق ہوگیا اور اسنے دلمین پکا ارادہ اسکے حاصل کرنیکا کیا ۔ اسنے اس لحاظ سے کہ اپنے ارادہ کو بخوبی انجام دیوے ظاہر مین اپنی خواہش کو اتہل والڈ سے جہپایا اور بے غرضون کی طرح رخصت لیکے چلا آیا لیکن باطن مین اُسنے عیوض لینے اور اُسنے سے انتقام لینیکا قصد کیا ۔ چند روز بعد اتہل والڈ کو بہانہ سے کسی کار ضروری کے نورتہمبرلینڈ کو روانہ کیا ۔ اور لوگون نے اسکو رستے مین ایک جنگل کے اندر مرا ہوا پایا ۔ بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُسکو خود قتل کیا ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ نے دہان قاتل معین کر دیے تہے ۔ قصہ کوتاہ وہ کسی طور سے مارا گیا ہو مگر بادشاہ نے جلد الفرائڈ کو دربار مین طلب کیا اور موافق رسوم مقررہ کے اُسنے شادی کری ۔ بادشاہ نے سولہ سلطنت کرکر تین تیسون سال اپنی عمر مین اس دار فانی سے رحلت کی ۔ اسکی جگہ اُسکا بیٹا ایڈوارڈ جو کہ بی بی اول یعنے بیٹی اور ڈمر سے پیدا ہوا تہا اور جسکا لقب اڈورڈ مارٹر یعنے شہید رکہا گیا تہا بادریون کی مدد سے تخت نشین ہوا اور کل چار برس بعد تخت نشینی کے زندہ رہا

رہا علاوہ اُسکے قتل ہونیکے حال کے اور کوئی حال اسکے ایام حکمرانی مین لایق بیان نہین
ہی۔ ایکروز وہ تن تنہا قریب گورف کیسل کے جہان اُسکی سوتیلی والدہ الفرائیڈا اُسکی
تہی شکار کرتا تہا باوجودیکہ اُسوقت کوئی اُسکے ہمراہ نہ تہا پہر بہی اُسنے ملاقات والدہ
کو فرض عین سمجھکر الفرائیڈ کے پاس گیا اور چونکہ اُسوقت تشنگی سے بے تاب تہا اُسنے
وہان کچہہ پینے کے واسطے طلب کیا جو ہین اُسنے پیالہ کو مہہ سے لگایا کہ ایک نے
الفرائیڈ کے نوکرون مین سے جسکو کہ اُسنے سکہار رکہا تہا اسکے پیٹ مین کوچہ دیا
جب بادشاہ نے اپنے تئین زخمی دیکہا تو اُسنے گہوڑے کو ہنکہ ماری۔ لیکن کسب
بہت جاری ہونے خون سے اُسکو غش آگیا اور زین سے گرا قضارا کہین اُسکا پیر
رکاب مین اٹک گیا گہوڑا گہسیٹتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ اسکا کام تمام ہوا۔
اُسکے پیچہے اتھل رڈ ثانی ایڈگر اور الفرائیڈا کا بیٹا تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بہت
کم زور اور بے عزم تہا اِسسے حکمرانی اور حفاظت ملک کی نہین ہوسکتی تہی اسکی
حکمرانی مین ڈینز دشمن پرانے ہر روز زور پاتے جاتے تہے۔ ناتجربہ کاری اس
بادشاہ کی سے اس قوم نے ایک خوب قابو واسطے شروع کرنے حملون کے پایا۔
چنانچہ وہ کئی جگہ کنارون پر اُترے اور بطور سابق لوٹ مار کرنی شروع کی
چونکہ وہ قوم انگریزون مین بہت ملی جلی رہتی تہی تو اُنہون نے ارادہ اُن سب کے قتل کا
کیا ایسی تدبیر کو جیسے کم عقل بادشاہ اختیار کرتے ہین اتھل رڈ نے پسند کیا۔
یہہ سازش بہت مخفی رہی اور ایک روز اُسکا ظہور ہوا اور تمام ڈینز جو کہ انگلنڈ
مین رہتے تہے تہ تیغ ہوئے لیکن اس قتل سے جسکی تدبیر کرنے مین بڑی بدذاتی
ظاہر ہوتی ہی اور جسکے عمل مین لانے مین بہت بیرحمی عیان ہی زیادہ بڑی خرابیان ظہور
مین آئین۔ جب کہ انگریز اپنی رہائی کے دشمنون کے پنجہ سے ایکدم یکبارگی دیان

دیئے رہے تھے بادشاہ ڈنمارک کا جو اس قتل کی سنکر بہت برہم ہوا اور ایک بڑا
بیڑا ہمراہ لیکے بارادہ انتقام اور خونریزی کے کنارہ ملک مغربی پر آپہنچا۔ اہتلر ڈلا جا
ہوکر نورمنڈی کو بھاگ گیا اور تمام ملک اُسکے فتح نصیب حریف یعنے سون کے ہاتھہ لگا
کینوٹ جو بعد ازان بلقب کینوٹ اعظم کے مشہور ہوا بادشاہ ڈنمارک کا بجاے سون کے
اور سپہ سالار فوج ڈنمارک کا جو انگلستان مین تھی مقرر کیا گیا۔ فساد اور قضا یا دہ مان
شاہ کینوٹ اور ایڈمنڈ آئرن سائیڈ کے جو جانشین اہتلرد کا تھا بسعی تمام جاری رہے
۔ پہلی لڑائی جو اندونین ہوئی اُسمے کچھہ تصفیہ ظہور مین نہ آیا۔ دوسری لڑائی
مین اہل ڈنمارک فتحیاب ہوئے اگرچہ ادمنڈ پھر بھی اختیار جمع کرنے تدبیری فوجکا
رکھتا تھا لیکن چونکہ طرفین کے امیران قضا یا سے تنگ ہوئے تھے اُنہون نے اپنے
اپنے بادشاہ کو واسطے صلح کے فہمایش کی اور کہا کہ باہم عہد کرکے سلطنت کو
تقسیم کرلین کینوٹ نے اضلاع جنوبی ادمنڈ کو دیئے لیکن بسبب مقتول ہونے ایڈمنڈ کے
اوکس فرد مین اپنے دو نوکرون سے کینوٹ مالک کل سلطنت کا بی مشقت ہوگیا بعض
مورخین نے لکھا ہی کہ کینوٹ اس وحشی زمانہ مین پہلا شخص صاحب لیاقت وصلاحیت
تھا اسکے درباری بسبب اسکی شجاعت ایام جوانی کے اور خدا پرستی ایام پیری کی
بہت تعریف اور خوشامد کرتے تھے بلکہ تعریف کو اس حد پر پہنچایا تھا کہ اسکے اختیار
سے بالاتر کسیکا اختیار نہ تھا اور ہر ایک شے اسکے زیر فرمان تھی شاہ کینوٹ جو
انکی چرب زبانی سے بخوبی مطلع تھا ایکروز انکی سرزنش کے لئے ایک تدبیر کی یعنے اُسنے جبکہ
سمندر چڑھاو پر تھا حکم دیا کہ میری کرسی سمندر کے کنارہ پر رکھین اور سمندر سے کہا کہ
خبردار آگے نہ بڑھیو کیونکہ تو میری تخت حکومت ہی وہ مقام جہان مین بیٹھا ہون میرا
اس لئے تجھے کہتا ہون کہ آگے نہ بڑھ اور میرے قدم مبارک کے تر کرنے مین

مین جرات کر یہہ کہکر وہ تھوڑی دیر ٹھہرا کہ شاید سمندر میری اطاعت کرے لیکن جب لہرون نے اُسے گھیرنا شروع کیا تب اُسنے طرف اپنے اہل دربار کے متوجہ ہوکر کہا کہ لقب حاکم حقیقی اُسیکو سزاوار ہی جسکی اطاعت سے زمین و سمندر سر نہین پھیر سکتے۔ اسطرح لوگ اُسکے بہت ڈرتے تھے اور اُسکا ادب کرتے تھے۔ لقب کینوٹ اعظم کا اُسنے بسبب اپنے اقتدار کے حاصل کیا تھا لیکن بسبب اپنی پرہیزگاری کے وہ حقدار اس القاب کا تھا بعد سلطنت انتیس سال کے وہ شفیس بری مین مرگیا اسکے تین بیٹے تھے سوین اور ہرلڈیو اور ہارڈی کینوٹ سوین بادشاہ نورویکا ہارڈی کینوٹ مالک ڈنمارک کا اور ہیرلڈیو بادشاہ انگلستان کا بجائے اپنے باپ کے معین ہوئے۔ ہرلڈیو کے بعد اُسکا بھائی ہارڈی کینوٹ اُسکا جانشین ہوا اور ڈنمارک والے اور انگلنڈ والے اسکا حق بادشاہت کو تصور کرتے تھے اور جب اُسنے یورپ سے انگلستان کو مراجعت کی تو لوگون نے اُسکا بہت خوشی اور خورمی سے استقبال کیا اس شخص کی سخت حکمرانی چند روز رہی وہ دو برس تخت نشینی کے ایک روز ڈینز کے سردار کی شادی مین بہت کھانے اور پینے سے مرگیا۔ انگریزون نے بسبب انتظامی ڈینز کے بادشاہون کے ایک دفعہ اور قوم سکسن مین سے بادشاہ مقرر کرنا چاہا اور سب نے متفق ہوکر ایڈورڈ کنفیسر کو بادشاہ قرار دیا۔ اُنہون نے مدت دراز سے بسبب مطیع رہنے بادشاہ غیر قوم کے بہت تکلیف اٹھائی تھی اب بسبب مقرر ہونے اس بادشاہ قوم سابق کے وہ اتنے خوش ہوئے کہ جامہ مین نہ سمائے۔ چونکہ اس بادشاہ نے نورمن دربار مین تربیت پائی تھی تو ہر بات مین اُسکے طرف داری اُس قوم کے لوگون کی ائین اور رواج کی ظاہر ہوتی تھی۔

باب سیوم

منجملہ اسکی تقصیرات کے ایک تو یہہ تہی کہ اُسنے اڈی تہا بیٹی گوڈون کی سے
شادی کی تہی اور وہ بسبب غلط فہمی یعنے خدا پرستی یا ناسپندی کے اُس سے کبہی
ہم بستر نہوا۔ اور اِسی سبب سے اُسکی کوی اولاد پیدا نہین ہوئی تمام ایام سلطنت
مین اسکے دلمین خیالات وہمی سمائے رہے آخر کار وہ بیمار ہوگیا۔ اور پانچوین
جنوری کو مین ستہوین سال اپنی عمر مین وفات پائی۔ اُسنے بچیس برس سلطنت
کی۔ اُسکے بعد برملد بیٹا ایک ایرنامی کا جسکو گوڈون کہتے تہے
اور جسکو خلق اللہ بہت چاہتے تہی بے حیلہ وحجت بسبب نیکی اور حکمت کے بادشاہ بن
گیا اسکی دلیری۔ انصاف اور محبت نے جو وہ خلق سے رکہتا تہا اُسکو کم بختی
کے ہات سے جو ناحق قابض ہونے پر عاید ہوئی تہی نہ بچایا۔ ولیم ڈیوک نورمندی
نے اسکے دعوے سلطنت کو رد کیا اُسنے کہا کہ اس تخت وتاج پر میرا حق ہے کیونکہ
کن فسٹر نے میرے تئین بخشا ہے۔ ولیم جو بعد ازان ملقب کون کرار یا
فتح یاب کے مشہور ہوا روبرٹ نورمندی کے ڈیوک کی بے نکاحی بیوی سے پیدا ہوا
تہا۔ اسکی ماکا نام آرلت تہا یہہ خوبصورت عورت باشندہ فالیز کی تہی۔
ایک روز یہہ اپنے دروازہ پر کہڑی تہی روبرٹ نے اُدہر سے گذر کیا اور
اسپر عاشق ہوگیا۔ عظیم الشان ہونا ولیم کا جو بہ سبب اس محبت کے پیدا ہوا
تہا کچہہ تو بسبب نسب کے مگر بہت سا بسبب اپنی لیاقت ذاتی کے تہا۔ ولیم جوان
قوی ہیکل اور بڑے دلکا آدمی تہا۔ وہ کبہی خوف سے منہہ نہین پہیرتا تہا۔
جب نورمندی کا ڈیوک بنا اُسکی باوجودیکہ عمر چہوٹی تہی تب بہی اُسنے اپنی
سرکش رعیت سے مقابلہ کیا۔ بیگانہ ملک کے حملہ کرنیوالون کو دباتا رہا۔
اسکی [illegible] جنہون نے اُسکو فتح مند رکہا اُسنے جب اسطرح اپنے ملک مین امن

امن وامان کرلیا اپنی طاقت کے بڑہانے کا ارادہ کیا اور ایدوارد کنفسر نے
جو اپنی بڈہی عمر مین ولیعہد مقرر کرنے کو بہت دق تہا ولیم کو کرار کو پیغام بہیجے
اور ان پیغامون نے اسکی بلند ہمتی کو بڑہایا یعنے اسنے عزم بادشاہ ہونے انگلستان
کا مصمم کیا۔ پوپ اسکی خیر خواہی مین اور دون سے کم ساعی نہ تہا اسنے حق ولیم کا تاج
انگلستان پر بجا سمجہکر یا امید بڑہانے اختیار پادریون کے ہرلیڈ کو غاصب سلطنت
انگلستان کا مشہور کیا۔ جب ایسے آثار اقبال کے ظاہر ہوئے تو ولیم پاس فوج
ساٹہ ہزار چیدہ آدمیون کی جو باسامان اور بیکار طلب تہے موجود ہوگئی شروع
موسم گرمی مین اسنے اپنی فوج کثیر کو بیڑون پر سوار کرکے بعد تہوڑی تکلیف کے
جو بسبب موسم کے عاید ہوئی پے در پے مین جو کنارہ سنگس پر واقع ہے آرام
خاطر سے مکان کیا۔ ہرلیڈ جسکا ارادہ یہہ تہا کہ اپنے تاج کو جو اسے
رعایا نے دیا تہا اور یہی لوگ فقط اختیار اس بات کا رکہتے تہے بچاوے نورڈ
والون کو جنہون نے اسکی سلطنت پر تاخت کی تہی فتح کرکے مع فوج غازی کے
اور اس لشکر کے جو وہ ہر ملک مین سے جمع کرتا جاتا تہا ولیم کے مقابلہ کو آیا
۔ اسکی فوجین چالاک اور دلیر تازہ دم اور بیکار طلب آدمی تہے اور اپنے
بادشاہ سے الفت کمال رکہتے تہے۔ ولیم کی سپاہ مین جو یہ لوگ تمام پریوزی
کے تہے انکو عادت جنگ و پیکار کی مدت سے نہی۔ آدمی بری تین لولون
۔ فلینڈرس۔ پائی تو۔ مین۔ اور بی انتر۔ فرانس اور نورمندی
کے اپنی خوشی سے اسکے تابعدار ہوئے اہل انگلستان نے کبہی اسطرحکی دو سپاہ
جو انکی سلطنت کے لئے لڑتی ہون آجتک نہ دیکہی تہین۔ ایکروز قبل لڑائی کے
ولیم نے ہرلیڈ کو پیغام بہیجا کہ بجائے خونریزی خلق اللہ کے مناسب یہہ ہے کہ ہم اور تم مقابلہ کرکے

[illegible] اسے فتح دیگا لیکن ہریلڈ نے اسبات کو نمانا اور کہا کہ مین مسیاہ سے
[illegible] فتح اور شکست کا خدا کوی — اس شب کو فوجین طرفین کی
[illegible] ہی رہین اور صبح کے انتظار مین بیقرار رہین انگریزون نے
[illegible] ضیافت اور راگ رنگ مین گذاری اور نورمنڈی والون نے عبادت مین
کاٹی —

دوسرے روز سات بجے صبح کے وقت فوجین طرفین
سے مقابل صفون مین کھڑی ہوئین — ہریلڈ پیادہ قلب فوجین جگہ کر کے انکو
دلیری دیتا تہا تاکہ وہ اپنے بادشاہ کو اس آفت مین شریک دیکھکر داد شجاعت
دین ولیم گھوڑے پر سوار ہو کر لڑتا تہا اور فوج کو لڑای پر ترغیب دیتا تہا اسکی
فوج راگ رولینڈ کا جو انکے ملک کے مشہور سردارونین سے تہا گاتی جاتی تہی
نورمنڈی والون نے کمانون سے لڑای شروع کی جس سے انگریز پہلے بہت زخمی
اور متحیر ہوے اور چونکہ انکی صفین بہت متصل تہین تو اس سبب سے انکے آدمی بہت
تلف ہوے لیکن تہوڑی دیر بعد صفین دونو حریفون کی متصل ایک دوسرے کے
آمنے اور سامنے ہوین نے اپنے تیر لیکر کمانون سے پھینکنے لگا دیئے اور قریب تہا
کہ صف دشمن کی برہم ہو جاے ولیم نے جب یہہ دیکہا کہ کام بات سے چلا تو ڑا
ایک گروہ پسندیدہ دلیرونکا ہمراہ لیکر فوجکی تقویت کے لئے آموجود ہوا اسلیے انکے
لڑای پھر چمکی ولیم صف جنگ مین ہر طرف دوڑ دہوپ کرتا ہوا نظر آتا تہا کہ دشمن کی صف مین
گذر گیے — تین گھوڑے اسکی سوار مین قتل ہوے — جب ولیم نے دیکہا کہ صفین
انگریزون کی برہم ہوتین اور انمین راہ گذار ہوتی ہے تب اسنے بظاہر قصد
گریز کا کیا — انگریزون نے اس فریب سے اگر اپنی صف کو چہوڑ دیا اور ولیم نے
جسکے گمان مین اس حکمت سے یہی بات تہی اس قابو کو نچہوڑا — فوج ولیم

ولیم نے اجازت پاکر بدرستی تمام حملہ شروع کیا اور انگریزون کی صفون کو توڑکر
اُنکا تعاقب ایک پشتہ بلند تک کیا۔ اس مصیبت مین ہرلیڈ ہرطرف دوڑتا پھرتا تہا
اور اپنی سپاہ کو دلہی اور تقویت دیتا تہا۔ اور اگرچہ تا وقت شام وہ اپنے
اہل کمپنی کے کوشش کرتا رہا مگر تب بہی وہ قوت اور شجاعت مین کم نہ تہا اور اپنے
اپنی سپاہ کی حرمت کو تہا تہا۔ اس سبب ایک دفعہ پہر یہہ معلوم ہوتا تہا کہ انگریز
غالب آوینگے بہت سے نورمنڈی والے مقتول ہوئے الغرض جب سپاہ طرفین کی
زدوخورد سے عاجز اجانی تہی اُسوقت سردار دونوطرف کے اُنکی دلہی کرکے
ہنگامہ جنگ و جدل کو از سر نو برپا کرتے تہے۔ آخر کار قسمت نے فیصلہ اس
لڑائی کا کر دیا۔ کیونکہ شجاعت سے کچہہ فائدہ نہوتا تہا یعنے ہرلیڈ جسوقت کہ سرداریٰ
اپنی فوج کے نورمنڈی والون پر حملہ کر رہا تہا ایک تیر اسکے مغزمین آلگا اور وہ
مرگیا اسکے دو شجاع بہائی جو اسکے پہلو مین لڑ رہے تہے جان بحق ہوئے ہرلیڈ
شمشیر بدست میدان کارزار مین کشتون کے انبار مین گرا اور بعد اُسکے
نعش بادشاہ کی کشتون کی کثرت سے پہچانی نہ جا سکتے تہی اسوقت سے سلطنت
سیکسن کی جو زیادہ تر سو برس سے انگلستان مین رہی تہی آخر ہوئی۔

باب چہارم

ذکر ولیم فتح مند کا

ولیم قریب ولینگ فرڈ کے دریاے ٹیمز سے پار ہوا اور یادری سٹی گیڈ نے آگے
سب پادریون کی طرف سے اُسکی اطاعت قبول کر لی — اُس سے پہلے جو ولیم شہر لندن
مین وارد ہوا تمام امیر اُسکے کیمپ مین آئے اور اظہار کیا کہ ہم تیری مطیع ہوا چاہتے ہین —
ولیم بسبب اسبات کے کہ اسکو باسانی تمام کہ اسکو باسانی تمام تخت ہات لگا تہا بہت خوش ہوا
اوسکے بزرگون مین سے کسیکو اس آسانی سے تخت نصیب نہین ہوا تہا واسطے جائز کیے
جانے یورش ولیم کے ارک بشپ یورک نے اسکو ویسٹ منسٹر مین تاج پہنایا اور ولیم نے
موافق اُس رسم کے جو کہ زمانہ مین بادشاہان اہل سیکسن اور ڈنمارک کے برتی جاتی تہی قسم کہا
کہ مین کلیسا اعظم کی حمایت اور قوانین مروجہ ملک کی اطاعت کرونگا اور سب رعیت کو ایک آنکھ
سے دیکھونگا — اسطرح ولیم نے سختی و نرمی سے تمام انگلستان کو اپنا مطیع کر کے ارادہ
مراجعت کون ٹی نینٹ یعنے برٹیورپ کا کیا تاکہ وہان کی رعیت اسکو مبارکباد دیوے — اسکی
غیر حاضری سے انگلستان مین بہت بڑا حادثہ پیدا ہوا ولیم کے نوکرون نے اپنے سر سے اپنے سردار کو
غائب دیکھکر ایک خوب موقع واسطے لوٹنے کے اور برعکس مین انگریزون نے واسطے بچانے
اپنی آزادی کے پایا — انگریزون نے سازش کی کہ سب اہل نورمنڈی کو ایسٹر ڈیفنس ڈی کے
دن جس روز کہ وہ سب ہتیار اتار کر مصروف عبادت ہوتے ہین قتل کرین — لیکن مراجعت ولیم
نے فوراً انکے تمام ارادون کو توڑ ڈالا اور اسوقت سے ولیم کے دلمین سے اعتبار دوستی انگریزون
کا بالکل جاتا رہا اور اسنے انکو اُس روز سے دشمن جانی تصور کیا — اُسنے واسطے روکنے ارادون
اپنی رعیت ناراض کے سرکشی کے بہت قلعے ملک مین تعمیر کروائے اُنسے مانند فتحیا کے پیش آیا —
اور واسطے راضی کرنے اپنے اور اپنے ہمراہیون کے طمع کی اُنکو مال اور متاع لوگون کا ضبط کرنا شروع کیا

کیا اور واسطے قیام اپنی اطاعت کے اُسنے جسکو ذرا بھی قابل مقابلہ کے پایا زیر کرنا شروع کیا اور اُسنے ایران انگریزی کا مال چھین کر فیاضی سے ہمراہیان اہل نورمنڈی پر بخشنا شروع کیا اسطور سے تمام پُرانے بڑے بڑے خاندان انگلستان مین محتاج ہو گئے اور اہل انگلستان کو کچھہ بھی توقع بہبودی کی نرہی — پادریون کو اپنی طرف مین رکھنے کے لئے اُسنے سب بڑے بڑے عہدے کلیسا کے اپنے ہم وطنون کو عنایت کرنے شروع کیئے — اور سٹی گنیدارک بشپ کینٹ تر بڑی کو ایک بہانہ جزوی پر موقوف کر ڈالا — ولیم نے بہت سرکشیون کو رفع کر کے اور سرکش لوگون کو سزا دے کے اپنے ملک مین امن وامان بہم پونہچایا اور امید کی کہ مجکو اب ارام نصیب ہوگا — ولیم نے یہہ دیکھہ کر کہ اب میرا مقابلہ کرنیکو مایل نہین ہی اور نہ کسی مین اتنی طاقت ہی کہ میری مقابل ہو امید کی کہ باقی ایام میری سلطنت کے امن وامان سے کٹینگے — لیکن اُسکی جان کو دشمن ایسی جگہ سے پیدا ہوئے کہ جہان سے اُسکو ذرا بھی توقع نہ تہی — کیونکہ اسوقت اسکو اسکی ہی ولادسے تکلیف پونہچے اُنسے مقابلہ کرنمین اُسکو نہ تو کچھہ فائدہ متصور تہا اور نہ کچھہ نیکنامی — علاوہ کئی لڑکیون کے اُسکے تین بیٹے تہے جنکا نام تہا روبرٹ ولیم اور ہنری — بڑے بیٹے روبرٹ کو بسبب اُسکی نامگین کوتاہ ہونیکے کرتہس کہتے تہے تمام شجاعت اسکے خاندان اور قوم کی اسکے ہی حصہ مین آئی تہی لیکن وہ ہوشیار نہ تہا اور اکثر اُسکے کلام سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ اپنے دونو بہائیون ولیم اور ہنری سے حسد رکہتا تہا ان دونون بہائیون سے بادشاہ بہت محبت کرتا تہا روبرٹ کو وہ بہت بُرے معلوم ہوتے تہے آخرکار اُسکو ایک سبب لڑنیکے لئے ہات آیا ولیم اور ہنری ایکدن کہیل رہے تہے اتفاقاً کہیلتے کہیلتے انکے دلمین خیال آیا کہ جب ہمارا بہائی ہمارے مکان کو چہوڑکر دربار کو جاوے اُسوقت اسکے سر پر پانی ڈالین — اس امر کو جو اُنسے کہیلمین صادر ہوا تہا روبرٹ

باب چہارم

جسنے جو برا سکے تہا تصور کیا کہ یہہ کام اُنہون نے جانتے بوجہتے مجھے بیے عزت کرنیکو کیا ہی۔ کسی نے روبرٹ کے مشیرونمین سے اس شعلہ حسد کو زیادہ تر بھڑکایا اور وہ تلوار کو میان سے کہینچکر عیوض لینے کے لئے دوڑکر زینہ پر گیا فوراً تمام قلعہ مین سرکشی ہوگئی اور خود بادشاہ نے اس دنگہ کو بمشکل تمام رفع کیا لیکن بادشاہ اُس حسد اور بغض کو جو اُس زور سے اسکے خاندان مین پہلا دورنکر سکہا۔ روبرٹ بہت سے اپنے رفیقون کو لیکر اُسے رات روآن کو روانہ ہوا تاکہ وہان کے قلعہ پر حملہ کرے لیکن اسکے ارادے کو وہان کے حاکم نے پورا نہونے دیا۔ تمام امیر نورمنڈی مین انجو اور برٹنی کے نے بسبب روبرٹ کے ہردل عزیز اور اسکے خوش اخلاق ہونیکے اسکی طرفداری کا کیا۔ اور اسکی والدہ نے خود پوشیدہ پوشیدہ اسوقت مین اسکی استعانت کی۔ شعلہ اس نا مناسب کاروائی تک نورمنڈی مین بہڑکا رہا ولیم کو واسطے مدد چاہنے کے برخلاف اپنے بیٹے کے انگلستان کو رجوع کرنی پڑی ولیم فوج انگریزی جمع کرکے نورمنڈی کو گیا اور جلد روبرٹ اور اُسکے ہمرکابونکو شکست دیکر اپنے ملک پر پھر قابض ہوا۔ ولیم نے جو ہنیکہ اس کام سے فراغت حاصل کی وہین اُسے اکیصد مہ عظیم بسبب وفات اسکی بی بی کے پہونچا اور اسنے اطلاع پائی کہ مین مین سرکشی ہوئی ہی۔ امیر اس جگہ کے حکمرانی اہل نورمنڈی کو کبھی نہین چاہتے تہے جب ولیم کو نئی نینٹ مین پونچا تو اسے دریافت ہوا کہ بادشاہ فرانس نے جسکے ارادہ مین یہہ تہا کہ طاقت اہل نورمنڈی کو گھٹائے سرکشونکو بہڑکایا تہا اور انکی مدد کرتا تہا۔ ولیم باتین ظریف کی جو اس بادشاہ نے اسکے حقمین کہی تہین سنکر بہت ناراض ہوا۔ یہہ مذکور ہی کہ ولیم کا پیٹ بسبب کسی مرض کے بڑہ گیا تہا اور وہ بسبب بیمار کے چند روز بستر پر پڑا رہا۔ اور فلپ بادشاہ فرانس نے یہہ سنکر کہا کہ ولیم صرف بسبب حمل ہی کے بستر پر پڑا رہتا ہی۔ اس بات کے سنتے ہی ولیم کو بہت غصہ آیا اور اسنے اوسے کہلا بہیجا کہ مین

کہ مین چند روز مین فاتحہ ہونگا اور بعد فارغ ہونیکے موافق رسم مقررہ کے جب کلیسا مین جاؤنگا تو اتنی شمع لیجاؤنگا کہ تمام فرانس کو آگ لگا دونگا۔ اُسنے واسطے ایفاے وعدہ کے ایک فوج جرار جمع کی اور جزیرہ فرانس مین اُترکر تمام مکانون اور گھرون کو جلا دیا اور شہر میٹ کو لیکر مٹی مین ملا دیا۔ لیکن ترقی اس دشمنی کی وقوع ایک واردات سے جسنے حیات ولیم کو انجام کیا ہوئی یعنے ولیم کے گھوڑے نے اتفاقاً اگلے پیر ایک زمین گرم پے رکھے اور ایسا اُچھلا کہ سوار اگیکو گرا اور پھرتے زین سے ایسا زخم لگا کہ وہ بیمار ہوگیا اور چند روز بعد ایک قصبہ مین نزدیک رون کے مرگیا

باب پنجم ولیم رونس

۱۰۸۷ء سے ۱۱۰۰ء تک

ولیم جسکو بسبب رنگ بالون کے رونس کہتے تھے بموجب وصیت نامہ کے تخت نشین ہوا اور روبرٹ بڑے بیٹے کو ملک نورمنڈی کا ملا۔ تمام امیر نورمنڈی کے ابتدا سے اس تقسیم سلطنت کے سبب سے بہت ناراض تھے۔ انہون نے چاہا کہ سب مملکت مانند زمانہ سابق کے ایک ہی کو تفویض ہو۔ اور روبرٹ اسکا حقدار خیال کیا ایک بڑی سازش برخلاف ولیم کے بنی اور اسکے عموی اُوڈو نے واسطے پختہ کرنے سازش کے ذمہ لیا۔ ولیم نے اس خوف کو جو اسکے سر پر تھا دیکھ کر اہل انگلستان کو اپنی طرف کرنیکے لئے بہت کوشش کی۔ اور انکو متوقع ترقی اور انعام کا کرکے اپنا حامی کرلیا۔ اسکے پاس چند روز مین ایک فوج کثیر جمع ہوگئی اور مستعد اس

شخص سے مقابلہ کرنے کا جو اس سے لڑنے ہوا۔ لیکن روبرٹ نے بجائے خرچ کرنیکے
زر کو انگلستان مین اپنے دوستون اور معمدون مین اخراجات واہیات مین صرف کیا
اور روانگی مین یہانتک دیر کی کہ وقت ہات سے جاتا رہا۔ مگر ولیم نے بڑی چالاکی
سے سازش کے توڑنے مین بہت کوشش کی۔ اور یہہ بات بآسانی تمام عمل مین آئی
کیونکہ جب ولیم روبرو سازش کرنے والون کے ہوا اُنہون نے ڈر کے اُس سے
امان چاہی۔ اُسنے انکی جان تو چھوڑ دی مگر اُنکا مال ضبط کر کر انہین جلاے وطن کر دیا
۔ چند روز بعد اُن دونو بھائیون مین ایک اور نیا پھوٹ پڑا جسمین روفس کو ایک قابو
اور واسطے دست اندازی کرنیکے اور ملک روبرٹ کے ہات لگا۔ ان سازشون کے
دور ہونے سے بادشاہ کو بہت منفعت ہوئی کیونکہ اُس روپیہ سے جو کہ واسطے اسکی
معزولی کے جمع ہوا تہا اسنے فائدہ اُٹہایا۔ ۹۷ء لیکن یادگاری ان جزوی
امور کی وقوع ایک اور واردات عجیب اور غریب یعنے جہاد کی سے جو بیشتر ہوا تہا محو
ہوگئی۔ پیٹر ہرمٹ* جسکا وطن امیر ضلع لیکارڈی مین ہی بہت خدا پرست اور دلیر تہا
اُسنے مقبرہ مقدس اُورسلیم مین بیشتر حج کیا تہا اور دیکہا کہ کفار جو اُسوقت مالک
مکان مقدس کے تہے نصرانی زایرون کو بہت تکلیف پہنچاتے تہے اس بات سے اسکے
دلمین بہت غصہ آیا اُسنے پوپ یعنے بڑے پادری کی اجازت سے اہل فرنگستان کو واسطے
جہاد کرنیکے نصیحت کی اور امرا نے اور اعلی نے بہت چالاکی سے مسلح ہو کر قصد چھوڑانے
مکان متبرک کا کفار کے قبضہ سے دلمین ٹہانا۔ ہر ایک متنفس نے نشان صلیب کا دائین
کندہی پر لگایا تا کہ معلوم ہو کہ یہہ لوگ اپنی جان راہ خدا مین فدا کرنیکے لئے طیار ہین
۔ اس ہنگامہ مین جو تمام فرنگستان مین پہیل رہا تہا لوگ اپنے فوائد دنیوی سے غافل نہ تہے یعنے
بعضون نے اس امید سے کہ ایشیا مین ہمکو مکانات تجمل و اسایش کے ہات لگینگے اپنی جایداد و اسباب کو فروخت

* ہرمٹ یعنے گوشہ نشین

کو فروخت کر ڈالا جو وجہ قیمت پیشگی اسکو لے لیا اسلئے کہ پہلے ہی سے اُن چیزوں کے
ترک کرنے پر طیار تھے۔ بعد شاہزادوں کے جو اس مذہبی مہم میں طیار ہوئے روبرٹ
ڈیوک نورمنڈی کا تھا جہاد بالکل مطابق اسکی خواہش اور حال کے تھا کیونکہ وہ دلیر
متعصب طامع شان کا مگدست اور رقیق بسبب شرکیوں کے ہو رہا تھا اور زیادہ سب باتوں سے
یہہ بات تھی کہ وہ نقل مکان بہت چاہتا تھا واسطے سر انجام روپیہ کے اس سفر دراز کے
لئے اُسنے اپنی سلطنت کو ولیم روفس اپنے بھای پاس قول و قرار کرکے رہن رکھا۔ یہہ روپیہ
زیادہ دس ہزار مارک سے نہ تھا ولیم نے جو ایسے قابو کی تلاش میں رہتا تھا اقرار دینے
روپیہ کا فوراً کر لیا۔ اگرچہ بسبب بات لگنے میں اور نورمنڈی کے مملکت ولیم کی
زیادہ ہوئی لیکن حکومت نے ترقی نہ پائی اسلئے کہ اسکی نی رعیت ایسی آزاد تھی کہ بجائے
اطاعت کرنیکے نافرمان برداری اور قضایا کرنے پر طیار تھی۔ بہت سرکشیاں اور
فساد واقع ہوئے اور ولیم نے خود متوجہ ہوکر انکے فرو کرنے میں سعی کی
جو میں ایک فتنہ کو مٹاتا تھا وہیں دوسرا ایسے تکلیف دینے کو برپا ہوتا
نیک یا بد کہلانے کی پروا نکر کے وہ طرف بڑھانے اپنی مملکت کے خواہ زر کے زور
سے یا شمشیر کے مایل رہا ارل پائٹر اور گائن نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع
کی تھی مگر روپیہ نہ تھا اُسنے بھی تمام اپنی سلطنت کو روفس پاس رہن رکھا روفس نے
اسکو روپیہ دیکر قصد اپنے عمل بٹھانے کا اُن اضلاع میں کیا جو ارل موصوف اُسکے
حوالہ کر گیا تھا۔ لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیریں بلند نظری کی عمل میں
نہ آئیں۔ سر والٹر ٹرل نیو فورسٹ میں ایک ہرن کو تیر مار رہا تھا اتفاقاً وہ تیر ایک
درخت سے اُچٹ کر بادشاہ کے پیر لگا بجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر گرا اور والٹر
ٹرل جو نادانستہ موجب اسکی قضا کا تھا کشتی پر سوار ہوکر فرانس کو بھاگ گیا اور وہاں

باب ششم

ذکر سلطنت ہنری اول کا جو سبب عقل و فہم کے دانشمند کہلاتا تہا

سنہ ۱۱۰۰ء سے تا سنہ ۱۱۳۵ء کی

ہنری چہوتا بہائی ولیم رونس کا بروقت مرنے ولیم کے نیو فورسٹ مین شکار کہیل رہا تہا سنتے ہی خبر وفات ولیم کے وہ ونچسٹر مین گیا تاکہ خزانہ پر قابض ہو اس لئے کہ وہ جانتا تہا کہ زر بیچ حاصل کرنے میرے ارادون کے بہت کام اویگا۔ امرا اور رعایا نے اس امر مین کچہہ اسکا مقابلہ نکیا کہ وہ تاب سامان مقابلہ کی نرکہتے تہے۔ واسطے عزیز کرنیکے اپنے تئین نظر رعایا مین اسنے تمام صاحبون اور رفیقون ولیم کے تئین جو عاشیہ دخلم مین اسکے مددگار رہتے موقوف کردیا۔ ایک امر فقط واسطے استحکام اسکے دعوی سلطنت کے باقی رہا کہ پہر بعد اسکے وہ بے غل و غش مالک تخت رہتا۔ اہل انگلستان نے اب اپنے سکسنی بادشاہون کو احسانمندی سے یاد کیا اور دیکہا کہ انکی نسل مین سے کوئی تخت پر نہین ہی۔ کچہہ آدمی اس نسل کے تب بہی انگلستان مین موجود تہے منجملہ انکے می ٹل دا بہتیجی اڈگر اتہلنگ کی تہی جسنے دعوی تخت کا ترک کے ایک خانقاہ مین تربیت پائی تہی اور گوشہ نشینی اختیار کرلی تہی۔ ہنری نے اس سے شادی کرنیکا عزم کیا اس امید سے کہ یہہ باعث دفع ہونے قضایا کا درمیان اغراض اہل سکسنی اور نورمنڈی کے ہوگا یعنے دونو طرفین اس حکمت سے ایک ہوجاوینگے۔ مگر اسمین یہہ قباحت تہی کہ اس عورت نے دنیا کو ترک کیا تہا بعد ترک کرنے دنیا کے نکاح کرنا منع ہی پس نکاح ہنری کا اوپر دفع کرنے اس ہر

ہرج سے منحصر تہا اس روک کو اہل ایک کونسل نے جو اسکے طرفدار تہے دفع کردیا اور شادی بادشاہ کی بہت تجمل سے ہوگئی ۔ اس وقت مین روبرٹ باہر سے اکر قبضہ اپنی سلطنت نورمنڈی کا کیا اور دعوی تاج انگلستان کا بہی کیا لیکن گفتگو واسطے موافقت کے دونو بہائیون مین ہوئی اور یہہ قرار پایا کہ ہنری کچہہ روپیہ روبرٹ کو دیوے تاکہ وہ دعوی تاج انگلستان کے سے دست بردار ہو اور دونو مین جو کوئی لاولد ہوکر مرجاوے اسکی جگہ دوسرا بہائی لیوے ۔ جب یہہ عہد و پیمان مضبوط ہوگئے تب فوج طرفین کی نے کمر کہولی اور روبرٹ دو مہینے تک بالاتفاق سات اپنے بہائی کے رہ کر بعد ازان اپنے ملک کو چلا گیا مگر روبرٹ بسبب اپنی بے تمیزی اور بے ہوشیاری کے قابل حکمرانی کے نہا ۔ ایسے کام کے انصرام دینے سے کمال نفرت تہی وہ فقط عیش و عشرت کی باتین سوچنے مین مصروف رہتا تہا ۔ اسکے نوکر سب باب اسکا لیگئے اور افسوس نکیا بلکہ یہہ بہی روایت ہی کہ بسبب نہونے پوشاک کے وہ بستر پر پڑا رہتا تہا حال اسکی رعیت کا اور بہی زیادہ خراب تہا اسلئے کہ ملک اسکا بسبب ظلم ظالمون کے جو ہمیشہ انپر سختی کرتے تہے تباہ و ویران ہوگیا ۔ اس تباہی سے نورمنڈی والون نے لاچار ہوکر ہنری پاس رجوع کی اس امید سے کہ اگر وہ بادشاہ ہمارا بہی ہو تو جیسا کہ امن و عیش اسنے اپنے ملک مین کیا ہی ویسا ہی ہمارے ملک مین بہی ہوجاویگا ہنری انسے اقرار حمایت اور دادرسانی کا کیا اسلئے کہ وہ جانتا تہا کہ یہہ ترکیب میرے مطلب بلند نظری کے لئے مفید ہی ۔ سال آئندہ مین ہنری اسلئے فوج قوی لیکر نورمنڈی مین گیا ۔ اور چند بڑے بڑے شہر پر قابض ہوا جب دونو بہائیون مین لڑائی ہوئی تب روبرٹ کی فوج نے بالکل شکست پائی اور وہ خود سات دس ہزار آدمیون اور بڑے بڑے اُمرا کے جنہون نے اسکی رفاقت کی تہی گرفتار ہوا بعد اس فتح کے نورمنڈی بالکل تسخیر ہوگئی ۔ ہنری نے اپنے مقید بہائی کو لیکر بہت شان سے انگلنڈ

کمو براجت کی اور جب تک بہائی زندہ رہا اسکو مقید رکھا یعنے اٹھائیس سال بعد ازان
روبرٹ کارڈف جن کلیمورگن شایر مین ہی مرگیا۔ بعضون نے روایت کی ہی کہ گرم
تلبنے کے لگانے سے اسکی بینائی کو زائل کر دیا تہا۔ اور ہنری نے واسطے رفع کرنے
اپنی ندامت دلی کے ایبے ریڈنگ تعمیر کی اس لئے کہ تعمیر کرنا ایبی یعنے خانقاہ وغیرہ کا اس
وقت مین کفارۂ ہر طرح کی خطا کے لئے تصور کیا جاتا تہا۔ اسوقت مین ہنری کا نصیب بہت
سہا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ بہت مدت تک اُسے خوشی حاصل رہیگی کیونکہ اس
وقت مین وہ مالک دو بڑے ملکون کا تہا اور بیٹا اُسکا جو قریب اٹھارہ برس کی عمر کے تہا
اُسکا وارث قرار دیا گیا تہا اور اُسے اُس سے محبت کمال تہی۔ می ٹلڈا اُسکی بیٹی
ہنری پنجم ملک جرمنی سے بیاہی گئی تہی مگر تمام امیدین اُسکی خوشی و فرخندہ بختی کے سبب
حادثون ناگہانی کے جاتی رہین بادشاہ نے اس خیال سے کہ مبادا جسطرح مین
سلطنت پر بآسانی قابض ہوا کوئی اور میری اپنی کو بہی زیر و زبر کر ڈالے اپنے بیٹے کو جا
اپنا سب لوگون سے انگلنڈ کے اقرار کروایا اور اُسے نورمنڈی مین بہی اُسی ارادہ سے لیگیا
۔ بعد کرنے اس بات کے ہنری موہبت سے امراؤن اور مصاحبون کے طرف انگلنڈ کے پہرا
۔ ایک کشتی مین شاہزادہ موا اپنے رفقا کے بیٹہا تہا کہ راہ سفر بخوشی کٹ جاوے بادشاہ باظلور
مین سے سوار ہوکر بسبب موافق ہونے ہوا کے جلد آیا۔ لیکن شاہزادہ کسی سبب سے پیچہے رہ گیا
ملاح اور اُنکا کپتان فٹ سیٹون بسبب خماری کے ایسے بیخبر ہو گئے تہے کہ اُنہون نے کشتی کو ایک
پہاڑ پر ڈالا اور وہ ٹکرکہا کر پارہ پارہ ہوگئی شاہزادہ کو ایک اور کشتی پر سوار کیا اور اغلب
تہا کہ وہ محفوظ رہتا اگر اسکی سوتیلی بہن بادا اسکو چلا کر نہ بلاتی اگرچہ وہ خود پہلے بچ گیا
تہا لیکن ایسی عزیز یعنے بہن کو تکلیف مین بغیر کوشش کرنیکے نہچہوڑ سکتا تہا۔ اُسنے اس
ملاحون سے کہہ کر کشتی کو اُلٹا پہروایا کہ اُسے کشتی مین لیوے۔ جب کشتی

کشتی نزدیک آئی تو اور بہت سے آدمی جو کنارہ دریا کے تھے توقع بچنے کی کر کے دفعتہ
اس کشتی میں کود پڑے اور وہ کشتی غرق ہو گئی — ایک سو چالیس سے زیادہ امرا اور
انگلستان اور نورمنڈی کے اس تباہی میں مر گئے ایک شخص روتن کا قصاب بچ گیا
— وہ مستول سے چمٹ گیا اور دوسرے دن ماہی گیروں نے اُسے اٹھایا — کپتان فٹ شیپن
نے قصاب سے جسوقت کہ وہ اپنی حماقت کے لئے ہاتھ پیر مار رہا تھا پوچھا کہ آیا بادشاہ زندہ ہے
یا نہیں — جب اُسے کہا گیا کہ وہ ڈوب گیا تب کپتان بولا تو میں بھی نجیونگا یہ کہکر وہ بھی
دریا میں غرق ہوا — صدای ہولناک ان تباہی زدوں کی لب دریا تک بلکہ بادشاہ
کے کانوں تک پہونچی لیکن یہ حال کسیکو معلوم نہ تھا — بادشاہ تین روز تک اس امید
میں کہ شاہزادہ کسی دور کے لنگرگاہ انگلند میں ٹھہرا ہوگا لیکن جب حقیقت واقعی کو اُسنے
سنا تو اُسنے غش کھایا اور اُسوقت سے تا دم مرگ پھر وہ کبھی نہ ہنسا اور چند روز بعد
اس واقع سینٹ ڈینس میں جو ایک چھوٹا قصبہ نورمنڈی میں ہی سبب بہت کہانے کھیلنے کے
جس سے اُسے کمال رغبت تھی ۱۱۳۵ء میں مر گیا اس بادشاہ نے پینتیس برس سلطنت
کی اور وصیت نامہ میں حکمرانی اپنے ممالک کی بنام اپنی بیٹی میٹل ڈا کے لکھ گیا —

باب ہفتم

ذکر سیشون کا ۱۱۳۵ء سے ۱۱۵۴ء تک

بمجرد دریافت ہونے خبر وفات بادشاہ کے سیشون بہانجا اُسکا جو گونٹ

کا تہا تخت کے قابض ہونے پر طیار رہوا اس لئے کہ وہ اپنی طاقت واختیار کو خوب جانتا تہا
جب وہ نورمندی سے آیا تب تمام غربا نے اسکو سلامی اتاری بعد اسکے اسنے مقصد
پادریون کے گانٹنے کا کیا اور اس بات کے لئے اسکے بہائی بشپ وینچسٹر کے نے بہت سعی
کی اور کامیاب ہوا۔ ابتدا مین ہر ایک غاصب اسطرح کے کام کرتا ہی جس سے وہ خلق مین
عزیز ہو چنانچہ سٹیون نے بہی واسطے استحکام اپنی حکومت کے ایک سند بخشی جس سے
بہتیرے حق اور اختیار رعایا کو ملے۔ اُمرا کو اجازت شکار کرنے کی انکے جنگلو نمین دی گئی
اور پادریون کو یہہ اجازت تہی کہ جب کوئی عہدہ انمین خالی ہو فوراً وہان بہرتی کی
جاوے رعایا کے واسطے قوانین اوور ڈگن نسٹر کے دوبارہ استعمال مین آئے اسنے
واسطے زیادہ استحکام دینے اپنے تخت کے خزانہ بادشاہی پر جو وینچسٹر مین تہا قبضہ کیا اور
روپیہ کے زور سے انیا حق تخت نشینی پر بڑہے پادری سے مضبوط کروالیا۔ مٹیل ڈا نے
بہی دعوی تخت کا کیا اور روبرٹ ارل گلوسٹر کی مدد سے جو بے نکاحی بی بی سے بیٹا بادشاہ
مرحوم کا تہا سیکس پر لشکر لیگیا۔ اسوقت رفاقت مین مٹیل ڈا کی ایک سو جانیس نائٹ
تہے جنہون نے فوراً قلعہ ایرنڈل کو قبضہ کر لیا۔ مگر اسکے طرفدار جلد زیادہ ہو گئے۔
اور فوج اسکی ہر روز قوت پکڑتی جاتی تہی۔ سٹیون اُسکے آنے کی خبر پاکر قلعہ ایرنڈل
کو محاصرہ کرنے چلا جہان مٹیل ڈا نے پناہ لی تہی وہان بی بی بادشاہ مرحوم کی اسکی خفیہ مدد کو
تہی۔ یہہ قلعہ اسقدر مستحکم تہا کہ اپنی محافظت کر سکے اور اغلب ہی کہ وہ مفتوح کیا جاتا اگر
بادشاہ کو یہہ خبر نہ دی جاتی کہ وہ قلعہ بادشاہ کی بی بی کا ہی اور اسکے لینے مین بی ادبی
نسبت اُسکے ظاہر ہوگی اس زمانے مین باوجود وحشت لوگون کے عالی ہمتی بہی انمین
تہی تشریح اسکی یہہ ہی کہ سٹیون نے مٹیل ڈا کو اجازت دی کہ تو اس قلعہ سے باہر آ
اسکو بحفاظت تمام قلعہ برسٹل مین پونہچا دیا یہہ قلعہ بہی مانند قلعہ ایرنڈل کی بہت مستحکم

سٹیون

مستحکم تہا۔ بیان کرنا مختصر: لڑائیون کا جو طرفین مین واسطے اپنے اپنے دعوے کے واقع ہوین سو جب تضیع اوقات ہی۔ یہی بیان کرنا کافی ہی کہ لشکر می ٹل ڈا کے ہر روز بہتے گئے ۔ ایک جنگ مین میٹل ڈا نے فتح پاکر سٹیون کو تخت سے گرادیا اور خود تخت پر دنچسٹر مین بہت تجمل سے جلوس فرمایا۔ میٹل ڈا نے بظاہر امیرون کو حقارت سے مدارات کی اور چونکہ انہون نے مدت دراز سے ایسی مدارات نہین سہی تہی اسلئی اس غیر استقلال قوم نے پہر معزول بادشاہ پر رحم کرنا شروع کیا۔ دنچسٹر کے پادریون نے اس فساد کو برپا کیا اور اُسنے جب لوگون کو سرکشی کے واسطے مضبوط پایا تب ایک گروہ اپنے دوستون اور نوکرون کو واسطے محاصرہ کرنے لندن کے جہان کہ اس زمانہ مین ملکہ رہتی تہی روانہ کیا اور واسطے سرکشی کروانے کے لندن مین اور وہان کے باشندون کے ہاتون سے ملکہ کو گرفتار کروانے کے لئے تدبیرین کام مین لایا۔ میٹل ڈا موقع پر اس سازش سے مطلع ہوکر دنچسٹر کو چلی گئی اور پادری اُسکے دشمن نے وہان بہی اسکی مخفی پیروی کی اسوقت اسکے پاس اتنے آدمی جمع ہوگئے تہے کہ اُسنے بظاہر ملکہ کو کلام سخت و سست کہنے شروع کئے اور جس مکانمین کہ وہ پہلے ملکہ کو دعا دیتا تہا اب وہان ہی اُسکا محاصرہ کیا اس مکانمین چند روز رہے لیکن قحط نے لوگون کو بہت دق کیا اور وہ مجبور ہوکر وہان سے بہاگی اسکے بہائی کلوسٹر نے اسکی پیروی کی مگر وہ اثنا راہ مین گرفتار ہوا۔ ملکہ نے اسکی عیوض مین سٹیون کو چہوڑکر اُسے رہا کروایا۔ اسطرح پہر ایک انقلاب واقع ہوا یعنے می ٹل ڈا معزول ہوکر اوکس فرڈ مین چلی گئی اور سٹیون پہر بادشاہ مقرر کیا گیا۔ لیکن اسکی جا کو ایک اور دشمن پیدا ہوا۔ ہنری بیٹا می ٹل ڈا کا اسوقت مین سولہوین سال مین تہا اور اسکے چہرہ سے آثار بہادری اور صاحب تدبیری کے عیان تہے اُسنے اپنے طرفدارون کو اپنی طرف مائل دیکہکر اپنی موروثی سلطنت پر دعوی کیا اور چاہا کہ سٹیون کے دعوی ہمیشی کو باطل کرے اسلئے اُسنے

انگلستان پر حملہ کیا۔ اور وہان کے سب امیر فی الفور اسکے طرفدار ہو گئے۔ اس حملہ کے روکنے مین سٹیون نے بہت تدبیرین کین لیکن کچھہ فائدہ نہوا اسنے آخر کار مجبور ہو کر صلح چاہی۔ ان شرایط پر صلح ہوئی کہ سٹیون اپنی باقی حیات مستقل سلطنت کرے اور اسکے ہی نام سے عدل ہوا کرے اور جب وہ مرجاوے تب ہنری مالک ملک ہووے اور اسکے بیٹے ولیم کو اسکا موروثی ملک بولون کا ملے سب امیرون نے ان شرایط صلح پر قسمین کہائین اس امر سے تمام ملک مین خوشی ہوئی ہنری نے انگلستان کو خالی کر دیا اور سٹیون نے بامن و امان اپنے تخت گاہ کو مراجعت کی بعد اسکے ایک سال کے سٹیون نے اس دار فانی سے رحلت کی اور کینٹربری مین دفن کیا گیا

باب ہشتم

ذکر ہنری دویم کا سنہ ۱۱۵۴ سے ۱۱۸۹ تک

بادشاہ ہنری کی حکومت سے لوگون کو آئندہ کے اچھی نظم و نسق کی امید قوی ہوئی۔ اپنا اختیار بخوبی کر کے وہ ملکی امور کی درستی مین مصروف ہوا اور وے حقوق جو اسکے آبا و اجداد کی سادہ لوحی یا نا لیاقتی سے چھن گئے تھے پھر حاصل کئے۔ اسنے فوراً تمام اُن درماہے دار سپاہیونکو کہ جنہون نے ملک مین بڑی بے انتظامی کی تھی موقوف کیا۔ اور تمام گرجاؤن در خانقاہون سے وے حقوق جو انہین سلطنتہا سابق مین عنایت ہوئے تھے چھین لئے۔ اسنے بیتیری شہرون کو ایسے فرمان مرحمت کئے کہ جنکے باعث اُنکی آزادی اور حقوق مستحکم

مستحکم ہوئے اور اسکے سوا دوسرے مطیع اور فرمان بردار ہی ہوئے — سے فرمان انگریزون کے ازادی کی بنیاد تھی — صورت ان جھگڑون کی جو اسباب مین بیشتر سے ہوتے ہین کہ ایا بادشاہ امیر یا پادری رعایا پر بڑی حکومت رکھین اب ایک نئی وضع مین ہوگئی یعنے ایک چوتھا گروہ متمول لوگون کا مقرر ہوکے ملکی انتظام مین دخل دینے لگا — اسطرح پہلے فیوڈل گورنمنٹ موقوف ہوئی اور تمام ولایت مین ازادی ہوگئی — چونکہ ہنری اسوقت نہایت زبردست بادشاہ اپنے زمانہ کا تھا اور ایک تہائی حصہ فرانس کا بھی اپنے تحت مین رکھتا تھا تو لوگ یہہ امید کرتے تھے کہ وہ آئندہ کو بائین سلطنت کرلگا — مگر پردہ غیب سے کچھہ اور ہی ظہور مین آیا — نورمنڈی والون کی فتح یا نیکے وقت سے فقط حامس ایے بیکٹ پہلا شخص انگریزون کی نسل مین سے تھا جسنے کچھہ اقتدار حاصل کیا تھا — یہہ مشہور شخص لنڈن کے تاشند یکا بیٹا تھا — اُسنے لنڈن کے مدرسہ مین تعلیم و تربیت پائی تھی اور تھوڑی عرصہ تک پارس مین رہا تھا اور وہان سے مراجعت کرنیکے بعد ایک فوجدار کے دفتر مین منشی گری کے عہدہ پر مقرر ہوا تھا — اس عہدہ سے رفتہ رفتہ کنسٹربری کا کلرجی ہوا — ایسی بڑی خدمت کے سبب وہ بادشاہ کا ہمسر ملک مین نامزد ہوا اور اپنی پہلی تون مزاجی اور سفلگی کو چھوڑکر بڑی پاکیزہ صورت اور نیک اطوار اختیار کیئے — وہ اسقدر مسکین رہتا تھا کہ ویسا کوئی نہ تھا — وہ ٹاٹ پہنتا اور جب تک اسمین جوئین اور جوین نہ پڑتین تب تلک ایسے کبھی نہین برتتا — روٹی اور پانی کے سوائے کچھہ نہ کھاتا اور اسمین بھی بے ذایقہ ترکاریان ملاکر کھاتا — اسکی پیٹھہ اپنے ہاتھہ سے کوڑے مارنے سے زخمی ہوگئی تھی اور ہر روز اپنے زانون پر تیرہ فقیرون کے پانو دھوتا — ایسے ایسے مکروفریب سے پادریون کے حقوق کی حمایت اور تائید کرنے لگا انکے حق اب بیشتر سے زیادہ ہوگئے تھے

مگر بادشاہ انگلوکم کرنا چاہتا تہا۔ اس امر کے واسطے بادشاہ کو ایک حیلہ
ملا۔ چنانچہ ایک شخص نے اُن یادریونمین سے کسی پہلے مانس کی جو دامسٹر شایر مین
رہتا تہا لڑکی کی شہ عزت کی تہی اور اسکے باپ کو بہی عیوض کے اندیشہ سے مار ڈالا تہا
۔ اس گناہ عظیم سے لوگون کو بڑا غصہ ایا اور بادشاہ نے حکم نافذ کیا کہ قاتل مذکور کی روبکا
محیشریت سے ہووے۔ لیکن بیکٹ نے کہا کہ یہہ مقدمہ گرجا سے علاقہ رکہتا ہی۔ غرض
بادشاہ نے اس مقدمہ کے فیصلہ کے لئے ایک کونسل عام ایرون اور یادریون کی کلیرنڈن
مین طلب کی اور انہین یہہ مقدمہ سپرد کرکے انکی منظوری چاہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ کونسل اس زمانہ مین زیادہ تر واسطے احکام بادشاہ کے طلب ہوئی تہی نہ واسطے
جاری کرنے ایسے قوانین کے کہ جن پر زمانہ آئندہ کے لوگ عمل کرین۔ آخر ش ایک
کتاب قوانین کی تیار ہوئی اور اسپر اپنی منظوری سے دستخط کرکے ہنکا نام کنسٹی
ٹیوشن کلیرنڈن رکہا۔ ان قوانین سے یہ احکام جاری ہوے کہ جو کوئی یادری کسی گناہ
کا ملزم ہووے تو چاہئے کہ اسکی روبکاری عدالت مین ہوا کریے اور اگر کوئی دنیا دار
مین سے تقصیروار ہو تو بہی یادریون کی کچہری مین اسکی روبکاری نکی جاوے الا جبکہ گواہ عزت
دار قوانین کے موافق ہووے۔ ان قوانین اور اور دن پر بہی جو بہ نسبت انکے کم رتبہ کے
اور تعداد مین سو رہے تہے تمام یادریون نے دستخط کردئے اور بیکٹ نے بہی جو پہلے ناراض
تہا اخر کو اپنا نام اسمین منظور کیا۔ لیکن اسکندر نے جو اسوقت مین پوپ تہا انکو بہت
غلط مذموم کہہ کر منسوخ اور رد کیا۔ اس بات سے بادشاہ اور بیکٹ مین نزاع
پیدا ہوا بیکٹ پوپ کی طرف ہوگیا اور اپنی یادریانہ پوشاک پہن ایک صلیب اپنے ہاتہ مین لیکے
بڑی مراسم کے ساتہہ جو اسی کو مخصوص تہی بادشاہ کے محل مین داخل ہوا اور صلیب کو
حمایت کے علم کی مانند ہاتہ مین لیے بیٹہہ گیا۔ اور پرہیزگارون کی طرح وہان اپنے

اپنے تئین پوپ کی پناہ مین رکھا اور جب بادشاہ نے اسے سلطنت مین سے جانیکا انکار کیا تو وہ بھیس بدل کر مخفی طور سے فرانس مین چلا گیا اس جا اسکی دلاوری اور مشرک صورت سے بخوبی اسکا استقبال ہوا — الغرض پوپ اور وہ بادشاہ کو برا کہنے مین اور اسکی حکومت کے بگاڑنے مین غافل نہتے بیکٹ نے اپنے تئین مسیح سے تشبیہ دی جسکو دنیا پرستون نے دار پر کھینچا تھا اور کہا کہ تکلیف پہنچا مجکو کو یا مسیح کو دوبارہ دار پر کھینچا ہی اسلئے کہ اب متعلقین گرجا پر بہت تشدد ہو رہا ہی — اسلئے اسپر لعنت ملامت کرنی شروع کی اور بادشاہ کے اُن مشیرون کو نام بنام کہ جنہون نے اسکے گرجا کی آمدنی بند کردی تھی اور کنسٹی ٹیوشن مذکور کی متابعت قبول کی تھی گرجا کے ممبر اور مذہب سے خارج کر دیا — انکے ملاپ کے واسطے اکثر گفت و شنود ہوتی تھی مگر انکے آپس کے رشک اور حسد کے سبب ہر انجمن سے اس ملاپ کے کرنے مین فواید حاصل کرنا چاہتا تھا اسی سبب سے گفت و کو ملاپ کے باب مین بڑی مدت تلک ہوتی رہی — اخر الامر طرفین سے ملاپ کے لئے راضی ہوے لیکن بروقت بیکٹ کے انگلنڈ مین اینکے اسکی گستاخی اور بھی زیادہ ہو گی — چونکہ بادشاہ نے اسکی تقصیر معاف کردی تھی اسلیئے لازم تھا کہ چپ چاپ اپنی خانقاہ کو چلا جاتا برخلاف اسکے وہ بڑی دھوم دھام سے پوپ کی مانند کینٹ مین گیا — جب سوتھ وارک مین پہنچا تو پادری اور رعایا اور چھوٹے بڑے اس سے ملنے آئے اور اسکے کامیاب ہو کر داخل ہونیکی تعریف و ثنا کرنے لگے — لوگون کی طرف اور تقین کر کے وہ اپنے دشمنون کو سخت و سست کہنے لگا — پہلے یارک کے بڑے پادری کو کہ جسنے بادشاہ کی غیر حاضری مین اسکے بڑے بیٹے کو تاجدار کیا تھا اسکے عہدہ سے معطل کیا — لنڈن اور سیلسبری کے اسقفون کو بھی رسم مذہب سے خارج کر دیا — ایک شخص نے اسکے برخلاف کچھ کہا تھا اسے بھی نکالدیا اور ایک آدمی کو اسلئے

دور کیا کہ اسنے اسکے ایک گھوڑے کی دم کاٹ ڈالی تھی ۔۔۔

جسوقت بادشاہ ہنری فورتھ منڈی مین تہا تب یہہ پادری تمام سلطنت مین بڑی خوشنامی حاصل کر رہا تہا آخر بادشاہ نے اسکی گستاخی کی خبر پائی تو بہت خفہ ہوا ۔ جب بہت سے پادری نکالے ہوئے اُس پاس پہنچے تو اُسکا غصہ اور بہی بڑہکا اور ایسے بہت بُرا بہلا کہنا شروع کیا اسلئے کہ ایسے ایسے ادنے عہدہ سے سرفراز کیا تہا وہ اب اُسکی جان کو ایذا دینے والا ہو گیا تہا اور گورنمنٹ کو خلل دینے لگا تہا ۔ بارک کے بڑے پادری نے بادشاہ سے کہا کہ جبتک وہ جیتا رہیگا تب تک بادشاہ کو کسیطرح آرام نہوگا بادشاہ نے چلاکر کہا کہ میرا کوئی دوست نہین ہے اگر میرا کوئی مددگار ہوتا تو مین اس نااحسانمند کارے اسقدر تکلیف اور رنج نہ اُٹہاتا ۔ اسبات مین اسکے چار ہمراہی اپنے بادشاہ کی دلی خواہش کے راضی کرنیکو مستعد ہوئے اور ایک جائین ہتہوڑے لیے مددگارون سے شامل ہوکر جلدی کینٹربڑی کیطرف روانہ ہوئے ۔ غرض بیکٹ کے گہر مین گہسکر اسے اسکی گستاخی اور بے ادبی کے لئے لعنت ملامت کرنے لگے ۔ اس گفت وگو مین بیکٹ کی نماز کا وقت آیا وہ نماز پڑہنے کو اکیلا گیا یہ لوگ بہی اسکے پیچہے ہی گئے ۔ جسوقت وہ قربانگاہ مین اس خیال سے پونہچا کہ شہادت کی شان حاصل کرے تو ایک نے اسپر گرے اور اسقدر مارا کہ اسکا سر توڑ ڈالا وہ سینٹ بینیڈکٹ کی قربانگاہ کے آگے مرکر گر پڑا ۔ اسکے مارے جانیکی خبر سنکر بادشاہ کو نہایت تشویش ہوئی ۔ وہ یہہ جانتا تہا کہ آخر کار اسکا قتل میرے ذمہ لگایا جائیگا اسنے اسلیئے آئرلینڈ پر فوج کشی کرنی چاہی تاکہ لوگون کا خیال اُسطرف بٹ جائے جسطرحکی حالت مین انگریز سیکسن والون کی پہلی یورش اور تاخت کے بعد تہے اسوقت آئرلینڈ والے بہی ویسی ہی حالتین رکہتے تہے ۔ انہون نے ایک

انہون نے ایک مدت پیشتر سے عیسائی مذہب اختیار کیا تہا اور تین یا چار برس کے بعد بہت سا علم جو اُس زمانہ مین مروج تہا حاصل کیا تہا۔ چونکہ غیر ملک کے لوگ اکثر حملہ کرتے تہے اور شاید اسقدر غریب بہی تہے کہ کوئی انکو مطیع کرنا نچاہتا تہا تو امن مین رہکے اپنی زندگی خدا پرستی مین صرف کرتے تہے اور علم و ہنر جو اسوقت مین درکار تہا اسکی ترقی مین کوشش کرتے۔ انکے علوم و فنون خدا پرستی اور انکی خوشنودی کی اسقدر نشانیان اجتلک موجود ہین کہ انمین ہرگز جاے شک نہین ہی مگر تہوڑے عرصہ بعد انمین سے باقی نہ رہین اور انکی نالایق اولاد اسی عرصہ مین جسکا ہم ذکر کرتے ہین بڑی جہالت مین گرفتار ہوئی۔ جس ایام مین کہ ہنری نے آیرلینڈ پر فوج کشی کرنیکا قصد کیا تہا تب پانچ صوبے یعنے لنسٹر مینسٹر السٹر اور کنیاٹ مین منقسم تہی اور ہر ایک مین جدے جدے بادشاہ تہے۔ جب کبہی کوئی لڑائی یا مہم درپیش ہوتی تو ایک بادشاہ انمین سے تمام صوبون کا سردار ہوکے اس لڑائی کا انصرام کرتا اور جس طور کہ سکسن والون کے بادشاہ انگلنڈ مین حکمرانی سابق مین کرتے تہے اسیقدر وہ بہی حکومت کرتا۔ اسوقت روڈیرک او کونر کنیاٹ کا بادشاہ اس خدمت پر سرفراز تہا اور ڈرمٹ موروگ لنسٹر کا بادشاہ تہا۔ یہہ نالایق اور ظالم شاہ زبردستی میتھ کے بادشاہ کی بیٹی کو پکڑ کر لیگیا اسکے باپنے کنیاٹ کے بادشاہ سے مدد پاکر اُس تاراج گر کی سلطنت کو لوٹ کے لیے وہان سے نکالدیا۔ اس مظلوم شاہ نے لاچار ہوکر ہنری پاس جو اس وقت مین گئی مکانمین تہا رجوع کی اور اقرار کیا کہ اگر مین اپنی سلطنت کو اسکی اعانت سے پہر حاصل کرون تو انگلنڈ کے بادشاہ کی متابعت قبول کرونگا۔ ہنری نے اسکی بات کو قبول کیا اور چونکہ وہ زیادہ ضروری کاموں کے سبب

خودی سکتا تھا اسلئے اسنے فقط اس مضمون کا فرمان عنایت کیا کہ میری رعیت اسکی مدد کرکے اسے سلطنت مین پیر مقرر کرے — ڈرمٹ اس فرمان پر اعتماد کرکے برسٹل کو گیا جہان تھوڑی سی مشکل کے بعد رچرڈ مشترد نگبو پیمبروگ کے سردار سے عہد مدد کا کروایا اس سردار مذکور نے اس سے یہہ اقرار کیا کہ اگر وہ اپنی بیٹی ایوا سے میری شادی کردے اور اپنی ولایت کا وارث کرے تو مین اسے اسکی سلطنت مین کمک کرکے پھر بحال کردونگا — غرض مدد کی طرف سے خاطر جمع ہوکے ڈرمٹ خفیہ ایرلینڈ کو گیا اور جاری پھر فرانس کی خانقاہ مین جو اسنے بنوائی تھی چھپا رہا — موسم بہار مین روبرٹ فٹس سٹیون جو ایک نہایت زبردست سرہنگ تھا اپنا قرار پورا کرنیکو ایک سے تئیس سرہنگ ساٹھ بڑے سردار اور تین سے تیر انداز لیکر آیا — چند روز بعد سے سب ویلز پنڈر کاسٹ سے جو اسوقت مین دس سرہنگ اور ساٹھ تیر انداز لایا تھا شامل ہوئے اس چھوٹی سی جمعیت کے ساتھ انہون نے شہر ویکسفورڈ کا محاصرہ کیا حالانکہ وہ قول و قرار کے بموجب انہیکا مال تھا — اس شہر کے فتح ہونے سے انہون نے اپنے لشکر مین ایک سے پچاس آدمی اور زیادہ کرکے مارس فٹس جرلڈ کو اسکا حاکم بنایا یہہ فوج اسقدر جمع ہوئی کہ تمام باشندے اسے دیکھکر ڈر گئے — روڈیرک اس جزیرہ کے بادشاہ نے انکا مقابلہ کیا مگر شکست پائی بعد ازان اوسوری کے بادشاہ نے لاچار ہوکے اطاعت کی اور آئندہ کے لئے یرغمال دی — ڈرمٹ اپنی مورونی سلطنت مین پھر مقرر ہوکے اپنی حکومت کو بڑھانے لگا اور ایرلینڈ کو بالکل اپنے قبضہ مین لانا چاہا — اس خیال سے اسنے سٹرونگبو کے بلانے مین بڑی کوشش کی مگر بادشاہ نے اسے وہان نہ بھیجا — ڈرمٹ نے اسکی بلند نظری اور طمع بڑھانیکے واسطے یہ کہا کہ اس

اس فتح سے بہت غنیمان اور فوائد حاصل ہونگے — اور باشندون کی کم ہمتی اور
یقین فتح پر بڑا مبالغہ کیا — آخرش سٹرونگبو نے پہلے اپنے ہمراہیون مین سے
رمنڈ کو دس سرہنگ اور ستر تیراندازون کے ساتھ روانہ کیا اور تھوڑے عرصہ بعد
اپنے واسطے بادشاہ سے اجازت پاکے دوسو سوار اور ایک سو تیر انداز لیکر آیا —
جب یہہ تمام انگریزی فوج متفق ہوئی تو کوئی اسکا مقابلہ نکرسکا حالانکہ تمام لشکر
ایک ہزار آدمی سے زیادہ نتھا مگر باشندے وہانکے اسقدر جاہل اور وحشی تھے
کہ انہون نے ہر ایک جگہ شکست پائی — شہر واٹرفورڈ کا جلدی اطاعت مین آیا اور
دار الخلافت ڈبلن کو بھی حملہ کرکے لے لیا اور تھوڑے روز بعد مسٹر سٹرونگبو —
ایوا سے اپنے اقرار کی بموجب شادی کرکے ڈرمٹ کے مرنے بعد لنسٹر مین مالک ہوا
جسوقت وہ ولایت بالکل فتح ہوگئی اور انگریزی فوج کا کوئی مقابلہ نکرسکا تب بادشاہ
ہنری نے اُن فوایدہ اور عزت مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جو اسکی فوج نے وہان
حاصل کیے تھے — اسلیئے تھوڑے روز بعد پانسو سرہنگ اور تھوڑے سپاہی
لیکر اسے فتح کرنیکو تو نہین بلکہ اسے اپنے تصرف مین کرنے کے لئے ایرلنڈ مین وارد
ہوا — غرض تھوڑی کوشش کے بعد جسمین نہ تو روپیہ بہت خرچ ہوا اور نکچھہ آدمی
مارے گئے وہ خوبصورت جزیرہ انگریزی گورنمنٹ کے علاقہ مین آیا اور اسوقت سے
ابتک گورنمنٹ مذکور کے تحت و تصرف مین ہی — اسولایت کی فتح
سے خوشی تو بہت ہوئی مگر ہنری نے اپنی باقی زندگی مین خانگی امور کیطرف سے
بڑا رنج اور تکلیف اُٹھائی — اس بادشاہ کی برائیون اور عیبون مین سے ایک
بڑی برائی یہہ تھی کہ اسنے اپنی بلند نظری کے سبب ملکہ ایلینور سے شادی کی جس کو
اسکے پہلے شوہر نے اسکی زناکاری کے باعث طلاق دیدیا تھا اسی وجہ سے [illegible]

اسکو ناپسند کرتا تہا اور جو عیش و آرام کہ اس سے نہ پاتا تہا تو دوسری بی بی کی تلاش مین رہتا — اسکی بیگم نین روزمنڈ جو فیر روزمنڈ کے نام سے مشہور تہی نہایت خوبصورت تہی — بلکہ اسقدر حسین اور وضعدار تہی کہ انگلستان مین اب تک ایسی خوبصورت عورت کبھی نہین ہوئی ہنری اسکو مدت سے بدل چاہتا تہا بادشاہ نے اپنی بیگم سے چہپاکر اوڈسٹوکپارک کی ہول بہولیان مین رکہا تہا اسلئے کہ وہ اسپر بہت رشک کرتی تہی باوجود اسکے کہ وہ خود بیشتر نہایت بدکار اور اوباش تہی مگر آپ اپنے شوہر کی عیاشی کا بہت سا رشک رکہتی تہی — القصہ ملکہ ایلینور کو انکی مخفی آمدورفت سے اطلاع ہوگئی وہ ایک ریشم کی اٹی سے اُس ہول بہولیان مین راہ کا نشان کرتی ہوئی گئی اور روزمنڈ موصوف کی چہاتی پر ایک خنجر لیکر چڑہ بیٹہی اور اسے زہر ہلاہل پلایا — یہہ قصہ خدا جانے صحیح ہے یا غلط مگر تحقیق یہہ ہے کہ اس مغرور عورت نے پہلے درمیان بادشاہ اور اسکی اولاد کے تخم جہگڑے اور دشمنی کے بوئے —

بادشاہ کے بڑے بیٹے ہنری کو یہہ سکہلایا تہا کہ باوجود تاج پہنکر مملکت مین شریک ہونے سے اسکو ملکی بندوبست مین کچہہ اختیار نتہا — اسکے بہائی جیوفری اور رچرڈ آڑہ بہی جنکو ملکہ مذکور نے اُن ملکون کے واسطے جو انکے نامزد ہوئے تہے سمجہاکر برانگیختہ کیا نہایت ناراض ہوئے — ملکہ نے بہی فرانس مین جہان اسکے لڑکے تہے بہاگ جانیکا ارادہ کیا تہا مگر بادشاہ کے حکم سے گرفتار کرکے مقید کیا — غرض ایسے ایسے امورون سے ہنری کی تمام خوشی آئندہ کی جاتی رہی اسکے بیٹون نے باوصف نابالغ ہونیکے اپنے باپ کی سلطنت مین قابض ہونا چاہا اسکی بیگم نے ان سعادت مند لڑکونکو تقویت دی تہی اور تہیرے حاکم فرانس کے انہین مدد دینے سے شرمندہ تو نہوتے تہے بلکہ انکے دعون کی حمایت کرتے تہے — چونکہ ہنری جانتا تہا کہ نہ تو ہم دینی کا لوگونکے دل پر بہت ہوتا ہے شاید اسبات سے

سے ہی اندیشہ مند تھا کہ یہ بیچ والم خدا کی نامہربانی سے مجھ پر واقع ہوئے ہین تو کینٹربری
کے سنٹ طامس کے مندر مین جو اس لقب سے بیگٹ کو لوگون نے ولی کردان کر اسکے
نام مقرر کیا تھا ریاضیت اور توبہ و استغفار کرنیکا قصد کیا — جب وہ مندر مذکور کے
سامہنے آیا تو گھوڑے پر سے اُتر کے برہنہ پا شہر کی طرف چلا اور مندر کے آگے سجدہ کیا
— دوسرے روز وہان سے مغفرت پاکر لنڈن کی طرف روانہ ہوا تھا کہ خبر آئی کہ جسر وزبادشاہ
نے اپنے گناہ سے مغفرت پائی تھی اسی روز سکوٹلینڈ والون پر ایک فتح عظیم حاصل کی
گئی تھی — اسوقت سے اسکے امور بہتر ہونے لگے امیر جو اس سے برگشتہ ہوگئے تھے
پھر مطیع ہوگئے اور انگلینڈ مین تھوڑے ہی دنون بعد پھر امن و چین ہوگیا — اسکے بیٹے
ہنری نے ایک بڑی فوج کے ساتھہ جہاز پر سوار ہوکے جانا چاہا تھا کہ خانگی فتنہ و فساد کو دبا
ہوا پاکے تمام خیالات مہم کے چھوڑ دئے اور تھوڑے عرصہ بعد بخار سے چھبیس برس کی
عمر مین نادم اور پشیمان اپنے والد کی طرف سے مارٹل مکانمین مرگیا — پرنس الڈاب اسکی
جائیمین ولیعہد ہوا اور فوراً وہی بلند نظری کہ جس سے اسکا بھائی گمراہ ہوگیا تھا ظاہر کی
جہاد کا ایکمرتبہ پھر چرچا ہونے لگا پرنس ارڈ فرانس کے بادشاہ کے ساتھہ جلد ساز
مین داخل ہوا تاکہ اسکا باپ ہنری اسکی فتح مین شریک نہووے اور فرانس کے بادشاہ
نے اس سے اُن خواہشون کا اقرار کیا تھا جنکے حاصل کرنیکا وہ نہایت مشتاق تھا —
ہنری نے یہہ معلوم کرکے لاچار تمام امیدین جہاد پر جانیکی چھوڑدین اور فرانس کے
بادشاہ اور اپنے بڑے بیٹے سے لڑنیکو مستعد ہوا — آخر شامین ایک صلح ہوگئی جسر
صلح سے اسنے مجبور ہوکے بہت سے ایسے اقرار کئے کہ جن سے اسکے دل پر بڑا رنج گذرا
اور جسمین ایک فہرست امیرون وغیرہ کی جنکو معاف کرنیکی شرط تھی طلب کی اور اسمین
نام اپنے قرۃ العین بیٹے جان کا بھی مندرج پایا تب اسکو اسقدر غم والم ہوا کہ بیان سے

باب ہفتم

باہر ہی — بادشاہ مدت سے بہت ناتوان ہوگیا تھا اور اُس ناتوانی پر ستا کی منتہا اگرچہ اسکے لڑکے اسکے مخرف اور سینہ زور ہوگئے تھے تب بھی اسے بہت رنج لگا رہتا تھا مگر جب اس عزیز لڑکے کو جسکو ہمیشہ بہت پیار کرتا تھا اُن لوگون مین جو اتنے سرکش ہوگئے تھے پایا تو بہت خفا ہوا — وہ اب بہت مایوس ہوکے اپنی پیدائش کے روز کو کوسنے لگا اور اپنے لڑکون کو تنگ ہوکر ایسی بد دعا دی کہ باوجود بہت سے فہمایش اور التجا کے بھی اسنے انکے حق مین دعاے خیر نکی — جتنا وہ انسے پیار و محبت کہتا تھا اتنا ہی اسکے عیوض مین رنج والم اُٹھایا اور اب کوی صورت ارام اور تسلی کی نہ پاکر نہایت مغموم ہوگیا — اسکی شکستہ دلی اور تکالیف سے تپ دق مین مبتلا ہوا جس سے اسکی زندگی اور تمام کبختیان آخر ہوئین وہ سیتن کے قلعہ مین سارکے متصل اٹھاون برس کی عمر مین اس سراے فانی سے رخصت ہوا اسنے پینتیس برس سلطنت کی اس عرصہ مین اسکی تدابیر اور امور دانشمندی سے یہہ بات عیان ہوگی کہ وہ بڑا مدبر اور شارع اور شجاع تھا

باب ہفتم

ذکر رچ ارڈ اول کا جسکا لقب کیسر ڈیلیون یعنے شیر دل تھا

ابتداے سنہ ۱۱۸۰ سے سنہ ۱۱۹۹ تک

رچ ارڈ بروقت تخت نشینی کے جہاد یروشلیم کا نہایت مشتاق تھا اسلیے اسمطلب کے واسطے ایک بڑا سامان جمع کیا اور مملکت سکوٹلینڈ کی حکومت متابعت کو جو سلطنت سابق مین حاصل کی گئی تھی بعوض تیس ہزار روپے کے چھوڑ دی اور بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا جہان کہ فرانس کے بادشاہ سے کئی بار پیام بھیجکر اسکو بلایا تھا اور وہ آپ بھی اسی

اسی مہم پر جانے کے لئے تیار تھا۔ پہلی جائے لام کی انگلستان اور فرانس کی دونو فوجون کے میدان ویزیلے کا جو برگنڈی کے کنارون پر ہی مقرر ہوئی جبکہ رچ ارڈ اور فیلپ وہان وارد ہوئے تب انہون نے دریافت کیا کہ دونو فوج ایک لاکھ جنگی اور بہادر آدمیون کے قریب ہین — دونو بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد کرنیکا اسیمین عہد و پیمان کیا اور چاہا کہ اپنی فوجون کو سمندر کی راہ سے بیت المقدس کو لیجاوین مگر موسم کی سختی سے انہون نے مسینا مین جو تخت گاہ سسلی کی ہی مقام کیا جہان وے تمام جاڑے بھر رہے — رچ ارڈ نے شہر مذکور کے باہر مقام کیا اور ایک قلعہ پر جو بندرگاہ کے نزدیک تھا قابض ہوا — فیلپ نے اپنے لشکر سمیت شہر مین مقام کیا اور بادشاہ سسلی کے پاس با اخلاص رہا — درمیان رچارڈ اور فیلپ کے بہت سی بدگمانیان اور ملاپ کی باتین واقع ہوئین ایسا یقین تھا کہ شاہ سسلی موجب اُن بدگمانیون کا ہوا تھا — آخرالامر تمام آپسکے نفاق اور فساد کا تصفیہ کرکر دونو بیت المقدس کو روانہ ہوئے بادشاہ فرانس کا شاہ انگلستان سے پہلے وہان داخل ہوا — بروقت داخل ہونے فوج انگریزی کے بیت المقدس مین دونو بادشاہ آپس کی عداوت و حسد فراموش خاطر کرکے مشمول کام کرنے لگے — لیکن چند روز بعد فیلپ کسی بیماری کے سبب دس ہزار آدمی اپنے لشکر مین سے زیر حکم ڈیوک برگنڈی کے رچ ارڈ کو دیکر فرانس کی طرف پھر گیا — رچ ارڈ نے اس زمانہ مین فتح پر فتح حاصل کین — مجاہدین نصارا جو اسکے محکوم تھے ایس کے لشکر کا جو ایک شہر مشہور ہے ارادہ کیا تاکہ ایک آسان راہ حملہ کی اور شلیم پر حاصل ہو — صلاح الدین نے جو نہایت شجاع تمام بادشاہان سارسینز یعنے شرقین کا تھا چاہا کہ انکو روکے وہ ایک فوج تین لاکھ آدمی کی لیکر راہ پر راہ کے مستعد کھڑا رہا — اور یہی تمنا بادشاہ رچرڈ کی تھی اور البتہ یہہ دشمن بھی اسکی بلند نظری سے

لایق تہا۔ مجاہدین انگریزی فتحیاب ہوئے۔ جسوقت رچارڈ کی دائمین بائمین فوج نے شکست پائی وہ خود درمیان کی فوجکو مقابلہ پر لیگیا اور فتح حاصل کی۔ صلاح الدین کی فوج سراسیمہ ہوکر بہاگ گئی اور اسکے آدمی چالیس ہزار سے زیادہ میدان کارزار میں کام آئے۔ ایسکے لن کی رعایا نے اور اور شہرون کی رعایا نے بہی اس فتح کے بعد اطاعت قبول کی اخر الامر رچارڈ نے عکہ لینے اور سلیم کے پہنچا لیکن اسوقت اسنے بعد موجودات لینے اپنے لشکر کے اور دیکہنے بہالنے سامان جنگ کے جو شہر مذکور کے حصار کے لئے ضرور تہا دریافت کیا کہ میری فوج بسبب قحط اور ماندگی راہ اور بسبب فتح کے کمزور ہی اور لایق کار کے نہیں ہے اسلیئے یہہ ضرورت پڑی کہ صلاح الدین سے ایک معاملہ صلح کا کیا جائے غرض عہد فتح کا تین سال کے لئے ہوا جسمین یہہ شرط تہری کہ جو شہر مسلمین کی بعد لگاہ مین وگیون کے اختیار مین رہوین اور تمام عیسائی حج بیت المقدس کا بامن و امان کیا کرین۔ اس مہم کو کہ جسمین شان زیادہ اور فائدہ کم حاصل ہوا اسطرح پر تمام کرکر رچارڈ نے اپنے ملک کیطرف ارادہ پہر جانیکا کیا اسکو جرمنی کی راہ سے حاجی کے لباس مین جانا پڑا جہان لیوپولد آسٹریا کے ڈیوک نے اسکو گرفتار کرکر پابجولان کیا۔ فوراً یہہ سنا رتمام جرمنی سے اسکو کہا کہ رچارڈ کو میرے حوالہ کرا ور ڈیوک مذکور کو اسنے بقدر زر فدیہ کی خواہش کرکے بعض اس خدمت کے اقرار کیا۔ اسطرح بادشاہ انگلستان کا جسنے ایک مدت تک دنیا اپنی شجاعت کی شہرت سے بہر دیا تہا اس بے عزتی کے ساتہہ ان شخصون سے مقید اور پابجولان ہوا جنہون نے اسکی بدبختی کے باعث کچہہ فائدہ حاصل کرنا چاہا تہا۔ ایک مدت اسمبات پہ گذر گئی اور اہالی انگلستان کو بالکل خبر نہوئی کہ انکے پیارے اور عزیز بادشاہ کو کیا ہوا اور کہان گیا۔ اسوقت درمیان لوگون مختلف دلاتیون فرانس کے ایک غریب گوی نے رچارڈ کی گرفتاری کا مکان دریافت کیا یہہ شخص اپنے

اپنی ستار کو بجاتا ہوا اُس قلعہ سے گذرا جہان رچ ارڈ مقید تہا اسنے ایک راگ
جسکا اس بادشاہ کو بہت شوق تہا بجایا بادشاہ نے بہی وہی اواز راگ کی قلعہ کے اندر سے
بجائی اسطرح سے اُسکے قید خانہ کی جگہ معلوم ہوئی — اخرش انگلستان
کی رعایا جرمنی کے شاہنشاہ سے شرایط معاملہ کی اپنے بادشاہ کی رہائی کیواسطے متین کین
شاہنشاہ مذکور نے دریافت کیا کہ مین اب انگلستان کے بادشاہ کو زیادہ مقید نہین
رکہہ سکتا ہون — اسلئے ایک فدیہ پر جو تین لاکہہ پونڈ کی قریب تہا بادشاہ کی رہائی
سے قرار پایا بروقت ادا ہونے اس زرخطیر کے شاہ رچ ارڈ پہر اپنی مشتاق رعیت کے پاس
پہنچا — جسوقت کہ رعایا نے اپنے بادشاہ کو ایسی مہون اور تکلیفات کے
بعد دیکہا تو ایسی خوشی انہون نے کی کہ کبہی نہوئی تہی — بادشاہ بڑی دہوم دہام
سے لنڈن مین داخل ہوا اور شہر والون نے اسقدر اپنی دولت کا سامان دکہلایا
کہ سرداران جرمنی جو بادشاہ کے ساتہہ آئے تہے یہہ بات کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ
کو یہہ معلوم ہوتا کہ انگریز ایسے دولتمند ہین تو وہ بادشاہ رچ ارڈ کو اس آسانی کے
ساتہہ ہرگز نچہوڑتا — رچ ارڈ نے ازسرنو ضلع ونچسٹر مین تاج شاہی پہنا — اور ایک
کونسل ضلع نوہکہم مین طلب کرکر اپنے بہائی جان کا مال ومتاع سب ترق کیا اسواسطے
کہ انسنے فرانس کے بادشاہ کیطرف جاکر رچ ارڈ کا مقید رہنا مدت کے لئے چاہا تہا —
مگر رچ ارڈ نے چند روز بعد اُسکو معاف کیا اور کہا کہ مین دیتا ہون کہ جیسا جلد بہائی
نے مجہسے معاف کرنیکو بہول جائیگا اسیقدر مجہے بہی اسکی خطا فراموش ہوجاویگی
—
بادشاہ رچ ارڈ کی موت عجب واردات سے واقع ہوئی ایک نے محکومین
شاہی مین سے کچہہ خزانہ ملک فرانس مین ایک میدان کے کھودنے سے پایا تہا اور ایک
حصہ اسمین کا بادشاہ پاس اس نظر سے بہیجدیا تہا کہ باقی میرے پاس بہیجدیگا — رچ ارڈ نے

اپنی حکومت کے باعث یہہ تصور کیا کہ مین تمام خزانہ کا حق رکھتا ہون اس شخص سے کہا کہ وہ خزانہ میرے پاس روانہ کرا سنے اس بات کو انکار کیا بادشاہ نے قلعہ سالسس پر جہان کہ اسکو یہہ گمان تہا کہ تمام خزانہ اُس جائمین ہی حملہ کیا ۔ حصار کے چوتہے روز بادشاہ سوار ہوکر اس ارادہ پر پہرتا تہا کہ کسطرف سے تاخت اور حملہ اسپر ہوگا ایک تیر انداز مرٹریم ڈی گورڈون نام نے قلعہ مین سے تاک کر ایک تیر اسکے شانہ پر مارا اگرچہ زخم کاری نہ تہا مگر ایک نادان جراح نے تیر گوشت مین سے اسطرح نکالا کہ زخم بگڑ گیا اور علامات مرگ کی نمودار ہوئین ۔ جب رچ ارڈ نے دریافت کیا کہ موت میری نزدیک ہی تب اسنے ایک وصیت نامہ لکھہ کر اپنا تمام خزانہ اور سلطنت اپنے بہای جان کو مرحمت کیا اور چہارم اپنے خزانہ کی اپنے نوکرونمین تقسیم کی اور اسنے یہہ بہی حکم دیا کہ اُس تیر انداز کو جسنے مجکو مارا ہی میرے روبرو لاوین جب وہ حاضر ہوا اُس سے بادشاہ نے پوچہا کہ مین نے تیرے تئین کیا تکلیف دی تہی جو تو نے میرے تئین مارا ۔ تیر انداز مذکور نے دلیرانہ جواب دیا کہ اے بادشاہ تو نے اپنے ہاتہہ سے میرے باپ اور میرے دو بہائیون کو گردن مارا اور تو میرے پہانسی دینے کا ارادہ رکہتا تہا ۔ اب مین تیرے اختیار مین ہون اب اگر مجکو ایذا پہنچانے سے تیری تسکین ہو تو اس رنج اور ایذا کو مین بخوشی سہونگا کیونکہ اب میری خاطر جمع ہوئی کہ مینے دنیا کو ظالم سے ازاد کیا ہی ۔ رچ ارڈ اس جواب سے نہایت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ اس جوانمرد سپاہی کو ایک سو شلنگ دیکر چہوڑ دین لیکن جرنل مارگیڈہی نے بہت بے رحمی سے اس سپاہی کا چمڑا اتروا کر پہانسی دی ۔ رچ ارڈ دس برس کی فرمانروائی کے بعد بیالیس برس کی عمر مین ایک غیر نکاحی بیٹا جو بعد ازان فیلپ کہلایا گیا چہوڑ کر اس جہان سے رخصت ہوا

باب دہم

بیان جان بادشاہ انگلستان کا

سنہ ۱۱۹۹ سے ۱۲۱۶ تک

ہوقت جان تخت نشین ہوا تب وہ فرانس کے اُن اضلاع کی محافظت کے واسطے روانہ
راجواس سے مخالف ہوکر اسکے بھتیجے آرتھر سے جو حقیقی وارث تاج شاہی کا تھا مل گئے
تھے بادشاہ جان کی رعیت اُسکی شیخی اور ظلم کو نہایت ناپسند کرتی تھی اور چونکہ اُسنے
اُس شہزادہ آرتھر کو قید خانہ مین اپنے ہاتھہ سے مار ڈالا تھا اس جہت سے وہ اور بھی
لوگ اُنکھو مین حقیر اور ذلیل ہوگیا تھا — اگرچہ رعایا اسکے خصایل سے ڈرتی مگر اسکے
تدار کو حقیر نہین تصور کرسکتی تھی لیکن اس بادشاہ کی ایسی بدقسمت تھی کہ اسنے کم عقلی سے
ن لوگون کو اپنا دشمن جانی بنایا جنکو آسمین دشمن ایک دوسرا کیا کروانا چاہیئے تھا
— بادشاہ کی حکومت سے پادری چند روز تلک آزاد رہی اور انکا منتخب یا مقرر ہونا اکثر
سردار پادری کے حکم سے ہوا کرتا تھا وے اسیکی فقط اطاعت کرتے تھے — کسی ایرچ
شپ یعنے پادری اعلے کا تھوڑی مدت سے مقرر ہونا درمیان سفرگن پادریون اور
ثمانین عارفون کے جھگڑی کے ساتھہ ہوتا رہا باوجود اسکے کہ یے دونو فریق واسطے
ات اپنے حقوق کے دست آویزین رکھتے تھے — بادشاہ نے پادریون کیتھیڈرل
در دوسردار اپنے مصاحبون مین سے عارفون کو انکی عبادتگاہ سے خارج کردینے کے
سطے روانہ کئے اور انکی املاک قرق کرلی — پوپ یعنے سردار پادری اسس تفرقہ سے
یت خوش ہوا اور بجاے معین کرنیکے کسی شخص کو اُن دو نو فریق کے آدمیون مین سے اُسنے
ٹیفون لینگٹن کو پادری اعلے کینٹربری کا مقرر کیا — بادشاہ نے اس شخص کے مقرر
ے مین انکار کیا اسلیے پوپ کے حکم سے ملک کے کاروبار مین مزاحمت ہوئی — یہہ اختیار

مخالفت کا جو پوپ کو حاصل تہا موجب خوف عظیم کا شخصیون کے دلین ہوا خصوصًا ان لوگونکے جو توہم دینی مین گرفتار رہتے ہے — اس حکم کے باعث نماز و روزہ اور تمام اور رسوم مذاہب سوا پاپزم یعنے عیسائی بنانے کے بند ہوے — دروازے گرجاون کے بند کردیے اور بت خانون کی زمین پر ڈال دیئے مردون کو مذہب عیسائی کی رسم کے موافق تجہیز و تکفین نہین کرتے تہے بلکہ انکو خندقون یا شاہراہ مین بغیر از بجا آوری رسمیات اور رسوم مذاہب کے پہنکدیتے تہے — بادشاہ ایسی حالت پر ملالت مین گرفتار تہا جسکا بیان نہین ہوسکتا وہ اپنی اس ہتک عزت سے نہایت غمگین ہوکر رعیت کی طرف سے خائف تہا اور ہر ایک شخص کو اپنا دشمن سمجہتا تہا یہہ بات بیان کی گئی ہے کہ اسنے اپنے تئین ایک ساری رات قلعہ نو ٹنگہم مین بند کرکر کسی آدمی کو اپنے پاس نہ آنے دیا — جب اسنے دریافت کیا کہ پوپ نے میری سلطنت حقیقت مین فرانس کے بادشاہ کو دیدی ہے اور بادشاہ اسپولایت کا بڑی فوج میرے تاج اور مملکت کے لینے کے واسطے تیار کر رہا ہے تب وہ اور بہی زیادہ پریشان اور حیران ہوا — وہ اسلیئے دشمن کا مقابلہ کرنیکو تیار اور مستعد ہوا — اگرچہ بادشاہ جان کو سب ناپسند کرتے تہے لیکن تب بہی فرانس اور انگلستان کی دشمنی سے اور بباعث اسکے کہ جان بادشاہ کہلاتا تہا اور کچہہ ایک حکومت بہی کہتا تہا ایک فوج ساٹہہ ہزار آدمی کی ایسی کہ جسپر اعتبار کرنا ناممکن تہا اس پاس جمع ہوئی واس فوج کے ساتہہ ڈوور کیطرف روانہ ہوا — اہل انگلستان ان دونو طرفون کی تیاریون اور ارادون کو دیکہکر منتظر تہے کہ دیکہین پوپ اسمین غالب ہوتا ہے یا مغلوب — مگر نہ تو بادشاہ فیلپ اور نہ جان پوپ کی برابر لیاقت رکہتے تہے جنسے ان دونو کو اسمین لڑوا رکہا تہا پوپ اسوقت بڑی دانشمندی کو کام مین لایا — وہ صرف فیلپ کی طاقت سے جان کو ڈراتا تہا اور یہہ نہین چاہتا تہا کہ وہ برباد ہوجاوے — اسنے اپنا ایلچی بہیجکر جان کو مطلع کیا کہ اُسے صرف ایک راہ

جان

راہ اس خوف اور ذلت سے بچنے کی یہہ ہی کہ اُسے چاہئے کہ اپنے تئین میری حمایت مین رکھے غرض بادشاہ نے یہہ عہد کیا کہ جو کچھہ پوپ کہے گا مین قبول کرونگا — بادشاہ نے ایسے حکم کی جو معلوم تہا قسم کہائی اس مہمانہ ایلچی نے امیرون کو اپنے ساتہہ ایسا کانپتا اور بادشاہ اسقدر ڈرایا کہ بادشاہ نے ایسے بات جو کسی تواریخ مین کبہی نہین قلم بند ہوئی سب لوگون کے سامہنے دو زانو بیٹہہ کر اور اپنے دونو ہاتہہ ایلچی کے ہاتہہ مین دیکر یہہ اقرار کیا جو اگے آتا ہی — مین جان بفضل خدا تعالی بادشاہ انگلستان اور مالک آئرلینڈ کا ہون اپنی مغفرت کیواسطے اپنی مرضی سے اور اپنے امیرون کی صلاح سے سلطنت انگلستان کی روکے گرجہ اور پوپ انوسنٹ اور اسکے جانشینونکو سو تمام اور حقوق مملکت کے سپرد کرتا ہون — مین اب سے حکومت پوپ کی اطاعت مین کیا کرونگا — مین اپنے ایمان سے نہ پہرونگا اور گرجہ روم اور پوپ اپنے حاکم سے اور اسکے جانشینونسے جو شرع کے موافق معین ہونگے ہرگز عہد شکنی نکرونگا — مین ہر سال خراج ایک ہزار مارکس کا ادا کرتا رہونگا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ ساتہہ سے مارکس واسطے سلطنت انگلستان کے اور تین سے واسطے آئرلینڈ کے — اسطرح ایلچی کے سامہنے اطاعت قبول کرکر اور لینگٹن پادری کو دوبارہ جسکے عہدہ پر مقرر کرنیکا اقرار کرکے بادشاہ نے اپنا تاج ہاتہہ سے گیا ہوا پہر حاصل کیا ایلچی مذکور نے خراج جو بادشاہ نے دینا قبول کیا تہا اپنے قدمونکے نیچے حقارت سے رکہا — ایسے بیعزتی کے اقرار سے بادشاہ جان نے اپنے تئین بلا سے چہوڑایا لیکن اسکے ہمیشہ کے ظلم کے سبب اور بے خانہ لڑائیون کے باعث تمام رعایا اسکی تحقیر کرتی تہی — امیران سلطنت مدت سے بادشاہ کے خلاف بنا رہے تہے مگر چند مختلف نفاقون سے انکی ارادی نہ بن آتی تہی — آخرالامر وے ایک بڑی جمعیت آدمیون کی سٹیمفرد مین جمع کرکر اور اپنی

پر خوش ہوے مکان پر ہنکی کو جو پندرہ میل کے قریب اوکسفرڈ سے ہی جہان اسوقت دربار شاہی ہوتا تہا روانہ ہوئے — جانکے آنے کی خبر پاکر پادری اعلے کینٹر بری لارڈ پیمبروک اور چند اپنے مصاحبون کو بہیجا تاکہ دریافت ہو کہ کونسی باتین وے امن پسندی کے ساتہہ چاہتے ہین — امیرون نے ایک فہرست اپنی خواہشون کی پیش کی جو بادشاہ ہنری اور ایڈورڈ کی اسناد کے بموجب انکو پہلے بہی ملی تہین — جسوقت یہہ کاغذ بادشاہ کے ملاحظہ سے گذرا وہ بہت خفا ہوکر کہنے لگا کہ امیرون نے میری سلطنت ہی کو کیون نہین مانگا — پہر اسنے قسمیہ یہہ فرمایا کہ مین ایسی درخواستون کو کبہی نہین منظور کرونگا — لیکن یہہ سازش اسقدر پختہ تہی کہ بادشاہ کے غصہ کا کسنے کچہہ خیال نکیا — انہون نے روبرٹ فٹزوالٹر کو اپنا جرنیل بناکر فوج خدا اور رگرہہ کا سیاہ لارنامزد کیا بادشاہ سے لڑنیکے واسطے آگے بڑہے شہر نورتہمٹن کو گہیر لیا شہر بیڈفورڈ پر قابض ہوئے اور لندن مین بخوشی تمام داخل ہوئے — اور انہون نے گشتی چٹہیان تمام امیر اور شرفا لوگون کے نام جو ابتک انکی مدد مین شریک نہوئے تہے لکہین اور کہا کہ درصورتیکہ وے انکار کرینگے یا تاخیر توانکا مال واسباب لوٹا جاویگا — بادشاہ نے اُس خوف سے اندیشناک ہوکے کہا کہ یہہ مقدمہ پوپ کے سپرد کیا جاوے یا انکہہ امیرون کی تفویض ہووے اور آٹہہ چار بادشاہ کیطرف سے اور چار سازشیون سے مقرر ہوون — اسبات کو امیرون نے حقارت انکار کیا — بادشاہ نے تب انکی خاطر جمع کی کہ مین تمہاری باتونکو بلا عذر قبول کرونگا اور مین تمہاری تمام خواہشون کے دینے مین نہایت خوش ہون اسلیئے اسبات پر ایک گفت وگو ہوی اور تمام چیزین اس بڑے کام کے لئے درست کی گئین مختار ان شاہی رونی میڈ مین جو ہابین سٹینس اور روہنڈ سے ہی امیرون سے ملنے اس جگہ کا لوگ ابتک ادب کرتے ہین کیونکہ وہان اول نشان انگلستان کی آزادی کا نصب ہوا تہا — یہان امیر جنکی لوگونکے ساتہہ

ساتھ بندہ ہوین جون سنہ ۱۲۱۵ عیسوی کو جمع ہوئے اور بادشاہی لوگ ایک یا دو ۶۱
روز بعد وہان آئے — طرفین نے مانند دشمنون کے پڑاو ڈالے — امیرون نے
جو کہ اپنے مطالب پورے کرنا چاہتے تھے اسمین بہت سے کمی جائز نہ کہی اور اہلکاران
سلطانی سے جو حقیقت مین اُنسے ملے ہوئے تھے تھوڑی سی گفت وشنود کی — چند روز
بعد بادشاہ نے ایسی آسانی کے ساتھ جسمین کچھ اشتباہ واقع ہوا انکے کاغذ پر
مہر کر کر دستخط خاص سے مزین کیا یہہ کاغذ جو بنیاد انگریزون کی ازادی کا تھا اب تک
جاری ہے اور بنام میگنا چارٹا یعنے سند اعلیٰ کی مشہور ہے — اس سند کی رو سے
استحکام ازادی پادری امیر اور شرفاے سلطنت کا ہوگیا جو موافق غلامون کی
تصور رکھتے گئے تھے تھوڑے عرصہ بعد ازادی حاصل کرنے لگے — بادشاہ
جان نے پہلے قابو پاکر اسی سند پر عمل کرنے سے انکار کیا — اسباب سے پھر رعایا
سرکش ہوگئی اخر الامر امیرون نے لاچار ہوکر مدد اور کمک کے واسطے فرانس کے بادشاہ پاس
رجوع کی — اس جہت سے اہالیان انگلستان کو غارت اور خرابی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا
اس واسطے کہ اگر جان فتحیاب ہوتا تو وہ ظالم اور بیرحم تھا وہ انکو ہمیشہ ستاتا رہتا اور
اگر بادشاہ فرانس کا غالب ہوتا تو ملک ایک بڑے قوی بادشاہ کی حکومت مین ہوجاتا
اور فرانس کا صوبہ کہلاتا — مگر ایسا ایک ناگہانی امر واقع ہوا جو نہ تو کسی بشر کے ذہن مین
اسکتا اور نہ کسی صاحب تدبیر کو سوجھتا — جان نے اپنی حکومت کے مضبوط
کرنیکے واسطے ایک بڑی فوج جمع کی اب انکا سردار انگلستان کے قلب مین جانیکا ارادہ
کیا — ان خیالات کے باعث مکان لن سے جہان اسنے وہان کے باشندون کے ایمانداری
کے سبب بڑی نوازشین اور مہربانیان کی تھین روانہ ہوا اور لن کشن کیطرف متوجہ
ہوا — اسکا گذر دریا کنارہ پر سے جو بڑے چڑھاو پر تھا ہوا تھا لیکن چونکہ وہ اس

حال سے واقف نہ تھا تو اس چڑھاو کے باعث اُسکا تمام خزانہ اور گاڑیان اور اسباب برباد ہوگیا۔ وہ اسوقت بمشکل تمام سوا سیٹیڈ کی خانقاہ مین پہنچا جہان اپنے امور اور احوال کی خرابی اور نقصان کے باعث بخار مین مبتلا ہوا۔ دوسرے روز اسقدر کمزور اور ناتوان ہوگیا کہ گھوڑے پر سوار نہو سکا اسکو ایک میانہ مین ڈالکر سیفورڈ کے قلعہ مین لے گئے اور وہان سے نیو یارک مین وہان بعد از لکھنے وصیت نامہ کے اکیاون سال کی عمر مین اور اٹھارہ برس کی فرمانروائی کے بعد اس سرائے فانی سے رخصت ہوا۔

باب یازدہم

بادشاہ ہنری سیوم کے بیان مین

سنہ ۱۲۱۶ سے سنہ ۱۲۷۲ تک

بعد از انتقال بادشاہ جان کے اسکے بیٹے ہنری کیطرف سے جو نو برس کا تھا ارل پیمبروک نے دعوا تاج کا کیا۔ یہہ ارل نہایت لیئق اور بہادر سردار تھا اور بادشاہ مرحوم کی تمام اوقات اقبال مین مددگار رہا تھا اسنے بشپ ضلع ونچسٹر اور پاپ کی عنایت سے ہنری کو گلاسٹر مین بڑی دھوم دھام اور عزت سے تاج شاہی پہنایا۔ یہہ نوجوان بادشاہ اپنے والد کے خلاف خود کہتا تھا جب وہ بڑا ہوا نہایت حلیم الطبع رحم دل اور نیک مزاج تھا اپنے نوکرون سے نہایت خلق اور پیار سے پیش آتا مگر دشمن اس سے کسیطرح نڈرتے تھے سستی اور کمزوری کے باعث واسطے انتظام جنگ کے بہت نالایق تھا اسکو ہر ایک شخص فریب دے سکتا تھا اور اسکو کچھ فریب نہ کہلاتا تھا چونکہ کمزور اور نالایق بادشاہ ہونے مزاج پر ہمیشہ مسلط ہوتے ہین تو اسکا اول مصاحب ہیوبرٹ ڈی برگ

برگ تہا لوگ اسکو ناپسند کرتے تہے فی الفور پیٹر ڈی روشس جو پیٹ وینچسٹر کا تہا اور باشندہ پوئی ٹو کا تہا اسکی جا پر مقرر ہوا یہہ شخص اپنی بداطواری اور دلیری اور لیاقت کے باعث بہت مشہور تہا ۔ ہنری نے اس شخص کی صلاح سے بہت سے اُن لوگونکو پوئی ٹو اور اور جا سے طلب کیا جو اپنے آقا کی تدابیر کے قبول کرنیمین نہایت مستعد اور راضی تہے ۔ ہر ایک خدمت اور اختیار ان بے ایمان بیگانونکو جو کہ بہت لالچی تہے تفویض ہوا یہ لوگ نہایت مغرور اور گستاخ تہے ۔ اس نامناسب اور نامنصف طرفداری سے امیرون کو بڑا رشک ہوا انہونے اسطرح بادشاہ کے کان کہولدئے کہ اگر تم ان سبکو دربار مین سے نہین نکالدوگے تو ہم تمکو اور انکو سلطنت مین سے خارج کر دینگے لیکن انکا غصہ حد سے تجاوز کر گیا جبکہ انہونے ایک اور گروہ اُن بیگانہ لوگونکا ملک گسکنی سے بادشاہ کی ایزی بلا کے ساتہہ جسنے اس سے چند روز پہلے سردار ڈیلا مارش سے کرتی تہی آتے دیکہا ۔ انکو بادشاہ سے ان باتونکی شکایت کرنی واجب تہی اور بادشاہ کا فتح نہ پانا فرانس کی مہمات مین اور فضول خرچی اور روپیہ لوگون سے زبردستی لینا اور بہی بہت امیرون کی ناخوشی کا باعث ہوا ۔ آخر کار سائمن مونٹ فورڈ سٹرارل کیے نے یہہ چاہا کہ ایک نئی صورت گورنمنٹ مین مقرر کرکے اختیار حکومت کا بادشاہ کے ہات سے چہین لیوے ۔ یہہ شخص بیٹا اُس سائمن جرنیل کا تہا جو قوم البی جنسس سے لڑا تہا اسلئے کہ انہون نے رومن کتہولک مذہب سے انکار کیا تہا اور چند بعد سلطنت سیوا مین غارت کئے گئے تہے ۔ یہہ امیر بادشاہ کا بہنوئی تہا اور اپنی طاقت اور چالاکی کے باعث ولایت مین بڑا اختیار اور حکومت رکہتا تہا ۔ پہلی سازش جو اسنے بنائی تہی جسکے پارلیمنٹ مین ظاہر ہوگئی اسمین امیر مسلح ہوکر آئے تہے پارلیمنٹ مین داخل ہونیکے وقت بادشاہ نے اُنسے پوچہا کہ انکا کیا ارادہ ہے ۔ انہون نے جواب کا نہایت سکینی سے

جواب دیا کہ مقصد ہمارے انیکا یہہ ہی کہ ایکی حکومت کو مضبوط کرکے اپنی تکلیفات کو دور
کرواوین اور ایکو اپنا بادشاہ بناوین — بادشاہ نے اقرار کیا کہ جسقدر مجھسے ہوسکے
گا اسقدر مین تمہاری خاطر جمع اور تسلی کرونگا پھر اس مطلب کے لئے ایک پارلیمنٹ
آکسفرڈ مین طلب کی تاکہ ایک نیا بندوبست گورنمنٹ مین مقرر کرے عقلمند اور
لایق شخص معین کرین جنکا اختیار مملکت مین بڑا ہووے — یہہ پارلیمنٹ بعد ازان
پارلیمنٹ مجہول کہلائی گئی بیچ اصلاح امور سلطنت کے جلد مصروف ہوئی — چوبیس
امیر بڑے اختیار کے ساتہہ واسطے درستی اور بہتری ملک کے مقرر ہوئے اور سٹرلنگ اوپر
معین ہوا — انہون نے بالکل نیا بندوبست کیا افسران شاہی کو موقوف کرکے اپنے آدمی
انکی خدمتون پر مقرر کئے — اور انہون نے خوف بادشاہی حکومت کو کم نکیا بلکہ پارلیمنٹ
کا اختیار بہی کہودیا اسلئے کہ تمام صاحبان پارلیمنٹ کا اختیار ہر ایک اجلاس مین بارہ
شخصون کی تفویض کیا پہلے وکلائی رعایا نے ان لوگون کا مقابلہ کیا تہا دیے لوگ چند
روز سے کچہہ ایک اختیار اس بندوبست مین رکہتے تہے اور تہوڑے عرصہ سے ہمیشہ ایک
علیحدہ مکان مین جمع ہوا کرتے تہے انہون نے یہہ شکایت کی کہ ہر ایک حکم جاری ہوتا
وہ انہین کے مفید مطلب ہوتا ہی اور بادشاہ کے بڑے بیٹے شاہزادہ ایڈورڈ کو بہی کہا
وہ اس امر مین مداخلت کرکے ملک کو بربادی سے بچاوے — شاہزادہ مذکور اسوقت
بائیس برس کی عمر کا تہا — بسبب ان کے جو لوگ اسکی لیاقت و دیانت داری کہتے تہے
اسیطے انصرام عہدے تمام امور مین نہایت صاحب دستگاہ معلوم ہوتا تہا باعث بدتر
کے اسنے فی الجملہ فرض نالیاقتی اپنے باپ کا کردیا — ابتدائے عمر مین اسنے بڑے بڑے
اور دانائی اور مستقل مزاجی کے ظہور مین آئے — جبکہ لوگون نے پہلے اسکو درخواست پیش
کی اسنے سنیکو انکار کیا لیکن آخرش جب اسکو اسبات کے قبول کرنیکے لئے خوب سمجہایا

تب اسنے ایک پارلیمنٹ طلب کی جہان بادشاہ نے اپنی پہلی حکومت پھر حاصل کی — اس باعث سے اسپیمین لڑائی ہوی جسمین ارل لسٹر کا فتحیاب ہوا اور بادشاہ مقید لیکن چند روز بعد اسکا شاہزادہ مذکور سے معاوضہ کر لیا جو بطور اول کی پہلے عہد و پیمان کی بجاآوری کے لئے اُنکے پاس رہا — باوجود تمام ان فواید کے پھر بھی لسٹر ان بیگانہ ملکون کی سازش سے ڈرتا تہا اور فتنہ انگیزی طرفداران بادشاہی سے اسکے دلمین اندیشہ تہا تب اُسنے لاچار ہوکر رعایا سے مدد اور کمک طلب کی ایسی یہہ صورت مدد چاہنے کی انگلستان مین کبھی نہین ہوئی تہی — اُسنے ایک پارلیمنٹ بلائی جہان سوا اُسکے طرفدار امیرون اور پادریون کے جو بادشاہ سے کچھہ علاقہ نہین رکھتے تہے جمع ہوئے اسنے تب حکم دیا کہ ہر ضلع سے تائیس اور وکیل شہرون سے آیا کرین — اس عہد تک وکلا شہرون سے واسطے مداخلت کرنیکے آئین طرازی مین طلب نہ کئے جاتے تہے اسلئے کہ انکو بے حقیقت سمجھتے تہے — یہہ اغاز انگریزی ہوس کا من لینے کچہری وکلا رعایا کا تہا — اس پارلیمنٹ مین بہتیرے اُن امیرونمین سے جو اس وقت تک اسکے طرفدار تہے اسکی بڑی بلند نظری کو دیکھہ کر ناراض ہوئے اور بہتیرے لوگون نے یہہ بات دریافت کی کہ حاکم کے بدل جانے سے ہمکو کچھہ فائدہ نہین پہنچیگا جب تک کہ یہہ بادشاہی خاندان مقرر ہو — جب لسٹر نے معلوم کیا کہ سب لوگ اسکے برخلاف ہوتے ہین انکار رکھنا مشکل ہی تب اسنے یہہ ارادہ کیا کہ اگر مین پہلے محصور ہونیکے اپنی ہی خوشی سے حاصل ہوتے ہون تو بہتر ہی اسنے بادشاہزادہ کو قید خانہ سے ازاد کر کر دسمنسٹر ہال مین داخل کیا یہان سب امیرونے اسکی ازادی کو بالاتفاق قبول کیا — لیکن اگرچہ لسٹر نے بادشاہزادہ کو رہائی دیتیہے سب کی خوشی حاصل کی مگر تب بہی اسنے مصلحتاً اپنے لوگونسے یہہ کہہ رکھا کہ اُسکی حرکات و سکنات پر نظر رکہین یہ لوگ اسکے سب ارادون کو مانع ہوئے — بروقت مجمع اسبات کے کہ ڈیوک کلاسٹر کا مری طرفدار تہا اور ستارے بادشاہزادہ

قابو پاکر پہریے مین سے بہاگا اور اپنی فوج کا سردار ہوا — تھوڑے عرصہ بعد
ایک لڑائی واقع ہوئی فوج ارل مذکور کی قحط کے سبب اور کوہستان ویلز کے کمزور
اور ناتوان ہوگئی اس باعث سے جوان شاہزادہ ایڈورڈ کے حملہ کی جو نہایت غصہ
سے اسپر گرا تھا تاب نہ لاسکی — درمیان اس اندیشناک دن کے بڑی دلاوری سے
ارل نے فوج کا انصرام کیا اور عزم لڑائی کا بخوبی رکھا دو گھنٹے بجے دوپہر کے بعد
سے نو بجے تلک رات کے لڑتا رہا — الاخر الامر اسکا گھوڑا اسکے نیچے مارا
گیا وہ مجبور ہوکر پیادہ لڑا اور اگرچہ اسنے لڑائی سے دم لینا چاہا مگر مخالفین
نے ایسی سختی کے ساتھ حملہ کیا کہ اسکو امان ندی — بوڑھا بادشاہ جو ساتھ
کی صف جنگ مین کھڑا ہوا تھا شانہ مین زخمی ہوا اس واردات سے اسکے دوست
بیخبر تھے اور قریب تھا کہ ایک سپاہی اسکو مار ڈالتا وہ چلایا مین بادشاہ ہنری
ہون اسمین ایک بادشاہی سرہنگ نے اسے بچایا شاہزادہ اپنے باپ کی آواز سنکر
جلدی اس جاے کیطرف دوڑا جہان وہ پڑا ہوا تھا اور اسے اسکی حمایت مین لیگیا —
جسوقت لسٹر کی فوج دریاے گشتون کے پار گئی روجر مونٹی مرنے اسکو کچل کر اسکی
بیوی بیوہ یا رہا بطور ایک نشانی فتح بادشاہی فوج کے بھیجا — یہ فتح
بالکل بالتصفیہ تھی شاہزادہ موصوف کی مدد سے سلطنت مین پھر امن ہوا اسنے
سب کارخانجات کو درست پاکر جہاد پر جانیکا قصد کیا کیونکہ اسوقت یہ امر سب
لوگون کی نظر مطلب خاص تھا اس ارادہ کی بموجب ایڈورڈ انگلستان سے
ایک بڑی فوج ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور بیچ کمبولیس بادشاہ فرانس کے جو روبرو
مقام ٹیونس کے پڑا ہوا وارد ہوا پیش از داخل ہونیکے وہان اس نیک بادشاہ کی
موت کی خبر سنی تب بھی اسنے اپنا دریائی سفر جاری رکھا اور بامن ہنٹائین پہنچا لیکن

لیکن چند ہی روز اسکو چلے ہوئے تھے کہ بادشاہ کی بیماری زیادہ ہوگئی بادشاہ نے اپنی طبیعت مین خلل پاکر اور ملک پر نظر کرکے اپنے بیٹے کو پھر آنے کے لئے جیٹھیان تاکید کی روانہ کین — آخرالامر بادشاہ جو بسبب تفکرات اپنی سلطنت اور تقاضای سن کے ضعیف و ناتوان ہوگیا تھا حکم دیا کہ میرے تئین آہستہ آہستہ سینٹ آیڈمنڈ سے ویسٹمنسٹر کو لیجاوین وہ رات کو وہان پہنچتے ہی مرگیا۔ اسکی عمر جو ستہتر برسکی تھی اور اسنے چھپن برس سلطنت کرکے اس سرائے فانی سے رحلت کی۔ انگلستان کی تواریخ مین ایسی سلطنت دراز کم ہوئی تھی —

باب دوازدہم

بیان اول ایڈورڈ شاہ انگلستان کا

سنہ ۱۲۷۲ سے ۱۳۰۷ تک

جبکہ ہنری بادشاہ اسطرح اپنی رعایا کے ارادہ فاسد کو روکنے کے واسطے کوشش کر رہا تھا تب اسکا بیٹا ایڈورڈ وارث تخت شاہی کا جہاد مین مصروف تھا جہان اسنے انگریزی نام کی بڑی شان پیدا کی اور دشمنان نصارا کو ڈرا دیا۔ لیکن وہ اپنے خیمہ مین تنہا ہوا تھا ایک نے اُن مجاہدین مین سے جو اسیسین کہلاتے ہین شاہزادہ بلند اقبال کے ایک نیزہ مارا بڑی مشکل سے شفا کلی نصیب ہوئی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ اسکی بیوی ایلی نور نے زہر زخم سے اسکی جان بچانے کے لئے چوس لیا تھا اور اپنی جانکا کچھہ خطر نکیا۔

چونکہ ایڈورد اب با امن مملکت کے تخت پر رونق افروز ہوا تو اختیار مخالفین کے کم ہوگئے — امیر و امرا اسکی مخالفت قدیم سے تنگ گئے مطلب یا دریون کے ایکدوسرے پر خلاف

تھے مگر وہ سب پوپ کے ناپسند کرنیمین متفق تھے اسلیئے کہ اُسنے تھوڑی مدت تک اُنسے روپیہ جبرا لیا تھا اور اسکا تدارک کچھ نہوا تھا اور رعایا بسبب بعضی سرکشیون کے جو پادری لوگون کے برخلاف کی تھین انکی حقارت اور مذمت کرتی تھی — لیکن یہہ سب گروہ صرف بادشاہ ہی کے قدردانی اور ادب کرنیمین متفق تھے بادشاہ نے اسلیئے خیال کیا کہ ولایت ویلز کو انگلستان سے ملا دینیکا اب اچھا موقع ہی — اہل ویلز ایک مدت سے اپنی الگ زبان دستور اور رواج علیحدہ رکھتے تھے — یے لوگ باقی بچے ہوئے پرانے برٹن والونمین کے تھے جو رومیون اور سیکسن والون کے حملون سے بچ گئے تھے اور اپنے ملک اور آزادی کو بیگانہ نصرتمندون سے بچایا تھا — لیکن وے اب اپنے گروہ کے کم ہونے سے زبردست ہمسایون سے میدان کارزار مین تاب نہ لا سکتے تھے انکی خاص حفاظت وہان کے بڑے بڑے کوہستانین تھی جو قدرتی قلعہ اور برج اس ملک کے تھے — جب کبھی انگلستان مین خانگی جھگڑے ہوتے یا وہان کے باشندونکو فوج کشی کسی مہم پر باہر کرنی پڑتی تب ویلز والے بے قاعدہ گروہ مین جمع ہوکے وہان آتے اور اس ملک مین جسطرف جاتے بالکل غارت کر دیتے — یہہ بات عیان ہی کہ ملک کے حقمین کوی چیز ایسی زبون نہین ہی جیسے کہ خود یکہ ہونا ملک مختلفہ کا ضمین دوستی اور ایکانہو — اسبات سے آگاہ ہوکر ایڈورڈ نے مدت سے اُن سرکش لوگونکا مطیع کرنا چاہا تھا اور وہانکے بادشاہ لیولین کو حکم دیا کہ اسے اپنی سلطنت کے لئے لازم ہی کہ میری اطاعت قبول کرے اس حکم کے تئین اسنے نہ مانا اور کہا کہ اگر بادشاہ ضمانت یا اول کے طور میرے صحیح وسالم پہر آنے کے لئے سپرد کیا جاوے تو مضایقہ نہین — بادشاہ ایڈورڈ اسبات سے نہایت خوشش ہوا اسلیئے کہ اس سبب سے ایسے ایک بہانہ حملہ کرنیکا حاصل ہوا — اسنے اسیواسطے ایک فوج بھرتی کی اور فتح کو یقین جانکر لیولین کی ولایت کی طرف اسنے کوچ کیا —

کیا — ایڈورڈ کے پہنچتے ہی ویلز کے بادشاہ نے درمیان کوہستان سنوڈن کے پناہ لی اور بدن ٹرنیکے وہان رہنے کا ارادہ کیا — یہہ وہ بلند جہاں سے ان کو جہان اگلے بادشاہ اس سے چند مدت پیشتر نورمن اور سیکسن کے ظفر بابون کے حملہ سے ڈر کر چھپے تھے — لیکن ایڈورڈ نے انکی اس تدبیر سے خوب اگاہ ہوکر ہر ایک درہ اسکے راہ کو جہان ڈالی اور بادشاہ لیوین کی سلطنت کے بیچ مین گھسکر افواج ویلز کے پیچھے سے جہان وے تھے جا پڑا — یہانسے ایڈورڈ ویلز کے بادشاہ کو اپنا تابعدار کرکے مراجعت کرگیا — لیکن مرن صاحب کے قول پر جو یہہ مذکور تھا کہ بادشاہ لیوین حکومت پرولٹس کی برٹن مین واپس کرنیوالا ہوگا اس باعث سے اسنے ایک بانصفیہ لڑائی لڑنیکا انگریزون سے ارادہ کیا — اس خیال سے وہ ضلع ریڈنور مین گیا اور جسوقت وہ درہ ادی سے گذرا تب اسکے تمام لشکر کو ایڈورڈ مورووٹی مرنے بالکل شکست دی جبکہ بادشاہ لیوین اپنی فوج سے غیر حاضر تھا وہ وہان کے امیرون سے کچھہ ایک گفت وگو کرنیکے لئے گیا تھا — بروقت مراجعت کے وہ سراسیمہ ہوکے دشمن کی فوج مین گھس گیا اور جسطرح موت کو وہ چاہتا تھا ویسی ہی اُسکے نصیب ہوئی — ڈیوڈ اس کمبخت بادشاہ کا بھائی بھی چند روز بعد اسیطرح مارا گیا اور اسکی موت کے سبب حکومت اور فرق ویلز کا جاتا رہا — اسولایت کو جلد انگلستان مین منضم کرکے شاہ انگلستان نے بڑے بیٹے کے نام کردیا — فی الحقیقت بیگانہ ملکون کے فتح کرنے سے بڑی شان اور نمود ہوتی مگر اس سے سلطنت کی رعایا کو خوشی حاصل ہوئی — اب ویلز انگریزون مین ملگئے اور بڑی مدت کی غزا اور نصب کے بعد تمام ملکی دشمنی انکی بالکل فراموش ہوگئی —

تھوڑے عرصہ بعد مارگریٹ کوئین

اس ملک کے مرنے سے بڑا جھگڑا واسطے تخت نشینی اس ملک کے اٹھا۔ کہ اس تخت کے بارہ دعویدار تھے۔ تمام اُن مدعیونمین سے فقط تین شخصونکو دعوائے تخت کا پہنچتا تھا جو اولاد ارل ہنٹنگڈن کی تین بیٹیونسے تھے ایک جان ہسٹنگ جسنے اپنی والدہ کیطرف سے جو شمول وارث مملکت مذکورہ مین تھی دعوا کیا دوسرا جان بیلی ایل جسنے اپنا حق اسطرح ثبوت کیا کہ مین بڑی بیٹی کی اولاد مین سے ہون اور وہ میری دادی تھی اور تیسرا روبرٹ بروس حقیقی بیٹا دوسری بیٹی کا تھا۔ یہہ جھگڑا بادشاہ ایڈورڈ کے حضور پیش ہوا اسنے بھی خود بخاطر جمعی اس ولایت پر دعوا کیا اور بیلی ایل کو اپنا نائب وہان مقرر کیا۔ ایڈورڈ نے پہلے یہہ تدبیر کی کہ وہان کے لوگون کو اپنا زور دکھانیکے واسطے اپنے ارادون سے آگاہ کیا۔ اور جزوی بیانون سے چہہ مختلف احکام مختلف وقتونمین ایک ہی سال مین بیلی ایل پاس اس مضمون کے روانہ کیے کہ وہ لنڈن مین حاضر ہووے بیلی ایل نے فورًا دریافت کیا کہ مین محض برائے نام بادشاہ ہون اور حکومت اور اختیار اصلی بادشاہت کا نہین رکھتا ہون۔ تب بیلی ایل ایسے خاوند ظالم کی اطاعت سے باہر ہوگیا اور اپنی پہلی تابعداری کی شرایط کے سبب بوجہ سے اپنی رہائی حاصل کی۔ لیکن سکوٹلینڈ والے کوئی ایسا بڑا لشکر یا کوئی فوج میدان جنگ مین نہ لاسکے جو ایڈورڈ کی فوج ظفریاب کا مقابلہ کرسکتی۔ ایڈورڈ نے اپنے لشکرون کو بہتیری لڑائیونمین شکست دی اور جب اسولایت کا کل ملک ہوگیا تب اپنے مراتب اور عزت کی بہت سی خبرداری کی اور اس فرق کو کہ جس سے وہ قیصر و پہراز ادہ ہوجاتی ایک قلم موقوف کردیا۔ بیلی ایل کو مقید کرکے لنڈن روانہ کیا اور تمام نوشتجات اور علامات قدیمی کو کہ جنسے وہان کے باشندون کو خیال اپنے ملک اور آزادی گذشتہ کا گذرتا تھا نیست و نابود کردین۔ ان مہمون سے شان

نشان اور نمود کے سوا کچھ فائدہ حاصل نہوا جنگ کے مصارف سے بادشاہ نہایت متفکر تہا بلکہ اسکو اپنی حکومت مین بہی مقام فکر کا ہوا۔ اسنے پہلے پارلیمنٹ کے وسیلے بہت سا روپیہ حاصل کیا اور اس بزرگ کونسل کو اس طریق پر انتظام دیا کہ جو اجکے دن تک جاری ہی۔ جبکہ تجارت اور کشت کاری مین ترقی ہوی تو امیرون کے سوا اہل ملک کی بہی ترقی ہونے لگی اور ایک بڑا حصہ مال و دولت کا امیرون سے اور لوگون کے پاس آگیا تو اب واسطے خراج لینے کے انکی منظوری کی بہی حاجت پڑی۔ اسلئے احکام بنام شریفون کے صادر کئے کہ وے پارلیمنٹ مین ہمراہ نائیٹ ضلع کے جسسے وے سلطنت سابق مین پہنچتے تہے دو ڈی بیوٹی اور دو وکیل ہر ایک سے جو اپنے ضلع مین ہین روانہ کیا کرین۔ پہلی انکی تجویز یہہ تہی کہ کونسل شاہی میگنا کارٹا کو منظور کرین اور یہہ بہی شرط اسمین مندرج ہو کہ بدون اقرار پارلیمنٹ کے کوئی خراج یا محصول لوگون سے نہین لیا جاے۔ کونسل مذکور نے سبب اسکے کہ ایڈورڈ اسوقت فلینڈرز مین تہا جلدی سے اسپر دستخط کر دیے اور بادشاہ کے پاس ایسے بہیجدیا بادشاہ نے بہی تہوڑے تامل کے بعد اسپے اپنے دستخط خاص سے مزین فرمایا۔ بروقت اپنی مراجعت کے ان اقرارون کو پہر مضبوط کیا اور آخرش تمام اُن درخواستون کو جو بادشاہ سے چاہی گئی تہین بادشاہ نے سب کا اقرار کیا۔ اسطرح بڑے جہگڑون کے بعد میگنا کارٹا بالکل مقرر اور جاری ہوا یہہ ایک نہایت مفید امر اُسکے حقمین تہا کہ ایسے بزرگ اور بہادر بادشاہ نے اسکو منظور کیا۔ اس حالمین ولیم والس نے جو سکوٹلینڈ کی تواریخ مین بہت مشہور ہی اپنے ملک کو اطاعت انگریزی سے آزاد کروانیکو بہت سی کوشش کی۔ یہہ شخص چہوٹا بیٹا ایک صاحب کا تہا جو اُس دربار کے اضلاع مغربی مین رہتا تہا۔ اسکا نہایت بڑا قد نہایت بڑی طاقت اور بہادری رکہتا تہا اور آزادی کا نہایت مشتاق تہا اور بدون

غرض نصانی کے ایسے اپنے ملک کی بہت رعایت تہی — غرض اسکے پاس مغضوب لوگ
گورنمنٹ انگریزی کے جمع ہوئے یعنے متکبر گستاخ گناہگار اور بلند ہمت کہ جنہون نے
بڑے بڑے خوف و مشکلات مین تربیت پائی تہی چونکہ اُنکا سردار نہایت صابر فاقہ
کش و محنتی تہا اسلیئے وی جلدی اسسے بڑی محبت کرنے لگے وی پہلے چہوٹی چہوٹی
مہم لوٹنے کے واسطے گئے اور گاہ گاہ انگریزون پر حملے کیئے اور آخر کو افواج انگریزی
کو جلدی شکست دیکر انکے جرنیلون کو مار ڈالا — جبکہ یہ کمبختیان انگلستان مین
ہو رہی تہین ایڈورڈ نے جو اسوقت فلینڈز زمین تہا جلدی سے اپنی حکومت اور ممالک
مفتوحہ کو قبضہ مین رکہنے کے لئے مراجعت کی اسنے فی الفور تمام لشکر اپنی سلطنت
کا جمع کیا اور ایک لاکہہ آدمی ہمراہ لیکر شمال کیطرف اس ارادہ پر گیا کہ سکوٹلینڈ والون سے
گستاخی کا جو اُنہون نے چند روز ہوئے کی تہی عوض لیوے — ایک لڑائی فالکرگ
مین واقع ہوئی ایڈورڈ نے فتح پائی بارہ ہزار سکوٹلینڈ والے کام آئے بعضے کہتے
ہین کہ پچاس ہزار مارے گئے تہے اور انگریزون کیطرف سے ایک سو بہی نہین کہیت آئے
سکوٹلینڈ والون نے ایک ہتوڑے عرصہ بعد اپنی تکلیفات اور کمبختیون سے
پہر دم لیا — والس نے اپنی شجاعت سے تمام لوگون کو اپنی طرف متوجہ کیا اور انکو
اسطرح یقین کروایا کہ مین اپنی بلند ہمتی کا کچہہ انعام نہین چاہتا ہون بعد ازان اسنے
دریافت کیا کہ امیر مجہسے رشک کرتے ہین اور انکا رشک میری ولایت کے حقین
خوب نہین ہی اسیواسطے اسنے نیابت سلطنت کی چہوڑکر گوشہ گزینی اختیار کی
بکمن کو لیتھ جاکر اپنی جاہین مقرر کیا اس شخص نے اپنی خدمت مفوضہ کا بخوبی حق ادا
کیا — اور دشمن کو دق کرنا شروع کیا اور بیچ لڑائی بچاؤ کے راضی نہو کر درمیان
جنوبی اضلاع سلطنت کے جنکو ایڈورڈ بالکل اپنا محکوم خیال کیا کرتا تہا تاخت کی اور

اور ایک انگریزی فوج پر جو روسلن مین متصل دار الخلافہ ایڈنبرک کے پڑی ہوئی تھی جنگ
کرکے فتح حاصل کی ہے مگر کوئی ایسی بڑی واردات نہتی کہ جس سے دلیر غرم بادشا
کا باز رہتا۔ اسنے ایک بیڑا اور فوج جمع کی اور سکوٹلینڈ کی سامہنے کی حدود مین ایسے
بڑے لشکر کے ساتہہ داخل ہوا کہ دشمن اسکے مقابلہ کی میدان جنگ مین تاب نہ لاسکے
۔ اسنے فتح کو یقین جانکر سلطنت مذکور کے اس سرے سے اوس سرے تک کوچ کیا اور ملکونکو
لوٹکر تمام قلعے اپنے تصرف مین لایا اور تمام امیرون کو اپنا فرمان بردار کیا۔ اسپر
ایک ہارج واسطے غارت کرنے بادشاہت سکوٹلینڈ کے باقی رہگیا تہا یعنے ولیم والس
ابتک سرکش اور پہرا ہوا تہا اور تہوڑی سی جمعیت کے ساتہہ اپنی ازادی اور نیک قسمت
کو بچائے ہوئے پہاڑونمین پہرتا تہا۔ مگر سکوٹلینڈ والون کو جو فی الجملہ اسس شخص سے امید
تہی وہ بہی جاتی رہی اسواسطے کہ اسکے دوست جان مون ٹیہہ نے اسکو بادشاہ کے
ہاتہہ مین دغابازی سے پکڑوادیا بادشاہ ایڈورڈ نے سکوٹلینڈ والون کو عبرت دینے
کے واسطے اس شخص کو پابجولان کرکر لنڈن مین بہیجدیا وہان پہانسی دیدیا۔ اکرڈا
۔ روبرٹ بروس جو ایک اُن دعویدارونمین سے تہا اور مدت سے لنڈن
مین مقید تہا اخر کار اپنے پہرے والون سے بہاگا اور اپنے ملک کے ازاد کرنیکے لئے طیار
ہوا۔ چونکہ اسنے بادشاہ کے نوکر کو مار ڈالا تہا اسلئے اسکو اپنی جان کی سلامتی
کی کوئی توقع نہی الا اپنی شجاعت سے اسنے چند روز مین انگریزی فوجکو جو اسولایت
مین تہی نکالدیا۔ بعد ازان سینٹ اینڈرو کے بشپ نے سکون کی خانقاہ مین اسکو بڑ
دہوم وتجمل سے تاج پہنایا اور بہتیرے لوگ اسکے لشکر مین اسکے دعوے سلطنت کو ثابت
کرنیکے لئے جمع ہوئے اسطرح سلطنت [illegible]

اشتہ دن کے کوئی صورت خاطر جمع کی اس سلطنت سے نہین ہوسکتی ہی اسلیئے اُس
تمام اُس سلطنت پر عوضہ لینے کا اقرار کیا اور کہا کہ انکے غلام بنانیکے سوا کسیطرح
میرا غصہ دور نہوگا اسنے اپنے بادریون اور امیرون اور نائٹس کو کارل ایل مین جو
ایک عام لام گاہ مقرر ہوئی تھی جمع ہونیکے لئے طلب کیا اور اسی وقت مین ایک جمعیت
اپنے لشکر کی بیشتر اپنی سکوٹینڈ مین زیر حکم ایرڈی ولیس کے روانہ کی جسنے بروس کو
نزدیک مکانیہ این کے جو پرتھ شایر مین ہی شکست دی۔ بعد اس دہشت ناک صدمہ
کے بادشاہ خود اپنی فوج سمیت آیا اور فوج کو دو حصون مین تقسیم کیا اور اسنے
دلیرانہ کہا کہ لوگون سے میرا مقابلہ ہونا ایک بہانہ مجھے انکے سزا دینے کے لئے
ہوگا۔ چونکہ وے لوگ اسکا مقابلہ نکرتے تھے تو اسلیئے اسکی امید برنہ آئی
اور وہ اُن لوگون کو جو اسکے غصہ کی برداشت کرتے تھے برباد نہ کرسکا۔
بادشاہ کے مرنے سے تمام خوف سکوٹینڈ والون کو جاتا رہا اور اطاعت سے ملک
بالکل ازاد ہوگیا۔ بادشاہ اسہال کی بیماری سے کارل ایل مین مرگیا اسنے
اپنے بیٹے کو یہہ نصیحت مرتے دم کی کہ اُس ملک کے تابعدار اور مطیع کرنے سے
باز نہ آئیو۔ ساتوین جولائی ۱۴۶۹ عیسوی کو اُنہتر برس کی عمر مین بعد تین
برس کی حکمرانی کے اس سرائے فانی سے رحلت کی اسنے اپنے ملک کی غرض
بہ نسبت اپنے سابقین کے یا جو کہ اسکے بعد تخت نشین ہوئے زیادہ کی۔

باب سیزدھم

بیان ایڈورد دویم کے جسکا لقب کرنورون تھا

سنہ ۱۳۰۷ سے ۱۳۲۷ تک

ایڈورڈ دویم تیئیس[۲۳] برسکی عمر مین اپنے والد کی وفات بعد تخت نشین ہوا وہ رحم دل اور نیکیہ اوصاف اور خوبصورت تہا اور بظاہر دو ہی چار عیب رکہتا تہا — بروقت تخت نشینی کے اپنے اپنی نالیاقتی ظاہر کی وہ جتنا کہ اس حکومت کے حاصل کرنیمین خوش تہا اتنا اسے بچا نہ سکتا تہا اسکے مصاحبون اور درباریون کی خوشامد اسکے دلین اثر کرتی تہی وہ یہہ خیال کرتا کہ صرف تخت نشینی نام اوری حاصل کرنیکے لئے کافی تہی — بجا لڑائی کرنیکے سکوٹلینڈ پر بموجب اپنے باپ کی نصیحت کے اصلا کوئی تدبیر بارادہ بروس کی ترقی کے روکنے کے واسطے نگیا اسکا کوچ اسولایت مین بڑی شان اور تجمل کا تہا کہ جنگی مہم کا — نالایق اور کمزور بادشاہون پر ہمیشہ بیشتر غالب رہتے ہین ایڈورڈ کا اول مصاحب جسے وہ بہت محبت کرتا تہا بیٹا ایک گیسکنی کے نائیٹ کا تہا جو بادشاہ مرحوم کی خدمت مین رہتا تہا — یہہ جوان شخص نہایت حسین لطیفہ گو بہادر اور چالاک تہا لیکن خواص بدفعلی زنخانین عیاشی سفلگی وغیرہ کے بہی رکہتا تہا — یہہ خواص نہایت دلچسپ اور نہایت خطرناک بادشاہ کے تہے بادشاہ یہہ کہتا کہ ایسی لیاقتون کے لئے مجہے کچہہ عوض نہین ہو سکتا ہی — گیواسٹن بہی اپنی حکومت سے مست ہوکر مغرور رہو گیا تہا اور امیران انگلستان کی نہایت حقارت اور اہانت سے مدارات کرتا — ایسی جہت سے ایک سازش اسکے خلاف سرکردگی ملکہ ایزابیلا اور ارل لنکسٹر کے جو نہایت صاحب حکومت تہا بنی —

یہہ بات صاف عیان تہی کہ جس حالت مین ملکہ خود مخفی امیرون کی مدد کرتی ہو تو کیون نہ

لوگ اپنے نئے بادشاہ اور اسکے خود پسند مصاحب پر غالب نہو سکینگے —
بادشاہ نے ڈر کر اپنے پیارے رفیق کو انکی درخواست کے بموجب جلاوطن کردیا مگر چند روز
بعد اسکو پھر بلالیا — اسپات پر تمام امیر و امرا بسر کردگی ارل لین کیسٹر کے مسلح
ہوئے — تب بدنصیب بادشاہ نے پناہ چاہی اور اپنے مصاحب کو اپنے ساتھ
لیکر تمموتھ سے کشتی پر سوار ہو کر سکاربارہ کو روانہ ہوا چونکہ یہہ جگہ امن کی تھی
تو وہ گیوا سٹن کو چھوڑ کر ضلع بارک مین مراجعت کرتا یہہ معلوم نہین کہ ایا وہ فوج
بہرتی کر کے دشمنون سے مقابلہ کرتا یا کہ اسکے آنے سے انکا غصہ اور دشمنی کم ہوجاتی
— اس ضمن مین ارل پمبروک نے گیوا سٹن کو سکاربارہ مین جا گھیرا اور حفاظت دریا
کیا کہ یہ قلعہ کی خوب لایق مقابلہ کرسکے نہین ہی اسلیئے جلد شرایط معاملہ پیش
کین — اسنے یہہ شرط کی کہ مین دو مہینے تک پمبروک کے پاس بطور قید کے رہونگا
اور اس عرصہ مین واسطے انفصال اس جھگڑے کے جو درمیان بادشاہ اور امیروں کے
ہی بخوبی کوشش کرونگا — لیکن پمبروک یہہ نہین چاہتا تھا کہ وہ ایسی آسانی سے
بچ جائے اسنے حکم دیا کہ اسے قلعہ ڈیڈنگٹن مین جو بن بڑی کے نزدیک ہی ہے لیجا دین
اور یہہ بہانہ کسی اور کام کے اسکو وہان نیچے توڑ دیں سپاہیون کے پہرے مین چھوڑا
اسپات کی اراوا پمبروک نے اطلاع پاکر قلعہ مذکور پر جہان گیوا سٹن مقید تھا حملہ کیا
اور اسے پھر اپنی قید مین کرلیا — ارل لین کیسٹر ہیرفورڈ اور ارنڈل اس ماجرہ سے
مطلع ہوئے کہ دشمن سب کا اب پہرے مین ہے پمبروک کے قلعہ مین ہی انہون نے وہان پہونچکر
اس قیدی کے تعلق کچھہ مشورہ کیا — اور بالاتفاق ہوکے اسے دشمن ملک کا جانکر گردن
مارنا چاہا ہے فوراً اسکو ایک جائین جسکو بلیک بول کہتے ہین لیگئے اور اسکا سر تن سے اتارا
— ایکہ مصاحب واجب الرحم یہہ ہوا کہ ایڈورڈ نے مسکٹیر والوں کی فوج سے جو زیر حکم برڈسل تھا

کے تئیں مکان بین بڑی یکے پاس شکست فاحش پائی اس امر سے مجبور ہوکر اسکو پیزید
مصاحب بہم پوہنچانے کی ضرورت ہوئی — اس مصاحب کا نام ہیوڈی سپنسر تہا یہہ
شخص نہایت لیاقت اور صاحب حوصلہ ایک عمدہ انگریز تہا — اسکا باپ بیٹے سے زیادہ
ذی عزت تہا تمام لوگ اسکی بڑی عمر کے باعث اسکی تعظیم و عزت کرتے تہے اسکی دانائی
بہادری اور دیانت داری بہت مشہور تہین لیکن سنے تمام عمدہ خاصیتین اُس لحظ سے
کم ہوگئین جسوقت سے کہ وہ اور اسکا بیٹا بادشاہ کے مقرب ہوئے بادشاہ نے بہتیرے
نوابوں اور امیروں کا اسباب ضبط کرکے اپنے مصاحب کو عنایت کیا — اس بہانہ کو
بادشاہ کے دشمن مدت سے ڈہونڈ رہے تہے ارل لین کیسٹر اور ہیرفورڈ برسر جنگ
مستعد ہوئے اور پارلیمنٹ سے اس مضمون کا حکم حاصل کیا کہ دونو سپنسر کو جلا وطن
ہمیشہ کے واسطے کرکے انکا مال و متاع سب قرق کرلین — آخر شاہ اپنی سستی سے
ہوشیار ہوکر اپنے مذکور کو بچانے کے لئے تیس ہزار آدمی سے میدان جنگ مین آیا اور
لین کیسٹر کو اسقدر ناچار کیا کہ وہ فوج جمع نہ کرسکا اور ایک جانب سے دوسری جانب بہاگتا پہرا
آخر الامر جب شمال کیطرف جاتا تہا راہ مین سر انڈرو ہرکلا نے اسکو گرفتار کیا —
غرض جیسا کہ اسنے مصاحب گیوسٹن پر ظلم روا رکہا تہا ویسا ہی اسپر بہی سوقت ہوا
پانچہ اسکو کورٹ مارشل یعنے جنگی کونسل سے قتل کا حکم صادر ہوا اسکو ایک ڈبے
نما گہوڑے پر سوار کروا کر ایک بلند ٹیلے پر یونغریٹ کے نزدیک لیگئے اور بڑی بیدردی سے
اُسکا سر کاٹا — جب یہہ سرکشی اسطرح دب گئی تب جوان سپنسر اور بہی مقرور اور ظالم
ہوگیا بادشاہ نے اسکے واسطے بہتیرے لوگوں کا مال ضبط کیا اور بروقت سزا دینے
لگا — دن کے اسس سے بہتیری حرکتین ظلم اور بے انصافی کی سرزد ہوئین — لیکن
سوقت ایسے ملکہ ایزابلا کا جو نہایت بیرحم اور مغرور عورت تہا اور فرانس مین بہاگ

گئی تھی مقابلہ کرنا پڑا وہ یہہ کہتی تھی کہ جبتک سینسر سلطنت اور دربار تمامی سے بلاوجہ
نہین کیا جائیگا تب تلک انگلستان مین ہرگز نہین آؤنگی — اس باعث سے وہ انگلستان
مین سب کی پسندیدہ خاطر ہوگئی اور سینسر لوگون کی انکھون مین حقیر اور خوار ہوا بلکہ
ایک شخص سے کہ جسکا نام مورٹی مرتہا دوستی کرکے بڑی خوشیان اور نشاط کیا کرتی تھی
کر رہی تھی دربار ملکہ مذکورہ کا اسوقت واسطے ناراض لوگون کے خیرسا اندر کا گنبد
ہوگیا تھا تھوڑے دنون بعد تین ہزار آدمی مسلح اپنے ساتھہ لیکر ڈورٹ ہاربر سے روانہ
ہوئی اور ہمقابل ضلع سفک کے کنارہ پر اُتری — جسوقت کہ وہ وہان آئی اسیوقت
ایک سرکشی اسکی کمک کے لئے ولایت مین واقع ہوئی بادشاہ نے دریافت کیا کہ شور
نمک حرامی کا فقط دارالخلافہ ہی مین نہین اُٹھا ہی بلکہ تمام مملکت مین پھیل گیا ہی —
وہ تھوڑا سا بہروسا برسٹول کے قلعہ کی سپاہ پر جو بخت حکم بڑے سینسر کے تھی رکھتا
تھا لیکن یہہ سپاہ اپنے گورنر سے پھر گئی اور اس کم بخت مصاحب کو پکڑوا دیا امیرون نے
اسپر موت کا حکم دیا اسکو اسکی ذرہ بکتر سمیت پھانسی دیدیا اور اسکی نعش کے ٹکڑے ٹکڑے
کرکے کتونکو ڈالدئے اور اسکا سر ضلع وغیرہ کو بھیجا جہان سے ایک نیزہ پر رکھا لوگون نے
اسپر بہت لعنت ملامت کرکر بڑی گستاخیان کین جوان سینسر اپنے باپ کے بعد بہت دن تلک نہین جیتا
رہا وہ اُن لوگون کے ساتھہ کہ جنہون نے بادشاہ بدنصیب کا ساتھہ دیا تھا بیچ ایک مخفی خانہ
کے ویذبین مقید ہوا بیرحم فتحیابون نے اپنا بدلہ لینے کے واسطے اسپر زیادہ تر ظلم روا
رکھا — ملکہ موصوفہ نے اسکی رونمکاری کا انتظار نکیا بلکہ حکم جاری کیا کہ اسکو
جلدی طعنہ زنون لوگون کے روبرو لیجاوین اور اب اسکی تکلیف اور رنج سے بہت خوشی
ہوئی — اسکے قتل کی دار پچاس فیٹ کی بلند ایستادہ کی گئی . اسکا سر لنڈن
کو روانہ کیا گیا جہان شہر والون نے اسے پل پر نصب کیا — بہتیری اور لارڈ

لارڈ بھی اسیطرح مارگئے یے لوگ بالضرور رحم کے لایق ہوتے اگر وے بیشتر
ایسے کام ظلم اور بیرحمی کے نکرتے ۔۔ اُسی درمیان مین بادشاہ نے ویلز مین
پناہ لینی چاہی مگر لوگون نے اسکو وہان سے پکڑ کر لنت ملامت کرتے ہوئے دارالخلافت
مین لاکے ٹاور مین مقید کیا اُسپر ایک الزام یہہ لگایا کہ وہ حکومت کے لایق نہین ہے
کیونکہ وہ عیاشی ہی آرام اور عیش کو بہت چاہتا ہی اور اپنے صلاح کارون
کی رایے پر چلتا ہی ۔ پارلیمنٹ نے اسکی معزولی منظور کی اور اسکی گذران کے لئے
ایک پنشن مقرر کرکے اسکے بیٹے ایڈورڈ کو جو صرف چودہ برس کی عمر کا تہا اسکی
جائمین مقرر کیا اور ملکہ مذکورہ درمیان شاہزادہ کی خوردسالی کے بطور نائب کی مقرر
ہوئی ۔ یہہ معزول بادشاہ صرف چند روز اس تکلیفات مین زندہ رہا اسکو
ایک قیدخانہ سے دوسرے قیدخانہ مین بھیجدیا اسکے پہرے والے اسپر بڑا ظلم کرتے تھے
۔ وہ اول بیچ پہرے ارل لین کیسٹر کے سپرد کیا گیا مگر چونکہ یہہ شخص اسکا بہت ادب
اور مروت کرتا تہا اسواسطے بادشاہ کو اسکے پہرے مین سے لیکر لارڈ برکلی لارڈ مونٹ
لڑیورس اور لارڈ گرنے کے حوالہ کیا اور ایک ایک مہینے کیلئے اسکی نگاہبانی کا ذمہ دیا
گیا ۔ لارڈ برکلی نے تو بمقدور اسکا ادب اور نیک سلوکی کی لیکن اور دو نو لارڈ نے
ہر ایک قسم کی لعنت ملامت اور بیعزتی اسپر روا رکہین چنانچہ انکا یہہ ارادہ تہا کہ تکلیفات
سے وہ جلدی مرجاوے ۔ ان ظلم وستم مین سے ایک یہہ ظلم تہا کہ ایک روز انہون نے
ٹہٹے اور ہنسی کے واسطے ایک بدرو سے تہوڑا سا پانی لاکر اور اسکو ایک کشادہ میدان
مین پہلاکے اسکی حجامت بنائی ۔ یہہ بات مشہور ہی کہ پہلی بیعزتیان تو بادشاہ
نے باصبر برداشت کین مگر اس بیحرمتی کو وہ نسہہ سکا لاچار اسنے ان بیرحم
ظالمون کیطرف بحقارت دیکہا اور رو کر کہا کہ شاید وہ وقت آویے کہ مین پھر بادشاہ

ہوجاوین — اسکی یہہ امید محض بیفایدہ تہی — اسکے ظالمون نے دریافت کیا کہ ان بیے ادبیون اور بیے عزتیون سیے تو وہ نہین مرتا ہی تب ایک مرتبہ ہی اسکے مارڈ کا ارادہ کیا — غرض یہہ دونو ظالم گرنے اور مونٹ لڑیوس برکلی کے قلعہ مین جہان بادشاہ مقید تہا ائے اور ایسمین یہہ مشورہ کیا کہ اسے اسطرح مارا جاہئے کہ کوئی علامت قتل کی ظاہر نہو ویے تب انہون نے اسکو پکڑکر فرش پر لٹایا اور ایک میز اسکے اوپر رکہکر دبا دیا — اور فی الفور ایک سینکہہ اسکے شکم مین گہسیڑکر ایک گرم سیخچہ اسمین چلایا اور بدون کسی علامت بیرونی زخم کے اسکی تمام انتڑیان جلا دین — اس حرکت ناشائستہ سیے ویے جانتے تہے کہ ہماری خطا پوشیدہ رہیگی مگر بادشاہ کی ملالت انگیز چیخین بڑیے فاصلہ تک سنی گئین اور اسکے قتل کا شک ہوا مگر بعد ازان تمام ماجرا انہین مین سیے ایک نے قبول کر دیا ایسی ایسی کمبختیون سیے ہمیشہ ترس اور رحم پیدا ہوتے ہین اور ایسی سزا سیے جو خطا سیے زیادہ نہی تو ضرور تہا کہ ایڈورڈ کی تقصیر اور خطا جو ایسی سزا پانے سیے زیادہ نہ تہین معاف ہوجاتین —

باب چہاردہم

ایڈورڈ سیوم بادشاہ انگلستان کا احوال

سنہ ۱۳۲۷ سیے ۱۳۷۷ تک

پارلیمنٹ نے کہ جسکے وسیلہ سیے شاہزادہ ایڈورڈ جیتے جی باپ کے تخت پر رونق افروز ہوا

ہوا تہا بارہ شخص اسکی کونسل مین مقرر کئے — مورٹی مر ملکہ موصوفہ کے عاشق نے کسر نفس کے بہانہ سے اپنے تئین اس کونسل سے علیحدہ کیا مگر انسے خفیہ جو چاہتا تہا سو کرواتا تہا — اسنے بڑے بڑے محصول شاہی ملکہ بیوہ کے نام مقرر کئے اور مشیران سلطنت سے رعایا کے امور مین کبہی نہین صلاح کی — اس شخص کے مقرر کئے ہوئے اہلکارون نے بادشاہ کو اسقدر گہیر رکہا تہا کہ کسی شخص کی رسائی اسپر تک نہوتی تہی اسلئے کہ تمام حکومت اور اختیار بادشاہ کا ہاتہ مورٹی مر اور ملکہ کے تہا — اخر الامر ایڈورڈ نے ایسی حکومت کے رفع کرنیکا جو تمام اہل ولایت کو ناپسندیدہ تہی اور جسمین سے خاص کر اسکی حکومت پر بہی مزاحمت تہی ارادہ کیا — لیکن مورٹی مر کا ایسا بڑا اختیار تہا کہ جتنی خبرداری تخت کے بچانے مین ضرور تہی اتنی ہی اسکے غارت کرنیمین بہی درکار تہی — ملکہ اور مورٹی مر نے چند روز سے اپنی استقامت کے لئے نوٹنگہم کا قلعہ پسند کیا تہا اور اسپر پہرے مضبوط رکہے تہے — بیان بادشاہ اور امیرون کے جو اسکے رازدان تہے یہہ تجویز ٹہہری کہ انکو قلعہ مذکور مین گرفتار کرین اس مطلب کے واسطے ولیم ایبنڈ اس قلعہ کے گورنر کو حکم جاری ہوا کہ ان امیرون کو ایک خفیہ راہ سے جو زمانہ سابق مین واسطے امد و رفت کے بنا کر کوڑے سے پوشیدہ کیا تہا اور سوائے ایک یا دو آدمی کے اور کسیکو معلوم نہ تہا آنے دیوے — اس راہ سے ایران مذکور قلعہ مین داخلے وقت داخل ہوئے اور مورٹی مر کو بیچ ایک کمرہ کے جو ملکہ کے کمرہ کے متصل تہا گرفتار کیا — ملکہ نے اپنے بچانے مین بہت کوشش و عاجزی کی مگر امیرون نے اسکی منت و زاری کو نہ مانا اور کہا کہ جسقدر اسنے اورون سے اکثر ظلم سیاسی اسقدر ہم بہی اسسے سلوک کرینگے — پارلیمنٹ نے جو اسوقت موجود تہی اسکے عاشق کو بدون سنے کسی گواہی کے قتل کا حکم [illegible] اسکو مقام ایلیز مین جو لنڈن سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے پہانسی دیکر [illegible] اگرچہ ملکہ [illegible]

مراتب کے باعث بچ گئی مگر اسے مملکت کے تمام حقوق مین سے خارج کرکے اور ایک پنشن تین ہزار پونڈ سالیانہ کی مقرر کرکر رایزنگ کے قلعہ مین دایم الحبس کیا اسنے اس قید خانہ سے کبھی نہین مخلصی پائی اور اگرچہ بادشاہ اسسے ہر سال ملتا رہا تب بھی وہ یہہ جانتی تھی کہ تمام دنیا مجکو لعنت و ملامت کرتی ہی غرض وہ اس خراب حالت مین پچیس برس سے زیادہ وہان رہی — ایڈورڈ نے لوگون سے عزیز ہونیکے لئے ایک تاخت سکوٹلینڈ مین کی اور درمیان لڑای کے جو ہالی ڈون ہل مین ہوئی تھی سکوٹلینڈ والون کے تیس ہزار آدمی کے قریب مارے گئے — چند روز بعد اسنے اپنی فوج ظفر موج فرانس کیطرف روانہ کی اسلئے کہ وہ ملک اسوقت بڑی خرابی مین تھا — فیلپ فیر کے تین بیٹون نے پارلیمنٹ مین اپنی بیوی کو زنا کا الزام لگایا تھا اسس الزام پر انکو دایم الحبس ہونے کا حکم صادر ہوا تھا — لوئیس ہٹین نے جو ولیعہد فرانس کی سلطنت کا تھا اپنی بی بی کا کلیجہ نکلوا مارڈالا اور اسکے چاہنے والونکا بھی جیتا چمڑا اُدھڑوایا — اسنے بعد از مرگ صرف ایک لڑکی تاج کی وارث چھوڑی مگر اسکے بھای فلیپ والے نے اس لڑکی سے تاج و تخت زبردستی چھین لیا اور قانون سلیک کے بموجب اپنا دعوا ثابت کیا اسس قانون سے یہہ مرجع تھا کہ عورت تخت نشین نہو دے — لیکن ایڈورڈ نے اپنے دعوے اپنی والدہ ایزابلا کیطرف سے جو فیلپ کی دختر تھی اور ہمشیرہ تینون پہلے بادشاہون فرانس کی مملکت پر ظاہر کئے — اسنے اول اپنی پارلیمنٹ کی صلاح لی اور انکی منظوری حاصل کرکے اون حسی حاسے تھی پای جسکو فلینڈ والون سے ادلہ بدلہ کیا اور فتح یقین حاصل کرکے ایڈورڈ اور تھوڑے سے ایرلینڈ ساتھ لیکے فلینڈرز مین پہنچا — اسنے پہلے سمندری لڑای مین فتح پائی ہے جو فلینڈرز کی حدود پر ہوئی تھی بڑا فائدہ حاصل کیا اسس لڑای مین فرانس والون کے ۳۰ سے تیس ہزار آدمی کام آئے اور تیس ہزار آدمی اور دو سو بحری مارے

مارے پڑے — ایڈورڈ کے کنارہ پر وارد ہونے کی خبر تھی اور غارت گر اسکے
لشکر نے جو تمام ملک پر پھیل گیا تھا کی تھی فرانس والون کو حیران کر گھبرا دیا — انگریزی
سپاہ نے مکان کین کو بظلم لوٹ لیا گانو اور قصبے بھی جو پارس تک تھے تاخت و تاراج
مین آگئے مگر فرانسیس نے پلون توڑ کر دشمن کی راہ بند کر دی — فرانس کے بادشاہ
فلیپ نے تب اپنا ایک جرنیل کوڈی مرڈی نی نامے کو سوار ایک فوج دریاے سوم کے
مقابل کنارہ پر جہان سے ایڈورڈ گذرنا معین کیا اور آپ ایک لاکھ جنگی سپاہی لیکر
انگریزی فوج سے لڑنے کو آگے بڑھا — دونو فوجین تھوڑی دیر تک
ایکدوسرے کے مقابل لڑتی رہین اور ہر دو جانب سے لڑائی کے سوا دوسری تدبیر
نہین چاہی گئی تھی باوجود یکہ لشکر نہایت نابرابر تھے یعنے افواج انگریزی صرف تیس
ہزار تھی اور فرانسیس کی سپاہ ایک لاکھ بیس ہزار تب بھی ایڈورڈ نے اپنی [illegible]
کی تندمزاجی راضی کرنی چاہی اور لڑائی کا مشتاق ہوا — القصہ اسنے ایک [illegible]
کریسی گانو کے متصل بلندی کی اس جگہ با امن ٹھہر کر دشمن کے صدمہ اور حرکت کا منتظر
رہا — اسنے اپنا تمام لشکر ایک بلند جاے پر لیجا کر تین صف مین تقسیم کیا —
پہلی صف شاہزادہ ویلز کے تفویض کی دوسری ارل نورتھمٹن اور ارل ارینڈل
کے سپرد ہوئی اور تیسری کا جو ایک گروہ مدد اور کمک کے لئے رکھا تھا بادشاہ
خود حکم رکھا تھا — دوسری طرف سے بھی فلیپ نہایت نفیس تھا وہ اپنی سپاہ
کی کثرت پر اعتماد رکھکر زیادہ تر لڑائی کا مشتاق ہوا بہ نسبت اسکے کہ کوئی تدبیر فتح
یابی کی کرتا اسنے اپنی فوج کو تین حصون مین تقسیم کر کر افواج انگریزی کے مقابل
کیا — پہلی صف مشتمل پندرہ ہزار جنیوا کے رہنے والون سے تھی بادشاہ کا
بھائی دوسری صف پر حکم رکھتا تھا اور خود بادشاہ تیسری صف پر حکم کرتا تھا

قریب تین گھنٹے بجے دوپہر کے بعد مشہور لڑائی گریسی کی شروع ہوئی فرانس
کے بادشاہ نے اپنے تیراندازون کو تیر چھوڑنیکا حکم دیا مگر وے سفرمین چلنے سے
تھک گئے تھے اسلئے انہون نے عرض کی کہ پہلے ہمین تھوڑا سا آرام لینے دو تب
ہم لڑین گے — سردار ایلنس نے اسبات سے مطلع ہوکر انکو بہت سا
برا بھلا کہا کہ تم نامرد ہو اور حکم دیا کہ لڑائمین ڈھیل نکرو — انکی بیدلی پر اور
اور یہہ گردش نصیبے کی ہوئی کہ مینہہ کی جھڑی نے جو اسوقت ناگہان واقع ہوئی تھی
انکی کمانون کے چلے ڈھیلے کر دیئے اگرچہ انہون نے تیر مارے لیکن اثر طرف
ثانی پر نہوا — برخلاف انکے انگریزی تیراندازون نے اپنی کمانون پر غلاف
چڑھا لئے تھے اچانک آفتاب کی شعاع چمکی جسوقت انہون نے دیکھا کہ اس سے
دشمنون کو بڑی چکاچوندہی لگتی تھی تب ایسی شست باندہ کر اُنپر تیر مارے کہ دشمن کے
تیراندازونمین خوف اور کھلبلی پڑگئی — شاہزادہ مذکور اس کھلبلی سے
فائدہ پانے کے لئے اپنی صف کو اُنپر لیگیا — فرانسیس کے رسالہ نے جو سردار
ایلنس کے محکوم تھا گردوپیش گھومکر اور لڑای کو تھامکر افواج انگریزی کا گھیرنا
شروع کیا — شاہزادہ موصوف اسوقت بڑے خوف مین تھا ارل
ایرنڈل اور ارل نورتھمٹن اسکی مدد کو آئے مگر وہ جسطرف کو عنان عزم اور
دلیری کی اُٹھاتا تھا ظفر باتھہ باندہے آتی تھی — اسوقت لڑای شاہزادہ
کے گرد نہایت سخت ظاہر ہوئی ہرچند کہ اس لڑکے کی شجاعت سے بہادران
جہان دیدہ بہت متعجب تھے لیکن اسکی جان کی طرف سے اندیشہ ناک تھے
— افسران شاہی اسبات سے ڈرتے تھے کہ مبادا اُسپر کوئی آفت ناگہانی
واقع ہو وے اسلئے انکے [illegible]

کیا کہ شاہزادہ ولیعہد کو مدد اور کمک بھیجی جاوے — بادشاہ ایڈورڈ اسوقت باامن وامان ایک بون جگہ سے لڑای دیکھہ رہا تہا بظاہر فکرمندانہ صورت بناکر اس افسر سے پوچہا کہ ایا شاہزادہ مارا گیا اسنے عرض کی کہ وہ ابتک زندہ ہی اور بڑے بڑے کام دلاوری اور نام آوری کے کر رہا ہی تب بادشاہ نے فرمایا کہ میرے جرنیلون سے کہہ کہ مین اسکو ہرگز مدد نہین بہیجونگا عزت اجکی لڑائی کی اسکے ہی نام ہوگی لازم ہی کہ سپاہگری کے فنون دکہلاوے اور صرف اپنی ہی لیاقت سے فتح کا مستحق ہووے — جب شاہزادہ نے اور اسکے ہمراہیون نے یہہ کلام سنا اور بہی دلیر ہوکے ازسرنو ایک حملہ فرانس والون کے سوارون پر کیا اور انکے بہادر سردار ایلنس کو مارا — فوج فرانس کی اب پسر ہوکے پریشان اور سراسیمہ ہوگئی کچہہ ایک بہاگ گئی کچہہ ایک ماری پڑی یہان تک کہ رات ہوگئی اور خونریزی موقوف رہی اس لڑائی کے سوائے انگریزون کو کوئی دوسری ایسی لڑائی کہ جسمین کشت وخون کم ہوا ہو نہین واقع ہوئی — دشمن کیطرف سے بیشمار کام آئے اور فقط یہان کے صرف ایک افسر تین نائٹس اور چند ایک چہوٹے چہوٹے درجے کے آدمی مارے گئے — یہہ بات کہی گئی ہی کہ اس لڑائی مین انگریز توپ کام مین لائے تہے انکی فوجمین چار ضرب توپ تہین — اس لڑائی مین بڑے فوائد حاصل ہوئے ایڈورڈ جیسا کہ فتح کرنیمین قایم مزاج تہا ویسا ہی اسکے حاصل کرنے کی تدابیر مین ہوشیار اسنے فرانس مین داخل ہونیکے واسطے اندر ایک آسان راہ پانیکا ارادہ کیا — بخیال اسبات کے اسنے کیلیس کا [illegible] جسکی تب جان ڈی وین ایک کمیدان [illegible] از سودہ کا رجفاجنت [illegible]

اور اسمین ہر ایک چیز ضروری اسکی محافظت کے لئے موجود تہی — مگر یہہ بات بہت بیفائدہ تہی کہ وہانکے گورنر نے مقابلہ کیا اور جو لوگ کہ بیمار رہتے انکو وہان سے نکالدیا جبکے بعد جانے کی ایڈورڈ نے کچھہ مزاحمت نکی — بلکہ انکی رسد بند کرکے چھ مہینے بعد اسکو اپنے تصرف مین کیا اسلئے کہ محافظان شہر کو نہایت تنگ و مجبور حصار ہوگئے تہے — اسنے یہہ چاہا کہ چھہ بڑے بڑے رئیسون کو وایسے انکی سینہ زوری اور گستاخی کے سزا دون پیے امیر رسیان گلی مین ڈالکر اسکے غصہ کو رفع کرینکے لئے حاضر ہوئے مگر ملکہ کی سفارش سے انکی جان بچ گئی — جبکہ ایڈورڈ فتح حاصل کر رہا تہا تب فلپ والیے ایک بڑی فوج سے بادشاہ ڈیوڈ بروس کی سرداری مین قابو پاکر انگلستان کی حدود پر حملہ کرنیکے لیے — اسوقت اسمات سے انگلستان والیے چونک گئے لیکن ڈرے نہین — چونکہ ایڈورڈ کا بیٹا لیونیل اپنی خوردسالی کے باعث حکم فوجا نہین لے سکتا تہا اور فتحون سے جو فرانس مین ہوئی تہین تو فیلپا ایڈورڈ کی بیگم نے زور پاکر میدان جنگ کا ارادہ کیا اور دشمن کے خارج کردینے کو خود طیار ہوئی — لارڈ پرسی کو اپنا جرنیل مقرر کرکے نکاسل کروس مین جو دریہم کے متصل ہی اسنے مقابلہ کیا اور ہرا دیا — سکاٹلینڈ کے بادشاہ نے لڑای کے لئے بیصبر ہوکر خیال کیا کہ ایسے بیقاعدہ اور نادرست پر کہ جسکی سرداری مین ایک عورت ہو یا سانی فتح حاصل ہوسکتی ہے — لیکن اسکی فوج جلدی شکست پاکر لڑای سے بعد بیسیہ بھاگ گئی — اسکے پندرہ ہزار آدمی مارے گئے اور وہ خود چند ارکان دولت کے ساتہہ گرفتار ہوکر لندن کو روانہ کیا گیا — اس فتح کے بعد فلپ نے فصل پوا یکبیر مین فرانس والون کی فوج پر فتح حاصل کی

کی اور جان فرانس کے بادشاہ کو مقید کر کے بڑی دھوم دھام سے لنڈن مین لے
گیا۔ یہہ ایک بڑا امر تہا کہ دو بادشاہ ایک ہی دربار مین اور ایک ہی وقت
مین مقید ہوئے مگر اہالیان انگلستان نے ان فخرون سے صرف شادمانی حاصل کی
— جو کچھہ کہ فرانس مین سے ہاتہہ لگا تہا بے رنج فتح اور شکست پانے کے
بالکل جاتا رہا — انگلستان کی گورنمنٹ رسد اور فوج وغیرہ کے بارہ
بھیجنے سے خالی ہوگئی تہی اور میدان جنگ مین فوج کو بہت روز تک نرکھہ سکتی تہی
— جبکہ بادشاہ جان قید خانہ مین سدھارے کے مرگیا تب اسکا بیٹا چارلس
جانمین تخت نشین ہوا لڑائی سے دست بردار رہا اور دشمن کی دست اندازی کا جو
اسکے محصور ملک کو لوٹ لینے کا قصد رکھتا تہا مانع نہوا — جسوقت دشمن تہک گئے
اسنے حملہ کر کے ایسے مکانون کو کہ جنکو وے بچا نہ سکتے تہے اپنے قبضہ مین لایا۔
پہلے وہ مکان یون تہیو پر گراشہر ایسی ویل کے رہنے والون نے ایسے دروازے
کہولدیئے اور سینٹ ویلوے ریوا ور کرونا کے باشندون نے بہی ویسا ہی کیا
ایک تہوڑے عرصہ مین تمام ملک اسکا تابعدار ہوگیا — اسکے فرمانبردارون نے بہی
اسیطرح اضلاع جنوبی پر حملہ کیا ولیعہد نے آمدنی کیطرف سے اور اسکی بیماری
سے مجبور ہوا اپنی ولایت کیطرف مراجعت کی — اس شاہزادہ کی موجودگی کے وقت
رونق سلطنت کی جاتی رہی شاہزادہ موصوف سن ۱۳۷۶ عیسوی مین بیالیس
برس کی عمر مین مرگیا اسکی نام آوری اور بہادری ایسی تہین کہ کوئی انگریز
اسکا سا نکلا ہو اور ایسا غم والم لوگون کو ہوا کہ ایک مدت گذریگی تب بہی وہ
ویسے فراموش نہوا — بادشاہ ایڈورڈ اپنے بیٹے کے مرنے سے
نہایت مغموم تہا اور ہر ایک طرف سے اپنے غم کے گھٹانے مین کوشش

ملک کے تمام کاروبار سے کنارہ کشی کی اسکی سلطنت کو دست اندازمشیرون نے
لوٹنا شروع کیا — ان رنج والم سے بادشاہ ایک برس بعد شاہزادہ مذکور کے
مرنے کے مکان شبین مین جو ضلع سدری مین ہی مرگیا اسکے تمام دربار یون نے اور بھی
انہوا دینے جو کہ اسکی مہربانی اور نوازش سے مالدار وصول اور سرفراز ہوے
تھے اسکا ساتھ چھوڑا — وہ پینسٹھ برس کی عمر مین اور اکیاون برس کی
فرمان روائی کے بعد سنہ ۱۳۷۷ عیسوی مین اس سرائے فانی سے رخصت ہوا اس
کی رعایا جتنی اسکی تعریف کرتی تھی اتنا اسکی طرف سے غم نہین کرتی تھی کسواے اسکے کہ انہین اس سے کچھ زیادہ محبت
نہ تھی — اس سلطنت مین ایک جماعت گاریٹر کی مقرر ہوئی تھی جسمین سواے بادشاہ
کے چوبیس شخص ہوتے تھے — اسکے مقرر ہونے کی صورت یہہ ہی گو کہ پہلے
مصنفون کے بیان سے درست نہین معلوم ہوتا ہی کہ کونس سیلسبری نے تاج گہر مین
اپنی جراب کی ڈور گرادی تھی بادشاہ نے اسکو اٹھاکر کونس موسو فہ کے حوالہ کیا اور
یے الفاظ اپنی زبان مبارک سے فرماے کہ ادنی سواکی مالی پانس یعنے بدی اس
شخص کے تئین ہو جو بدی خیال کریے — جماعت گاریٹر اسے باعث سے بنی

باب پانزدہم

احوال رچ ارڈ دویم کا سنہ ۱۳۷۷ سے ۱۳۹۹ تک

رچ ارڈ دوسرا بیٹا بلیک پرنس کا جب اپنے دادا کے بعد تخت نشین ہوا تب گیارہ برس کا تہا اسکی خوردسالی کے باعث اختیار گورنمنٹ کا اسکے تین چچاؤن ڈیوک لین کیسٹر ڈیوک یارک اور ڈیوک گلاسٹر کی تفویض کیا گیا اور چونکہ بادشاہ مرحوم نے سلطنت کو جنگ وجدل مین چہوڑا تہا جسمین بڑے اخراجات درکار رہتے اس جہت سے لوگ نہایت خفہ ہوکر بڑبڑانے لگے فوج کے مصارف جو ہر ایک جانب مین دشمنون سے لڑرہی رہی تہی فضول خرچی سے حاکم کے خزانہ بالکل خالی ہوگیا تہا اسی لئے پارلیمنٹ نے حکم دیا کہ بطور ایک امدنی کے ہر ایک آدمی سے جو پندرہ برس سے زیادہ عمر مین ہو ایک باج تین گروٹ کا لیوین رعایا تو چند روز سے پہلے ہی خفہ ہورہی تہی اور اسبات کی فریاد کرتی تہی کہ یہہ کیا منصفی ہی کہ جو امیر و اہل دولت سو غریب بہی اتنا ہی دیوین اسبات سے لوگ اور بہی بہڑ گئے — اس حکم کی تعمیل ضلع اسکس مین شروع ہوئی چنانچہ وہان ایک لوہار واٹ تائیلر نامے تہا اسنے لوگون کو اور بہی سرکشی پر برانگیختہ کیا تہا — جسوقت کہ یہہ شخص اپنے کام مین مصروف تہا تحصیلدار اسکے گہر آئے اور خراج مذکور اسکی بیٹی کے بابت چاہا لوہار نے انکار کیا اور کہا کہ میری بیٹی حکم مرقوم العدد کی موافق نہین ہی یعنے پندرہ برس سے کم ہی — اسبات پر ایک از ان تحصیلداروں مین سے کہا کہ وہ تو ایک بڑی عورت ہوگئی ہی اور کپڑا دربی سخت و سست کلام واسطے اثبات اپنے اظہار کے زبان پر لایا اس سے اسکے باپ

نہایت خفہ ہوکر اس شخص کو اپنے کام کے ہتوڑے سے مار ڈالا — پاس کے
تمام کھڑے ہونے والے اسکی دلیری کی تعریف کرکے اسکے بچانے مین مددگار ہوئے
— اسکو اس مقدمہ مین صاحب غرم تصور کرکر لوگون نے اپنا سرغنہ اور مختار
بنایا — غرض ایک گروہ بنے جمع ہوکر بڑے بڑے نقصان اور ظلم کرنے شروع
کیے تمام لوگ وائین بائین سے ہتیار باندہ کر اٹھے اور جس جا مین گئے اسکو جلا دیا
یا لوٹ لیا — چونکہ سب لوگ ناراض تہے جب سرکش دار الخلافت کے نزدیک آئے
تو اور بہی زیادہ ہوگئے — اس سرکشی کا شعلہ جلدی اضلاع کینٹ برٹفورڈ شائر
سرری سس سیکس سفلک نورفک کیمبرج اور لین کشن مین بہڑکا — بلیک لو ہیتھ تک
پہنچتے پہنچتے وے ایک لاکہہ آدمی سے زیادہ ہوگئے ان مفسدون کا ایک گروہ واٹ
ٹائلر کے حکم مین تہا وہ انکو سمتھ فیلد مین لیگیا جہان بادشاہ نے اسے فرمایا کہ اپنا
رنج اور تکلف حضور مین عرض کر — واٹ ٹائلر نے اپنے ہمراہیون کو حکم دیا کہ ایک
طرف ہوجاو اور جسوقت کہ مین تمکو اشارہ کرون کافی الفور حاضر ہونا وہ خود دلیری
کرکے بادشاہ سے ملنے کو آگے بڑہا اور گفت وگو کرنی شروع کی — اس زمانہ
کے مورخ اُس شریر شخص کی خواہشون کو اسنے بادشاہ سے کی تہین نہایت
بُرا کہتے ہین کس لئے کہ وے بہت بیباکانہ اور بیجا تہین مگر یہ بہی جو سوالات کئے
اسنے بادشاہ سے کئے تہے معقول اور بجا تہے — اسنے یہ تین سوال کئے
تہے ایک تو یہ کہ تمام غلام آزاد کئے جائین دوسرا یہ کہ تمام چراگاہ جو طور کہ
دولتمندون کے واسطے کہلی رہتی ہین اسیطرح غریبون کے لئے بہی رہین اور
تیسرا یہ کہ گناہ بہ خامہ پردازی کا جو حال مین لوگون سے سرزد ہوا تہا معاف
ہو — جسوقت کہ وہ یہ درخواستین کر رہا تہا اسیوقت وہ اپنی تلوار کو

بھی بار بار دھمکی کے لئے اُٹھاتا تھا اسکی اس گستاخی سے ولیم والورتھ جو تب میئر لنڈن تھا بادشاہ کی پاس رکاب مین تھا ایسا خفہ ہوا کہ اسنے بغیر خیال کرنے اُس خوف کے کہ جس سے بادشاہ کے تئین خطرہ جان کا ہوتا اپنی جریب سے وات تائلر کو مار کر گرا دیا اور ایک بادشاہی نائٹ نے اُسے جان سے مار ڈالا۔ تب سرکش اپنے سرخیل کو مرد دیکھکر بدلہ لینے کے واسطے طیار ہوئے اور اپنی کمانون مین تیر جوڑ کر قتل کے عوض پر کمر باندھی اسوقت ہنری ارڈ قریب سولہ برس کی عمر کے تھا ان مفسدون کے پاس گیا اور خاطر جمعی سے کہا کہ اے لوگو کیا تم اپنے بادشاہ کو مارو گے اپنے سردار کے مرنے سے ہراسان خاطر مت ہو مین تمہارا رئیس ہونگا تم میرے ساتھہ میدان مین چلو جو کچھہ تم چاہتے ہو سو مین تمکو دونگا۔ گروہ مفسدونکا فوراً خاموش ہوگیا وے بادشاہ کے ساتھہ میدان مین گئے بادشاہ نے وہان اُنکو وہی سند شاہی بخشی جو اسنے پہلے اُنکے ہمراہیون کو عنایت کی تھی پارلیمنٹ مین اسکو چند روز بعد پھر اُنسے مسترد کیا۔

بادشاہ ابتک اُن نائبون کی صلاح سے کام کرتا تھا کہ جنہون نے تا بمقدور اسکی حکومت کو کم کر دیا تھا امیرون کی کونسل مین جو ایسٹر کے بعد جمع ہوئی تھی بادشاہ نے پوچھا کہ میری عمر کیا ہے حاضرین محفل کو اس سوال سے بہت تعجب ہوا اُنہون نے کہا کہ حضور کی عمر بائیس سال کی ہے تب اسنے فرمایا کہ تو اب وقت حکمرانی کا بیے مدد نائبون کے آن پہونچا اور مجھکو کوئی سبب نہین معلوم ہوتا کہ کس لئے مین اُن حقون سے محروم رہون جو میری اودے سی اد نے بیت کو میسر ہے۔ یہہ بات جلدی ظاہر ہوئی کہ بادشاہ کو بے باتین معلوم تہین کہ جنسے لوگ اسکا ادب ہمیشہ کرتے رہین اسلئے کہ وہ عیاشی اور نمود بیفائدہ کو بہت پسند کرتا تھا اور اسنے نہایت کم ہمت اور کمینہ لوگون کو اپنا مصاحب بنایا تھا اور اُنسے اسقدر گفت وگو کرتا کہ جس سے اسکے دلمین کچھہ اور اسکے لئے نہ پیدا ہوتا

اسنے ایک جزوی شک سے ڈیوک گلاسٹر کو مقید کرکے کلیس مین روانہ کیا اور اسکے قتل
کا موجب ہوا اور جنکے اور کامون ظلم وستم کے باعث وے دشمنیان جنہون سلطنت
مین نئی جڑ پکڑی تھی زیادہ ہوگئین — نئے مشیرون کے ممتاز کرنے سے رعایا اور بھی
بادشاہ کو ناپسند کرنے لگے اگرچہ اسکے ایسے کامون اور حرکتون سے تمام لوگ اسکے
برخلاف ہوگئے تھے مگر ایک ایسا اتفاق ہوا کہ جس سے اسکی غارت ظہور مین آئی —
ڈیوک ہیرفورڈ نے پالیمنٹ مین آنکر ڈیوک نورفک کو سخت کلام کہتے کہتے ایک پوشیدہ
گفت وگو مین جو بادشاہ کے خلاف کہا گیا تھا الزام لگایا — نورفک نے اسبات کا
انکار کیا اور الٹا ہیرفورڈ کو ہی ملزم کیا اور اپنی بیگناہی ثابت کرنیکے واسطے اسسے
تنہا لڑائی چاہی — غرض ان دونو امیرون نے لڑنا قبول کیا لڑائی کے واسطے
جاے اور وقت مقرر کیا گیا تمام لوگ اس لڑائی کے نتیجہ سے متفکر اور منتظر تھے —
آخر الامر روز معین لڑائی کا آیا اور دو امیرون نے لڑائی شروع کی تھی کہ بادشاہ نے
لڑائی کو موقوف رکھکر دونو کو سلطنت مین سے خارج کردیا — ڈیوک نورفک
کو تمام عمر کے واسطے جلا وطن کیا اور ڈیوک ہیرفورڈ کو صرف دس سال کے لئے —
اسطرح سے وے دونو شخص بے ثبوت گناہ جلا وطن ہوئے — ڈیوک نورفک اس حکم سے
مغموم اور مایوس ہوکر وینس کو چلا گیا جہان وہ چند روز بعد غمسے مرگیا — ہیرفو
اسوقت نہایت مسکین بنا بادشاہ نے اسکی نیک اطواری سے خوش ہوکر اسکی میعا
جلا وطنی کی کم کرکر فقط چار برس کی رہی اور اسکو فرمان بھی اس مضمون کا عنایت کیا کہ
جب بھی کوئی ملک موروثی اسکی غیر حاضری مین واقع ہوگی تو وہ اسکو مرحمت کی جا
چند روز بعد اسکا باپ ڈیوک لین کیسٹر مرگیا بادشاہ نے اس فرمان کو اسسے
لے لیا اور ملک اور مال کیسٹر کا اپنے قبضہ مین رکھا — ایسے طرح

طرح طرح رنجون نے ہیرفورڈ کے غصہ کو بادشاہ کے خلاف زیادہ تر بھڑکایا
ہرچند کہ ہیرفورڈ نے بہت اپنا غصہ پیا مگر لاچار ہوکر بادشاہ کو تخت سے معزول
کرنیکا ارادہ کیا — سوا اسکے کوئی دوسرا شخص ایسے امر عظیم کے لئے
لئیق اور دل چلا نہ تھا کیونکہ وہ بردبار اور ہوشیار اور مدبر اور ارادہ والا آدمی
تھا — اسنے کافرین لی تہیوا سے نیا کے خلاف بڑی شجاعت کے کام کئے تھے
اور اسکی خدا پرستی اور دلاوری کے سبب لوگ اسکی بہت قدر کرتے تھے —
ان تکلیفوں سے وہ مجبور ہوکر بگڑا — اس سبب سے کہ وہ رشتہ دار بادشاہ کا اور
دولتمند تھا اسکی تدبیریں بن آتی تھیں وہ فقط بادشاہ کی غیر حاضری کا منتظر
تھا جب بادشاہ ایک سرکشی کے دبانے کے واسطے آیرلینڈ میں گیا تھا تو وہ اس
قابو کو مدت سے دیکھ رہا تھا — وہ مراد پاکر ۴ ہزار آدمیوں کے ساتھ
نیٹس سے چھوٹی کشتیوں پر سوار ہوکر ریون سپر میں جو یارکشایر میں ہے پہونچا —
ارل نہمرلینڈ کا جو مدت سے بادشاہ سے ناراض تھا اپنے بیٹے ہنری پرسی سمیت
جو بہادری کے سبب ہوٹسپر کہلاتا تھا جلدی سے اپنا لشکر لیکر اسکے شریک ہوا —
اس اجتماع کے بعد لوگ اسکی فوجیں اتنے بھرتی ہوئے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں
اسکی فوج ساٹھ ہزار کے قریب جمع ہوگئی — جبکہ یہ امور انگلستان میں گذر
رہے تھے بادشاہ آیرلینڈ میں چین کر رہا تھا — مخالف ہوا کے باعث
تین ہفتہ تلک کوئی خبر اس سرکشی کی جو اسکے پیچھے سلطنت میں شروع ہوئی تھی
اس تک نہ پہنچی بادشاہ ملفورڈ ہیون میں بیس ہزار آدمی کے ساتھ وارد ہوا
اور اپنے تئیں ایک حالت خوفناک میں دیکھکر اسنے معلوم کیا کہ کوئی میرا ایسا دوست
نہیں کہ جسپر میں بھروسا کروں اور یہہ بھی دریافت کیا کہ اُن لوگوں نے جنھوں نے

میری حکومت مین کچھہ ایک اختیار اور حکومت حاصل کی تہی فقط واہیات مین
میری مدد کی تہی — اسکی چھوٹی فوج نے رفتہ رفتہ کم ہونا شروع کیا آخر
اسکی فوجمین صرف چھہ ہزار آدمی رہ گئے — اب دشمن کی فیاضی کے سوا کوئی
اور امید امن کی نہ پاکر بادشاہ نے ہیرفورڈ کو کہلا بہیجا کہ جو تو چاہتا ہی سو مین
قبول کرونگا مگر مین تجھسے کچھہ کہا چاہتا ہون — اس مطلب کے لئے ارل مذکور نے
ایک قلعہ جو دس میل کے فاصلہ پر ضلع چیشر مین تہا مقرر کیا جہان وہ دوسرے
دن تمام اپنی فوج کے ساتھہ آیا — دیوک نارتھمبرلینڈ بادشاہ کو ایکروز پر لے
جہان لایا اور جب بادشاہ کے آنے کی خبر پائی قلعہ سے نکل کر اسکے استقبال
کو گیا تب ہیرفورڈ تہوڑے تکلف اور تپاک کے بعد مسلح توپی اتار کے ہوئے
معزول بادشاہ کے پاس قلعہ مین داخل ہوا — بادشاہ ریچارڈ نے اس
سے بہت خوشی اور کشادہ پیشانی اور صاف دلی سے ملاقات کی اور مہربانی
پیش آیا — ارل مذکور نے سرد دلی سے کہا کہ اے بادشاہ مین آپکے وقت مقرر کئے
ہوئے پہلے حاضر ہوا ہون سو اسلئے کہ تمام رعایا حضور کی کہتی ہی کہ بادشاہ نے
اکیس سال ظلم اور بےخبری سے سلطنت کی ہی — وے آپکے اطوار سے نہایت
ناراض اور ناخوش ہین لیکن انشاء اللہ تعالے مین آئندہ کو آپ کی مدد کرونگا
— اس کلام کے درجواب بادشاہ نے اسبات کے سوا کچھہ نکہا کہ اے
بہائی کہ اگر یہہ ہی تمہاری خوشی ہی تو مین بہی راضی ہون — ارل ہیرفورڈ
کے اس جواب بیجا سے بادشاہ کو بڑا رنج ہوا — چند بادشاہی ملکاردن کی گفت و شنود
کے بعد ہیرفورڈ نے حکم دیا کہ سب گہوڑے بادشاہ کے طویلے سے باہر لاوین انمین سے
دو دبلے گہوڑے نکالے ایک پر بادشاہ کو سوار کیا اور دوسرے پر اسکے رفیق

رفیق ارل سیلسبری کو — ویسے دونو اس حقیر سواری پر سوار ہوکر چیسٹر کو گئے
اور بڑی دھوم دھام سے ترنپان بجاتے ہوئے تماشا بینون کی بھیڑ مین سے کہ جنہون نے
بادشاہ پر ذرا بھی ترس اور رحم نہیا بادشاہ کو قلعہ مین لیگئے — اسطرح بادشاہ کو
دھوم دھام سے ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیگئے لوگ اسپر لعنت ملامت کرتے تھے
اور اسکے رقیب کی تعریف و ثنا — سب لوگ باواز بلند یہہ کہتے تھے کہ نیک بخت
ریوک لین کیسٹر ہمارا آزاد کروانے والا ہمیشہ جیتا رہے بادشاہ کے ساتھہ بہت
بے ادبی کرکے اسکو ٹوور کے ایک تنگ قید خانہ مین مقید کیا — بدنصیب بادشاہ
نے اسطرح مسکین اور لاچار ہوکر نمود اور شان بادشاہی کی کھوئی اور اسکے غرور اور
ارادے سب کم ہوگئے — اس صورت مین دستخط کروانا ایک کاغذ بادشاہ سے
اس مضمون کا کہ مین قابل فرمانروائی کے نہین ہون کچھہ مشکل امر نتھا بروقت مستعفی
ہونے بادشاہ کے ہیرفورڈ نے تخت کا دعوا کیا اور اپنے حقوق مضبوط کرنیکے
لئے ایک پارلیمنٹ طلب کی جسنے اسکے دعون کو مقرر اور مستقل کیا ایک جزوی الزام
تین بیس ۳۳ دفعات کا بادشاہ کے خلاف لکھا گیا اور اسکو تخت شاہی سے معزول اور
ارل ہیرفورڈ اسکی جانمین ہنری چہارم کے لقب سے مقرر ہوا — اسطرح دشمنی درمیان
خاندان یارک اور لین کیسٹر کے شروع ہوی اور کئی سال تک جاری رہی اگرچہ اس
دشمنی کے سبب بہت سی خونریزی سلطنت مین ہوئی لیکن اخر کو اسکے باعث بندوبست
نے بخوبی قرار پایا — جبکہ بادشاہ تخت سے معزول ہوا تب ارل نتھمبرلینڈ
نے کچھری امیرون مین بادشاہ کے واسطے انکی صلاح چاہی اور کہا کہ آئندہ کو بادشاہ کی
کسطرح مدارات کی جائگی انہون نے جواب دیا کہ وہ کسی حفاظت کی جگہ مین مقید
کیا جاوے تاکہ وہان اسکے دوست اور طرفدار اس پاس نجا سکین — یہہ بات

یقینی تھی کہ جب تک بادشاہ جیتا رہتا تب تلک ہیرفورڈ امن مین نہ رہ سکتا — بعضی سازشون اور جھگڑون کے سبب جو تھوڑے روز بعد واقع ہوئے تھے ہنری چہارم یعنے ارل ہیرفورڈ نے بادشاہ کو مار ڈالنا چاہا اسلئے ایک جلاد اس کمبخت شاہ کے قیدخانہ مین جو تب پومفریٹ کے قلعہ مین تھا اپنے آٹھ ہمراہیون کے ساتھ روانہ کیا — بادشاہ نے انکا ارادہ معلوم کیا کہ وے میرے قتل کے لئے آے ہین بادشاہ دلیرانہ اُن سے پیش آیا اسنے ایک کا ان جلادونمین سے تبرجھین کر چار کو انمین سے ہلاک کیا — لیکن آخرکار ایک تبر کے صدمہ سے جان بحق تسلیم کی اگرچہ بعضے یہہ کہتے ہین کہ اسکو بھوکا قیدخانہ مین مار ڈالا تھا — یہہ امر اسکی چونتیس برس کی عمر مین اور تئیس سال بعد اسکی سلطنت کے واقع ہوا تھا — اگرچہ اسکے اطوار قابل الزام تھے مگر سزا جو اسنے پائی اسکی خطا سے بڑی تھی اور انجام کو اسکی تکلیفات کے سبب اسقدر آدمی اسکے اور اسکے کنبے کے اسکے طرفدار ہو گئے کہ اسکے عہدہ سے عہدہ کامون سے بھی کبھی نہوتے — بادشاہ کی کوئی اولاد مین سے نہ تھا —

باب شانزدہم

احوال ہنری چہارم کا سنہ ۱۳۹۹ سے ۱۴۱۳ تک

بادشاہ ہنری نے سمجھا کہ تخت جیسا ہوا بچھونا کانٹونکا ہوتا ہی — پہلے پارلیمنٹ

پارلیمنٹ کے اجلاس مین سخت دشمنیان درمیان امیرون کے پیدا ہوئین اگرچہ یے
بھگڑے بظاہر بادشاہ کے حکم سے دبگئے تھے لیکن فتنہ جو ارل نتھمبرلینڈ نے بادشاہ
کے خلاف برپا کیا تھا حقیقت مین بڑا تھا — ایک لڑائی درمیان سکوٹلینڈ والون
اور انگریزون کے واقع ہوئی جسمین ارل نتھمبرلینڈ کا آرچی بالڈ کو جو ارل ڈگلس کا
تھا سکوٹلینڈ کے بہت سے امیرون کے ساتھہ مقید کرکے الن ویک کے قلعہ مین
لیگیا — جسوقت ہنری نے یہہ خبر سنی ارل نتھمبرلینڈ کے نام اس مضمون کے احکام صادر
کئے کہ اُن قیدیون سے کچھہ فدیہ نہ لیوے کیونکہ اسواسطے کہ مینے انکو اپنی قید مین رکھا چاہتا ہون
اسلئے کہ سکوٹلینڈ والون سے صلح کرنے کے زیادہ فایدہ حاصل ہوگا — اس حکم سے
ارل کو نہایت غصہ ہوا اسواسطے کہ اسوقت مین یہہ رواج تھا کہ وہ شخص فدیہ کا حق
رکھتا تھا جسنے کہ قیدی کو گرفتار کیا ہو اور بادشاہ کو اسواسطے سلطنت پانے کا اپنا احسانمند
خیال کرتا تھا — اس خیالی رنج سے حیران ہوکر اسنے بادشاہت کے غارت کرنیکا
جسکے مقرر کرنے مین بہت سی کوشش کی تھی ارادہ کیا — عرض یہہ تجویز ٹھہری کہ تمام
فوجین سکوٹلینڈ اور ویلز کی متفق کیجاوین اور ارل نتھمبرلینڈ کی مورتی مرکے بادشاہ
بنائین جو اصلی وارث انگلستان کی بادشاہت کا ہے مدد کرین — جبکہ تمام چیزین تیار
ہوگئین ارل مذکور اپنی بیماری کے باعث ضعیف بوڑھا ہوکر ٹھہرا اور اپنے لشکر کی سرداری
نہ کرسکا — لیکن اسکے بیٹے ہنری پرسی نے جسکا لقب ہوٹسپر تھا قایم مقام اپنے والد
کی فوج کا حکم اختیار کیا اور گلینڈور سردار ویلز کی فوج سے شریک ہونے کے
لیسواسطے جنکا بیشتر قید سے رہا ہوا تھا اور اسوقت وہ اپنے لشکر کو لیکر شمال
مشرق کی طرف چلا گیا تھا اپنی فوج کو ملا لے گیا — جسوقت
ملے ہوئے ان دونو فوجون کے انہون نے ایک نشانہ چاری کرا

سے اُنکے رنج والم زیادہ تر ظاہر ہوئے — ہنری پہلے اس سرکشی کی خبر سُننے سے نہایت حیران ہوا — لیکن اسوقت اسکا یضبہ مددگار تہا وہ ایک مختصر سی فوج رکہتا تہا جسکی مدد سے سکوٹلینڈ والون سے لڑنیکا قصد کیا تہا وہ فوراً شہر وزبری کیطرف مفسدون اور سرکشون سے لڑنے کے واسطے روانہ ہوا — جسوقت کہ دونو فوجین ایک دوسرے کے مقابل ہوئین تب دو جانب نے ظاہرا رغبت طرف صلح کے ظاہر کی مگر جب وے شرایط صلح درمیان لائے تو گفت وگوئے صلح کی مین سخت کلام ہوئے — ایک طرف سے تو سرکشی اور ناحسانمندی کی شکایت تہی اور دوسری جانب سے ظلم اور زبردستی کی ہر ایک فوجمین بارہ ہزار آدمی کی قریب تہے اور دشمنی بہی طرفین سے نہایت سخت تہی — القصہ ایک خونی لڑائی شروع ہوئی جسمین ہر ایک جانب کے جرنیلون نے بڑی بہادری ظاہر کی — بادشاہ ہنری ہر ایک جا ئمین جہان خوب لڑای ہو رہی تہی موجود تہا اسکا دلاور بیٹا جو بعد ازان فرانس کا فتح مند نامور ہوا تہا اپنے والد کے پاس گہوڑا اڑاتا تہا اور ہر چند کہ اسنے چہرہ پر تیر کا زخم کہایا تو بہی میدان کارزار سے مُنہہ نہ پہیرا بلکہ نہایت عجیب کام شجاعت کے کرتا رہا — طرف ثانی سے ہوٹسپر اس شہرت اور نام اوری کے ساتہہ لڑتا تہا جو اسنے بہتیری اور لڑائیون مین حاصل کی تہی اور ہر ایک جا بادشاہ کو ڈہونڈتا تہا — آخر الامر وہ کسی کے ہاتہہ سے مارا گیا فتح نے افضال یا یا بادشاہ ہنری کی قسمت پہر زبردست ہوئی — اس لڑائیمین دو ہزار تین سے بڑے بڑے امیر وامرا مارے گئے اور چہہ ہزار کے قریب غریب وغربا سپاہی کام آئے جسمین سے تہای حصہ ہوٹسپر کی فوج کا تہا — جبکہ یہہ حادثہ عظیم

عظیم گذر رہا تہا اب ارل نتہمبرلینڈ کا بیماری سے اچہا ہو کر مفسدون کی فوج کی مدد کے واسطے اپنے لشکر کو لیکر روانہ ہوا اور خود اسنے فوج کا حکم اختیار کیا۔ لیکن راہ مین اپنے بیٹے اور بہائی کی بد اقبالی کی خبر سنکر اپنا لشکر درہم برہم کر دیا اور آپ بہاگتا پہرا یہانتک کہ اپنے پیچہا کرنیوالون سے بہت تنگ ہوا اور اپنے تئین بے علاج پاکر بادشاہ کی اطاعت قبول کی۔ بروقت حاضر ہونے کے بادشاہ ہنری کے پاس پارک مین اسنے عرض کی کہ میرا صرف ارادہ فوج کشی سے یہہ تہا کہ طرفین کی افواج مخالفہ مین بیچ بچاؤ کرون اس عذر نامعقول سے بادشاہ کی تسلی ہوئی اور بادشاہ نے اسکو معاف کیا۔ اخر الامر اسطرح امن و امان ہوگیا ہنری نے چاہا کہ بدنامی اپنے ظلم کے سبب جو سلطنت کے شروع مین سنی اختیار کیا تہا دور کرے اور نیک نام اور پسند خاص و عام ہو جاوے۔ اس مطلب کے لئے اسنے کچہری وکلاے رعایا کو اکثر اختیار کی اجازت دی کہ جسکو ہو سو مذکور کے اگلے لوگ بہی عمل مین لا سکتے تہے۔ چھٹے برس جبکہ اسکی سلطنت مین کچہری مذکور نے بادشاہ کو سزا انجام اور امدنی کی منظوری دی تہی تب انہون نے اپنے خزانچی مقرر کئے تہے تاکہ وہ روپئے انہین مطالب کے واسطے صرف کیا جاوے جنکے لئے وہ دیا گیا تہا اور یہہ چاہا کہ خزانچی حساب روپئے کا ہمین دیا کرین۔ انہون نے تیس بڑی شرطین واسطے بندوبست بادشاہی دربار کے پیش کین اور اپنے حقوق اور ازادی اسکی سلطنت مین رکہی جو کہ بیچ سلطنت بادشاہان سلف کے بہی سے اختیار انہین حاصل کئے تہے۔ لیکن جبکہ بادشاہ اسطور اپنی شہرت انتظام اوری کے لئے جو اسنے کہو دی تہی کوشش کر رہا تہا تب اسکا بیٹا ہنری بہی ایسے کام کرتا تہا جس سے بدنامی حاصل ہو کسواسطے کہ وہ عیاش مشہور ہو گیا تہا اور ہمیشہ

ایسے بد اطوار مصاحبون کی صحبت مین رہتا تہا جو بُرے کام کرنے مین خوشی
ہوتے تہے اور اسکی نمود کرتے تہے سبب اسکے کہ جو شاہزادہ موصوف بُرے
کام کرنے مین مدد کرتا تہا شیخی اور نمود کرتے تہے — بادشاہ اپنے بیٹے کی
بدچلنی سے نہایت غم مین تہا کیونکہ اسنے اپنی حد سے باہر قدم رکھے تہے ہر چند کہ اسنے
دلایل اپنی شجاعت اور نیک اطواری اور فیاضی کے ظاہر کیا تہا — مگر اسی
بدکاری مین وہ ڈوبا ہوا تہا کہ اسکے علاوہ مصاحب نہیں رہے تہے ایک شخص کی
بدوضعی کے باعث سروالیم گیسکائن کے جو اس وقت مین سفیر بادشاہ کی طرف
کانتہا دربار مین بھیجا گیا شاہزادہ مذکور کے ایسے طور ہوگئے ایسا نہ ہو کہ اس
دربار مین خراب مارا — اسلئے بڑے میجسٹی نے اپنے عہدہ دار کے
بموجب حکم دیا کہ شاہزادہ کو قید کرین — جب اس امر کی خبر بادشاہ کو جو ایک بڑا صاحب
خلق اللہ کا تہا ہوئی نہایت خوشی سے اسنے یہہ فرمایا کہ بادشاہ وہ خوش اوطالع
وہی کہ جسکا ایسا مجسٹریٹ ہو جو اپنے گنہگار آئین کی تعمیل کرے بلکہ خوشتر اسکے ایسا
سعادت مند بیٹا کہا ہو کہ جسنے اپنی سزا پانے سے عدول حکمی نکی — یہہ قصہ
مین ایک پہلا نمونہ ہی کہ جو ہمنے اس تواریخ مین بیان کیا کہ ایک جج صاحب
یہ حکم فرماوے — تہوڑے عرصہ بعد اس واردات کے بادشاہ
اسکو مرگی کی بیماری تہی اور اسی بیماری سے ویسٹمنسٹر مین چہیالیس برس کی
عمر مین اور چودہ برس سلطنت کے اس دنیا سے کوچ کیا

باب ہفتدہم

احوال ہنری پنجم کا

سنہ ۱۴۱۲ سے ۱۴۲۲ تک

اس بادشاہ کی پہلی تدبیرین بہت عالی ہمتی کے ساتھ تہین — اسنے اپنے پہلے سب دوستون کو طلب کرکے اپنی اصلاح کے ارادہ سے مطلع کیا اور فرمایا کہ تمکو بہی لازم ہی کہ میری موافق کرو انکے اچہے اچہے مشاہرے مقرر کرکر اپنے حضور سے برخاست کیا اور کہا کہ اگر مین تمکو لایق دیکہونگا تو اور بہی عمدہ عہدہ عنایت کرونگا — مشیران وفاکیش بادشاہ مرحوم کے اپنی منصفی اور کارگذاری کے سبب جو ملک کے نظم ونسق مین انسے ہوئی تہی نہایت ڈرتے تہے اب اسکے بڑے معتمد مصاحب بن گئے — بادشاہ نے سر ولیم گیسکاین کی جو نہایت فکرمند تہا بہت تعریف کی اور سمجہایا کہ تجکو اپنی خدمت مین اسیطرح سخت اور منصف رہنا لازم ہی — اسوقت مین وکلف یا للارڈزم کی بدعت نے جو حقیقت مین اصول اصلاح مذاہب کی تہی ہر روز زیادہ ہونا شروع کیا اور باعث مدد اور وعظ کہنے سر جان اولڈکیسل بیرن کوبہم کے جو بادشاہ کے خادمون مین سے تہا اور بادشاہ کا نہایت عزیز تہا اسنے زیادہ تر رونق پکڑی — رچ بشپ کینٹربرے نے اس امیر کے تئین ملزم کیا اور اپنے سفرگین کی مدد سے اسکو حکم بہیجا جلایا جانیکا اسمضمون کا صادر کیا کہ وہ ایک بدعتی ہی — کوبہم ٹور کے بدخانہ سے ایک روز پہلے اپنے قتل کے بہاگ کر اپنے طرفدارون مین چلا گیا اور بدلہ لینے کے لئے اپنے دشمنون سے انہین برپا کرکر لنڈن کی طرف اپنے ساتہہ لیگیا بادشاہ نے اسکے ارادہ سے آگاہی پاکر حکم جاری کیا کہ شہر پناہ کے دروازہ بند کئے جاوین اور آپ اپنے پہرون کے ساتہہ سینٹ جائلز کے میدانمین شب کو انکر ان مفسدون کو جو وہان

موجود تھے گرفتار کیا اور بعد ازان بہتیرے اُن لوگون کو جو مقام مقرری مین جانیکی
جلدی کر رہے تھے مقید کیا — چند انمین سے قتل کیے گئے مگر بہت سے چھوٹ گئے —
کوہم اُسوقت تو قابو پاکر بھاگ گیا لیکن چار سال بعد پکڑا آیا حاصل کلام جیسے تکلیف کے
ساتھ یہہ شخص مارا گیا تھا یقین ہی کہ ایسی سزا اور تکالیف کسی سے نہین پائی ہوگی —
اسکی کمر مین ایک زنجیر باندہ کر لٹکایا اور دہیمی دہیمی آگ سے اُسے بھون کر جیتا جلایا —
ہنری نے لوگون کے خیالات بہلانے کے قصد حملہ کرنیکا فرانس پر جہانکہ نہایت سے بندوبست
تھی کیا اسی لئے ایک فوج ایک بڑا سونہہ تھمٹن مین جمع کر کر ایک لشکر چھہ ہزار آدمی کا اور
چوبیس ہزار پیادے کا جنمین بہت سے تیر انداز تھے لیکر ہارفلور مین وارد ہوا —
لیکن دشمن نے افواج انگریزی کا اتنا مقابلہ نکیا جتنا کہ وہانکی آب وہوا نے کیا یعنے دستون
کی بیماری سے تہائی فوج بادشاہ ہنری کی غارت ہوگئی یہہ بادشاہ اپنی بے تاملی
پر بہت پشیمان تھا کہ ایسے ملک مین آنا کہ جہان اسقدر وبا تھی بہت نامناسب تھا اسلئے
اپنے مکان نارمنڈی مین جانیکا ارادہ کیا — لیکن دشمن راہ روکنے کو تیار ہوا
جب دریا سین سے گذر کر میدانچی مین پہنچا تب تمام فرانس کی فوج اکٹھی ہوکر
اسکے میدان مین بلندیون سے دیکھہ کر نہایت متعجب اور حیران ہوا اور دریافت کیا
کہ میرا کوچ کرنا اس راہ سے بدون لڑنے کے ناممکن نظر آتا ہی — بادشاہ اسوقت
نہایت مصیبت مین مبتلا تھا — اسکی فوج بیماری سے کم ہوگئی تھی اور
تکان اور ماندگی سے جاتا رہا تھا غلہ کی طرف سے تنگ آئے تھے اور اُٹھا پھرجانا
سے بیدل اور ہراسان ہو رہے تھے — اُنکی تمام فوج مین فقط نو ہزار آدمی
سنے ہے لوگ ایسے دشمن قوی کا جو دس گونہ زیادہ تھا اور زیر حکم ایسے تجربہ کار
جرنیلون کے کہ جسمیطرح کا اسباب اور کماسنا اس [illegible]

سکتے تہے — چونکہ دشمن کی فوج بہت تہی تو بادشاہ ہنری نے اپنی فوج درمیان
ایک تنگ جایکے دو جنگلو نمین جو ہر ایک جانب فوج کے تہا کہڑی کی اور اس جایے
مین صبر کرکے دشمن کے حملہ کا انتظار کیا — کونسٹیبل فرانس کا ایک فوج پر حکم رکہتا
تہا اور ہنری خود ایڈورڈ دیوک یارک کے ساتہہ دوسری فوجکی سردار مین تہا —
تہوڑیے عرصہ تک دونو فوجین حیران اور چپ چاپ ایک دوسرے کی طرف کہڑی
دیکہتی رہین اور اپنی قطار اور صف کے توڑنیمین ناراض تہین اسبا تکو ہنری نے دیکہہ
کر کہا کہ اے دوستون چونکہ دشمن لڑائی نہین شروع کرتا ہی تو لازم ہے کہ ہم شروع
کرین اور خدا ہماری مدد کریگا اسبات سے تمام فوج باواز بلند بڑہی مگر فرانس کی
فوج جوانمردی کے ساتہہ انکے پاس آنے کی منتظر کہڑی رہی — انگریزی
تیراندازون نے جو مدت سے اپنے فن مین مشہور رہتے تین فٹ کے لمبے تیر
اسقدر مارے کہ بڑی ہی خونریزی ہوئی — تب فرانس کے سوارون نے
ان تیراندازون کے نکالدینے کے واسطے آگے بڑہے مگر دوسو تیرانداز
نے جو اس دم تک کہات لگائے ہوئے پڑے رہتے یکایک اپنی گہات کی
جایسے نکل کر اُن پر ایسے تیر برسائے اور اسقدر اُن مین تفرقہ ڈالا کہ تیرانداز
اپنے تیر اور کمان پھینکر انمین دست بشمشیر ہوکے گہس گئے — پہلے فرانسیس
نے اُن حملہ کرنے والون کو ہٹا دیا کیونکہ وے بیماری سے بہت کمزور
اور ناتوان ہوگئے تہے مگر تب بہی انہون نے اپنی بہادری اور جوانمردی سے
عوض ناتوانی کا دیا اور اس سختی کے ساتہہ دشمن پر گرے کہ فرانس والون
کی فوج بہاگ گئی — غرض فرانسیس نے ہر ایک جگہ مین شکست پائی اور
چونکہ دے ایک بگ جایگہ جمع ہو رہے تہے اسلیے وے بہاگ

سکتے تھے اور نہ مقابلہ کر سکتے اُن کشتون کی نعشون سے میدان جنگ میں
پٹتے لگ گئے اسکے بعد جب کہ یہہ کشت وخون ہو چکا پیچھے سے ایک آواز آئی
یہہ آواز پیادون کے ایک گروہ کی تھی جو اسباب انگریزی کو لوٹتے تھے
اور اسکے پہریے والون کو قتل کرتے تھے — اسوقت ہنری نے معلوم
کیا کہ دشمن مجکو ہر ایک طرف سے گھیرے ہوئے ہے وہ اپنے قیدیون کے
رکھنے سے ڈر گیا کیونکہ وے اسکی فوج سے بہی زیادہ تھے — اسنے ایک
لئے مناسب جانکر حکم جاری کیا کہ ان سبکو قتل کر ڈالین مگر بروقت یقین ہونے
اپنی فتح کے بہت سے انمین سے تا بمقدور بچائے — اس ظلم نے اسکی
فتح کی شان کو بٹا لگایا مگر اس زمانہ کی تمام بہادری ایسے ہی ظلم سے شامل
تھی — اس لڑائی مین فرانس والون کے دس ہزار مارے پڑے اور
چودہ ہزار مقید ہوئے اور انگریزون کیطرف سے فقط چالیس آدمی کام آئے
— ملک فرانس اسوقت نہایت خراب حالتمین تہا تمام سلطنت مین سوا
گناہ قتل اور بے منصفی اور غارت گری کے کچھہ نہین نظر آتا تہا — برگنڈی کے
ڈیوک نے اورلینس کے ڈیوک کو مار ڈالا اور برگنڈی کا ڈیوک ولیعہد فرانس
کی بدذاتی اور دغابازی کے باعث مارا گیا — بادشاہ چارلس اپنی نالیاقت
اور کمزوری سے ہر ایک امر مین خاموش تہا ہنری نے آخرکار بزور فتح اور صلح
اپنے تئین وارث تخت کا کروایا — اس صلح کے عہد و پیمان یے تھے
کہ ہنری شاہزادی کیتہرین فرانس کیے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرے
اور بادشاہ چارلس بادشاہی مراتب اور لقب زندگی تک رکھے
اور ہنری وارث تخت کا مقرر ہو کر سلطنت کا بندوبست کرے

کرے اور فرانس اور انگلستان ایک ہی بادشاہ کے زیر حکم رہیں مگر اپنے علیحدہ علیحدہ قوانین اور حقوق رکھیں —

ہنری نے اس صلح سے اپنا مقام پارس میں اختیار کیا ان دنوں میں بادشاہ چارلس کا دربار بہت مختصر ہوتا تھا اور ہنری کا بہت بڑا — وائٹ سنڈی یعنی ایک ہفتوار کے روز دونو بادشاہ اپنی بیگموں سمیت تاج سر پر دھرے ہوئے ایک بڑی ضیافت میں ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوئے چارلس کی لوگ ظاہر تابعداری کرتے تھے مگر ہنری حقیقت میں سلطنت کرتا تھا — جب اسکی شان اور نمود کمال کو پہنچی تھی اور بادشاہت دونو ملکوں کی اسکے نامزد ہوئی تھی تب وہ ناہردے کی بیماری میں مبتلا ہوا جو نئے سو تین سال کی عمر میں اور دس برس کی حکومت کے بعد اسی مرض سے مرگیا —

باب ۱۸ ہجدہم

احوال ہنری ششم کا سنہ ۱۴۲۱ء سے ۱۴۶۱ء تک

ڈیوک بیدفورڈ کا جو نہایت دانا اسمر زمانہ کے بادشاہزادونمین سے اور ازمودہ کار تہا
دونو کونسل اور میدان جنگ مین بارہنت کیطرف سے محافظ انگلستان اور مذہب عیسوی
کا اور اول صلاح کار بادشاہ کا اسکی خود سالی تک جو صرف ایک برس کا ہی تہا
مقرر ہوا اور چونکہ فرانس کیطرف خیال سب کا لگا ہوا تہا تو اسنے اسی لئے اپنی طاقت دکہانے کا
اسولایت پر قصد کیا — ایک نیا انقلاب اسولایت مین ایسے سبون سے کہ جنکا بن
پڑنا اغلب تہا پیدا ہوا — یعنے درمیان گانو ڈومری می کے جو واکیولیرس کے
متصل ضلع لورین کی حدود پر ہے ایک گوار کی لڑکی ستائیس برس کی عمر کی جون اوآرک
نام رہتی تہی — یہہ لڑکی ایک چھوٹی سرائمین نوکر تہی اسنے اس غریب حالتمین
ایسے سخت کام کرنے اختیار کیئے تہے کہ جنسے بدن لڑائی کے لایق اور توانا ہوجاے
— وہ ابتک بہت نیک نام تہی اور کوئی علامت اسکی بلند ہمتی اور ارادون کی
ظاہر ہوئی تہی جو بعد ازان اس سے سرزد ہوئے — وہ اپنے ملک کے واسطے
نہایت غمگین تہی آخرش اسنے یہہ بہانہ کیا کہ میرے تئین خدا کی طرف سے پیغام ہوا ہے
اس بات پر وہ بروساکر بودری کورٹ گورنر واکیولرس کے پاس گئی اور اپنے
حال سے مطلع کیا کہ مین اپنے وطن کو خوفناک دشمنون سے ازاد کرواؤن گی —
گورنر مذکور نے پہلے تو اسکی بات کا یقین نکیا مگر آخر کو اسنے اسکے دعوے آزمانیکے
لئے چند آدمی اسکی ہمراہی مین فرانس کے دربار کو بہیجدیے اسوقت ضلع شنون مین تہا
وہ شاید فرانس کے احکام اسکے دعوے باطل سے خوب اگاہ
تہے مگر سب بدل وجان چاہتے تہے کہ کوئی ایسا سبب ہو کہ جسسے جاے

ہماری بہبودگی و ترقی ہو ویسے — اسیلئے یہہ مشہور کیا جون مذکورہ کو فی الحقیقت خدا کیطرف سیے پیغام ہوا ہی کیونکہ اسنے بادشاہ اور اسکے درباریون سیے اس حالت مین جبکہ بادشاہ کے پاس کوئی نشانی بادشاہی نہ تہی پہچان لیا تہا سوا ایسے اسکے چند اور خفیہ باتین جو صرف بادشاہ کو معلوم تہین اسنے کہدین بلکہ ایک تلوار کا حال کہ جسکو اسنے کبہی نہین دیکہا تہا سیٹ کیتیہے راین ڈی فایرباے کے گرجہ مین بتلا دیا — اسصورت مین جاہل لوگ اسکے دیکہنیے کے لئے تیار ہوئے وہ مریسے یا نو ملک مسلح ہوئی اور جنگی لباس مین ایک گہوڑیے پر سوار ہوکے لوگون کی نگاہ سیے گذری — ایسے روبرو فضلائے مدارس کے لایئے اُنہون نیے بہی اس فریب مین اسکی مدد کی — جبکہ اسطرح اسکی پیغمبری کی تیاریان بالکل پوری ہوچکین تب اُنکا دوسرا مطلب یہہ تہا کہ ایسے دشمن پر روانہ کرین — اس ایام مین انگریزی فوج نیے شہر اورلینس کو جو اخیر جائے پناہ چارلس کی تہی تسخیر کیا وہان یہہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ مکان جلد ہاتہہ لگیگا — جون نیے شہر مذکور کے محاصرہ کو اُٹہا دینے کا ارادہ کیا اور اپنے تئین زیادہ مشہور کرنے کو وہی معجزیے کی تلوار جسکو اسنے پیشتر کرجہ مین بتلائی تہی اپنی کمر سیے باندہی — اسطور اسنے مسلح ہوکر سپاہیون کو حکم دیا کہ وے سب اپنے گناہون کا پیش از روانہ ہونے کیے اقرار کرین تب اپنے ہاتہہ مین ایک علم الٰہی دکہلایا اور فتح کیطرف سیے تمام لشکر کی خاطر جمع کی — اسکے ایسے اعتبار سیے فرانس کی فوج کا دل بڑہا اس جہت سیے انگریزی فوج جو ظاہرا اہلکی حقارت کرتی تہی جبکہ اُنکی پیغمبری کے خوفون سیے بہت ڈرتی تہی اپنے ارادون مین کمزور ہوگئی محاصرہ بہی شہر مذکور کا جلدی سیے اُٹہہ گیا — ایکہ حصار اُٹہاتے کے بعد فرانسیسی کی فوج اب اُنکو دق کرنے لگی — فتح پر فتح نصیب ہوئی

اخر الامر فرانس کے بادشاہ نے بڑی دھوم دھام سے ضلع ریمز مین تاج پہنا کیونکہ یہہ بات جون نے کہی تہی کہ بادشاہ ریمز مکان مین تاج پہنایا جائیگا — اس شان پر فتح اور بہبودگی زیادہ ہوئین مگر چونکہ جون اپنے لشکر کی ایک جماعت کے ساتھہ شہر کمپین مین تہی جسکو اسوقت ڈیوک برگنڈی محاصرہ کر رہا تہا جسوقت کہ جون نے قلعہ مین سے دشمن پر حملہ کیا شہر کے گورنر نے دروازے قلعہ کے بند کر دیئے وہ تب مقید ہوگئی — ڈیوک بیڈفورڈ نے جسوقت اسکی گرفتاری کی خبر پائی فوراً ایسے سردار ویڈدم سے کہ جسنے اسکو اپنی قید مین رکہا تہا خرید لیا اور حکم دیا کہ اسکو ایک مضبوط قید خانہ مین مقید کرین — اس زمانہ مین بیوقوفی دونو مملکت کی اسقدر تہی کہ وے ہر ایک چیز کو جلدی سے یقین کر لیتے تہے — تہوڑا ہی سا عرصہ گذرا تہا کہ جون اپنی فتح کے سبب ایک ولی کی موافق سمجہی گئی تہی مگر مقید ہونے سے ایک جادوگر کی مانند خیال کی گئی لوگ یہہ خیال کرتے تہے کہ شیطان کہ جسنے اسکو یہہ چہوٹی اور خرقہ کی ایک دی تہی اس سے اب الگ ہوگیا ہی غرض اسکی رد بکاری رد لین مکانین ہوئی تہی اسپر گناہ بدعت اور جادو کا ثابت ہوا اسکو حکم زندہ جلایا جانے کا صادر ہوا تعمیل اس حکم شدید کی بڑی بیرحمی اور رنج کے ساتہہ ہوئی — مورالگنیزی اسوقت بالکل لایق نادرسی کے تہے اور شہر پاریس کا انگریزون کے تصرف سے ایک مرتبہ پہر خارج ہوگیا — فرانس والون نے اپنے مکانات لے لئے چند سال کے عرصہ مین تمام فتحون مین سے جو فرانس مین ہوئین تہین اب صرف کلیس انگریزون کے قبضہ مین رہ گیا تہا اور یہہ ایک خزوی عوض تہا اس خونریزی اور نخیر کا جو اس ولایت کے واسطے صرف ہوا تہا — لیکن چونکہ بادشاہ

بادشاہ ہنری کی اسوقت نابالغی تھی بخوبی ظاہر ہوئی اور لڑائی بیگانہ ملکون کی موقوف ہوگئی تو لوگ اپنے ملک کے جھگڑے مین طیار ہوئے اور وہ فتنہ جو بہبودگی اور فتح کے زمانہ مین سویا ہوا تہا اب پھر جاگا — لیونیل کی اولاد مین سے جو ایک بیٹا ایڈورڈ سیوم کا تہا رچ ارڈ ڈیوک یارک کا تہا اور ہنری چہٹا جان گانٹ کی اولاد سے کہ وہ بہی ایک چہوٹا بیٹا اسی بادشاہ کا تہا اس سبب سے حق تخت نشینی رچ ارڈ کا صاف بادشاہ ہنری کے حق پر زیادہ تہا تو رچ ارڈ نے اسوقت کو مفید اپنے مطلب کا خیال کیا — ڈیوک مذکور کی فوج کے نشان سفید گلابی ہے اور ہنری کی فوج کے نشان سرخ ان دو قسم پھولون کے نام سے جھگڑا طرفین کا مشہور ہوا جسکے سبب اغلب تہا کہ تمام سلطنت خون مین ڈوب جاتی — درمیان اُن فریادون کے جو گورنمنٹ کی نارضامندی کے باعث وقوع مین آئی تہین بعضی انمین ایسی تہین کہ جنسے سرکشی ظاہر ہوئی خصوص وہ سرکشی کہ جسکا سردار جان کیڈ تہا اور جسنے بڑی جو نکہون اُٹہائی تہی — یہہ شخص ایک باشندہ ائرلینڈ کا تہا اور گناہون کے سبب لاچاری سے فرانس مین بہاگ گیا تہا مگر جب وہ وہان سے پھر آیا اسنے لوگون کو جھگڑے اور فساد پر برباد دیکھا اسی لئے اپنا نام مورٹی مر رکھا اور بیس ہزار آدمی ضلع کینٹ سے لیکر دارالخلافت کیطرف گیا اور بلیکہیتھ مین مقام کیا — بادشاہ نے اس حال سے مطلع ہوکر ایک پیام بہیجا کہ اُنکے مسلح ہونیکا کیا سبب ہے کیڈ نے انکی طرف سے جواب دیا کہ ہمارا ارادہ بدذات مشیرون کے سزا دینے کا ہے اور لوگون کے درد دکہہ کو مٹانا چاہتے ہین — لیکن چند بڑے کام کرنے کے سبب اور شہر والون سے لڑنے کے باعث اسکے بہتیرے لوگ اُس سے الگ ہوگئے وہ روچسٹر مین

چلا گیا اور وہ چاہتا ہو کر اکیلا کینٹ کے جنگلو نمین بھاگا پھرا آخرش ایک اشتہار
با انعام اسکی گرفتار کے جاری ہوا وہ پکڑا گیا اور قتل ہوا —
اس اثنا مین ڈیوک یارک نے ان فسادون کی خفیہ مدد کی اور لوگون کیطرفداری
کرنے کے بہانہ سے تاج لینے کا ارادہ کیا مگر سبب اپنے ہی بعض مشکون کے
تھوڑے عرصہ تلک اسکے حاصل کرنے سے محروم رہا — جو چیز کہ اسکے
فریب و دغا سے نہ بن پڑی سو امر ناگہانی نے کر دکھلائی — یعنے بادشاہ بیمار
ہو گیا اسکی بیماری اسقدر زیادہ ہو گئی کہ وہ سلطنت کے کاروبار نکر سکا ڈیوک
مذکور لفٹنٹ اور مدد گار سلطنت کا مقرر ہوا اور پارلیمنٹ کو جمع کرنے کا اختیار اسکے نام پر
مقرر کیا گیا — اسطرح اسنے حکومت حاصل کی اور تھوڑے عرصہ تلک حکم
کرتا رہا مگر تھوڑے روز بعد بادشاہ نے بیماری سے بالکل صحت پائی اور جو
خرگوشون سے بیدار ہو کر یہ تعجب دیکھا کہ میری تمام حکومت اور اختیار چھین لیا ہے
— ہنری نے ضلع انجو کے حاکم کی لڑکی سے جسکا نام مارگریٹ تھا
شادی کی تھی چونکہ یہ عورت عقل مردانہ اور سمجھ دلیرانہ رکھتی تھی تو بادشاہ
کو زبردستی اسنے میدان جنگ کو روانہ کیا جہان طرفین کی فوجون مین ایک لڑائی
واقع ہوئی یارک والون کی فوج فتحیاب ہوئی — بادشاہ زخمی ہوا
اور ایک پوشیدہ جگہ مین جا کر چھپا مگر وہان سے وہ پکڑا یا افواج ظفریاب نے
اس سے با ادب اور بزرگی سلوک کیا وہ اس حالتمین بہت خوش و خورم
معلوم ہوتا تھا مگر تب بھی مارگریٹ نے ایک مرتبہ پھر اسکو اسکے حق اظہار
کرنے کو برپا کیا — دونو فوجین بلور یہ مین جو سیفورڈ شائر کے کنارہ پر
ہی مقابل ہوئین یارک والون کی فوج نے تھوڑا سا فائدہ حاصل کیا مگر

گلوسسٹر اینڈ روتر ولوپ جو ڈیوک یارک کیطرف سے ایک جمعیت جہاندیدہ سپاہیون کی پر اختیار رکھتا تہا اپنے آدمیون کو لیکر بادشاہ کی طرف چلا آیا اسبات سے تمام فوج یارک کی متنر تبر ہو گئی دو سے دن بدون لڑنے کے علیحدہ ہو گئے — اور تیسری لڑائی ہوئین جسمین کبہی اسطرف اور کبہی اسطرف فتح ہوتی تہی — ایکمرتبہ تو ملکہ مارگریٹ ظفریاب ہوئی اور پہر جلاوطن ہو گئی دیکفیلڈ گرین کی لڑائی سے جسمین ڈیوک یارک کا مارا گیا تہا اسکا نصیبہ چمکا — لیکن ارل واروک کا جسنے یارک کی فوج کا حکم اختیار کیا تہا نہایت نام آور جرنیل اوس زمانہ کا تہا بڑا محتی اور سیانہ اور بہادر اور میدان جنگ مین بہی بہت ہوشیار تہا اور ملکہ مذکورہ کو بدرجہ اتم ناپسند کرتا تہا — وہ ایک فوج پر کہ جسمین وہ حکم فرما تہا قیدی بادشاہ کو اپنے ساتہہ رکہتا تہا تاکہ وہ حرکتین جو اس سے صادر ہوان جائز لئی جاوین — لین گلوسٹر کی افواج نزدیک آنے سے وہ اپنے لشکر کو جسمین ایک گروہ لنڈن والون کا تہا اور اسکی طرفداری دل وجان کرتے تہے لیگیا اور ملکہ مذکورہ سے سینٹ البنز مین لڑا — اس لڑائی مین اسنے شکست پائی دو ہزار کی قریب یارک کی فوجمین سے مارے گئے بادشاہ پہر اپنی فوجمین آگیا جہان لوگ اسکا بظاہر ادب کرتے تہے مگر حقیقت مین بے عزت جانتے تہے — اُسی عرصہ مین ایڈورڈ ڈیوک یارک مرحوم کے بڑے بیٹے نے اُن نقصانون کا جو اسکی فوج نے چند روز ہوئے اٹہائے تہے درست کرنا شروع کیا اور یارک والونکا دل بڑہایا — یہہ شاہزادہ شروع جوانی مین خوبصورتی اور بہادری اور نیک اطواری کے واسطے بہت مشہور تہا وہ باقی وارک کی فوج کو ہمراہ لے کر لنڈن کی طرف روانہ ہوا اور مارگریٹ کو مجبور کر کر بٹہا دیا اور شہر مین داخل ہوا لوگون نے اسکی بہت سی خریف کی —

اسنے لوگون کی رضامندی اپنے سے معلوم کرکے خیال کیا کہ یہ وقت تاج و تخت کے دعوے کے لئے خوب ہی اور اسکے دوست وارویک نے سیٹ جان کے لوگون کو میدان مین جمع کرکے یہ تقریر بیان کی کہ حق سلطنت کا ایڈورڈ کو پہنچتا ہی اور لین کیسٹر کا خاندان زبردستی سے بغیر اثبات اپنے حق کے اسپر متصرف ہوا ہی — آخرش دونو فوجین شہر ٹون کے متصل جو ضلع یارک مین ہی سلطنت کے دعویکا انفصال کرنے کو مقابل ہوئین اور اس دھوم کی لڑائی سے انگلستان بہت ویران ہوگیا — جبکہ ایڈورڈ کی فوج حملہ کیا چاہتی تھی تب ایک بڑی بوچھاڑ برف کی دشمن کی فوج کے منہہ پر اسقدر گری کہ انکو اندھا کر دیا اور ایک ہی حملہ سے ایڈورڈ کی فوج فتحیاب ہوئی — ایڈورڈ نے احکام جاری کیئے کہ بھگوڑون کو پناہ نہ لینے دین اس لڑائی مین ایک خونریز لڑائی پیدا ہوئی جسمین چالیس ہزار آدمی کی قریب لین کیسٹر کے مارے گئے — غرض بوڑھا کمبخت ہنری پکڑا گیا اسے بڑی ہی بیادبی کے ساتھہ لندن مین لیجاکر ٹور مین مقید کیا ملکہ مارگریٹ نے سلطنت مین سے بھاگ کر اپنے باپ کے پاس فلینڈرز مین پناہ لی — ایڈورڈ اب وارویک کے وسیلہ سے تخت نشین ہوا یا امن و امان فرمانروائی کرنے لگا سب لوگون نے اور پارلیمنٹ نے اسے بادشاہ قبول کیا — اسنے عیش و عشرت کرنی شروع کین عیاشی اور بیرحمی اسکے دربار مین بہت ہوئین — وہی محل شاہی جسمین ایکدن کوئی کام ظالم کا ہوتا تھا تو دوسرے روز تماشہ اور ناچ ہوا کرتا بادشاہ آج ایک عورت پر عاشق ہوتا اور دوسرے دن اسکو مار ڈالتا — ارل وارویک نے اسکو نصیحت کی کہ یہ حرکات نامناسب اور ناپسند ہین لازم یہ ہی کہ [illegible] کرین وہ بادشاہ کے فرمان کی بموجب فرانس مین بادشاہ

بادشاہ کی شادی بونا سیوائے کے ساتھ کرنے کو گیا اور اسی سے اسکی شادی
ٹھہرائی — مگر جب کہ اس شادی کا قول و قرار ہو رہا تھا تب بادشاہ
سے وارویک نے کہا کہ تم کو یاد ہوگا کہ جب سے اسکو بڑی بہن پڑ گئی تھی اور نہ بردستی یا
نہو کہ تم نے شادی کر لی تھی — اس بات سے بادشاہ کو نہایت غصہ ہوا بادشاہ
نے لیسٹر کو نہایت ملامت کی اور کہا کہ تم نے اسکے رنج کو اور بھی بڑھایا — چونکہ
وارویک بہادر اور ہوشیار تھا اسلیئے عوض لینے پر تھا بہادر اور ایڈورڈ کے خلاف
ایک ایسی سازش بنائی کہ وہ ملک چھوڑ کر بھاگ گیا اور بادشاہ کو قید خانہ میں
سے چھوڑ کر تخت پر بٹھلایا — ایک پارلیمنٹ طلب کی جسنے بادشاہ ہنری کا درجہ منظور
کیا اور ارل وارویک نے لوگوں سے لقب لیا کنگ میکر کا یعنے بادشاہ کا بنانے والا
پایا — لیکن ایڈورڈ کے طرفدار اگرچہ لاچار ہو گئے تھے تب بھی بالکل غارت
نہوئے تھے — باوجودیکہ ایڈورڈ ہولینڈ میں جلاوطن تھا تو بھی بہتیرے طرفدار
ولایت میں رکھتا تھا نو ہیڈن کی غیر حاضری کے جہ لشکر کی ایک جمعیت سے کہ جسکو
ڈیوک برگنڈی نے بخشا تھا مدد پاکر ایڈورڈ بریون سپرمین جو ایک شاہ میں ہی
وارد ہوا — اگرچہ پہلے اہل ولایت اسکی بے پرواہی سے پیش آئے مگر اسکے
لوچ کے وقت اسکی فوج اور طرفدار اسکے حلم اور غربت کے باعث زیادہ ہو گئے
— شہر لنڈن کے لوگوں نے اسکے دروازے کھولدیئے اور ہنری کو پھر
تخت سے معزول کر کے اسکی پہلی ہی جا — یعنے قید خانہ میں بھیجدیا —
اب کوئی تدبیر اسکے سوائے وارویک کو نہ بن آئی کہ ایک بڑی لڑائی سے اپنے تئیں
واندیشہ کے دور کرنے کے لڑتا — غرض نصیبہ ایڈورڈ کا غالب آیا —
دونو فوجیں بارنیٹ میں مقابل ہوئیں لین یسٹر کی فوج نے شکست پائی وارویک

خود ایک منتخب گروہ لشکر کا جہان خوب لڑائی ہو رہی تہی دشمنون مین سے گیا اور مجروح ہوکے گر پڑا۔ جب ملکہ مارگریٹ نے خبر دلاور وارک کی موت اور بالکل غارت اپنی فوج کی سنی تو نہایت مغموم ہوئے روویا اور بولیدکی خانقاہ مین جو شایر من ہی گوشہ گزینی اختیار کی وہان تہوڑے سے نئے دوست اسکی مدد کے واسطے پیدا ہوے یوڈرارل ہمپروک کا کورٹنی ارل ڈیونشایر کا لارڈ و نیلوک اور لارڈ ہنٹ جان نے معہ اور امیر و امرا کے ملکہ مذکورہ کو اسبات کی نصیحت کی کہ امید فتح اور بہبودگی رکہنی چاہئے اور ہم سب مرتے دم تک تیرے ساتہہ ہین ۔ ملکہ موصوف انگلستان کے ہر ایک ضلع مین لڑای لڑی مگر ٹیوکسبری پارک کی اخیر لڑائی تہی کہ جسمین اسکے ارادون کا ختم ہوگیا ۔ ڈیوک سمرسیٹ کا اسکی فوجکا سردار تہا یہ شخص اسکے تمام خون مین شریک تہا اور ہمیشہ اسکے مقدمہ مین موجود رہتا تہا ۔ یہ سردار نہایت شجاع اور فیاض و خوش خو مگر بے باک اور سینہ زور بہی تہا ۔ جب کہ ایڈورڈ نے پہلے اسپر اسکی فوج مین حملہ کیا اسنے بادشاہ کو ایسی بہادری سے ہٹا دیا کہ دشمن بے اختیار ہوکر پیچہے پہر گئے ڈیوک مذکور نے اپنے مغلوب جانکر اسکا پیچہا کیا اور لارڈ ویلوک کو حکم دیا کہ اس حملہ مین وہ بہی مدد کرے ۔ لیکن بدقسمتی یہہ ہوئی کہ اس لارڈ مذکور نے اسکا حکم نمانا اور لشکر سمرسٹ کا دشمن کی فوجکی کثرت سے مغلوب ہوگیا ۔ اس ضرورت کے وقت مین ڈیوک مذکور اسبات کے دریافت کرنیکے بعد کہ بالکل شکست ہوگئی ہی نہایت خفہ ہوا اور ویلوک کیطرف غصہ سے دیکہا کہ اسنے میرا حکم نہ مانا اور جب چاہئے کہ اسنے اپنی فوج کہڑی کی تہی ایک تہوڑی دیر ٹہہر کر زیادہ بہی غصہ ہوا اور ایک تبر دستہ لیکر لارڈ مذکور کے مغز پر ایسا مارا کہ اسکا

اسکا پیچھا باہر نکل پڑا — بعد لڑائی کے ملکہ اور شاہزادہ کو گرفتار کر کے
ایڈورڈ کے حضور مین لائے — وہان شاہزادہ بڑی شان و [illegible] جمعی سے فتحیاب کے
روبرو آیا ایڈورڈ نے اسسے [illegible] سے پوچھا کہ کیون تو نے انگلستان پر ایسی
دست اندازی سے اجازت کی تہی شاہزادہ نے اپنی بدبختی پر کچھ خیال نکیا بلکہ اپنے
خاندان حالی پر نظر کر کے جواب دیا کہ مین اپنے باپ کی سلطنت مین اسکی اور اپنی
تکالیف اور رنج کے بدلہ لینے کو آیا ہون — ایڈورڈ نے اپنے لوہیکے داستانہ سے
اسکے مُنہ پر طمانچہ مارا یہہ ایک اشارہ زیادہ تر بیرحمی کا اسکے واسطے تہا یعنے ڈیوک
گلاسٹر ڈیوک کلیرنس وغیرہ نے مانند حیوانات درندون کی اس جوان شاہزادہ
نہتے کو خنجرون سے ہلاک کیا — بادشاہ ہنری جو اتنی مدت سے بیکسون کی مانند
تمام ان حادثون کو نا صبر دیکھہ رہا تہا زندہ رہنے کے قابل نہین معلوم ہوتا تہا —
گلاسٹر کے ڈیوک نے جو بعد ازان رچرڈ سیوم کے لقب سے بادشاہ مقرر ہوا
اسکے کمرہ مین جاکر اسے سوتے کو مار ڈالا — تمام قیدیونمین سے ملکہ مارگریٹ
کے سوائے کوئی نہین بچا — وہ اس امید سے بچائی گئی تہی کہ فرانس کا بادشاہ
اسے روپیہ دیکر چہوڑا لیوگا ایسا ہی ہوا کہ فرانس کے بادشاہ نے پچاس ہزار کرون
نام سکہہ انگلستان کے ملکہ موصوفہ کی مخلصی کے لئے دیئے — یہہ عورت عجیب اپنے
خاوند کے واسطے بارہ لڑائیان لڑی اور اسکے بہتیرے دوست واقربا اور [illegible]
بیچارہ اسکے ماتہے ہی مرگئے وہ چند سال بعد فرانس مین مرگئی اسکے بہادری اور
تکالیف کے سوائے جو اُسنے انتہائی تہین اسمین اور کوئی چیز قابل رحم کے نہ تہی

باب نوزدہم

ایدو ۔ پچھترم

اب ایدو اپنے بڑے دشمنون سے خاطر جمع کرکے ان چھوٹے حریفون کو سزا دینے لگا انمین پہلا سیبان دیکرانکا اسباب قرق کیا اور اپنے مصارف مین لایا جبکہ وہ لوگون کی اپنی دہشت دلا رہا تہا اسیوقت مین بڑی عیش وعشرت مین بہی مصروف رہتا اسیکے دربار والے اسپر حیاشی کی باتون پر بہر پاکرتے تہے اور آپ کہ وہ بہی اسمین شرکت رکہتے تہے اور پادری بہی اسکے گناہون کو معاف کرنیمین راضی رہتے ۔ القصہ بڑے بڑے گناہ اسقدر پہیل گئے کہ گناہ بیکار ہی اور حرامکا لوگ ایک بہت چہوٹی خطا سمجہتے تہے اسکے حرم مین تورنامی ایک سوداگر کی بیٹی تہی یہہ عورت اگرچہ خوبصورت اور نیک فہم تہی مگر اسمین نیکیت نہی کہ ایسے حسین بادشاہ کے دم مین نہ آتی ۔ بادشاہ کی بیرحمی اسکے اور ظلمون سے جو اسکے بہائی پر ہوئی تہی نہایت مشہور ہے ۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک روز طامس بروٹ کی جراگاہ مین جو اسکے بہائی کا ایک دوست تہا ایک سفید بارہ سینگا کو مارا یہہ جانور مالک کا بڑا عزیز تہا ۔ بروٹ نے اسکے مرنے سے حزین ہوکر اور غصہ مین آن کے کہا کہ اُس جانور کے سینگوں اس شخص کے پیٹ مین گہسیڑ دیوے کہ جسنے بادشاہ کو اسکے مارنے کے واسطے صلاح دی تہی ۔ اسس زبانی جزوی خطا کے لئے بروٹ کی رہنمائی دریش ہوئی اور

اور اسے تائی برن مین قتل کیا — بھائی بادشاہ کا ڈیوک گلیرنس اپنے دوست کے قتل ہونے سے مغموم ہوکر اپنے بھائی کو سخت و سست کہنے لگا اور حکم کی بے منصفی سے بہت فریاد کرنے — بادشاہ اپنے بھائی پر اسکی گستاخی سے نہایت خفہ ہوا اور کچہری امرا کے سامہنے ایسے الزام لگایا اور آپ خود اسکا مدعی ہوکر ہوس مذکور مین آیا — اُن عذر کے وقتون مین ہر ایک تقصیر کی جسکو امیر زبردست لوگ کونسل مین پیش کرتے تہے سزا سنگین ہوتی تہی اسی لئے ڈیوک مذکور گنہگار ثابت ہوا اسے اسبات کی اجازت ہوئی کہ جسطور مین وہ مرنا چاہوے اسمین قتل کیا جاوے غرض اسنے لوڈرک انار ایک شراب کے پیپہ مین جسے میمزی کہتے ہین ڈبو دیا اسواسطے کہ یہہ ڈیوک موصوف اسقسم کی شراب کو بدل و جان چاہتا تہا — ہرچند کہ اس بادشاہ کی سلطنت مین ظلم و ستم بہت سے ہوئے مگر وہ سلطنت تہوڑے دنون تلک رہی جبکہ وہ بادشاہ فرانس کی لڑائی کے واسطے تیاری کر رہا تہا سب بیمار ہوگیا بیالیس برس کی عمر مین مرگیا اسنے تیئیس برس اس حساب سے کہ جسوقت سے بادشاہ ہنری قید خانہ مین مارا گیا تہا فرمان روائی کی —

باب بستم

ایڈورڈ پانچوین کا بیان سنہ ۱۴۸۳

ڈیوک گلاسٹر کا جو بادشاہ مرحوم کے دو نہیٹون کے لئے اور سلطنت کا نگہبان

مقرر ہوا تہا اُن دونو شاہزادوں کو ٹوور مین لیے گیا — اور انہین وہان
مقید کر کے یہہ اظہار کیا کہ یہ دونو لڑکے بادشاہ مرحوم کے حقیقی بیٹے نہین
ہین اور تہوڑے ہی عرصہ مین ہرج اور مرج کے حیلون سے بڑے لڑکے ایڈورڈ کی تخت نشینی کا
دن نکالدیا — پہر اسنے لارڈ ہیسٹنگ کو مارڈالنا چاہا اسلیئے وہ جانتا تہا کہ یہہ
شخص شاہزادہ ایڈورڈ کی طرفداری مین ہے — لارڈ موصوف کو
[illegible] ٹوور کے اندر طلب کیا اور آب چین بہرا اور لب کانپتا اور منہہ
پیلا کر مین آیا اسکے چہرہ سے آثار ملالت اور محن کے معلوم ہوتے تہے —
تمام [illegible] تہوڑی دیر تک چپ چاپ رہے اور ایک دوسرے کی طرف
[illegible] کوئی خطرناک کم بختی واقع ہوگئی — اسنے کونسل کے سامنے اپنا بازو
برہنہ کر کے اور سوکہا ہوا دکہلایا اور کہا جین شور اور اسکے رفیقون نے یہہ حرکت
[illegible] جادوگری ہی اسبات پر لارڈ ہیسٹنگ نے کہا کہ اگر انہون نے ایسا کام کیا
[illegible] سزا کے لایق ہین — محافظ سلطنت نے جواب دیا کہ تو مجکو اگر
[illegible] ساتہہ جواب دیتا ہے — مین جانتا ہو کہ انہون نے میرے مارڈالنے
[illegible] کیا ہی خصوص تو اے دغاباز اس گناہ عظیم مین شریک ہے — اسنے تب
[illegible] دونو ہاتہہ مارے کہ دونہین کمرہ مسلح آدمیون سے بہر گیا — اور کہا
[illegible] جین تجکو نمک حرامی کے باعث گرفتار کرتا ہون یہہ کہکر اسیوقت اسے
[illegible] کر دیا — تب محافظ مذکور نے جواب دیا کہ سینٹ پال کی قسم کہاکر
[illegible] سر کٹا ہوا نہ دیکہون گا تب تک کہانا نہ کہاؤنگا — ہیسٹنگ
[illegible] ہی وقت اسکو سپاہی صحن مین آکے ٹوور کے گرد [illegible] لگے اور ایک
[illegible] کے کندہ پر جو راہ مین پڑا ہے اتہا اسکا سر کاٹا — بعد ازان جین شور بادشاہ

بادشاہ مرحوم کی بیگم پر اسکا غضب صادر ہوا — یہہ بدنصیب عورت ایسی دشمن غریب تہی کہ اسکا کچھہ بہی زور نہین اُوٹہا سکتی تہی مگر چونکہ اسپر اسکو سخت کا الزام لگایا تہا جس بدنامی سے وہ بیگناہ تہی تو اسنے اُن گناہون کے لئے ایچ ڈوچیس جنکی وہ حقیقت مین مستحق تہی — جین شور ایک نہایت گرانی تہی اور مسٹر کے کوچہ مین رہتا تہا کسی باعث سے اپنے خاوند کو چہوڑکر بادشاہ ایڈورڈ کی پاس رہتی تہی باوجود اسکے کہ بادشاہ کا دربار نہایت خراب تہا مگر یہہ عورت بیحد نیک تہی — یہہ الزام کسی نوع سے انکار نہین کیا جاسکتا تہا اس فیصلہ کے ثبوت ہونے کے بعد اسکو فتوا اسطرح کا ہوا کہ وہ برہنہ پا شہر مین پہرے اور ایک روشن بتی ہاتہہ مین لیکر روبرو ہزارون تماشہ بینون کے سفید چادر اوڑہکر سینٹ پال کے گرجہ مین جاکر توبہ کرے — اس فتوے کے بعد وہ چالیس برس سے زیادہ جی اور بڑی معلی مین مرگئی — القصہ جیسا فیصلہ مذکور نے آفتاب نہایت کی جو اسنے اتنک پہنی تہی دوڑکر اور بادشاہ مرحوم کے دو نوٹ ہزارون کا نکالکر اسکے بدلے لڈمہ ہونے کے تاج و تخت کا دعوا کیا — اسنے پیشتر سے ڈیوک نارتھمبرلینڈ کو جو نہایت مستعد اور زبردست شخص سلطنت مین تہا رشوت دیکر اور اسکی انتہا کی بیہودگی کا اقرار کرکے اپنی طرف ملالیا — اس بدمذکور نے اسلئے تمام لارڈون اور مشہور لوگون کو دم دلاسا دیکر سینٹ پال کے مین جمع کیا اور رضامند کیا اسکے سب ہمراہیون نے باواز بلند کہا کہ خدا کرے بادشاہ رچرڈ مدت تلک جیتا رہے — بعد ازان میئر اور الڈرمین تاج لیکر رچرڈ کے پاس حاضر ہوئے اور تاج اسکو دیدیا کیا اسنے بظاہر بیپرواہی سے اسے قبول کیا

باب ۲۱ دیکم

رچ ارڈ سیوم ۱۴۸۳ سے ۱۴۸۵ تک

ایک گناہ سے دوسرا گناہ پیدا ہوتا ہے مصنف دغا بازسے روگردان ہوتا ہے اور جو شخص کہ حق تلفی کرتا ہے اسکو پاسکے اپنی بڑی مہمانی کرے — جسوقت کہ رچ ارڈ تخت نشین ہوا تو تو در سے کو نرکو نسن نمون کے احکام بھیجے کہ دونو شاہزادون کو مار ڈالے مگر اس شجاع شخص نے جسکا نام بریکن بری تھا نہایت مسکینی سے جواب لکھہ بھیجا کہ مین بے گناہ ہون کو نہین مار سکتا ہون — سر جیمس ٹرل نے اس ترسناک کام کو انتخاب کیا اور گورنر کو حکم بھیجا کہ ایکرات کے واسطے کنجان قلعہ کی کنجی دے دیوے — ٹرل سیفرد ڈن اور فورسٹ کے ساتھہ رات کیوقت اس کمرہ مین جہان دونو شاہزادہ تھے آیا اور انہون بیدادون کو اس کمرہ مین بھیجکر آپ باہر کھڑا رہا اور انسے کہا کہ اپنا کام بجالاوین — شاہزادون کو سوتا ہوا پلنگ پر پایا انہون نے انکے دم کو گھونٹی اور تکیون کے ساتھہ کھوٹ کر انکی برہنہ نعشین ٹرل کو لاکر دکھائی اسنے حکم دیا کہ انہین زینہ کے نیچے جہان ایک ڈھیر پتھرون کا پڑا ہوا تھا دبا دیوین — لیکن جب وہ اسطرح اپنی حکومت مقرر کر رہا تھا بکنگھم جسنے اسکو تخت پر بٹھلایا تھا اور بادشاہ نے اسکو اُن زمینون کے لئے جو قرقی مین ای تھین اسکی درخواست کو انکار کر کے ندی تھین نہایت ناخوش ہوا — اسنے اسیواسطے تھوڑے سے آدمی ولایت ویلز مین بھرتی کیئے اور جلدی کوچ

کوچ کر کر کلاسٹر کی طرف روانہ ہوا جہان دریاے سیورن سے عبور کرنا
تھا کیا — اسوقت یہہ دریا ایسے طغیانی پر تہا کہ ہر ایک طرف اس ولایت
کے ڈوب گئی تہی یہانتک کہ بلند پہاڑون کی چوٹیان بہی پانی سے ڈہک گئی تہین
— یہہ طغیانی دس روز تلک رہی اس عرصہ مین فوج بکنگہم کی جسمین خاص لوگ
ویلز کے تہے نہ تو دریا سے عبور کر سکے اور نہ غلہ بہم پہنچا سکی دیے اسلیئے لاچار
ہوکر پراگندہ ہو گئے اور رائتے پہر گئے باوجود اسکے کہ ڈیوک مذکور نے انکے
ٹہرانے مین کوشش کی — اس بیکس حالت مین ڈیوک نے تہوڑے تامل کے
بعد بے نسٹر کے گہر مین پناہ لی یہہ شخص ڈیوک کا نوکر تہا اور اسنے بہت سے انعام
واکرام اسکے گہرانے سے حاصل کئے تہے مگر ایک بڑے انعام کی طمع سے
جو ایک ڈیوک مذکور کے سر لانے کے لئے مقرر کیا گیا تہا اسنے اسے شریف پیشہ
سرف کے حوالہ کر دیا ڈیوک ایک پیادہ کے بہیس مین تہا وہ اسکو گرفتار کر کے
سیلسبری کو لیگیا اسکی وہان جلد روبکاری ہوئی اور فتوا پانے کے بعد قتل کیا
گیا — خبر ای کہ ارل رچمنڈ انگلینڈ مین آنے کی تیاریان کر رہا اور تاج و تخت
کا دعوا رکہتا ہے — رچ ارڈ یہہ نہین جانتا تہا کہ اُس حریف کو کونسی طرف
مین پاویگا لاچار نوٹنگہم مین جو سلطنت کے قلب مین ہی ٹہہر رہا اور دشمن کے
مقابلہ کرنے کی جست وجو کرنے لگا — چند روز بعد ارل رچمنڈ نے
جو جان گانٹ کی خاندان مین سے تہا تاج کا دعوا کیا — ایک مدت سے
خاندان بارک کی اسے ناپسند کرتی تہی اسی لئے وہ سلطنت کو چہوڑ کر
ناچار چلا گیا تہا لیکن اب اسنے دریافت کیا کہ بادشاہ کو سب لوگ ناپسند
کرتے تو وہ ہارفلوئر سے جو نورمنڈی مین ہی دو ہزار آدمی اپنے ساتہہ لیکر

روانہ ہوا اور چھ دن کے دریائی سفر کے بعد ملفورڈ ہیون مین جو بیچ ویلز کے ہی وارد ہوا کسی نے اسکا سامنا نکیا — جسوقت پہنچنے کی خبر حضور مین ہوئی تو اسیوقت رچ ارڈ جو فقط بہادری اور عزم سپاہیانہ رکھتا تہا دشمن کا مقابلہ کرنے کو برسر جنگ مستعد ہوا — سر طامس پولشیر سر والٹر بنگر فورتہ فیلڈ اور چند اور لوگون سے رچمنڈ مدد پاکر چھ ہزار آدمی کے ساتھ میدان جنگ مین گیا اور چند ہی روز کے عرصہ مین دونو فوجین بوسورتہ فیلڈ کے نزدیک ائین جہان لڑائی چالیس برس سے زیادہ ایسی سختی سے جاری رہی کہ تمام ملک خون سے غرق ہوگیا آخرش رچ ارڈ لڑائی مین مارا گیا اور رچمنڈ ہنری ساتوین کے لقب سے تخت پر بیٹہا —

باب بست و دویم

احوال ہنری ساتوین کا

سنہ ۱۴۸۰ سے ۱۵۰۹ تک

بروقت اور تخت نشینی کے ہنری نے شاہزادی ایلزی بتہ بادشاہ ایڈورڈ چوتہے کی بیٹی سے شادی کرکے فوائد اور اغراض دونو خاندان یارک اور لین کیسٹر کی ایسے منجمد کردئے کہ اسوقت سے ائندہ کو انمین فرق نہو سکا

نہو سکا بہت سی کمبختیان بادشاہان سابق کی افلاس کے باعث جو فیاضی اور عیاشی واقع ہوئی تہی پیدا ہوئین — ہنری نے دریافت کیا کہ خوف زر سے میری حکومت بالاستقلال ہو سکتی ہی اسلیئے اسنے تمام مال ومتاع مقرر اپنے دشمنون کا جمع کیا اور اسمین سے مکفایت خرچ مین لاتا — اور اپنی شادی کے بعد تمام اُن گناہ گارون کو جو مغفرت چاہتے تہے معاف کیا مگر لوگ لڑائی خانگی سے ایسے فتنہ انگیز اور مفتری ہو گئے تہے کہ کوئی گورنر انکو مطیع نہین کر سکتا تہا اور نہ کوئی بادشاہ انہین خوش اور راضی یہان تک کہ اگر ایک سرکشی دب تی تہی تو فورًا دوسری اٹہتی تہی —

ضلع اوکسفورد مین رچرڈ سائمن نامے ایک یادری رہتا تہا وہ نہایت چالاک اور بیباک تہا اسنے لیمنت سمنل کو جو ایک نان بائی کا بیٹا تہا تربیت کرکے اسکے تئین ارل وارک مشہور کیا یہ ارل مذکور ڈیوک کلیرنس کا بیٹا تہا اور جسکا ذکر اوپر ہوا ہی کہ وہ شراب کے پیپہ مین ڈبویا گیا تہا — مگر چونکہ اس مفتری کو اپنی ولایت مین ظاہر کرنا مناسب نجانا تو اسکو ایرلینڈ مین لیے گیا — اس صورت مین بادشاہ سمنل نے لارڈ لوویل اور چند اور ناراض امیرون کے ساتہہ شامل ہو کر انگلینڈ مین جانیکا ارادہ کیا وہ لینکے شائر مین وارد ہوا وہان سے یارک کیطرف اس امید پر کوچ کیا کہ تمام ملک میرے شریک ہوگا — لیکن اس خیال سے وہ مایوس رہا کیونکہ لوگ ایسے گروہ مین شریک ہونا ناپسند کرتے تہے کہ جسمین جرمنی اور ایرلینڈ کے آدمی تہے اور بادشاہ کی دہشت سے چپ چاپ رہے بلکہ بادشاہ کی مدد کرنے پر مستعد ہوئے — ارل لنکن نے جسکو فوج سخرف کا اختیار کل تہا

جلدی اس جھگڑے کا تصفیہ کر دیا — افواج جانبین سٹوک مین جو نوٹنگہم مین ہی
مقابل ہوئین اور ایسی ایک خونی لڑائی طرفین سے ظہور مین آئی کہ جسکی اسقدر امید نہ تہی
کسی کو کہ افواج طرفین کی برابر نہ تہین — آخرالامر بادشاہ نے فتح پائی اور
بالکل فیصلہ ہوگیا — لارڈ لنکن میدان جنگ مین کام آیا لووبل کی خبر ہی نہ سنی
بعضے کہتے ہین کہ وہ بہی مارا گیا — سمنل ستاد سائمن کے ساتہہ مقید ہوا اور
چار ہزار اور لوگ میدان کارزار مین مارے پڑے — چونکہ سائمن پادری تہا
اسکی روبکاری کچہری مین نہین ہوئی مگر قید رہا — بادشاہنری نے سمنل کی تقصیر
بسبب اسکے کہ وہ بے حقیقت تہا معاف کر کے اپنے باورچی خانہ مین دیگ شوب
بنایا اور بعد ازان بازدار مقرر کیا اس کمینہ خدمت مین وہ مرگیا —

ایک تازی سرکشی یارک شایر مین شروع ہوئی لوگون نے کمشنرون کا جو خراج
لینے کے واسطے مقرر ہوئے تہے مقابلہ کیا ارل نورتہمبرلینڈ نے بادشاہی
احکام کی تعمیل کی اسبات سے لوگون کو یہہ خیال گذرا کہ ہماری تکلیف اور رنج
کا سبب یہی شخص ہی انہون نے اسکے گہر پر حملہ کیا اور اسے مار ڈالا اور جان
ایجبر کی صلاح سے جو ایک سرکش اور کمینہ پیدائش تہا سرجان ایگریمونٹ کو اپنا
سرخیل بنایا اور برسرجنگ مستعد ہوئے — بادشاہ نے اس سرکشی خبر سنکے فورًا
ایک لشکر جمع کر ارل سرری کے حکم مین رکہا اس ارل مذکور نے مفسدون کا
مقابلہ کر کے انہین پراگندہ کر دیا اور انکے سرخیل ایجبر کو مقید کیا اور چند روز بعد
اسے قتل کر ڈالا لیکن سرجان ایگریمونٹ خاتون برگنڈی کے پاس بہاگ گیا یہہ
جگہ ان لوگون کی جاے پناہ تہی جنکو انگلستان کی گورنمنٹ ناپسند کرتی تہی —
سمنل کی بدقسمتی اور دغابازی سے شاید کوئی ایسا خیال کرتا اور یہی کوئی دوسرا

دوسرا شخص خاتون مذکورہ کے سوائے جو ہمیشہ اُس گورنمنٹ کے خلل دینے
مین مستعد رہتی تہی مگر کسی نوع سے اسکو زیر و زبر نہین کر سکتی تہی ایسا کام کرتا
— اسنے پہلے یہہ مشہور کیا کہ ڈیوک یارک کا جو تُو رمین مارا گیا تہا اتک
زندہ ہی اور جب اسنے دریافت کیا کہ لوگون نے اس خبر کو بخوبی یقین کر لیا ہی تب ایک
ایسا جوان شخص پیش کیا کہ جسنے ڈیوک مذکور کی ہیئت اور نام اختیار کیا —
اس شخص کا نام اوربک تہا اسکا باپ یہودی تہا مگر اب عیسائی ہو گیا تہا اور انگلستان
مین ایڈورڈ چہارم کی حکمرانی مین گیا تہا جہان اسکا بیٹا پیدا ہوا لیکن فلینڈر
والون کے محاورہ مین بعد ازان پیٹر کن یا پرکن کہنا یا گیا تہا — خاتون مذکورہ
نے اس شخص کو اپنے مطالب کی موافق پایا اور اسکی نصیحتون کو بہیس بدلنے
کے واسطے اسنے اپنی تیز فہمی کے سبب جلدی سے سیکہہ لین سب لوگون نے
بجز انکے جو اسکی دغابازی سے خوب واقف تہی اسکی نیک خصایل سنیدہ اطوار اور
خوبگوئی کے باعث یقین کر لیا — چونکہ اہل انگلستان ہمیشہ مستعد سرکشی کے
رہتے تہے تو تمام ان باتون سے انہین تقین کلی ہوا اور اس جوان شخص کی
حرکات و سکنات اس تیقین کی مدد ہوئی — لارد فنسوالٹر سر سامن
مونٹ فورڈ سر طامس تہوٹیس اور سر روبرٹ کلفورڈ نے پیٹر کن کی مدد کی —
لیکن انمین سر ولیم سیٹلی جو لارڈ چیمبرلین تہا اور بہائی نام ور لارڈ سٹلی کا تہا
اور جسکی مدد سے بادشاہ ہنری نے تخت حاصل کیا تہا سب مین انکا مفید مطلب تہا
— یہہ امیر یا تو سادہ لوحی سے اور یا اپنی بلند ہمتی کے سبب اس سازش ہجا
مین بادشاہ کے خلاف شریک ہوا تہا ایک خط و کتابت درمیان مفسدان انگلستان
اور مقر یا فلینڈرز کے مقرر ہوئی — غرض جب نزاع اور سازش تمام اطراف مین

پہیل رہی تھی تب بادشاہ ہنری نے اس مدعی تخت کا بیخ و بنیاد اکھاڑنے کی تدبیر کرنی شروع کی اور یہ دریافت کرنے میں روپیہ یا محنت سے دریغ نہ رکھکر اور معلوم کرنے میں اُن شخصوں کے جو اسکے مخفی مددگار تھے کوتاہی نکی مطلب کے واسطے اپنے جاسوس فلینڈرز کے تمام ملک میں بھیجے اور رشوت دیکر تھوڑے سے اُن لوگوں میں سے جنکو وہ جانتا تھا کہ دشمن کیطرفداری میں ہیں اپنی طرف ملا لیا۔ درمیان انکے سر روبرٹ کلفورڈ نامے پرکن کا نہایت معتمد تھا۔ اس شخص سے ہنری نے پرکن کے تمام ارادے اور پیدائش کا احوال موبنام اُن لوگوں کے جو اسکی مدد اور اعانت میں متفق تھے دریافت کیا۔ بادشاہ پہلے تو ان لوگوں کی نمک حرامی سے جو ہر دم حضور میں حاضر رہتے تھے نہایت متحیر ہوا لیکن اپنے غصہ کو ایک اچھے قابو کے واسطے چھپائے رکھا آخر شش فنسوالٹر مونٹ فورڈ اور تھوئیٹس کو ولیم دین بری روبرٹ رٹکلف طامس کرمیسٹفر اور طامس استوو سمیت گرفتار کیا۔ یہ تمام ملزم اور گنہگار ثابت ہوئے اور ان پر فتوائے نمک حرامی کا صادر ہوا۔ مونٹ فورڈ دید بتکلیف اور دین بری فی الفور قتل کئے گئے اور باقیوں نے رہائی پائی۔ جب پرکن نے دریافت کیا کہ انگلینڈ میں میرے باب سرسبز نہیں ہوئی تب قسمت آزمائی کرنے کو سکوٹلینڈ میں گیا اسولایت کے بادشاہ جیمس چہارم نے اسکو بڑی خاطرداری سے رکھا کیونکہ اسے اسبات کا یقین کلی تھا کہ اسکی پیدائش اور ارادہ حقیقتاً درست ہیں بلکہ اسے یہاں تلک یقین واثق تھا کہ اسنے اسکے عقد میں کیتھے رائن گورڈن اہلکاسل کی بیٹی کو جو بادشاہ کے نزدیک رشتہ دار ونمیں سے تھے منعقد کیا یہ بی بی نہایت خوبصورت اور پارسا تھی۔ جیمس نے صرف ایسی مہربانیوں کے کرنے پر اکتفا نکیا بلکہ اسنے انگلستان کے تخت پر ایسے بٹھلانے کا باین

باین خیال ارادہ کیا کہ تمام دوست پارک کی خاندان کے اسکی مدد کرنیکے
وہ اسی لئے انگلینڈ مین ایک بڑی فوج کے ساتھہ داخل ہوا اور جہان کہین گیا اسکے
تئین بادشاہ مشہور کیا۔ مگر پرکن کے دعوے مگر رسہ کرنا میدیون کے
باعث اب ایسے کہنہ اور بے غرم ہوگئے تھے کہ اُنکی کوی مدد نکرتا تھا۔
غرض جیلا پرکن سکوٹلینڈ مین سے مایوس ہوکر رخصت ہوا اور فلینڈرز وایے
بہی اس سے سرد مہری پیش آئے کیونکہ یے لوگ اسوقت انگریزون سے
صلح کرنی چاہتے تھے اسنے لاچار ہوکر آئرلینڈ کے جنگلون اور پہاڑون مین پناہ
لی۔ اپنے کامل وجود اوقات سبری سے بصیر ہوکے اسنے اپنے ہمراہیون ہرن
سکیلٹن اور اسٹلی سے جو تین خستہ حال اور پریشان بال سوداگر تھے صلاح
کی اور انکی تجویز سے کورنوال کے باشندون کی محبت ازمانیکا قصد کیا لیکن
جسوقت وہ بوڈمن مین جو اسی ضلع مین ہی داخل ہوا فی الفور تین ہزار آدمی کے
قریب اسکے ساتھہ ہوگئے۔ اس مبارک مندی کے ظہور سے خوش ہوکر
پہلی مرتبہ اپنا لقب رچارڈ چہارم بادشاہ انگلستان کا رکھا اور اپنے ہمراہیون
کو ضلع ایکسی ٹر کے دروازہ تلک لے گیا۔ لیکن وہان کے باشندون
نے اسے دخل ندیا اور چونکہ وہ توپخانہ نرکھتا تھا تو ایکسی ٹر کا حصار اٹھاکر
ٹانٹن مین اُٹھا پہرایا۔ اسکے مددگار اسوقت ستر ہزار کے قریب جمع ہوگئے
تھے اور اسکے دعوے کی حمایت کرنے مین سرگرم اور مستعد تھے لیکن
جسوقت اسنے یہہ سنا کہ بادشاہ اسکا مقابلہ کرنے کو آتا ہی تو وہ ہراسان
خاطر اور بیدل ہوکر بہاگ گیا اور بولیون کی خانقاہ مین جو نیو فورسٹ مین
ہی واقع ہے پناہ لی۔ اسکے رفیقون کو بادشاہ نے گرفتار کیا چند ہی اشخاص

انمین سے سزا یے سنگین کو پہنچے اور باقی معاف ہوئے — اسی اثنا مین تھور
سے شخص پرکن کے سمجھانیکے لئے مقرر ہوے کہ اگر وہ اپنے تئین بادشاہ کے
حوالہ کردے اور اپنا تمام ماجرا فتنہ انگیزی کا بیان کرے تو بادشاہ اسکی
تقصیر معاف کریگا — چونکہ اسکا حال تباہ تہا اسی سے فورًا بادشاہ کا کہنا
مانکر اپنی جایے پناہ کو چہوڑ دیا — بادشاہ ہنری اسکے دیکہنے کا نہایت
مشتاق تہا اسکو حضور مین حاضر کیا اور اسکی ہجو اور مذمت کرتے ہوئے
لنڈن کے کوچہ و بازار مین سے لیگئے لوگ اسپر طعنہ اور حقارت کرتے تہے
وہ باصبر برداشت کئے چلا جاتا تہا — اسنے مجبور ہوکر اپنی پہلی اوقات
اور اطوار کا من وعن اقرار کر دستخط کیا اسکے اس احوال کو بادشاہ نے چہپوا
کر تمام ملک مین منتشر کیا لیکن اس بات سے اسکی دغابازی مفصل معلوم نہین
بلکہ بیشتر سے یہی سُنین اب تلک رہا دعوے اس جوان شخص کے فاضلونمین
آج تک مطلب تکرار مین — اسنے ایک یا دو مرتبہ قید سے بہاگنے کا قصد کیا
تہا اخرش وہ اپنے بہتیرے رفیقون کے ساتہہ ٹاور مین پہانسی دیا گیا —
ہنوز اس سلطنت مین سازش نمک حرامی سرکشی فتنہ انگیزی اور قتل کے سوائے
اور کچہہ نہین واقع ہوا اور اغلب یہہ ہی کہ سختی جو بادشاہ کیطرف سے ظہور
آئی باعث اسکا مزدور رہنا شاہ مذکور کا ان سازشون اور نمک حرامی وغیرہ
سے تہا — جیسا کہ یہہ بادشاہ امن کو چاہتا تہا ایسا اور کوئی شاہ نہین چاہتا
تہا رعایا اس جہت سے ناراض تہی کہ وہ انکی لڑائی کے ارادہ کو دبا رہتا تہا
— اسکا مقولہ بروقت عہد و پیمان کرنے کے یہہ تہا کہ جب عیسی علیہ السلام
دنیا مین تشریف لائے امن ہوگیا اور جب وہ اس عالم فانی سے رخصت ہوئے

ہوئے امن کو ہبہ کر گئے — بادشاہ کے دو مطالب تھے ایک تو یہہ کہ امیرون اور پادریون کو فرمانبردار رکھے اور دوسرا یہہ کہ لوگون کو ممتاز اور مودب کرے — اس خیال سے اسنے ایک حکم نافذ کیا کہ امیرون کو اپنی ملک پر اختیار ہی یہہ حکم رعایا کو بہت پسند آیا اور امیرون کو بھی وہ کچھہ ناپسند نہ تھا کیونکہ اُنھون کو اسطرح اپنی فضول خرچی کے واسطے روپیہ ہاتھہ لگنے کی صورت ہوگی اور قرض خواہون سے بھی اپنی عقب گذاری کرسکے — اسبات سے انکی اولاد محتاج ہوگئی لیکن بسبب اپنی جہالت کے ان تکالیف سے بالکل بےپرواہ تھے — بادشاہ پادریون کے سردار کی حکومت اور اختیار کم کرنے مین بہت کوشش کرتا تھا اگرچہ بظاہر اسکے احکام بدل بجالاتا اور پادریون کا بھی بہت سا ادب کرتا تھا — لیکن جب وہ اسطور حکومت امیرون اور پادریون کی کم کرنے مین سعی بلیغ کر رہا تھا بیوقت لوگون کے حقوق زیادہ کرنے مین بھی اسیقدر مصروف تھا — فی الحقیقت اسنے تجارت کی ترقی مین بڑی سعی کی جسکے باعث عزم آزادی پیدا ہوا اور آئین اور بادشاہ کی اطاعت کے سوائے وے دوسرے کے مطیع نہوتے تھے — بیشتر اسکے تمام شہر کسی ایک مضبوط قلعہ کے جو ہمسایہ مین ہوتا تھا اور جہان ایک زبردست حاکم بھی رہا کرتا فرمان بردار رہتے وہ قلعہ جائے پناہ اور گناہ گارون کے واسطے قید خانہ بھی تھا — اس قلعہ مین ہمیشہ ایک جمعیت سپاہ کی مسلح اور سب چیز سے آراستہ رہتی اور صرف وہان کے امیرون سے مدد اور پرورش پاتے — اس جائین اکثر کاریگر رسد پہنچانے والے اور دوکاندار جاتے اور جو کچھہ وہان کا حاکم اور اسکی رعیت چاہتی اُنکو موجود کردیتے — ٹھیکیدار اور کسان بھی

وجوار مین مکان بناکر ڈاکون کے قافلون سے جو دنمین درمیان جنگلون کے چھپے رہتے اور رات کو دست اندازی کرتے تھے بحفاظت رہتے — ہنری نے اُن تمام باشندون کو وہان سے بلاکر ایسے موقع پر اباد کیا کہ جہان تجارت بخوبی ہوسکتی — اور کفایت شعاری سکھاکر اپنے نمونہ سے قرض کا ادا کرنا بتایا اور حقوق سوداگرون کے اپنے عہد و پیمان مین تجارت بیرون سے کبھی نہین فروگذاشت کرتا — بادشاہ ہنری نے اب ملاحظہ کیا کہ میری کوشش سے ولایت مین بہت امن ہوگیا ہی اسکی رعایا بلا عذر خراج ادا کرتی تہی امیرون نے اطاعت قبول کی سزا صرف ائین کے مطابق ہوتی تہی تمام شہر زبردست حاکمون کی فرمان برداری سے ازاد ہوگئی تجارت نے ترقی پائی عزم سرکشی کا کم ہوگیا غیر لوگ انگلستان کی حکومت سے ڈرتے تہے یا اُس سے دوستی کرنی چاہتے تہے اخرش بادشاہ نے اپنی موت نزدیک دیکہی اسکے سینہ مین نقرس کی بیماری ہوگئی تہی باون برس کی عمر مین تے اکیس سال کی فرمانروای کے بعد اس عالم فانی سے رخصت ہوا — بادشاہ الفریڈ کے وقت سے انگلستان مین ایسا دوسرا بادشاہ نہوا — اسنے اپنی رعیت کو نہایت صاحب اختیار اور خوش کیا اور ایسی تبدیلی انکے اطوار مین کی کہ جسکا ایک تہوڑے عرصہ مین ہونا ناممکن تہا —

باب بست سیوم

احوال ہنری ہشتم کا سنہ ۹ ۱۵ عیسوی سے ۱۵۴۶ تک

ہنری ہشتم اٹھارہ برس کی عمر مین ایسے وقت مین تخت نشین ہوا کہ جب سب باتین اسکے لئے مفید و محمد تہین — چونکہ لڑائی فرانس سے سب لوگون کے نزدیک پسندیدہ تہی تو وہ پچاس ہزار آدمی کی جرار فوج سے اسولایت کے فتح کرنے کو گیا۔ لیکن فرانسیسون پر اسنے ہی فقط حملہ نکیا بلکہ سوائٹزرلینڈ والے دوسری طرف سے پچیس ہزار آدمیون سے اسکے غارت کی تیاری کر رہے تہے اور فردی ننڈ ارگن کا جسکو کوئی قول و قرار صلح کا نہین راضی کر سکتا تہا اسپر حملہ کرنیکا قابو دیکھ رہا تہا — اس سے پہلے فرانس کی بادشاہت کبہی نہین ایسی تکلیف اور مصیبت مین پڑی تہی مگر اسکے حملہ کرنے والون کی غلطی سے وہ سلطنت سلامت رہی — ایک نمودی اور بیفایدہ فوج کشی کے بعد ایک معاملہ چند روز کے لئے درمیان دونو سلطنتون کے ہوگیا بادشاہ ہنری بحماقت وہ زر خطیر کہ جو اسکے باپنے جنگ و جدل اور اور مطالب مختلفہ کے لئے جمع کیا تہا عیاشی مین خرچ کرنے لگا — عیاشی سے تو بادشاہ کا وقت صرف ہوا اور مہم کی مکرر سہ کر تیاریون سے اسکا خزانہ خالی — مشیر جو اسکے باپ کیطرف سے ہنری کی رہنمائی کے واسطے مقرر کئے گئے تہے اسکی ایسی باتون مین شریک ہونے سے ناراض تہے — بادشاہ نے انکی صلاح لینی چہوڑ دی اور اکثر طامس کی صلاح سے جو بعد ازان کارڈی نیل اولزی نامزد ہوا تہا کام کرتا

یہ شخص بادشاہ کی خواہشون مین متفق تہا اور اسکے تند مزاج کی تعریف کرتا رہتا
— وہ ایسیچ کے ساکن قصاب کا بیٹا تہا جیسا کہ اکثر لوگ مشہور کرتے ہین لیکن
وہ ایک اشراف زادہ تہا ایسے اسقدر چہوٹی عمر مین اوکسفورڈ کے مدرسہ مین بہیجدیا
تہا کہ چودہ برسکی عمر مین اسنے رتبہ بیچلر کا حاصل کیا اسلئے ایسے طفل بیچلر
کہتے تہے — وہ بروقت چہوڑنے مدرسے کے درجہ بدرجہ مراتب اعلیٰ پر ممتاز ہوا
یہان تک ایسے پادری لنکلن کا مارکس ڈورسٹ نے بنایا کیونکہ اسنے ایسکے
لڑکون کو پڑہایا تہا — وہ چند ہی روز اس خدمت پر رہا چونکہ اسنے ایکروز
شراب پیکر ہمسایہ کے ایک میلہ مین دنگا برپا کیا تہا تو ایک جج نے اسے کاٹہہ مین
ٹہونکدیا — اس بیعزتی سے اسکی قدر و منزلت مین کچہہ فرق نہین آیا اسلئے کہ وہ
بسفارش ہنری ہفتم کے جہلین یعنے پادری مقرر کیا گیا تہا بادشاہ نے اسکو
اپنی شادی کی گفت و گو کرنے کے لئے مارگریٹ سیوائے کے پاس بہیجا تہا اسنے
اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے بادشاہ کا مطلب پورا کرکے بڑی تعریف اور
عزت حاصل کی — بادشاہ نے اسکو ایک حکم دیا کہ میکزی ملین پاس جو برسل
مین رہتا ہے بہیجا دیے وہ تین روز سے پہلے الٹا پہر آیا بادشاہ اسے دیکہہ کر
نہایت متغیر ہوا اور خیال کیا کہ اسنے میرا حکم نہ مانا اسلئے ایسے سرزنش کرنی شروع
کی — اولزی نے اسکی خاطر جمع کی کہ مین ابہی برسل سے آیا ہون اور احکام
حضور کے بجوبی بجالایا ہون — اسکی اس حکم بجاآوری کے سبب ایسے ڈین
ضلع رن کن کا بنایا اس خدمت مین فوکس و نیچسٹر کے بڑے پادری نے اسکی
طرف سے جو ان بادشاہ سے کچہہ عرض و سفارش اسمضمون کی کی تہی کہ
ارل سرے کو معطل کرکے جو اسوقت مین بادشاہ کا بڑا عزیز تہا اسکو

اسکو اسکی جائین قایم کرے — جب وہ دربار مین داخل ہوا بادشاہ نے اپنے
اپنا صلاح کار اور محرم راز بنایا وہ بادشاہ کا نہایت مطیع اور فرمان بردار رہتا
اور کسی نوع سے بادشاہ کی عدول حکمی نکرتا — اولزی ہر ایک طور سے بادشاہ
کو خوش کرتا وہ گاتا ہنستا اور ناچتا باوجود اسکے کہ اسکی عمر چالیس برس کی
تہی تب بہی وہ اسکا خیال نکرتا اور نہ اپنی عزت کا پاس کہ پادری تہا اور اسکے
دوست بہی کسیطرح سے ادب نکرتے تہے — اس نالایق اور عیاش بادشاہ
کو یہہ باتین نہایت دل پسند تہین اولزی کو اسنے اپنا خاص مقرب مقرر کرکے
بندوبست تمام امور کا اسکی تفویض کیا — رعایا اس سبب سے نہایت
خفہ اور ناراض تہی کیونکہ وہ بادشاہ کی تو اطاعت کرتا اور لوگون سے بہ تکبر پیش
آتا وے مدت سے پادریون کے تکبر اور نمود بیجا کو رشک اور اہانت سے دیکہتے
تہے اور اولزی کی توقیر اور عزت کے باعث لوگ انہین اور بہی زیادہ حقارت
کرنے لگے — چونکہ وہ اب بڑے رتبہ پر معین ہوا تہا اسلیئے حال اسکی سیرت
کا سب پر ظاہر ہوتا رہتا تہا — باوصف کہ اسنے ایسی بزرگی اور عزت حاصل
کی تہی تب بہی راضی نہتا اور مصارف بہت رکہتا تہا نہایت دانا اور لیاقت تہا مگر
تب بہی بڑی بڑی ہمون کا ارادہ رکہتا تہا وہ اختیار کے حاصل کرنے کی
آرزو کرتا مگر اس سے بہی زیادہ ایسے خواہش نام آوری کی تہی کبہی قایم مزاج
اور کبہی مدمغ اپنے ہمسرون سے مغرور اور اپنے علاقہ دارون پر مہربان ظالم
لوگون کو اور فیاض اپنے دوستون کو زیادہ تر فیاض بہ نسبت احسانمند ہونے
کے غرض وہ ہر ایک گفت وگو مین اپنی خود بینی اور نمود ظاہر کرتا تہا —
لوگون کا رشک اپنی طرف سے رفع کرنیکے لئے اسنے جلدی ایک خط وکتابت

فرانسیس اول فرانس کے بادشاہ سے شہ دع کی اسنے بہتیری تدبیرین اولزی کی
خود بینی کے راضی کرنیکے واسطے کرکے آخر کار اپنا مطلب حاصل کیا — اوس
بادشاہ کی درخواست سے ہنری کو اولزی نے اُس سے ملاقات کرنیکے لیئے
راضی کیا — یہہ ملاقات کہ جسمین بہت سا روپیہ صرف ہوا تہا مابین گنیس اور آرڈرس
کے کیلس کے پاس انگلستان کی حدود پر بادشاہ ہنری کے استقبال کے واسطے
جو سمندر سے عبور کرکے وہان جاتا مقرر ہوئی — چند مہینے پیشتر
ایک حقارت نامہ دو زبادشاہون کیطرف سے ایک دوسرے کے دربار مین
اور فرنگستان کے تمام بڑے بڑے شہرون مین اس مضمون کا روانہ ہوا کہ ہنری اور
فرانسیس چودہ چودہ آدمیون کی اعانت سے پیکارڈی کے میدان مین نیزہ
بازی اور پٹہ بازی کا تماشا تمام امیرون کو جو وہان آوین گے دکہلاوین گے —
اسیواسطے دونو بادشاہ مکلف پوشاک پہن کر گہوڑون پر سوار ہوکر میدان مین
آئے بادشاہ ہنری کے پیرو ایلے فرانسیس کے ہمراہ اور بادشاہ فرانسیس
کے آدمی ہنری کے ہمراہ گئے — یہ دونو ٹہ اُس ایام مین خوبصورتی
مین نہایت مشہور اور سپاہ گری کے فنون مین بہت چالاک تہے — بیان
اس امر مین انکی منصف ہوئین اُنہون نے جسوقت چاہا انکی لڑای کو موقوف کر دیا
یہہ بات خیال کی گئی تہی کہ فرانس کے سیانے بادشاہ نے اس لڑائی مین بادشاہ
ہنری کی خود بینی اور خود ستائی کو راضی اور سیر کرنیکے لئے ایسے ہر ایک طرح سے
اپنے اوپر ترجیح دی تہی — اسنے ایک نیزہ مونسیر گرینڈویل پر مارا اور حملہ کرکے
اسکو مجبور کیا — وہ مونسیر ڈیمونٹ مورنسی سے لڑا مگر اسکے زین پر سے نہ گرا
سکا — وہ ایک نیزہ لیکر فرانس کے ایک امیر سے لڑا جسنے اپنا گہوڑا بطور نشانی

نشانی اطاعت کے اسکی نذر کیا — ایسے طورون سے تمام خزانے
بادشاہ مرحوم کے بالکل صرف ہوگئے بادشاہ فقط اولزی پر اپنا خزانہ معمور کرنیکا
بہروسا رکھتا تہا — اسنے پہلے یہہ سمجہا کہ لوگون سے ایک رقم زرخطیر کی ازراہ انکی
خوشنیکی حاصل کی چاہیئے لیکن چونکہ وہ زر زبردستی سے بہی لیا گیا تو لوگون کو اس سے
بہت رنج گذرا لیکن اولزی کا اس امر مین لوگون نے تہوڑا سا مقابلہ کیا — اسنے ایک
بڑی رقم پادریون سے لیکر پہر کچہری وکلائے رعایا مین روپئے کی درخواست کی انہون نے
اسکی درخواست کے بموجب تو نہین دیا مگر نصف عنایت کیا — اولزی انکی بخیلی سے بہت
نہایت خفہ ہوا اور کچہری مذکور مین گفت وشنود کرنی چاہی لیکن اصحاب کچہری مذکور نے
جواب دیا کہ اراکین کچہری مذکور کے سوائے دوسرے کو تکرار کرنیکے واسطے وہان بیٹہنے کی اجازت
نہین ہی — اس سلطنت مین یہہ ایک اول قصد تہا جو کہ بادشاہ نے کچہری مین اختیار حاصل
ہونے کے لئے کیا — اولزی نے اس بات کے واسطے ایک تدبیر کی اور بادشاہ ہنری
اسکو عمل مین لایا — غرض ابتک تمام کاروبار ملک کے اولزی کرتا تہا اسواسطے
کہ بادشاہ سلطنت کے تمام نظم ونسق کو چہوڑکر عیاشی مین پڑگیا تہا مگر اب ایک ایسا وقت
قریب تہا کہ جسکے سبب تمام حکومت اور اختیار مشیر مذکور کے نابود ہوگئے — ایک
نہایت عجیب انقلاب کہ جسمین ابتک لوگون کا خیال کبہی نہین مصروف ہوا تہا واقع ہوا —
مراد اس انقلاب سے ریفورمیشن یعنے اصلاح مذہب ہی — کیتہولک مذہب
والون کی بدی اور دغابازی اب زیادہ ہوگئی تہی اور فنون اور علوم کے باعث جو
چند روز سے چہاپہ کے سبب دنیا دارون مین بڑی ترقی ہوئی تہی انہون نے
پادریون کی حکومت کا مقابلہ کرنا شروع کیا اسلئے کہ بنا اسکی ابتدا سے فریب پر
ہی — لیوہوان اسوقت مین پوپ یعنے پادریون کا سردار تہا جو نہایت شوق سے

سینٹ پیٹر کا گرجہ روم مین بنا تا تہا۔ اسنے روپیہ حاصل کرنیکے لئے اسکے مصارف کے واسطے مغفرت نامون کے بیچنے کی پروانگی دی جنکے باعث خریدار اعراف کے رنج سے باسانی نجات پاسکتا اور اگر ایک شخص انہین اپنے دوستون کے واسطے بہی اسی خیال سے خریدتا تو انکی بہی نجات ہوسکتی تہی ۔ انکی ہر ایک جاے دوکانین کہل گئین اور بکنے لگین حتے کہ قمارخانون شراب خانون اور راڈون مین بہی انکا بکنا شروع ہوا۔ اگستائین پادری انکے وعظ کرنیکے لئے ولایت سیکنی مین مقرر کئے گئے اور اسباب سے انکو بڑا فائدہ اور مرتبہ حاصل ہوا لیکن پادریون کے سردار کے مشیرون نے یہہ خیال کیا کہ وے پادری بے ایمانی سے روپیہ دبا رکہتے ہین اسی لئے اُنسے یہہ خدمت لیکر ڈومینکن پادریون کو دیدی ۔ مارٹن لوتہر جو ورٹمبرگ کے مدرسہ مین معلم تہا اگستائین کے فرقہ مین سے اس خدمت کی تبدیلی کو دیکہہ کر نہایت خفہ ہوا اور اُنکے خلاف وعظ کرنے لگا اور چونکہ وہ تندمزاج تہا اور مخالفت سے اسکا غصہ زیادہ ہوگیا تہا تو اسنے پادریون کے سردار کی حکومت کو الزام لگایا ۔ اگرچہ وہ اپنے دشمنون سے نہایت تنگ تہا مگر اپنی تحصیل کے بڑہانے کے باعث اپنے مسایل کی تقویت کے لئے اسنے رومن کیتہولک دین مین نئی رائین یا غلطیان دریافت کرکے ظاہر کین ۔ اس جہگڑے مین ہنری نے دونوطرف کی مدد کی بادشاہ کے باپنے ہنری کو مذاہب کے باب مین جو اس زمانہ مین فاضلونکا خاص مطلب تہا تعلیم کیا تہا ۔ ہنری نے دنیا مین اپنی لیاقت دکہلانے کے لئے پادریون کے سردار یعنے اسی پوپ سے لوتہر کے رسالون کے پڑہنے کی اجازت حاصل کی ان کتابون کا پڑہنا منع تہا اسلئے کہ اگر کوئی انکو پڑہتا تو دین سے خارج ہوتا ۔ بادشاہ نے سات مذہبی رسمون کے جو ولی طامس ایکی نس کی کتاب مین مندرج ہین بڑی حمایت کی اور اس امر مین اسنے بڑی چالاکی اور ہوشیاری ظاہر کی اگرچہ یہہ خیال کیا گیا تہا کہ اولزی اسباب

اسباب مین اسکا خاص رہنما تہا۔ اس کتاب کو جلدی سے تیار کرکے روم
مین پوپ کے منظور کے لئے روانہ کی وہ اسکی فصاحت اور بلاغت سے ولی
جیروم اور ولی اگستائین کی کتابون کے مانند کہہ کر نہایت محفوظ ہوا اور اسکے مصنف
کو لقب حامی مذہب کا عنایت کیا مگر اسکو اسباب کا خیال نتہا کہ ہنری جانی دشمن
کیتہولک مذہب کا جلدی ہو جائیگا بادشاہ ہنری کو اب اٹہارہ برس ہوئے تہے
کہ اُسنے شاہزادی آرگن کے ساتہہ شادی کی تہی اسے ولایت چین سے لائے
تہے یہہ بی بی اسکے بڑے بہائی کے مناکحت مین تہی مگر وہ چند مہینے بعد ہم بستری
کے مرگیا تہا۔ باوجودیکہ لوگ پوپ کی اطاعت کرتے تہے اور پوپ نے
اجازت شادی کرنے کی اسکو دی تہی تب بہی ہنری اپنی شادی مین اس عورت
کے ساتہہ خود اور تمام لوگ شک اور تامل کرتے تہے۔ ملکہ موصوفہ کی سہیلیون
مین اینا بلن نامی سر طامس بلن کی دختر تہی یہہ امیر نہایت ممتاز اور بہت سے امیرون
سے رشتہ داری رکہتا تہا۔ وہ بہتیرے پیغام ایلچی کے طور بادشاہ کی طرف
سے لیگیا تہا اور ڈیوک نورفک کی بیٹی سے منسوب تہا بادشاہ کے تمام محل
مین اینا موصوفہ نہایت خوبصورت تہی اور تعلیم و تربیت جو اسنے پارس مین پائی
تہی باعث زیادتی رونق اسکے جمال ظاہر کا ہوئی۔۔۔ اسکے خط و خال نہایت
درست وہ حلیم الطبع سلیم الفہم اور دلربا تہی اسکا قد اگرچہ میانہ تہا مگر نہایت
پاکیزہ اور محبت انگیز اسکی لطیفہ گوئی اور شگفتہ دلی اور چیزون سے زیادہ بہلا
معلوم ہوتی تہین۔ چونکہ ہنری بغیر حاصل کرنے اُس خواہش کے جو اسکے
دلمین پیدا ہوئی تہی کبہی باز نہتا تہا اسکو دیکہتے ہی عاشق ہو گیا مگر بہتیری تدابیر
اور کوشش کے بعد دریافت کیا کہ بجز شادی کر لینے کے مطلب میرا حاصل ہونا ممکن

ہے — اخرش وہ اس مانع پر بمشکل تمام غالب آیا اور چونکہ اپنی ملکہ سے اب بیزار ہوگیا تہا تو اسکے تلاق دینے کے لئے یہہ حیلہ اُٹہایا کہ میرا دل اپنے بہائی کی بی بی کے ساتہہ رہنے سے مجہے بہت ملامت کرتا ہے — اس فریب سے اسنے پوپ کلیمنٹ ہفتم سے جو بادشاہ کے بہتیری نوازشون اور احسانون کا ممنون تہا درخواست کی کہ وہ پوپ گذشتہ کے حکم کو درباب میری شادی کے کیتہرین کے منسوخ کرے اسکے حکم کے موقوف کرنے کی درخواست کی اور یہہ بہی اسنے درخواست کی کہ وہ ظاہر کریگا کہ پوپ بہی اُن احکام کو موقوف نہین رکہہ سکتا ہے جنکی تعمیل کے لئے انجیل مین تاکید سے لکہا ہے — اگرچہ وہ بادشاہ کی خواہش بخشنے مین ناراض نتہا مگر انکار کرنے سے بہی ڈرتا تہا اقبال بہی کرتا اور انکار بہی تکرار اور دورنگ بہی اس امید پر عمل مین لاتا تہا کہ بادشاہ کا عشق اس ردوبدل کے عرصہ مین کم ہوجائیگا — لیکن ہنری کو بہی کلیمنٹ کی مانند مدت سے دلایل کرنے کی عادت تہی اور بہتیرے شیلے توریت مین سے مفید مطلب نکال کر دکہلا دیئے — درمیان عرصہ اس گفت وگو طویل کے جسپر ہنری کی خوشی بالکل منحصر تہی اسکو پہلے یہہ توقع تہی کہ اولزی میری مدد ضرور کریگا لیکن اسبات مین اولزی کا بہی وہی حال تہا جیسا کہ پوپ کا — اس صورت مین اسنے بادشاہ کو بہی جسنے اُسپر بہت سی نوازشین کی تہین خوش رکہنا چاہئے تہا اور کلیمنٹ کے ناراض کرنے سے اُسکو اندیشہ تہا اسلئے کہ اولزی اس سے نہایت ڈرتا تہا — اخر الامر اولزی نے اسلئے گو کہ اور لوگون سے بد دماغ تہا سب امور کا اختیار کیمپی جیو کلیمنٹ کے نائب کو بہانہ اسبات کے دیا کہ وہ شرع کو خوب جانتا ہے — یہہ وضع نہایت ناپسند بادشاہ کو آئی لیکن اسنے اپنے غصہ کو تا وقت ہاتہہ لگنے

لگنے اچھے کے ضبط کیا — اسنے چند روز تلک ایک شخص کو جو ویسی ہی لیاقت
اور دانائی کا ہو مگر فریبی ہنو تلاش کیا تھوڑے ہی عرصہ مین ناگاہ طامس کرمیر
جو نہایت لئیق اور دیانت دار تھا بہم پہنچا — غرض بادشاہ نے اسے
اولزی کی جایے مین قایم مقام مقرر کرکے اپنے مشیر سابق پر غضب اور عتاب نازل کیا —
ایڈ نے جریل یعنے وکیل کو حکم ہوا کہ ایک کاغذ الزام کا اسکے خلاف تیار کرے اور اس سے
مہر لے کر سر طامس مور کے حوالہ کی — اسکو حکم کہ یارک پلیس کی محلسرائے سے نکل جاوے
اور تمام اسکا مال و متاع قرق ہو کر خالصہ مین لگا اسکے سارے مال و اسباب کی ایک
فہرست لکھی گئی اسکا اسباب اتنا تھا کہ احاطہ قیاس مین نہین آتا ہی — ہولینڈ ملک
کے کپڑے کے جو نہایت باریک اور قیمتی ہوتا ہی صرف ایکہزار تھان تھے اسکے مکان
کی دیوارین تاش اور بادلہ سے منڈھی ہوئین تھین ایک الماری بھری ہوی بہاری
طلائی ظروف کی تھی اور اسیقدر اسکی دولت اور باقی اسباب بھی تھا — اسکو
بادشاہ کے حکم سے نورتھمبرلینڈ کے ارل نے اسکی نمک حرامی کے سبب گرفتار
کیا اور اسے یارک سے جہان وہ رہتا تھا لنڈن مین لیجانیکے لئے تیاری کی تاکہ
وہان اسکی روبکاری پیش کی جائے — اسنے پہلے وہان جانیکا انکار کیا
اور کہا کہ مین ایک پادری ہون مگر جب اسنے دریافت کیا کہ ارل مذکور اپنی خدمت
بجا آوری مین مستعد اور سرگرم ہی تو ناچار جانا قبول کیا اور لنڈن کیطرف چھوٹی
چھوٹی منزلین کرتا ہوا روانہ ہوا — اثنائے راہ مین وہ دو ہفتے تک ارل
شروزبری کے گھر مین رہا ایک شب کھانا کھاتے ہی بیمار ہوگیا اور یہہ شک قوی
تھا کہ اسنے خود زہر کھایا ہی — وہان سے اسکو لیکے وہ بمشکل تمام سرائے این
پہنچا جہان فلنڈرا اور پادری وغیرہ اس سے ملنے کو آئے اسنے کہا کہ اے

مایبٹ مین اپنی ہڈیان تمہارے ہان رکھنے آیا ہون یہہ کہکر فی الفور حکم دیا کہ میرا بستر تیار کرین — آخرش اسکی بیماری زیادہ ہوگئی ایک شخص اسکی خبرداری کے واسطے معین کیا گیا پیش از مرگ اولزی نے اس شخص سے یہہ کہا کہ مین نہایت ممنون ہونگا اگر تو بادشاہ سے میری سفارش کریگا وہ شہزادہ ایک بادشاہی چلن اور عمدہ دل کا ہی اور اسکو اپنی آدہی سلطنت کہو دینا گوارا ہوتا ہی اور یہہ منظور نہین ہوتا کہ جو خواہش اسکے دلمین آوے وہ حاصل نہو وے — اسنے یہہ بہی کہا کہ تین تین گھنٹے تلک دو زانو بادشاہ کے روبرو بیٹہا رہا ہون اور اسکو ہر ایک امر مین سمجہاتا ہی مگر کچہہ اثر نہوا — اگر مینے خدا کی اتنی خدمت کی ہوتی تو یقین ہی کہ وہ مجہے اس ضعیفی و بیکسی کے عالم مین نہچہوڑتا — لیکن میری اس خدمت اور محنت کا یہی عوض تہا جو مینے پایا اس لیے کہ جتنی خدمت اور حق گذاری مینے اپنے بادشاہ کی کی افسوس اتنی اپنے خالق بے نیاز کی نکی — فوراً یہہ کہکر وہ ندامت اور پشیمانی مین مرگیا — اسکی زندگی بلند نظری اور سعی اور کوشش بے فایدہ سے برباد و کمبخت ہوگئی تہی — چونکہ وہ باعث جسنے اتفاق درمیان ہنری اور کلیمنٹ کے کیا اب جاتا رہا اسلیئے اُسنے ارادہ کیا کہ پوپ سے بالکل قطع دوستی کردون ہنری نے اینابلن کو اول مارشونس پیمبروک کا بنایا اور تب اُس سے شادی کی اسکی شادی مین ڈیوک نورفک چچا ملکہ مذکورہ کا اور اُسکے ماباپ اور ڈاکٹر کریمر سب حاضر تہے — جبکہ ملکہ موصوفہ کو حاملہ پایا تو بادشاہ نے علانیہ اقرار کیا کہ مین نے اس سے شادی کرلی ہی اور اپنی عدول حکمی کلیمنٹ کی نسبت ظاہر کرنے کو اپنی بیگم کو ساتہہ لیکر ایسی شان و شوکت سے لنڈن مین گذرا کہ ابتک ایسی دھوم دہام سے کبہی نہین گیا تہا — ہرچند ہنری گرجہ سے علیحدہ ہوگیا تہا مگر اُسنے کسی اور فرقہ کی [illegible]

رسم نہین اختیار کی تہی — طریقہ مذہب کا اب تلک پورے معلوم نہا اور چونکہ بعضے لوگ جو مختلف مذہب کے تہے ایکدوسرے سے نہایت ناراض پس یہہ ضرور تہا کہ مذہب قدیم اور جدید کی مخالفت کے سبب بہتیرے شخص مارے جاتے — چونکہ مونکس نے اسکا مقابلہ کیا تہا تو بادشاہ نے اسسے ایکمرتبہ ہی حکومت اور اختیار اسکا کاچین نے ارادہ کیا — اسنے اسلیئے طامس کرومویل کو جو اب میر منشی ملک کا تہا حکم دیا کہ کمشنر انگلینڈ کے ہر ایک اضلاع مین روانہ کریے تاکہ خانقاہون کو دیکہین جو لوگ وہان رہتے ہون انکے اطوار اور طریق کی حضور مین رپورٹ صحیح کرین — اسس خدمت پر جلدی سے چند درباری یعنے لیٹن لنڈن پرائیس گیج بیڈ اور بیلاسس مقرر ہوئے جنہون نے اکثر مذہبی اور متبرک مکانات کے ساکنین کی برائیان دریافت کین — بعضی خانقاہین جنمین عورتین رہتی تہین بہت بدچلن تہین اور زنا یعنے بہگت لوگ انکے گناہونمین شریک تہے پادری ہر ایک جگہہ واسطے زیادہ معتقد اور فیاض ہونے لوگون کے دغا اور فریب کام مین لاتے تہے اور کہ پادریونمین مختلف خانقاہون کے جانی دشمنیان تہین — یہ الزام آیا جہوٹ یا صحیح ان جماعتون کے خلاف بزور و شور پیش کیئے گئے اور ایک بڑا خوف اسکے سبب ولایت مین پیدا ہوا — کمشنر ایکبار پہر انہین خانقاہون کا حال دریافت کرنے کو بہیجے گئے اور انہون نے جاکر نئی نئی خرابیان نکالین پس کہ اسکی سختیان ایسی ظاہر منصفی کے ساتہہ عمل مین ائین کہ دیر نہ گئی کہ وہ تمام پادریون کی امدنی پر قابض ہوا — سب یہ خانقاہ چہہ سو بیس تہے تالیس کے قریب تہین اور سو سے اٹہائیس خانقاہون مین امام وغیرہ رہتے تہے جنہون نے پارلیمنٹ مین بیٹہنے کی اجازت پائی تہی نوے مدرسہ مختلف اضلاع مین شمار کیئے گئے تہے

دو ہزار تین سے چوہتر نماز گاہ اور ایک سے دس اسپتال ڈہائے گئے ۔
تمام آمدنی ان مکانون کی ایک لاکھ اکیسٹھ ہزار پونڈ ہوئی یہہ بیسوان حصہ
ملکی آمدنی کا تہا ۔ چونکہ بعضے لوگ اسبات سے ناراض اور نالان تہے
تو ہنری نے اُن لوگون کو جو اسکے مقید مطلب تہے یا انہین جنکا برگشتہ ہونا موجب
قباحت کا نظر آتا تہا اُس آمدنی مین شریک کرلیا ۔ اسنے اسی سے کچھ ایک
دان مکانون سے اپنے خاص درباریون کو عنایت کیے یا سستی قیمت سے
بیچہ الا یا اور اور زمین کے مکانون کے واسطے ان مکانون کو بنقصان
۱۰ ۔ آخر الامر ہنری نے ایک قانون بنایا جسکے خطرناک نتیجون
سے لوگون نے اُسکا نام بلڈی سٹیٹیوٹ یعنے ایمن خونی رکہا اسکا مضمون
یہہ تہا کہ اگر کوئی رسم ترین سبسٹینشی ایشن کو زبانی یا لکہنے سے انکار کرے
یا یہہ کہے کہ ہونا اس رسم کا دو طرح سے ضرور ہی یا یہہ کہ پادریون کو شادی
کرنی شرعاً درست ہی یا کہ صاحب عصمت عورتین اپنی پاکدامنی چہوڑ سکتی ہین
یا یہہ خیال کرے کہ پوشیدہ نماز پڑہنی بیفائدہ ہی یا کہ گناہگار کا اقرار کرنا
ضروری ۔ کے کانمین غیر ضروری ہی تو وہ گناہ گار کفر اور بدعت کا ہوگا اور جسکو
بجز بادشاہ کے جلا یا جائیگا یا پہانسی پائیگا ۔ چونکہ اسوقت مین اکثر لوگ
نئی راہ سے پر چلتے تہے اور ایسے بہی تہے جو پوپ یعنے پادریون کے سردار
تید کرتے تہے تو اس قانون سے معہ پہلے احکام ہنری کے وے دونو
نارنج ہوئے اور انکو دق اور حیران کرنا شروع کیا اس سبب سے فوراً
بڑا قتل ظہور مین آیا ۔ جرم اور فعل سبب مخالفت کرنیکے کیتہولک مذہب
سے نئے اور بڑا یا دریون کا سر بادشاہ کی بزرگی کو نہ ماننیکے باعث

باعث مذہب کے باب مین کا ٹا گیا اسکے بعد سر طامس مور کو قتل کیا یہہ شخص ایسا دیانتدار تہا کہ ایسے کوئی باعث بے ایمانی پر ترغیب نہ دیسکتا تہا — نہایت نادرست وسیلے اسکے غارت کرنیکے لئے عمل مین لائے گئے مہم جواب کو جو بادشاہ کی بزرگی کے نسبت درباب مذہب کے تہا جرم نمک حرامی کا تصور کیا — چھٹی جولائی سنہ ۱۵۳۵ عیسوی کو اسکا سر تیغ بیدریغ سے ترپن برس کی عمر مین جدا کیا گیا — یہہ شخص بہت سانیک تہا اور اگر ہم اسکی طرفداری کا واسطے مذہب رومن کیتہولک کے خیال نکرین تو باتین اسمین مضبوطی اور مردانگی کی نہین — پیش ازین ہم آئے ان سختیون کے ایک اور حرکت ظلم کی بادشاہ سے اسکے ظلم دوست ہونے کے باعث وقوعمین آئی — چونکہ ملکہ اراگون ہمیشہ نئے دین کی تائید کرتی تہی تو اسکے سبب سے بہتیرے دشمن ہوگئے تہے اور بادشاہ سے اسکے اعتبار کے کہونیکا قابو ڈہونڈ رہے تہے آخر مش وہ وقت جلدی آن پہنچا — اب بادشاہ کی محبت اسکی طرف سے کم ہوگئی تہی وہ جین سیمور کیطرف جو چند روز سے اپنا بلن کی خدمت مین رہتی تہی زیادہ تر متوجہ ہوا — اس اثنا مین ملکہ کے دشمن اسپر الزام لگانے سے غافل نہ تہے — ڈیوک نورفک نے جو پہلے مذہب کو چاہتا تہا چند گواہ بہم پہنچا کر ملکہ موصوف کو الزام بدکاری کا لگایا اور کہا کہ وہ کمینہ نوکر دن سے دوستی اور محبت رکہتی ہی — چار شخص اسکے خاص عاشق بنائے گئے یعنے ہنری نورس داروغہ ترشہ خانہ کا وسٹن اور برٹن ملازم بادشاہی خوابگاہ کے اور سمیز ایک گویا — تہوڑے عرصہ بعد ازین ڈیانا کی دسمبٹر ہال مین روبکاری ہوئی جسکہ سمیٹن نے باقرار مصافی یا کے تمام ماجرا قبول کیا کہ ہان مین البتہ ملکہ سے راہ و رسم رہتا تہا

وہ ملکہ کے سامہنے کبھی نہین کیا گیا جسنے اسنے الزام لگایا لیکن اسکے قتل نے باقیون
کے ساتھہ جلدی ملکہ کو الزام سے آزاد کیا — نورس نے جو بادشاہ کا بڑا عزیز تہا اسکو
بہی اقرار معافی کا بان شرط ہوا کہ وہ ملکہ کو ملزم کرے اسبات کو اسنے بالکل انکار کیا
ملکہ اپنی اور اسکی بیگناہی کا اقرار کرتی ہوئی مرگئی — ملکہ مذکورہ اور اسکے
بہائی کی روبکاری میرون کی ایک جوری سے ہوئی لیکن یہہ معلوم نہین کہ کونسی دلیل
یا بہانہ سے گناہ زنا کا اُنپر لگایا گیا بجز اس بری گوائی کے کہ چند لوگون نے روبرو روشنی
ملکہ کے بیٹھے ہوئے دیکہا گیا تہا اور کوئی گواہی نہین پائی جاتی ہی — ایک جز اس
الزام کا یہہ تہا کہ ملکہ نے کہا تہا کہ بادشاہ سے مجہہ کو کچہہ محبت نہین ہی یہہ بات بادشاہ
پر ایک طنز متصور ہوئی اور ملکہ کے دشمنون نے جہانتک بنا اس تقریر سے یہہ معنی
لگائے کہ یہہ حرکت شاہزادے کی اس قانون کے خلاف ہی جسکا مضمون یہہ تہا
کہ جو کوئی بادشاہ ملکہ اور اسکی اولاد پر طعنہ کریگا تو وہ واجب القتل ہوگا —
کمبخت ملکہ نے گو کسی قانون دانسے اس امر مین صلاح نہ پائی تو بہی اپنے تئین نہایت
دانائی اور مردانگی کے ساتھہ بچایا اور تماشہ مین بہی ایسے بیگناہ کہتے تہے —
جو الزام کہ اسکے اوپر لگائے گئے اسنے انکا جواب صاف اور معقول دیا لیکن چونکہ
بادشاہ کے حکم کا کوئی مقابلہ نکر سکتا تہا تو وہ گنہگار ثابت ہوئی اور اسپر
فتوا اسبات کا جاری ہوا کہ بادشاہ کو اختیار ہی چاہے اسکو جلا دیوے چاہے
اسکا سر کاٹے — غرض اسکا فتوا صرف اسبات پر مقرر ہوا کہ اسکا سر
کاٹا جاوے بروقت داخل ہونے کے قیدخانہ مین اسنے کنگسٹن توڈر کے داروغہ
کے تئین طلب کرکے کہا کہ اے کنگسٹن مین سنتی ہون کہ مین دوپہر کو قتل کیجاونگی
مین بہت غمگین ہون کیون نہین دے مجکو معوقت سے پہلے قتل کرتے تاکہ

تاکہ ایسے رنج والم کی زندگی سے آزاد ہون — اور وغہ مذکور نے اسکی تسلی کی کہ بہت کم دکھہ ہوگا پہر اسنے جواب دیا کہ میںنے سنا ہی کہ جلاد بہت چالاک ہی اور (دونو ہاتون سے اپنی گردن پکڑ کر ہنسی) اور کہا کہ میری بہت چہوٹی اور پتلی گردن ہی — آخرش ایسے مقتل مین لائے جہان کہ اسے اپنی لڑکی ایلزے بتہہ کی اسایش کا خیال بہت سا تہا اسی لئے لوگون کو اپنے قاتلون کے خلاف برانگیختہ اور خفا نکیا بلکہ اسنے راضی ہوکر یہہ کہا کہ مجکو قانون کی رو سے موت کا فتوا ہوا ہی اسی واسطے مین یہان آئی ہون — اسنے کسیکو ملزم نکیا اور نہ یہہ کہا کہ کس دلیل سے مجھے گردن مارنیکا حکم دیا ہی بلکہ اسنے بادشاہ کے حقمین دعا کی اور کہا بادشاہ نہایت رحیم اور شریف ہی کیونکہ وہ مجھہ پر ہمیشہ مہربان رہا ہی اگر کوئی شخص میرے مقدمہ کی تحقیقات کرنی چاہے تو اسکی خدمت مین میری یہہ التماس ہی کہ بخوبی تجویز کرے — کیلس کے جلاد نے جو اپنی چابکی مین ایسا مشہور تہا کہ انگلستان مین کوئی اسکے برابر نتہا بلکہ اینا بلن کا سر تیغ بیدریغ سے جدا کیا — دوسرے روز اسکے قتل کے بعد بادشاہ نے جین سیمور سے شادی کی اسکا پرحم دل کس طرح سے اینا بلن کے مرنے سے جو پہلے اسکی عزیز اور پیاری تہی ملول ہوا — اسنے اپنی پارلیمنٹ سے ایک طلاق نامہ واسطے اینا موصوف کے درمیان عرصہ فتوے اور قتل کے چاہا اور اس تدبیر سے ایلزے بتہہ اپنی بیٹی کو جو اینا مذکورہ سے تہی نطفہ حرام قرار دیا اسیطرح میری سے بہی جو ملکہ کیتہی راین سے تہی پیش ایا — بارہوین اکتوبر ۱۵۳۷ء میان ان جھگڑون کے سمتہہ فیلڈ مین بڑا فساد ہو رہا تہا — وے لوگ جو پوپ کے معتقد تہے اور وے جو لوتہر کے مسایل پر عمل کرتے تہے اُن دو فریق پر بادشاہ اور پادریون کا غضب یکسان نازل ہوا — بہتیری تبدیلیون کے واقع ہونے سے ملکی مذہب مین جنمین سے اکثر ہنری کی اختراعی تہین لوگ حیرت مین رہتے تہے کہ کیا کیجئے اور کس مذہب پر چلیے

اگرچہ وے اسکے مسائل مذہبہ پر عمل کرنیکو مستعد تھے قطع نظر اس سے
کہ وہ بجا تھے یا بیجا لیکن چونکہ بادشاہ ہمیشہ انمین کمی و بیشی کرتا رہتا تو وے اسقدر
جلد اُنپر عمل نکر سکتے تھے جتنا کہ جلدی وہ تبدیل انمین کرتا تھا — طامس کرومویل
جو ایک اہنگر کا بیٹا تھا بادشاہ کی تلون مزاجی سے مشیر بادشاہ کا ہوا اور کرنمیر
پادری کلان کینٹربری کا مقرر ہوا یے دونو امر نئے مذہب کی ترقی مین نہایت کوشش
کرتے تھے — کارڈی نل ونچسٹر کا بڑا پادری اور ڈیوک نورفک کا اس مذہب
کے مخالف تھے — ہنری ان دونو کی رایے پر نہ چلا بلکہ یہہ خیال کیا کہ حق مقرر
کرنے ملکی مذہب کا بغیر شرکت اور کسی کی رائے کے مین ہی رکھتا ہون —
تو بھی عرصہ بعد پانچ آدمی اس سخت اور خونی قانون کی حکم عدولی کرنے سے
معتقد ہوئے مگر صرف کرومویل کی مہربانی سے نجات پائی — لیمبرٹ ایک مدرس
کا اور ڈاکٹر بارنس جسنے لیمبرٹ کے قتل مین کوشش کی تھی اس بلا مین مبتلا اور گرفتار
ہوئے اور پارلیمنٹ کے حکم سے انہین بے روبکاری جلا دینے کا فتوا ہوا وے دم
واپسین تک سوال وجواب معرفت بشپ باب مین کرتے ہوئے مر گئے — بارنس کے
ساتھ تین آزاد اور بیدین بھی اسی سبب سے قتل کئے گئے — تین شخص کیتھولک مذہب کے بھی
ایسل نیو رستون اور پولویل کو اسی چھکڑے پر ڈالکر قتل گاہ مین لیگئے انہون نے یہہ کہا
کہ ہمین اُن بدعتی اور بے ایمان کے ساتھ جو اسی کمبختی مین شریک تھے سزا دینی
بڑا غضب ہوا — ان خرفناک امور مین ہنری نے ایک اور ملکہ سے شادی
کرنیکا ارادہ کیا کیونکہ جین سیمور وقت تولد ہونے ایک بچے کے مر گئی تھی اسکی
شادی این کلیو سے اس خیال پر ہوئی کہ اسکے وسیلہ سے جرمنی کے شاہزادون
سے دوستی پایدار رہیگی — مگر جسوقت بادشاہ نے اسکو دیکھا اسیوقت اسکی

اسکی صورت سے بیزار ہوا اور اسے اور اپنے مشیر اول سے آزاد ہونیکا ارادہ کیا — بادشاہ کو ایک قوی باعث مشیر مذکور کے ناپسند کرنیکا اس شادی کے سبب سے تہا اور سوائے اسکے اور بہی ایک نیا سبب ظہور مین آیا — ہنری کیتہرین ہوورڈ کو جو برادرزادی ڈیوک نورفک کی تہی چاہتا تہا اور صرف ترکیب اس سے شادی کرنے کی یہہ تہی کہ عادت معہودہ کے موافق ملکہ حال کو نکالدیوے — ڈیوک نورفک ایک مدت سے کرومویل کا جانی دشمن تہا اسنے بخوشی تمام اس قابو کو اپنے حریف کے غارت کرنیکے لئے اختیار کیا — اسنے اسی واسطے اپنی برادرزادی سے اسکی غارت مین سعی کروائی اور جب اسکی تدبیر واسطے عمل مین آنے کی پختہ ہوگئی تب اسنے حکم بادشاہ سے اسے گرفتار کرنیکا واسطے اسکی نمک حرامی کے حاصل کیا — جسوقت کہ اسکی بیعزتی سے اسکے دوست مطلع ہوئے انہون نے اس سے کنارہ کیا مگر کرنمبر نے کنارہ کشی نکی اس شخص نے بادشاہ کو اسکے حقمین ایسی ایک چٹھی لکہی کہ کوئی آدمی سلطنت مین ایسی چٹھی لکہنے پر دلیری نہین کرسکتا تہا — لیکن کرومویل پارلیمنٹ مین بدعت اور نمک حرامی کا ملزم ٹہرا غرض اسکے عذر سننے کے بغیر اسپر یہہ فتوا ہوا کہ بادشاہ کو اختیار ہے جسطرح چاہے اسکو قتل کرے — جب مقتل مین لائے اسنے اپنے بیٹے کے لحاظ سے اپنی بیگناہی کے واسطے زیادہ مبالغہ نکیا بلکہ ایسی موت کیلئے شکر خدا کا بجا لایا کہ اپنے گناہون سے مخلصی پائی اور یہہ اقرار کیا کہ مجکو اکثر ترغیب دی گئی تہی مگر مین اب کیتہولک دین مین مرتا ہون —

ہنری اب اس نئی شادی سے نہایت خوش تہا اور اپنی نئی بیگم کی خوبی اور اوصاف پر اسقدر مفتون تہا کہ ایسی خوشی کے باعث ہزارہا شکر علانیہ بجا لایا مگر یہہ عیش و عشرت چند روز کے لئے تہی — جبکہ ۹۰

پارک مین سکو ٹلینڈ کے بادشاہ سے کچھ گفت وگو کر رہا تھا تب ایک شخص لیسلی نامے کرنیر کے پاس لنڈن مین حاضر ہوا اور ایک نہایت تعجبی ریپورٹ ملکہ کی بدکاری کی بیان کی — جب ملکہ مذکورہ کی پہلی رو بکاری ہوئی تب اسنے اس الزام کا انکار کیا لیکن بعد ازان جب اُسنے دریافت کیا کہ میرے شریک ہی میرے دشمن ہین تو یہہ اقرار کیا کہ شادی سے پیشتر مین البتہ خراب تھی مگر جب سے بادشاہ کے عقد مین منعقد ہوئی ہون تب سے مینے ایسی حرکت نالایق نہین کی ہی — تین سہیلیون نے جو اسکی محرم راز تھین اسکو بالکل گناہگار ثابت کروایا اور پارلیمنٹ نے اسکو جلد مجرم تحقیق کرکے بادشاہ پاس ایک عرضی اسمضمون کی روانہ کی کہ وہ گردن مارنیکے لایق ہی اور ایسی ہی سزا لیڈی رد شفورڈ کو جو اسکی عیاشی مین شریک تھی دیجاوے اور اسکی دادی بیوہ نورفک کی خاتون بھی اسکے ماباپ اور نواور مرد و زن کے ساتھہ جو ملکہ کے محرم راز تھی بھی وہی سزا پاوین — اس عرضی کو بادشاہ نے بمہربانی قبول کیا اُسپر فتوا ے موت کا نافذ ہوا اور حکم ہوا کہ آیندہ کو جو کوئی عیب اور بیعزتی ملکہ نو کی بادشاہ سے مخفی رکھیگا تو وہ واجب القتل ہوگا — اور یہہ بھی حکم تھا کہ اگر بادشاہ کسی عورت کو پاکدامن سمجھکر شادی کرے اور وہ اپنی بےعصمتی کو ظاہر نکرے تو گناہگار ہوگی — لوگ اس بیجا قانون پر بہت ہنستے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ اب بادشاہ کو لازم ہی کہ کسی بیوہ سے شادی کرے — جب یہہ تمام احکام گذر چکے ملکہ کیتھرین رد شفورڈ کے ساتھہ کاٹا گیا جسپر کوئی رحم یا ترس نکھاتا تھا کیونکہ اسنے کبھی پیشتر بےرحمی کی تھی — اس ملکہ کی موت کے ایسال بعد ہنری نے پھر کیتھرین پار سے جو حقیقت مین لوگون کے کہنے کی بموجب بیوہ تھی شادی کی یہ ملکہ

ملکہ بادشاہ کی چھٹی اور اخیر بیگم تھی — وہ لارڈ لے ٹی مرحوم کی جورو تھی اور نہایت دانا اور نیکبخت مشہور تھی — وہ جوانی کے عالم سے گذر گئی تھی اور اور اس ظالم متلون مزاج بادشاہ کی طبیعت پر بڑی ہوشیاری اور خبرداری سے غالب آئی تھی — لیکن تب بھی بادشاہ کا ظلم رعیت پر اسی سختی کے ساتھ جاری رہا جیسے پہلے تھا — چند روز سے اسکے پاؤنمین ایک ناسور ہوگیا تھا اسکی تکلیف اور جسامت اور اور بیماریون نے ایسے ایسا غضبناک اور تند مزاج کردیا تھا کہ کوئی شخص گھر والون مین سے مارے خوف کے اُس پاس نہ جا سکتا تھا — جو شخص کہ اسکی رائے کے خلاف کچھ کرتا یا کہتا تو یہہ ناممکن تھا کہ ایسے وقت مین سزا سے بچ جاتا — اگرچہ اسکی بیماری زیادہ ہوگئی تھی تو بھی اسکا ظلم کم نہوا تھا — وہ سب پر خفا ہوتا کیا تو پروٹسٹنٹ اور کیا کیتھولک سب اسکا ظلم و ستم سہتے تھے — ڈیوک نورفک اور اسکے بیٹے نے جو ارل سرری کا تھا اس ظالم کے ظلم کو اخیر تک ناحق سہا — ڈیوک مذکور ایک شریف و نحیف شخص تھا اسنے بادشاہ کی بڑی دیانتداری اور وفاداری سے خدمت کی تھی اسکا بیٹا نہایت ہونہار اور سپاہگری کے فنون مین جو اسوقت مین مروج تھے مکمل اور راستہ تھا اسنے علم موسیقی اور تصویر کشی وغیرہ مین بڑی ترقی کی اور زبان انگریزی مین نظم اسی سے پہلے نہایت صفائی اور فصاحت کے ساتھ ایجاد کی تھی — اسنے اپنی غزلیات مین تمام متاعوں مین جرل دنیا کے حسن کی بدرجہ اتم تعریف کی تھی — وہ ہمیشہ بعضے تذکارخفگی کے مشیران شاہی کے خلاف کہا کرتا کیونکہ اسکو لوگون کی گورنمنٹ مین سے نکالدیا تھا اور تمام خاندان ملکہ کیتھرین ہوورڈ کی بدکاری سے جو قتل کی گئی تھی مجرم اور نالائق ہوگیا تھا — ان دونو شخصون کے گرفتار کرنے کو خفیہ انتظام صادر ہوا

دیے دونو ایک ہی روز گرفتار کیے گئے اور ٹوور مین مقید ہوئے — چونکہ
ارل سرری کا اپنے درجہ امیری کو نہ پہنچا اسلیئے اسکی جلد رہائی ہوگئی —
دچس بیوہ رچمنڈ کی جو خود سرری کی ہمشیرہ تہی اسکے الزام لگانیوالون مین
سے تہی اور سر رچ ارڈ سوتہ ویل نے بہی جو اسکا دلی دوست تہا الزام نمک حرامی
کا جو بادشاہ کی نسبت سرزد ہوئی تہی لگایا — سرری نے اسبات کا انکار کیا
اور اسپر دو بردو لڑنیکا سوال پیش کیا — اس امر کے لئے اسکو حکم نہوا بلکہ اسپر
یہہ الزام لگایا گیا کہ اسنے وے تصویرین جو بادشاہ ایڈورڈ کنفسر کی سپر پر
تہین اپنی سپر پر لگائی ہین جنکے سبب بالضرور اسکا دعوا کرنا تاج و تخت کا ثابت ہے
— اسبات کا وہ کچہہ جواب نہ دے سکا کیونکہ جواب دینا البتہ لاحاصل تہا اسلیئے
کہ پارلیمنٹ اور جوری اس سلطنت مین فقط بادشاہ کے حکم کی بموجب کام کرتے
تہے — اسلیئے اس نوجوان امیرزادہ پر فتوا نمک حرامی کا صادر ہوا باوجودیکہ اسنے
بہت فصاحت اور دانائی سے اپنے بچاؤ کے لئے حجتین پیش کین تو بہی اسے ٹوور ہل
پر گردن مارا — اسی اثنا مین ڈیوک مذکور نے اپنی چشمہیون اور اطاعت سے
بادشاہ کے غصہ کو ملایم کرنا چاہا مگر یہہ سخت دل ظالم کسیطرح رحم دل نہوا —
پارلیمنٹ چودہوین جنوری کو جمع ہوئے ایک الزام نمک حرامی کا ڈیوک نورفک کے
خلاف تیار کیا کیونکہ یہہ خیال کیا گیا تہا کہ امیرون کی کونسل سے جو اسکے ہمسر تہے
الزام اسپر بخوبی ثابت نہو سکے گا — قتلنامہ لکہکر جلدی توور کے لفٹین پاس
بہیجا گیا — ڈیوک موت کی تیاری کرنے لگا دوسرے روز وہ بالضرور قتل کیا
جاتا مگر ناگاہ ایک بڑا امر سلطنت مین واقع ہوا اور اسکو مرنے سے بچایا —
بادشاہ کی قضا اب آن پہنچی ہی تمام حاضرین نے دریافت کیا کہ کس نوع سے اسکا

اسکا بچنا ممکن نہین ہی — اسکی ٹانگ کی بیماری اب زیادہ ہوگئی تہی وہ چل پھر
نہین سکتا تہا اس حالت مین شیر خونریز کی مانند مہیب معلوم ہوتا تہا — وہ
ہمیشہ سے ترشرو اور تندخو تہا مگر اب اور بہی ستمگار اور غضبناک ہوگیا تہا —
وہ اس تکلیف مین چار برس تلک رہا جیسا وہ خوفناک اور رنجو تہا ویسا ہی
اپنے تئین بہی رنج دہندہ تہا اسکے درباریون کو بادشاہ کے تئین اپنا دشمن
سمجہنا ضرور تہا کیونکہ وے خود ایک دوسرے کی موت کے درپے رہتے — اس صورت
مین وہ اکیلا تکلیف مین پڑا رہتا اور کوئی اسکے خانگی لوگونمین سے اسکی موت
کی خبر نکرتا کیونکہ اس سلطنت مین بہتیرے آدمی بادشاہ کی قضا کی خبر کرنیکے
باعث قتل کئے گئے ہے آخر الامر سر اینٹونی ڈٹی نے بادشاہ سے نڈر ہوکر
یہہ خوفناک راز ظاہر کیا بادشاہ نے عادت معہودہ کے خلاف اس خبر کو تحمل
کے ساتہہ سنا — اسوقت اسکی اضطرابی اور پشیمانی اتنی زیادہ ہوئی کہ بیان
نہین ہوسکتا ہی اسنے فرمایا کہ نیمبر کو حضور مین بہیجین اسکے پہنچنے سے پہلے ہی
بادشاہ کی زبان بند ہوگئی — کرنیمبر نے عرض کی کہ اپنی کوئی علامت حضرت
عیسیٰ کے ایمان مین مرنے کی عنایت ہو بادشاہ نے اسکا ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین پکڑ
دبایا اور فوراً رحلت فرمائی اسکی عمر جہپن برس کی تہی اسنے سینتیس برس
اور نو مہینے سلطنت کی — بعضے بادشاہ مخالفت اور سرکشی کرنیکے باعث
ظالم ہوئے ہین بعضے مشیرون کے بہکانے سے اور بعضے طرفدارون کے
ارادہ سے مگر ہنری فقط اپنے خراب مزاج سے ہی ظالم فرمانروا [illegible]
مذہب مین اور ظالم اپنے خاندان مین تہا —

باب بست وچہارم

احوال ایڈورڈ ششم کا

سنہ ۱۵۴۶ سے ۱۵۵۳ تک

ہنری اٹھوین شاہ انگلستان کے بعد اسکا بیٹا ایڈورڈ چھٹا نو برس کی عمر مین تخت پر رونق افروز ہوا — بادشاہ مرحوم نے اپنے وصیت نامہ مین لکھا کہ جب شاہزادہ اٹھارہ برس کا ہو تب حکومت سلطنت کی اختیار کرے اور اس اثنا مین سولہ شخص اپنی وصیت کے مہتمم مقرر کئے اور درمیان اسکی خورد سالی کے واسطے حکومت بادشاہ اور بادشاہت کی ڈیوک سمرسٹ کو محافظ ملک انکی — داری مین نامزد کیا — محافظ مذکور اپنی تدابیر مذہبی مذہب کی ترقی کے — ہمیشہ کرنیمرسے جو نہایت حلیم اور ہوشیار تہا اور بظلم کسی نوع کی تبدیلان کرنی نہین چاہتا تہا بلکہ اسبات پر مستعد تہا کہ لوگون کو رفتہ رفتہ اس جدید مذہب اور بندوبست پر لاوے صلاح لیتا — ایک کمیٹی نشپ یعنے بڑے بڑے پادریون اور چند اشتہار شخصون کی کونسل مقرر کی تاکہ ایک کتاب گرجہ کی نماز کی بناوین انہون نے ایک کتاب بہت صحت اور درستی سے تیار کی — ایکٹ آف پارلیمنٹ اسی مضمون کی بہی بنی کہ پادری لوگ باذوق شادی کرین رسم اقرار کرسیفے فسلا کی پادری کے کالعدم اگرچہ موقوف تو نہین ہوئی مگر لوگون کی

کی رائے پر چھوڑی گئی ہے لوگ پادریوں کی نصیحت اور ظلم سے آزاد ہو کر نہایت خوش اور خورم ہوئے سبکے پیچھے لوگون نے رسم ریل پریزنس کو ترک کیا — الغصہ یہی رسم صرف موقوف نہوئی بلکہ تمام بڑے بڑے مسایل اور دستور کیتھولک مذہب کے جو انجیل کے بالکل برخلاف ہے ترک ہو گئے اور نیا مذہب جیسے اب جاری ہی تمام انگلستان مین مقرر ہو گیا — تمام لوگون اور پادریون نے ان مسایل جدید کو بدل وجان قبول کیا گارڈنر اور بونر کو جو اس مذہب سے خلاف تھے ٹوور مین مقید کر کے خوب ہمکایا کہ اگر وے عدول حکمی کرین گے تو بادشاہ کا غضب اور عتاب انپر نازل ہو گا — ڈیوک سمرسٹ نے تمام ان امور سے بڑی تعریف اور ہر دل عزیزی حاصل کی لیکن جسقدر کہ اسکا اوج تھا اسیقدر اسکے دشمن بھی تھے — کونسل کے سب مشیرون مین سے اسوقت ڈڈلے وارک کا ارل نہایت فطرتی بلند نظر اور بے ایمان تھا — وہ اسبات کا مشتاق اور مستعد تھا کہ خاص مشیر بادشاہ کا ہوون اور بیخبر اور بے پروا اسبات سے کہ کیونکر وہ خدمت حاصل ہو مگر تب بھی اپنے بڑے ارادون کو معقول بہانون سے چھپاتا تھا — ارل سوتھمٹن سے اسنے موافقت پیدا کی اور کونسل مین کے بہت سے لوگ جو محافظ مذکور کی حکومت سے ناراض تھے اپنی طرف کر لیے — محافظ مذکور اب ایک گروہ کے نزدیک جو ملک مین بہت اختیار رکھتا تھا نہایت ناپسندیدہ ہو گیا — امیر اسکی بزرگی اور اختیار کے باعث اس سے بہت نفرت رکھتے تھے اور لوگ کیتھولک مذہب کے اسکی طرفداری کرنے سے نئے مذہب مین اسکو بدل ناپسند کرتے تھے بہتیرے اشخاص اسکے ظلم کے سبب جو اسنے اپنے بھائی پر جائز رکھا تھا ناراض اور ناخوش تھے علاوہ اسکے اسنے بہت سا اسباب گرجہ اور بادشاہ کے مصارف سے جمع کر کے ایک بلند گھڑی کی تھی اس

مسبب سے اور بہی لوگون کو ناپسند ہوگیا تہا — غرض ایک عمدہ اور عالیشان محل تعمیر کرانیکے باعث سٹرینڈ مین جسمین کچہہ ایک نادرست اور بیجا ترکیب وتدبیر عمل مین آئی تہین تمام لوگ اسپر لعنت ملامت کرتے تہے — سینٹ میری کا گرجہ معہ تین گہر شب کے ڈہاکر انکی زمین اور مصالح اس عمارت مین لگایا تہا — بعد ازان ایسے ٹوور مین بہیجدیا اسپر یہہ ایک بڑا الزام لگایا گیا تہا کہ اسنے تمام اختیار اور حکومت ملک کی اپنے قبضہ مین کی ہی اور چند اور بہی الزام اسپر لگائے گئے مگر وے ایسے الزام نہ تہے کہ انکو موجب تمکہ حرامی کہین — اسی واسطے اسپر ایک الزام سخت ہوس لارڈ یعنے کچہری امرا سے صادر ہوا مگر سمرسٹ نے اسوقت دوزانو بیٹہکر الزام کا انکار کیا — اس اقرار کے باعث اس سے تمام خدمتین اور اسباب اور بہت سی اسکی زمین جہین کر بادشاہ کے لئے ضبط کرلین — مگر چند روز بعد بادشاہ نے اسکا اسباب ضبط کیا ہوا معاف کیا اور تمام رعایا کی امید کے برخلاف سمرسٹ پہر ازاد کیا — اسے دوبارہ کونسل مین داخل کیا یہہ بات نہایت خوشی کی ہوتی اگر اسکی طبیعت نظری ایسے ارام لینے دیتی — القصہ وہ سخت وسست ملکہ دشنام بادشاہ اور گورنمنٹ کو دینے لگا اس حرکت نامعقول کی خبر سے ارل واروک ایکے مخفی دشمن کو جو اب ڈیوک نورتہمبرلینڈ کا ہوگیا تہا اطلاع ہوئی — چونکہ اس پاس ہر دم ڈیوک مذکور کے آدمی حاضر رہتے تہے تو وے سب باتین جو وہی پہلے بناتے تہے ڈیوک سے ذرہ بذرہ جاکر بیان کرتے سمرسٹ فورًا اپنے دشمن کے غضب مین پڑا — اسکو اسکی بیبی سمیت ہمراہیون کے ساتہہ ڈیوک نورتہمبرلینڈ کے حکم سے گرفتار کرکے اسکی بی بی سمیت مقید کیا — اسپر اسبات کا الزام لگایا کہ اسنے ایڈورڈ سرکشی شمال مین اٹہانی چاہی تہی اور سپاہ ملک پر موجودات کے

کے دن حملہ کرنے کا قصد کیا تہا اور ٹوور کو اپنے تصرف مین کرکے لنڈن مین فساد اٹہانیکا بہی عزم رکہتا تہا — ان الزامون کو اسنے بڑی دلیری سیے انکار کیا مگر اسبات کا اقرار کیا کہ مینے نورتہمبرلینڈ نورتہمٹن اور ہیمروک کو لارڈ ہیجٹ کی ضیافت مین مارڈالنا چاہا تہا — اسکی تب روبکاری مارکس وینچسٹر کے روبرو جو اس امر مین کل سربراہ کار تہا ستائیس رئیس سیے ساتہہ کہ جنمین نورتہمبرلینڈ نورتہمٹن اور ہیمروک تہے ہوئی اسکے منصف اور یہی مدعی اسکو گناہ گار ثابت کرکے اسکا سر کاٹنے کو ٹوور ہل پر لائے جہان وہ بیحس و حرکت ہزارون لوگون مین جو اسکو چاہتے تہے آیا — تب اسنے اُن سیے استقلال مزاج سیے یہہ کہا کہ مینے ہمیشہ بادشاہ کی خدمت مین کوشش بلیغ کی ہی اور حتے الامکان اغراض اور مطالب راست دین کے زیادہ کئے ہین — سب لوگون نے باواز بلند اسکی بات کا یقین واثق کرکے کہا کہ سچ ہی — ایک بڑا ہنگامہ برپا ہوا چاہتا تہا مگر سمرسٹ نے انہین منع کیا اور کہا کہ میرے خیالات والیسین مین مت ہارج ہو بلکہ میرے ساتہہ دعا مین شریک ہو یہہ کہکر اسنے اپنا سر نیچے رکہدیا جلاد نے اپنا کام کیا —

اسی اثنا مین نورتہمبرلینڈ مدت سیے مشیر اول ہونیکا خیال رکہتا تہا اور بادشاہ کی ناتوانی کے باعث اسکو اپنے مقاصد بلند نظری کے بر آنے کی امید تہی — اسنے بادشاہ کو سمجہایا کہ حضور کی ہمشیرہ میری اور ایلزی بتہہ بادشاہ مرحوم کے وصیت نامہ کی بموجب تخت پر بیٹہنے مین درصورتیکہ کوئی شاہزادہ مالک تاج کا نہوتا اور پارلیمنٹ کے حکم کی رو سیے دیے حقیقی بیٹیان اسکی نہین تصور کی گئی ہین اور کہ سکوٹلینڈ کی ملکہ جو حضور کی خالہ ہی بادشاہ مرحوم نے مملکت کے تمام حقوق سیے اپنے وصیت نامہ مین خارج کیا ہی اور اب بسبب غیر ملک مین ہونے کے بہی اسکا حق تخت پر نہین

پہنچتا ہی اور چونکہ یہ تینون شاہزادیان تخت نشینی کے حق سے محروم اور خارج ہوئی ہین پس اسی لئے ضرور ہی کہ تخت نشینی ڈورسٹ کی لیڈی کے نام قرار پاوے جسکے بعد وارث لیڈی جین گری ہی یہہ بی بی ہر ایک طرحسے سلطنت کے لایق ہی اور جسقدر وہ خوبصورت ہی اسیقدر نیکبخت اور صاحب سلیقہ بھی ہی — چونکہ بادشاہ مدت سے اس فطرتی شخص کی صلاح تمام ملکی بند وبست مین لیا کرتا تہا تو اسنے اسی لئے اس امر کو کونسل کے سپرد کیا نورتہمبرلینڈ کونسل مین بہت حکومت رکہتا تہا اسنے فی الحال انکی منظوری اس کام مین حاصل کی — اس اثنا مین جبکہ بادشاہ نہایت ناتوان ہوگیا تہا تب نورتہمبرلینڈ نے مارکس دورسٹ کی اغراض اور مطالب مضبوط کرنیکے واسطے جو لیڈی جین گرے کا باپ تہا عہدہ ڈیوک سفوک کا جو چند روز سے موقوف ہوگیا تہا اسکے لئے حاصل کروایا — اسطرح اس امیر کو ممنون منت کار کرکے اپنے چوتہے بیٹے لارڈ گلڈفورڈ ڈڈلے کی لیڈی جین گرے سے شادی کروائی کیونکہ اسکی غرض اور فواید کے بڑہانمین نورتہمبرلینڈ نے بہت سی سعی کی تہی اور اپنے لڑکے کو لارڈ ہسٹنگ کے ساتہہ بڑی دھوم دہام سے شادی کردی — اسوقت مین شاہ ایڈورڈ نہایت بیمار ہوگیا اور علامات سل کی بیماری کی ظاہر ہونے لگین اور جیسے یہہ کہتے ہین کہ چند روز سے دونو ڈوکے بادشاہ کی خدمت مین آئے ہین اسیروز سے بادشاہ بیمار ہوا ہی — الغرض نورتہمبرلینڈ کے اطوار سے کچہہ ایک اشتباہ معلوم ہوتا تہا اسلئے اسنے تمام لوگون کو بجبر اپنے اختیارون کے بادشاہ کے پاس سے نکال دیا تہا اس وجہ سے لوگون کا شک اور بے اعتباری اور بہی زیادہ ہوگئی تہی — نورتہمبرلینڈ کسیطرح لوگون کی طرف سے اندیشہ نکرتا تہا وہ بادشاہ کے پاس سے

سے کم غیر حاضر رہتا بعد بادشاہ کی بیماری کے سبب بہت متفکر معلوم ہوتا اور بظاہر بہت اپنا قلق بیان کرتا تھا
لیکن اپنی تدبیرین اپنی بہو کو تخت پر بٹھلانیکے واسطے زیادہ تر سعی کرتا تھا — الغرض ایک
جاہل عورت نے بادشاہ کی بیماری کا معالجہ کرنا اختیار کیا اور اسے یقین
تھا کہ مین اسے اچھا کر دونگی — بعد از استعمال اسکی ادویات کے
علامات نامسعود بدرجہ اتم نمودار ہوئین وہ بمشکل دم لے سکتا تھا اسکی
زبان بند ہوگئی اسکی نبض چلنے سے ٹھہر گئی اسکے پاؤن اماس کر لائے
اور رنگ نیلا پڑ گیا اور بہتیری اور نشانیان قضا کی ظاہر ہوئین —
وہ سنہ ۱۵ برس کی عمر مین گرینوچ مکان مین ۶ جولائی برس کی حکمرانی کے بعد
مر گیا چونکہ اسکے اوایل نیکبختی اور نیک اطواری سے لوگون کو آئندہ کے لیے
خوش اور بہبودہ سلطنت کے ہونے کی امید ہوئی تھی اسی لئے
اسکے جوان مرنے سے سبکو نہایت غم والم لاحق ہوا —

باب بست و پنجم

احوال میری کا سنہ

۱۵۵۳ سے ۱۵۵۸ تک

ایڈورڈ چھٹے کے بعد دو دعوے دار سلطنت کے پیدا ہوئے ایک تو میری جو بادشاہ ہنری آٹھوین اور ملکہ کیتھرین آراگون کی بیٹی تھی اپنے راست اور تحقیق حق پر بھروسا رکھتی تھی اور دوسری جین گرے اسکے نے دعوا کرتی تھی کہ بادشاہ ایڈورڈ نے اپنے وصیت نامہ مین ڈیوک نورتھمبرلینڈ کی استدعا سے جو اسکا سسرا تھا تخت نشینی اسکے نام مقرر کی تھی — میری کیتھولک دین کی بہت تائید کرتے تھی اسلئے کہ اسنے مذہب کے لئے بہت سی مصیبتین برداشت کی تھین بلکہ وہ شہادت کو اپنے مذہب کے انکار کرنے پر ترجیح دیتی تھی — چونکہ وہ ہمیشہ روک ٹوک مین رہی تھی اسی جہت سے نہایت شرم گین اور مغموم تھی جین حیات اپنے والد کے بھی وہ ہمیشہ اپنی رائے کی موافق کام کرتی اور اپنے باپ کے نئے قوانین مذہب کو نچاہتی تھی — بباعث تعصب کے وہ غضبناک ہوگئی تھی — برعکس اسکے جین گرے مذہب جدید کی بہت تائید کرتی تھی حالانکہ وہ صرف سولہ برس کی تھی تب بھی ایسی دانا اور باسلیقہ تھی کہ اسکی مانند کم شخص ہوے ہین — تمام مورخین اسبات مین متفق الکلمہ ہین کہ اسکی فہم و فراست ہمیشہ کی تحصیل اور محنت کے باعث ایسی پختہ تھی کہ انہون نے اسکو یکتاے زمان کردیا تھا — لیکن وہ ان باتون کیطرف سے جو اسکے حقین ہو رہی تھین بیخبر تھی مگر جب اسکو انکی خبر ہوئی تب نہایت مغموم اور متحیر ہوگئی — وہ بہت روئی اور بڑی تکلیف مین معلوم ہوئی آخرش ڈیوک اسکے باپ نے اور نورتھمبرلینڈ اسکے خسر نے

حسین بمشکل اسے تخت نشینی کے لئے راضی کیا — غرض احکام اسکی اورنگ
نشینی کے مملکت مین جاری ہوئے مگر رعایا نے بے پروائی سے انکی اطاعت
قبول کی — اسی اثنا مین میری نے جو بادشاہ کے مرنے کی
خبر سکے کنگ حال کو جو نورفک مین ہی چلی گئی تھی گشتی چٹھیان ملک کے تمام شہرون
مین اور امیرون کے تئین روانہ کین اور انھین اپنے حق سے مطلع کیا اور حکم نافذ
کیا کہ بیدرنگ مجھے تمام ملکون مین ملکہ مشہور کرین ایک ہفتہ سے ہی عرصہ مین
اسکے پاس چالیس ہزار آدمی جمع ہوگئے اور وے جو نورتھمبرلینڈ کیطرف تھے
اسقدر بیعزم ہوگئے کہ وہ انھین لڑائین لیجانے سے اندیشہ مند تھا —
جب لیڈی جین گرے نے دیکھا کہ اب کوئی صورت تخت پر قایم رہنے کی نہین
رہی تب بخوشی بادشاہت سے دست بردار ہوئی اسنے صرف نو روز حکومت
کی اور اپنی والدہ کے ساتھ اپنے مکان کو چلی گئی — نورتھمبرلینڈ نے بھی
اپنا رہنا سلطنت مین لوگون کی مخالفت کے باعث دشوار جانا اور ملک کو
چھوڑ دینے کا ارادہ کیا لیکن پنبروک کا رد یعنے پیش والون کے پہرے نے
اسے روکا اور کہا کہ ہمکو منحرف ہونے کے الزام سے اپنے حقیقی بادشاہ کی نسبت
بری الذمہ کرجا اسلئے کہ تو نے ہمین اس سے برگشتہ کیا تھا — غرض تمام اطراف
سے مایوس ہوکر اسنے اپنے تئین میری کے حوالہ کردیا اور چند روز بعد قتل
کیا گیا — فتوا قتل کا لیڈی جین گرے اور لارڈ گلفورڈ پر صادر ہوا مگر ایسے
فی الحال عمل مین لانیکا قصد نہ تھا — میری اب لنڈن مین بامن وامان داخل
ہوکر تخت پر رونق افروز ہوئی — لیکن اسکا تخت پر بیٹھنا خوب نہوا کیونکہ
کہ وہ نہایت کج خلق اور اپنے مذہب کی بڑی ترویج کرتی تھی اسنے یاد یون کو

انکی پہلی حکومت اور طاقت اور اختیار پر پھر بحال کیا اور دوبارہ سلطنت کو اُن خوفونمین ڈالا جنمین سے وہ ابھی ازاد ہوئی تہی — بڑے پادری کارڈنر ٹونسٹیل ڈیے ہتھے اور ویسی کو جو مقید کئے گئے تہے یا سلطنتونمین سابق مین انہون نے بڑے نقصان اٹہائے تہے قید خانہ سے ازاد کرکے انکی خانقاہونمین پھر مقرر کیا اور انکے پہلے فتون کو منسوخ — ملکہ میری نے فی الفور ایک پارلیمنٹ طلب کی جسنے تمام قوانین مذہب کے جو درمیان فرمانروای بادشاہان پیش کے گذرے تہے موقوف کردیے اخر الامر ملکی دین اُسیطرح پر پھر مقرر ہوا جسطرح کہ بروقت وفات بادشاہ ہنری آٹھوین کے تہا — جبکہ اسطور مذہب ملکی مین پہلی سے خرابیان پھر شروع ہو رہی تہین تب مشیران شاہی چاہتے تہے کہ اگر ملکہ کی شادی کسی شاہزادہ کیتہولک کے مذہب سے ہووے تو اسکی حکومت مضبوط ہوجاویگی اسلیئے اسکی شادی فیلپ سپین کے شاہزادہ سے جو نامور چارلس پانچوین کا بیٹا تہا ٹہرائی — اور یہہ اندیشہ تہا کہ مبادا کوئی ناپسندیدہ تکرار لوگون کیطرف سے اُٹہے اسیواسطے شرایط شادی کی حتے الامکان ایسی مناسب اور خوب لکہی گئین کہ جنمین غرض اور عزت انگلستان کی بخوبی برقرار رہی اور اسبات سے انکی شکایت کچہہ ایک موقوف ہوگئی مگر انکی نارضامندی ایک سرکشی کرنے پر اُٹہی جسکی سرداری مین سر طامس وائٹ تہا آخرش اسے مقید کرکے اسکے چند ہمراہیون کے ساتہہ قتل کیا — لیڈی جین گرے اور اسکے خاوند لارڈ گلفورڈ ڈڈلے کے قتل ہونے سے لوگ نہایت غمگین ہوئے حالانکہ اس سرکشی مین وے شریک نہ تہے تو بہی سزا پائی — وائٹ کے گرفتار ہونیکے دو روز بعد لیڈی جین اور اسکے شوہر کو حکم صادر ہوا کہ مرنے کی تیاری کرین — لیڈی مذکورہ کسی نوع اس حکم سے برافروختہ خاطر نہوئی بلکہ دلہی اسے سنا

سنا تب اسے اطلاع ہوئی کہ تین روز اسکے قتل کے باقی رہے ہین اس عرصہ دراز
سے وہ بہت ناخوش اور مغموم معلوم ہوئی — قتل کے روز اسکے شوہر
نے اسکے دیکھنے کی اجازت چاہی اسبات کو جین موصوف نے انکار کیا کیونکہ وہ یہہ
جانتی تہی کہ وقت ہجرت کا نہایت محبت انگیز ہوتا ہی — اسکے قتل کی جاے اول
ٹوور کے باہر مقرر ہوئی مگر چونکہ انکی خوبصورتی جوانی اور بیگناہی سے اغلب تہا کہ سرکشی
اُٹہتی اسیواسطے حکم صادر ہوا کہ انہین ٹوور مین قتل کرین — اول لارڈ ڈوے کو
مارا اور جب لیڈی مذکور کو قتل گاہ مین لیجاتے تہے تب وہ افسران ٹوور سے جو اسکے
شوہر کی بے سر نعش کو خون الودہ مدفون کرنے کو ٹوور کے گرجہ مین لئے جاتے
تہے ملاقی ہوئی — اسنے تہوڑی دیر تلک بغیر اضطرابی کے اسکی طرف دیکہا اور تب
ایک آہ سرد مار کر کہا کہ اسے لیجاؤ — قتل گاہ مین اسنے کہا کہ میری تقصیر یہ تاج
و تخت کی نہین ہی بلکہ بخوبی انکار نکرنا انکے لینے مین مین نے کچہہ بلند نظری کرنی نہین چاہی
تہی مگر اطاعت پسری سے لاچار تہی اور اس موت کو بدل وجان قبول کرتی ہون
جو ملک رنجیدہ کو بدلہ ہوگا اور میرے سزا پانے سے یہہ ظاہر ہو جائیگا کہ بیگناہی ان
کامون کے لئے عذر نہین ہو سکتی جن سے لوگون کو تکلیف پہنچی ہو اس کلام کے بعد
اسنے اپنی دایہ کو حکم دیا کہ اسکا چغہ اتار لے تب بڑی بردباری اور استقلال سے
اپنا سر کٹوایا — ان شخصون کے جو ستم کی باتون کو تحریک دیتے تہے
گارڈنر و نچسٹر کا بشپ اور کارڈ ی نل پول جو ابہی اٹلی سے آیا تہا سرخیل ہے
پول صاحب جو خاندان شاہی سے کچہہ رشتہ رکہتا تہا ہمیشہ کیتہولک مذہب کی بدل
سعی کرتا اور بادشاہ ہنری کو فقط اسیلئے ناخوش اور ناراض رکہتا کہ بادشاہ کی
تدابیر کو نہ مانتا تہا بلکہ اسکے برعکس رسالے لکہے تہے — چونکہ اسنے تائید دین

کیتھولک مذہب کی بہت کی تھی آپ سے اسکی [illegible] اور اسکو اپنا
وکیل بنا کر انگلستان مین روانہ کیا تھا — کارڈینل ولزی وغیرہ کا [illegible] اسکا یہ
ارادہ تھا کہ جب کم عہد کو ہمیشہ خوش رکھیے اسی سبب سے ایسی بہتیری باتین ایسی کی تھین
جو بادشاہ کی خوشی کا باعث ہوئین — غرض موپر گا — سٹر کے بشپ کو اور روجر
سینٹ پال کے پری میٹر کی ایذا و تکلیف پہنچانے لگے — انکی روبکاری
کمشنرون سے جو ملکہ کیطرف سے ایک چینلر کے ساتھ مقرر ہوئے تھے ہوئی —
بعد ازان ساندر اور ٹیلر دو پادری جنہون نے بڑی خیر خواہی اور تائید مذہب پوپ
کی تھی قتل کیے گئے — لوبرلنڈن کا بشپ نہایت خوش ہوا اسلیے کہ اور لوگ
کی تکالیف اور رنج دیکھنے سے اسے بہت خوشی حاصل ہوتی تھی ملکہ موصوف
نے اپنی چٹھیان اس [illegible] مضمون کی بھیجین کہ [illegible] اس کا خیر مین
کوشش کرتا رہے [illegible] بموجب [illegible] بشپ اور
[illegible] — [illegible] نہایت بہادری
سے مذہب پوپ کی پیچ کرتا تھا اسکے دوست اسکے خدا پرستی علم اور عقل کی مضبوطی
کی تعریف کرتے تھے اور اسکے دشمن اسکے ان اوصاف سے ڈرتے تھے —
ایکرات قتل کے پہلے اسنے میز اوکسفورڈ اور اسکی بی بی کو ملاقات کے لئے
بلایا جب وہ اسکے لئے روتے تھے تب اسکا دل نہایت استقلال معلوم
ہوتا تھا اور کسی نوع کی تکلیف اور ازدد کی دل پر نہ لاتا — جب اسے جلانے کے
واسطے لائے تو اسنے اپنے دوست لیٹی مر کو اپنے سے پیشتر وہان دیکھا — تمام
اسوقت کے بشپون مین سے لیٹے مرا پنی خدا پرستی اور سادہ اطوار کے سبب
بہت مشہور تھا — اسنے کبھی نہین دربار مین خوشامد امیز کلمات کہے اور اسکی

اسکے علانیہ سرزنش کرنے سے سب امیر و امرا ڈرتے تھے — اسکے وعظ اور نصایح سے جو اجلاس موجود ہین اسکا علم اور لطیفہ گوئی ظاہر ہوتی ہی اور انمین اسقدر راستی اور صداقت معلوم ہوتی ہی کہ اور ون مین نہین ہی —

جب ریڈلے اپنے دوست قدیم لیٹی مر کی تشفی کرنے لگا تو اسنے بھی اسکے جواب مین کہا کہ خوش ہونا چاہئے بھائی ہم آجکے دن اپنی ایسی یادگاری انگلستان مین چھوڑین گے کہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ وہ لوگون کے دل سے کبھی نہین محو ہوگی — جبکہ آگ تیار ہو رہی تھی ایک غضب الودہ متعصب انگو اور لوگون کو نصیحت اور وعظ کرنے لگا ریڈلے نے بخوبی اسکی نصیحت کو سنا — باوصف اسکے کہ اسکی موت کی تیاریان اسکے نزدیک ہو رہی تھین مگر وہ کسیطرح متفکر نتھا اسنے اسکی تمام نصیحت کو بگوش ہوش اخر تلک سنا تب اسنے اُس سے کہا کہ جو کچھہ تو نے کہا اور نصیحت کی انکا مین جواب دیسکتا ہون اگر مجکو اجازت ہو مگر اس امر مین ایسے انکار ملا — آخرش لکڑیون مین آگ لگائی گئی لیٹی مر تو جلدی سے مرگیا مگر ریڈلے بڑی دیر تلک تیر پہتا رہا اسواسطے کہ پہلے تو آگ نے اسکی ٹانگون کو جلایا اور بعد ازان اسکے دل اور جگر کو —

بعد ازان ارچ بشپ کرنمر مارا گیا تمام ولایت اسکے مرنے سے ڈر گئی — اس شخص نے بسبب خواہش زندگی کے باغوائے اورون کے مذہب نو کی مذمت مین کاغذ پر دستخط کر دیا تھا اب اسکے دشمنون نے ایسے نہایت تکلیف مین ڈالکر اسکے غارت کرنیکا ارادہ کیا — جب ایسے جلانے کو لیگئے اور آگ اسکے گرد روشن کردی تب وہ اپنا داہنا ہاتھہ پھیلا کر آگ مین ڈالے رہا جبتک وہ جل گیا اور جسوقت اسکو تکلیف ہو رہی تھی اسوقت بار بار باواز بلند کہتا تھا کہ اسمین نالائق

ہاتھہ سے یہہ خرابی ظہور مین ائی لیکن کسیطرح سراسیمہ اور ہراسان خاطر نہوا
جبکہ آگ اسکے بدن تلک پہنچی وہ اپنے رنج سے بیخبر تہا کیونکہ اسکا دل امید عقبے
کیطرف اسکا بدن جب سب جل گیا تب اسکا دل بالکل ثابت پایا گیا یہہ علامت
اسکے ہنر مستقل مزاج کی تہی — اس ظلم وستم کے عرصہ مین دو سو ستتر
شخص ماورا انکے جنہون نے قید جرمانہ اور توقی کی سزا پائی تہی آگ مین جلائے
گئے — جو شخص کہ آگ مین جلائے گئے تہے پانچ بشپ اکیس اور پادری آٹھہ
اور ذی عزت صاحب چوراسی اہل حرفہ ایک سو کسان پچپن عورتین اور چار
بچے تہے — یہہ تمام نہایت خوفناک امر تہا مگر تب بہی امور سلطنت نے کچہہ ترقی نہ پکڑی
— مکان کیلیس پر جو دوستی برس سے زیادہ انگریزون کے تصرف مین رہا تہا ناگاہ
اور بمعلوم حملہ ہوا ہر ایک جانب سے مسدود کیا گیا آخرش وہانکے لوگون نے
مجبور ہوکر حریف سے معاملہ کرلیا اٹہہ دن کے عرصہ مین ڈیوک گالیس نے اس
شہر کو جو انگریزون کے قبضہ مین ایدورڈ تیسرے کے وقت سے رہا تہا اور
جسے انگریزون نے گیارہ مہینے کے محاصرہ کے بعد حاصل کیا تہا پھر لیا —
اس نقصان عظیم سے تمام اہل ولایت مغموم ہوکے اور ملکہ نامید ہوکر کہتی تہی
کہ بعد از مرگ نام کیلیس کا میرے دل پر نقش کالحجر رہیگا — بسبب ان
خرابیون اور ناراضامندی رعایا کے اور زیادتی بدعت اور ناپسند ہونے
شوہر اور نہ فتح ہونے لڑائی کے ملکہ میری کی تندرستی مین بہت نقصان آگیا
— بظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اسے سل کی بیماری ہوگئی تہی اسی لئے وہ زیادہ
تر ترشرو ہوکر اپنے دین کی بڑی پیچ کرنے لگی — رعایا کا خیال اب اسکے جانشین
کیطرف متوجہ ہوا اور شاہزادی ایلزے بتہ کی بہ نسبت پیشتر کے اب

اب زیادہ قدر و منزلت ہونے لگی — ملکہ میری مدت سے ناتوان اور ضعیف ہوگئی تھی اور جلندر کی بیماری کو حمل تصور کرکے ادویات جو اس مرض کی بالعکس نہین استعمال کرنے لگی غرض اُن سے اسکی بیماری بڑھ گئی — ہر ایک خیال گذشتہ سے اسکو رنج پیدا ہوتا تھا — وہ خوب جانتی تھی کہ تمام رعایا کو ناپسند کرتی ہی اور ایلزی بتھ جس سے مجھے نہایت نفرت ہی میرے بعد تخت نشین ہوگی اسی جہت سے اسے کمال رنج ہوا آخرش وہ بخار مین گرفتار ہوگئی اور بعد ایک تھوڑی ورنا مبارک فرمانروائی پانچ برس چار مہینے اور گیارہ دن کے تین تالیس سال کی عمر مین اس جہان سے رحلت کی —

چھبیسوان باب

احوال الزبتھ کا

(سنہ ۱۵۵۸ عیسوی) الزبتھ تخت پر بیٹھی ورعایا کو خوشی کمال حاصل ہوئی اور کوئی اوسکی تخت نشینی مین تکرار نکر سکا — اس منظور خاص وعام کو ہمیشہ سے رسوم کلیسا کی اصلاح منظور تھی اور حالت قید مین بھی اسے یہی آرزو رہی تاج سلطنت کو وہ سر پر رکھکر اس کام مین مشغول ہوئی — جس کام کو ملکہ نے شروع کیا تھا اسکو صاحبان پارلیمنٹ نے ایک جلسہ مین چند روز کے بعد درجہ تمام و کمال کو پہنچایا بہت احکام برابر اصلاح مذہب کے باب مین جاری ہوئے اور وضع اس مذہب کی جسپر تا حال عمل ہی صرف ایک ہی اجلاس مین مقرر ہوگئی

اس دنیا فانی سے ہمیشہ توقع خوشی کی رکھنی دانشمندی سے دور ہی میری سٹیورٹ
عرف میری ملکہ سکوٹ لینڈ سب سے اول باعث اندیشہ کا اور مورد عتاب الزبیتہ
کا ہوئی — ہنری ہفتم نے مارگریٹ ٹیوری بیٹی اپنی کی جیمس بادشاہ سکوٹ لینڈ
سے شادی کر دی تھی جب بادشاہ موصوف مرگیا اسکی اولاد مین سے سوائے میری کے
جو ملکہ سکوٹ لینڈ کی کہلائی گئی تھی سب خوردسالی مین مرگئے — شادی اسکی
چھٹپن ہی مین بسبب اسکے جمال ظاہری اور کمال باطنی کے فرانسس ڈافن اوف فرانس
یعنے ولیعہد ملک فرانس سے ہوگئی تھی جب شاہزادہ موصوف مواتب اس عورت کی عمر
انیس برس کی تھی — بعد مرنے فرانسس کے اسکی زوجہ نے چاہا کہ وہ اپنے لقب
کو جاری رکھے لیکن اسنے یہہ دیکھہ کر کہ ملکہ بیوہ جسکو اسوقت ملک فرانس مین
اختیار حاصل ہوگیا تھا درپے میرے ستانے کے ہی وہ اپنے ملک سکوٹ لینڈ
کو چلی گئی اسنے رعایا کو وہان کی موافق حال اسوقت کے کمال متعصب پایا انجام
مختلف ہونے مذہب بادشاہ و رعایا کا کبھی اچھا نہین ہوتا ہی اسلئے کہ بادشاہ
انکو حقارت سے اور وہ بادشاہ کو رشک سے دیکھتے ہین — میری اطوار کو ان پادریون
کے جو کہ اصلاح مذہب مین بہت کوشش کرتے تھے اور سکوٹ لینڈ کے رہنے
والون پر بہت غالب ہوگئے تھے نظر حقارت اور ہنسی کے دیکھنے لگی پادری
لوگ اسکی خوش طبعی اور حرکات نالائق کو ناپسند کرتے تھے دشمنی جو اسطرح سے انمین
پیدا ہوئی تھی روز بروز زیادہ ہونے لگی پادری لوگ چاہتے تھے کہ جب شاہزادی
غافل ہوجاوے تو دشمنی ظاہر کرین چنانچہ بسبب بے احتیاطی شاہزادی کے انکو خاطر
خواہ قابو مل گیا میری نے بعد چلے آنے کے فرانس سے ارل ڈارنلے
سے شادی کر لی تھی اور وہ اسکے حسن ظاہری پر ایسی عاشق ہوئی تھی کہ اسنے

اسنے بالکل خیال اسکی لیاقت باطنی کا نکیا — ڈارن یے ایک شخص جاہل و بیوقوف
تہا جو سرگرمی کہ ایسے ابتدا مین بیچ اپنے کام کے ہوتی تہی وہ انتہا تک نرہتی تہی
ہرچند کہ وہ اپنے تئین بڑا سمجہتا تہا لیکن بہولا بہی ایسا تہا کہ خوشامدی لوگ اسکو
بہلا لیتے تہے اسی سبب سے بجاے تعریف کرنے کے میری اوسے ناپسند کرنے
لگی ڈارن نے ملکہ کی نامہربانی سے نہایت خفا ہوا اور اسنے بدلہ لینا ان لوگون سے
چاہا جن پر اُسے گمان ہوا کہ وہ اسکی بی بی کو بہکاتے ہین اسوقت مین
ڈیوڈ ریضیو بیٹا ایک ڈوم رہنے والے تہیورن کا جو خوبصورت گاتا بجاتا تہا میری
کے مصاحبون مین سے تہا — میری کوئی بات اسکے بے پوچہے نکرتی تہی اور کوئی
انعام اکرام بادشاہی بے وسیلہ اسکے نہوسکتا تہا اور اسی نظر سے تمام اہل غرض
ریضیو کو پیشکش یا خوشامد سے اپنا کر لیتے تہے ڈارن نے جو کہ بدگمان
اور زن مرید تہا اسکا یہہ خیال کرنا کہ ریضیو باعث جدائی ملکہ کا اس سے ہوا تہا کچہہ
مشکل نتہا جس امر کا ایکبار اسکو شبہہ پڑجاتا پہر وہ ہرگز دور نہوتا تہا — اسنے بعضے
امیرون سے جو اسکے رفیق تہے مشورہ کیا امیر لوگ ہمراہ اسکے محل ملکہ کو جہان
ریضیو اسوقت تہا گئے اور ریضیو کو برامدہ مین کہینچتے ہوئے لے آئے اور
چہین زخم اسکو دیکر مار ڈالا ملکہ ناشاد ریضیو کے گہایل ہونے سے روئی اور
پیٹی جب اسنے سنا کہ وہ مرگیا انسو پونچہہ ڈالے اور کہا کہ مین اب غم
نہین کرنے کی اور اسکے خون کا بدلہ قاتلون سے لونگی اسنے اپنے غصہ و خفگی
کو پوشیدہ رکہا اور ڈارن نے اپنے شوہر کو اسطرح فریب مین لیا کہ وہ اسکا
ہم زبان ہوگیا موافق اسکے کہنے کے ہمراہ اسکے اڈنبرگ کو جہان کی اب وہوا بہت
اچہی تہی گیا میری بیچ محل ہولیرڈ ڈہاوس کے رہتی تہی اور وہ جگہ نشیب

مین واقع تہی اور یہان کثرت اہالیان دربار سے غل بہت ہوتا تہا اور ڈارن لے مریض کے حقمین بُرا تہا اسلئے اسکی بی بی نے ایک مکان بیچ کرک فیلڈ کے جو ایک گوشہ مین تہوڑے فاصلہ پر واقع تہا اسکے لئے تجویز کیا — میری یہان ڈارن لے سے بہت باخلاص پیش آئی اور بدل اس سے بولنے لگی اور کئی راتین اسی کے مکان مین رہی

اسنے نوین فروری کو کہا کہ مین آج اپنے محل سے نہین آنے کی کیونکہ شادی میرے ایک نوکر کی ہی — لیکن آثار بد ظاہر ہوئے — قریب دو گھنٹے کے آدہی رات پر گذرے تہے کہ شہر کے لوگ ایک بڑا غل سنکر حیران ہوئے اور وہ محل جسمین کہ ڈارن لے تہا بارود سے اُڑ گیا — اسکی نعش کو تہوڑی سی دور پر ایک میدان مین جو متصل تہا پایا اور اسپر کچہہ چوٹ اور زخم کا نشان نہ معلوم ہوا ڈارن لے کے مارے جانے مین کچہہ شک نرہا اور سب چہوٹے بڑون کو یہہ گمان ہوا کہ بوتویل کا یہہ کام ہی کیونکہ میری کو اسپر چند روز سے بڑی مہربانی تہی

انسان کو ایک گناہ کرنے سے دوسرے گناہ پر دلیری ہوتی ہی

بوتویل باوصف قتل کرنے شوہر شاہزادی کے اور ناپسندی رعایا کے ایسا گستاخ تہا کہ اسنے اٹہہ سو سوار لیکر شاہزادی کو جبکہ وہ اپنی بیٹی سے ملنے کو سٹرلنگ کو جاتی تہی پکڑا اور ڈنبار کو لیگیا اور تنگ کیا کہ وہ اسکے کہے کو مان لیوے لوگون کو اسبات کا خیال ہوا کہ اسکے گناہ حد سے گذر گئے ہین اسنے شوہر ملکہ کو مارا اور اسپر زیادتی کرتا ہی وہ قابل رحم کے نہین ہی لیکن انہین کمال تعجب ہوا اسبات سے کہ ملکہ باوجود اس زیادتی کے سابق سے زیادہ اسپر مہربانی کرتی ہی اور باوجودیکہ وہ ذلیل تہا اسنے اپنی جورو کو طلاق دیکر میری سے نکاح کر لیا — یہہ عقد میری کے حقمین بہت بُرا ہوا اور لوگ اس حرکات ناشائستہ سے اسکی خفا ہوکر اسکی اطاعت مین کمی کرنے لگے — اک

ایک گروہ نے متفق ہوکر میری کو گرفتار کیا اور بیچ قلعہ لوکلیون کے جو اس نام کے
تالاب پر بنا ہوا تھا قید کیا میری نے بہت تکلیفین اس جگہہ کے محافظ بیرحم کے ہاتھہ سے
سہین اور خود بھی اپنے کئے سے پچتائی تو بھی اکثر اوقات امیرون کو ان
مصائب مین جنکے وہ مستحق تھے مبتلا دیکھہ کر شفقت و رحم کرتے ہین اور انکے رفیق ہوجاتے
ہین — میری نے جارج ڈگلس ایکہ دلاور نوجوان کو اپنی خوبصورتی اور قولقرار سے دوست
اپنا بنالیا اور کہا کہ تو میرے بھگانے مین قیدخانہ سے کوشش کر اسنے ملکہ کو اور پوشاک
پہناکر ایک بجرے پر سوار کیا اور اب اس کشتی کو کھیکر کنارہ پر لیگیا — تمام رعایا یہہ
خبر سنکر کہ ملکہ قیدخانہ سے نکل آئی ہی اسکی خیرخواہی کرنے لگی اور تھوڑے عرصہ مین
چھہ ہزار آدمی اسکے ساتھ ہوگئے ۱۵۶۸ء ایک لڑائی لنگسائڈ مین
قریب گلاسگو کے واقع ہوئی اور ملکہ کو مٹ لینڈ نے شکست پائی اور میدان جنگ سے
بڑی جلدی سے سمت جنوب کی طرف بھاگی اور چند رفیقون کے ساتھہ حدود انگلستان
مین پہنچی اور اسکو توقع تھی کہ الزبتھہ اسکی مدد کریگی الزبتھہ نے عوض مدد دینے کے
اسے قید کرلیا اگر اسکی عزت کرتی تھی بعد اسکے میری قلعہ ٹٹبری کو جو بیچ
فصل سفر ٹیڈ کے واقع ہے بھیجی گئی اور اول شب دربرائی اسکا نگہبان ٹھہرا اسنے میری
سے کہا کہ تم اگر ایک دن ملکہ الزبتھہ سے ملوگی اگر اپنی شرارت سے باز آوگی
تو وہ تمکو پیار کرنے لگیگی ڈیوک نورفاک برابر کوئی امیر بیچ انگلستان کے دولت و حشمت
مین اسکا ہمسر نہ تھا وہ بڑا عقلمند اور عالیہمت تھا — اس مرد سخی و مہربان سے تمام رعایا محبت رکھتی تھی ملکہ اسکے حال
کے سبب سے کبھی اس سے بدگمان نہوئی تھی اتفاقاً اسکی بی بی انہین دنونمین مرگئی تھی اور اسنے سبب اہم عمری
ملکہ سکوٹلینڈ اور اسکی دلربائی اور اپنی غرض کے ارادہ شادی کرنیکا اس سے کیا الزبتھہ کو اس
عقد سے اندیشہ و خوف پیدا ہوا اسنے ڈیوک کو قید کر ٹور کو بھجوادیا —

چھبیسوان باب

بعد اسکے چھوٹ پنے کے اون لوگون نے جو کہ دشمن ملکہ انگلستان اور مذہب سنئے
کے تھے تدبیرین نئی کرنی شروع کین اور اون لوگون کو پوشیدہ روڈلفی وکیل
پاپاری کلان نے روم کے اور بشپ ڈس مشیر میری نے جو انگلستان مین رہتا تھا بھیجا
انھون نے یہہ تدبیر کی کہ نورفک میری سے پھر شادی کرنے کا قصد کرے اور اسکو
تخت پر بٹھلاوے اور یہہ باتین یقیناً امیر موصوف کو بسبب اپنے عشق وغرض کے بدل منظور
تھین وہ ساتھہ ان لوگون کے ہمزبان اور ایک دل ہوگیا وہ اول اول اختیار و
دولت حاصل کرنے مین کوشش کرتا تھا اسوقت وہ لگا قسم اٹھانے اسکے نوکر بیجا کر
اپنے آقا کی خطا پر اقرار کرنے لگے اور بشپ روس نے یہہ دیکھہ کر کہ سب باتین کھل گئین بھیجنے
گواہی انکی کو ثابت کیا ڈیوک ندفک کو ٹوور مین بھیجا گیا اور اسنے
کہہ دیا کہ اپنی روبکاری کے لئے مستعد رہی — ایک پنچایت کی امیر وان نے
بالاتفاق اسکے جرم پر حکم لکھا اور ملکہ نے بعد چار مہینے کے دیا ہوا اسکے قتل
کو دستخط کر دیا — اسنے بہت آسانی سے اور جوانمردی سے جان دی اور اپنی
اپنی بے قصوری ثابت کی اور کہا کہ کوئی برخلاف ملکہ کے ارادہ نہین کیا
بات کا اسنے اقبال کیا کہ جو حکم میرے قتل جاری ہوا تھا درست تھا
باتین سبب تباہی و بربادی میری کا ہوئین زیادہ تر مصاحبین اور
دوستون کے نہ کہ دشمنی اونکے مخالفون کے واقع ہوئین — اہالیان
کو مدت سے یہہ ارزو تھی کہ کوئی بڑی بات دشمنی کی ملکہ مقید سے ظہور مین آوے کہ اسے
وہ جوانمردی کا قرار دین اور یہہ تمنا انکی جلد بر آئی چنانچہ اسوقت یعنی سنہ
پندرہ سو جیاسی مین جان بیلرڈ سے جو پولیس پریست یعنی پادری مذہب قدیم کا تھا
اور مدرسہ انگریزی واقع ریمز مین تربیت و تعلیم پائی تھی اسنے پائی تھی

ملکہ کو کسیطرح سے بگاڑ الون کیونکہ وہ مخالف اسکے مذہب کے ہی اس ارادہ سے
وہ انگلستان کو بھیس مین ایک سپاہی کے آیا اور کپتان فورٹیسکیو اپنا نام بتایا —
اسنے تمام ہمت اپنی بیچ تدبیر قتل و سرکشی اور حملے کے مصروف کی اسنے پہلے
انٹونی بینگٹن رہنے والے ڈہیتھک ضلع ڈربای سے بات چیت کی یہہ ایک جوان نیک
امیر کبیر اور بڑے خاندان کا تہا یہہ شخص ایک مدت سے حامی مذہب قدیم کا اور عاشق
ملکہ مقید کا مشہور تہا اسی سبب سے وہ جلد اس سازش مین شریک ہوا اور اسنے اس
مہم خطرناک مین اتفاق اور مدد اپنے توڑے سے دوستون کی حاصل کی —
لوگون نے اسبات کا ارادہ کیا کہ میری انکی تدبیرون سے خبردار ہو جاوے انہون نے
خطوط اپنے اسکے مکان کی دیوار کے چھید وغیرہ سے معرفت شرابکش کے جو شراب
اسی خاندان کے لئے تیار کیا کرتا تہا اس پاس بھجوائے — انہین بینگٹن نے تمام
احوال حملہ کرنے رہنی والون غیر ملک کا انگلستان پر اور بہکانے رعایاے انگلینڈ
کا اور انکو سرکش کروانے کا اور تدبیر اسکی رہائی کے اور قتل کروانا الزبتھ کا تہا یہہ
جیہہ امیرون کے جو اسکے رفیق جانی تہے اور جو بہ پاس مذہب کیتہولک اور خیرخواہی
ملکہ میری کے ذمہ دار الزبتھ کے خون کرنیکے ہوئے تہے لکھہ بہیجا
میری نے ان خطوط کے جواب مین لکھا کہ مجھے یہہ تجویز تمہاری بہت پسند آئی اور کہ مین
قاتلون سے اب قصد و سلوک کرون گی اور پہلے مار ڈالنا الزبتھ کا ضرور ہی تاکہ مین رہائی
پاون اور بادشاہی کرون جب یہہ تدبیر بخوبی پاچکی اور گواہی اگلی برخلاف مفسدون
کے ہو گئی تب والسنگہیم نے جو پوشیدہ ان تمام احوال سے خبردار تہا سزا دینے مین
دیر کرنی مناسب نہ جانی — اسواسطے ایک اشتہار گرفتاری بینگٹن اور اور مفسدون
کے لئے جاری ہوا انہون نے اپنے تئین مختلف لباسون مین چھپایا اور روپوش ہوئے —

لیکن لوگون نے جلد انہین پہچان لیا اور وہ قید مین پڑے اور تحقیقات انکے
مقدمہ کی ہونے لگی — وقت تحقیقات کے اظہار انکے مخالف ایک دوسرے کے
تھے اور آخر کو مفسدون نے لاچار ہوکر سچ سچ کہہ دیا — بموجب حکم کے چودان
آدمی مارے گئے اور انمین سے سات بروقت مارے جانے کے اپنے گناہ کے
اقرار کرنے والے ہوئے ان مصیبت زدون کے مارے جانے سے
ایک اور بڑی آفت ملکہ قیدی پر پڑی یعنے ایسے تابعداری فیصلہ غیر واجبی ان لوگون
کی جو سوائے حکومت کے اور کچھ حق حکم قتل مین نہ رکھتے تھے کرنے پڑے — ایک حکم
نام چالیس امیرون اور پانچ صاحبان جج یا زیادہ کے اس مضمون کا جاری ہوا
کہ وہ لوگ مقدمہ میری بیٹی اور وارث جیمس پنجم شاہ سکوٹ لینڈ کی جسے سب
چھوٹے بڑے ملکہ اہل سکوٹلینڈ کی اور بیوہ فرانس کی کہتے تھے تحقیقات
کرین اور حکم دین چھتیس آدمی انمین سے گیارہ دین نومبر
چھیاسی مین بیچ قلعہ فوڈرنگھے کے پہنچی اور خط الزبتہ کا حوالہ میری کے کر دیا
جسمین یہہ لکھا تھا کہ وہ جلد تر ہنگامہ پردازی حال کے جواب دہی کرے
اسپر سر جنٹ کاڈی نے بڑا قصور اس بات کا لگایا کہ وہ ہنگامہ پردازی مینگیٹی
سے واقف تھی اور اسنے اس فساد کو پسند کیا اور راضی ہوئی اور ثابت کرنے
والا اس قصور کا اظہار بیگٹن کا ہوا اور بقول ان خطوط کے جنکو انہون نے ایک
دوسرے پاس بھیجے تھے اور جنمین منظوری اسکی بخوبی واسطے قتل الزبتہ کے معلوم
ہوتی تھی ہرچند کہ کتنی خطائین ملکہ سکوٹ لینڈ سے ظاہر ہوئی ہون لیکن
یہہ بات تحقیق ہی کہ لوگون نے اسکے بہت بدسلوکی کی — اسنے وہ کواغذ
جو اپنی روبکاری ہونے سے پیشتر تیار کئے تھے مانگے انکے دینے سے

سے انہون نے انکار کیا — اور اسنے اپنے اظہارون روبکاری کی ایک نقل مانگی جسکے تئین انہون نے ندیا — اور اسنے ایک وکیل انسے طلب کیا کہ وہ اسکی طرف سے جواب دہی کرے ان لوگون سے جو عالم و قانون دان تھے اور بہی قصور اسکے ثابت کروانے مین کوشش کرتے تھے لیکن یہہ اسکی درخواست نامنظور ہوئی اور بعد تہوڑے دنون کے حکم اسکی موت کا بیچ وسٹمینسٹر کے ستار چیمبر مین دیا گیا اور سوائے دو کے باقی سب حاکم اس جا موجود تھے

(سنہ ۱۵۸۶ عیسوی) لوگون کو اسبات مین شک تہا کہ ملکہ الزبت میری کے قتل مین جب کہ وہ ظاہر مین ناخوش تہی دل سے بہی وہ اسکا قتل چاہتی ہی یا نہین باوجودیکہ اسے اکثرین کی یہہ ہی کہ اسے قتل اسکا بدل منظور تہا لیکن ہمسے فیصلہ اسکا نہین ہوسکتا ہی — اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ اسے ایران سلطنت نے بڑے بڑے فریبون اور مکرون سے طرف سختی کے مائل کیا کیونکہ وہ خوفناک تھے کہ مبادا میری تخت نشین ہوجاوے اور ان سے انتقام لیوے

اس لئے انہون نے انگلستان مین اسوقت یہہ بات مشہور کی کہ یہان فساد و غدر و سرکشی ہونے والی ہی اور ملکہ ان خوفون بے اصل سے ہردم خوف مین رہتی تہی — اسکو کمال حیرانی اور پریشانی لاحق حال تہی لوگون نے اکثر اسے اکیلے بیٹہے ہوئے اور ذکر اپنی تکلیف و مصیبت کا جسمین وہ گرفتار تھے کرتے ہوئے دیکہا اسنے اس حالت مین ایکدن ڈیوسن صاحب اپنے سکریٹری یعنے دیوان کو بلوایا اور فرمایا کہ وہ قتل نامہ میری کا پوشیدہ تیار کرکر اسے دیدے جاوے شاید کہ کوئی قابو واسطے رہائی اس شاہزادی کے ہووے — اسنے اس کاغذ کو پہلے اپنے دستخط خاص سے مزین کرکر ارشاد کیا

کہ اسپر چنسلر سے مہر کروالین دوسرے دن علی الصباح اسنے پے در پے
دو شخص عزت دار کے ہاتھہ ڈیوسین کو کہلا بہیجا کہ وہ بغیر ملے مجھسے چنسلر پاس نجاوے
ڈیوسین نے عرض کیا کہ مہر اب قتل نامہ پر ہوچکی ہی — وہ اس جلدی سے اسکی بہت
ناخوش ہوئی — ازبسکہ ڈیوسین کو یہہ ارزو کمال تہی کہ تعمیل اس حکم کی ہووے
اسلئے اسنے اس مقدمہ کو آگے صاحبان کونسل کے پیش کیا اور ان سب نے
بالاتفاق چاہا کہ تعمیل حکم کی جلد ہووے اور ہم سفارش ڈیوسین کی ملکہ سے کردینگے
اسی جہت سے وہ کاغذ بیل کے حوالہ کیا گیا اور اسنے ارلون صلاح
شہر وزبری وڈربی وکنٹ اور کمبرلینڈ کو جنکے نام پر کاغذ مذکور ایا تہا بلایا اور یہہ سب
صاحب ملکر قلعہ فوردنگے کو گئے اور ساتہہ اپنے دو جلاد واسطے مارنیکے لے گئے
میری نے اپنے قاتلون کی خبر آنے کی سنی اسکے قاتلون نے یہہ حکم اس پاس بہیجا
کہ کل صبح کو تم آٹہہ بجے ماری جاوگی — اسدن وہ بہت ہی سویرے اٹہی اور
اسنے پوشاک نہایت مکلف ریشمی ومخملی جسے اسنے اسی دن کے واسطے رکہا تہا پہنی —
تامس آیندروز نایب شریف اس ضلع کا جس مکان مین کہ وہ تہی گیا اور اسے خبر دی کہ
وقت تمہاری موت کا آپہونچا ہی اور ہمراہ میرے قتل گاہ کو تشریف لے چلو
اسنے جواب دیا کہ مین تیار ہون اور اپنے نوکرون سے رخصت ہوکر دو پہریے والون
کے ساتہہ جو اسکے اپنے تہے چلی اسنے ایک لنبی نقاب اپنے چہرہ پر ڈالکر اور
ہاتہہ مین ایک کروسیفکس یعنے صلیب ہاتہی دانت کی لیکر شریف کے ساتہہ بے خوف
وہراس ہولی تب وہ دوسرے مکان مین گئی اور شریف مذکور اور تمام امیر
جو مامور اسکے قتل پر تہے اسکے آگے آگے جاتے تہے اور اسکا داروغہ ہمراہ
اسکے گیا — جب وہ قتل کے کندہ پر بیٹہی بیل نے کاغذ اسکے قتل کا پڑہنا شروع

شروع کیا — فلیجر ڈین یعنے پادری پیٹر بورو کا باہر کٹہرے کے کھڑا رہا اور اسنے بہت سی تلقین و نصیحت جسکے سننے سے اسے انکار تھا کی کیونکہ اسکی یہہ بڑی آرزو تھی کہ خاتمہ اسکا طریقہ کیتھولک پر ہو دیے — تماشائی وہان کثرت سے جمع ہوئے۔ اور سب اسکا حال دیکھہ کر افسوس و غم کرنے لگے جمال اسکا جو سبب عمر و رنج کے کم ہوئے وقت مصیبت کے چمکنے لگا اور مرنیکے وقت زیادہ تر روشن ہوا دونو جلاد گھٹنے ٹیک کر بیٹھے اور اس سے معافی اپنے قصور کی چاہی اسنے کہا کہ میں نے تمہین اور اپنے قاتلون کو بدل و جان معاف کیا اور مجھے اپنے خالق کی درگاہ سے یہہ امید قوی ہے کہ وہ بھی تمام قصور میرے اسیطور پر بخش دیے اور پھر اسنے ایک بار اور اپنی بیگناہی ظاہر کی — اسکی آنکھون کو ایک باریک رومال سے باندہ دیا اور وہ بے خوف بیٹھہ گئی — بعد اسکے اسنے کچھہ دعا و مناجات پڑھی اور جلادون نے دو ضربون مین سر اسکا تن سے جدا کیا بعد خوب غور کرنے کے قضیون انسانی مین ہم یہہ بات دریافت کرتے ہین کہ ہمیشہ قصور طرفین کا ہوتا ہی میری سیب ایسے قصورون کے جو لایق سزا کے تھی ہاتھہ سے ایک بادشاہزادی کے جسکو کچھہ حق نہ تھا کہ وہ اپنے برابر والے کو سزا دیے ماری گئی قلب بادشاہ سپین نے اسوقت چاہا کہ انگلستان کو برباد کر دیے اور زبردستی اسکو فتح کریے اس ارادہ کو وہ مدت سے دلمین رکھتا تھا — اور اسکو یہہ مدت سے آرزو تھی کہ وہ مذہب کیتھولک کو رونق دیوے اور مذہب جدید کو مٹا دیوے اور اسکو وہ موجب اپنے افتخار کا جانتا تھا — وہ اور بھی سبب سرکش ہونے رعایا نیدرلینڈ کے انگریزون سے خفا ہوا کیونکہ وہ باعث اس سرکشی کے ہوئے تھے اور انہون نے سرکشون کی مدد کی تھی — وہ ایک مدت سے بڑا سامان لڑائی کا انگلستان پر حملہ کرنے

کے لئے تیار کر رہا تہا اسکی تمام ملک مین سے اب فوجین دریائی جمع ہوگئین اور سرانجام
اس مہم عظیم کا طرح طرحسے کیا مارکوس سینا کر زیر بحر جو بڑا نامور اور
ازمودہ کار تہا سردار ایک فوج بحری کی مکسو تیس بڑی کشتیون کا جنکے برابر اب تک
فرنگستانمین دیکھنے مین نہ آی تہین ہوا۔ ڈیوک پارما کا سپہ سالار فوجون خشکی کا ہوا
اور فوج خشکی مین سے بیس ہزار آدمی کشتیون پر سوار تہے اور چون تیس ہزار آدمی
نیدرلینڈ مین جمع ہوئے تہے اور انگلستان مین جانے کو تیار بیٹھے تہے اس فوج
کے فتح پانے مین کچھہ شک نہ تہا اور فخراً نام اسکا انوسبل آرمینڈا یعنے فوج قہار
بحری رکہا سب چھوٹے بڑے انگلستان کے یہہ سنکر کہ فوج بحری
شاہ سپین کی اس ملک پر حملہ کرنے کے لئے آتی ہی ڈر گئے۔ دریا مین کل ایک فوج
تیس جہازون کی جو بہ نسبت جہازون دشمن کے بہت چھوٹے تہے لڑنے آئی اور خشکی
مین ممکن نہ تہا کہ وہ مقابلہ فوج دشمن سے کر سکین کیونکہ فوج سپین قواعد جنگ سے
خوب واقف تہی اور رنج مصیبت کو خوگر ہوگئی تہی جہاز انگریزی اگرچہ گنتی اور
قد مین جہازون سے غنیم کے بہت کم تہی لیکن ملاحون نے بسبب اپنی چالاکی و دلاوری
کے جسمین وہ دشمنون سے اپنے زیادہ تہے جہازون کو اپنے اچھے طور پر لڑایا۔
ہورڈ لارڈ انگلیم کا جو بڑا ہوشیار و سلیقہ والا تہا رئیس فوج دریائی کا ہوا
ڈریک ہاکنز اور فروبیشر بڑے نامی ملاح اسکے زیردست تہے اور
ایک تہوڑی فوج دریائی چالیس کشتیون انگلستان اور فلینڈرز والون کی زیر حکم لارد
سیمر کے ڈنکرک سے ٹہہرین تاکہ وہ ڈیوک پارما کو روکے۔ یہہ انگریزون کا سامان
جنگ تہا جسکا بیان ہوا اور فرنگستانمین تمام ریاستون نے اہل پروٹسٹنٹ کے اس مہم کو
ایک بڑا کام سمجہا اور خیال کیا کہ اس سے آئندہ کو فیصلہ ہمارے مذہب کا

مذہب کا ہو جاویگا

(سنہ ۱۵۸۸ عیسوی) ابھی تک فوج بحری اہل سپین کی روانہ نہوئی تھی کہ ایڈمرل سینٹا کروز اور پیلیو والس ایڈمرل مرگئے اور سر انجام کرنیوالا اس مہم کا ڈیوک مڈینا سیڈونیا جو کاروبار دریائی سے ناواقف بالکل تھا مقرر ہوا اور مقرر ہونا اس مردناواقف کا ایک اسباب شکست سے تھا دوسرے دن بعد چھوڑنے لنگرگاہ سپین کے ایک بڑا طوفان اُٹھا اور بہت سی چھوٹی کشتیاں ڈوب گئیں اور لاچار ہوکر لوگ جہازوں کو پھر طرف لنگرگاہ کے لیگئے — بعد تھوڑے دنوں کے انہوں نے دوبارہ درستی اسباب کرکے لنگر کھولے اور راہ میں اُنہیں ایک دھیمر ملا اوسنے کہا کہ انگریزوں کی فوج دریائی خبر تباہ ہونے بیڑے کی سنکر لنگرگاہ پلیموتھ کو چلے گئی ہے

اس جھوٹی خبر سے امیر فوج دریائی اہل سپین کا برخلاف حکم کے کنارہ فلینڈرز کو واسطے لینے وہاں کی فوج کے نہ گیا بلکہ واسطے غارت کرنے کشتیوں پلیموتھ کے اسنے بادبان کھولے اور اسطرف روانہ ہوا — لیکن افنگہیم امیر فوج دریائی انگریزوں کا انکے لڑنے کو مستعد تھا جونہی کہ وہ لنگرگاہ سے نکلا وہیں نظر اسکی جہازوں اہل سپین پر جو بمشکل آدھے چاند کے سات کوس تک پھیلے ہوئے تھے پڑی الغرض امیر بحر فوج انگریزی نے بہ ڈریک صاحب وہاکنز صاحب اور فروبیشر صاحب کی دوڑ ہی سے حملہ فوج دشمن پر کیا اور ساتھ تیزی وچالاکی کے جو لائق اسکے عہدہ کے تھی باڑ ماری — انگریزوں نے مقابلہ دشمن کا نزدیک اگر نکیا کیونکہ ان پاس جہازوں توپیں بہت تھوڑے تھے اور نہ ان سے یہہ ہوسکتا تھا کہ ایسے بڑے بڑے جہازوں دشمن پر جڑھ جاویں اور نقصان سے بچیں — دو کشتیاں اہل سپین کی ہاتھ انکے آئیں جب فوج دشمن کے برٹش چینل کو چلی انگریزوں

نے انکا پیچھا کیا اور انکی پچھلی فوج کو ستانے لگے اور انگریزی فوجین جابجا سے آنی شروع ہوگئین اور تھوڑے سے عرصہ مین وہ نزدیک انکر فوج دشمن کے مقابلہ کرنیکے قابل ہوگئے اور لنگر گاہ کیلئس مین ان پر حملہ کیا

واسطے زیادہ پریشان کرنے دشمنون کے ہوورڈ صاحب نے چھوٹے اٹھہ جہازون کو انتخاب لشکر سے بھرا اور انہین بطور اتشی جہازون کے اسنے طرف دشمن کی روانہ کرنے شروع کیے — سپین والون نے حقیقت مین انہین جہاز آتشین جانے اور فوراً حیران ہوکر بھاگ گئے اور انگریزون نے قریب بارہ جہازون کے فوج دشمن مین سے لوٹ لئے اور قید کیے سپین پر یہہ ایک بڑا صدمہ واقع ہوا ڈیوک میڈینا سیڈونیا اس وضع سے کنارہ زیلنڈ کو ہٹا دیا گیا اور یہان اسنے درباب لڑائی کے ایک کونسل کو جمع کیا اور اسمین یہہ بات تجویز ہوئی کہ سامان جنگ ہوچکا ہی اور جہازون مین بہت سے نقصان ہوگئے ہین اور ڈیوک پارما کا اپنی فوج کو مہاجون پر سوار کرکر بھیجنے سے انکار کرتا ہی اسواسطے یہہ بات مناسب ہی کہ جہاز اوٹر کی راہ سے سپین کو جاوین کیونکہ اسوقت ہوا اسا ہنے کی مخالف تھی مطابق اس تجویز کے انہون نے شمال کیطرف بادبان کھولے اور فوج انگریزی نے تعاقب انکا فلیمبورو ہیڈ تک کیا اور یہان وہ ایک بڑے طوفان سے تباہ ہوئے — سترہ جہاز جنمین پانچ ہزار آدمی سوار تھے جزایر مغربی اور کنارہ ائرلینڈ کے ڈوبگئے — تمام جہازون جنگی مین سے صرف ستر ہین جہاز تباہ ہوکر سپین کو آئے اور ملاحون اور سپاہیون نے جو بچ رہے تھے ایسے اجوان بیان کیے کہ انکے وطنی ڈر گئے اور انکی جرات نہوئی کہ دوبارہ اس مہم خوفناک پر جاوین اسوقت انگریزون

انگریزون نے سپین والون پر حملہ کیا ۔ بیچ جنگ سپین کے سرداران انگریزی مین سے ارل اصیکس وغیرہ نے بہت بہادریان ظاہر کین یہہ شخص ایک بڑا سردار بہادر وفیاض وعقلمند تہا وہ علاوہ بہادری سے معاملات ملکی مین بہی بڑا دانا اور خوش زبان اور سمجہہ والا تہا اکثر ہر ایک محفل رقص وغیرہ مین ارل اور ازبتہ شریک ہوا کرتے تہے اگرچہ عمر ملکہ کی ساٹہ برس کے قریب تہی اور اور سن ارل کا تیس سال سے بہی کم تہا تسپر بہی شاہزادی نے بسبب خود پسندی کے اسے اپنا ہم سن جانا اور لوگ اس عورت سے کہتے تہے کہ تمہاری عمر بہت چہوٹی تہی اور اسکا بہی یہی گمان تہا ارل کو بسبب دوستی ملکہ کے کاروبار ملکی مین بہت قابو ہوگیا اور وہ تمام معاملات کو موافق اپنے مزاج کے سرانجام کرتا تہا آخر کار اسی سبب اپنی خوردسالی اور ناازمودہ کاری کے یہہ خیال آیا کہ فیض وعنایت میری موجب رجوع خلایق کے نہین ہی بلکہ کاردانی وہوشیاری باعث اس بات کا ہوئی ہی ایکدفعہ وزیری ملکہ کے تکرار اسکی اور برلے کے درباب تقرر گورنر ائرلینڈ کے ہوئی اور درمیان گفتگو کے مزاج پر اسکے گرمی غصہ کی چہاگئی کہ ایسے پاس ادب نرہا اسنے ملکہ کی طرف سے پیٹ پہیری اسکی حرکت نالایق سے اسکی وہ ایسی خفا ہوئی کہ اسنے ایک طمانچہ اسکے گال پر مارا ۔ وہ اپنی حرکت سے پشیمان نہوا اور اداب وتابعداری ملکہ کے موافق دستور شاہانہ کے بجانہ لایا بلکہ تلوار کہینچی اور قسم کہاکر کہا کہ مجہے اسطرحکی بات تیری باپ سے بہی گوارا نہین ہی ۔ ملکہ اس خطا سے اسکو اگرچہ بہت بڑی تہی چپ کررہی اور ملکہ اسکو ایسا چاہتی تہی کہ اسنے دوبارہ اسکو اپنی عنایت قدیمہ سے سرافراز کیا اور بعد اس

خفگی اور غصہ سے وہ زیادہ تر اسکے حال پر مہربان ہوئی الزبیتہ تھوڑے
دنوں بعد اسکا ترجہ لارڈ بے مرگیا اور وہ بالکل مختار ہوگیا — انہین دنون مین
ارل تایرون سردار جماعت سرکشان آئرلینڈ کے جو اسوقت تک تابعدار انگریزون
کے بخوبی نہوے تھے بروقت قابو کے رعایا نیک ذات وخوش اخلاق پر حملہ
کرنے لگا اور جن لوگون پر وہ غالب آسکے انہین مار ڈالا اصیکس
نے یہہ بات لایق شان اپنے کے جانی کہ وہ خود اس مہم پر جاوے اور
سرکشون کو اطاعت مین لاوے اور اسکے دشمن بھی چلے جانے اسکے
سے خوش ہوئے کیونکہ اسکے آگے کسیکی کچھہ نہ چلتی تھی — لیکن یہہ مہم موجب
اسکی بربادی کا ہوئی — اسنے حملہ اسٹر پر جو بڑا بہاری دشمن کا تھا نکیا بلکہ
اپنی فوج کو پرگنہ منسٹر مین لیگیا اور وہان اپنا تمام زور کھو دیا اور وقت مناسب
حملہ کا اسنے اوپر ان لوگون کے جو روبرو اسکے تابعدار اور پیچھے اسکے سرکش
ہوجاتے تھے ہاتھہ سے کھو دیا اسباب سے مزاج ملکہ کا اس سے
خفا ہوا اور وہ اسکے خطوط سے جنمین سختیان اور بیقراریان لکھہ کر ملکہ کے دربار
مین اور امیرون کو بھیجا کرتا تھا زیادہ تر خفا ہوئی اور بعد اسکے اسنے یہہ سنکر کہ
وہ خود بے بلائے یا بے اجازت پانے کے آئرلینڈ سے جو مقام جنگ کا تھا
واسطے عرض حال اپنے کے پھر آتا ہی نہایت غصہ ہوئی گو کہ خفگی
الزبتہ کی اسپر بجا تھی لیکن اسنے پیار اخلاص سے اور مکر وفریب کرکے اسے
پھر اپنی طرف متوجہ کرلیا — اسے یہہ حکم ہوا کہ وہ تا حصول خوشنودی ملکہ کے
اپنے گھر مین نظر بند رہے اور یہہ یقین تھا کہ اگر وہ تین چار مہینے ہوشیاری سے
کام کرتا تو وہ تمام اسپنے خدمات سابقہ پر بحال ہوجاتا لیکن وہ بسبب اپنی جلدی کے

کے حواسکی ذاتی رہتے اتنا انتظار نکر سکا کہ ان باتونکا جنکو وہ دق نجانتا تہا بسہولت ہوجاتا اسنے ملکہ لو درخواست اس بات کی دی کہ تمکو سب اقسام کی شراب شیرین کا جسمین بڑا فائدہ تہا اور مدت سے اس پاس تہا بدستور سابق اسکے قبضہ مین رہے لیکن ملکہ نے یہہ درخواست اسکی منظور نکی اور اسی سبب سے وہ سرکش ہوگیا اور بڑے قصور اسسے ظاہر ہوئے (سنہ ۱۶۰۰ عیسوی) وہ سبب اپنی ہیوقوفی سے رعایا کے اتفاق و دوستی پر مدت سے اعتماد کئے ہوے تہا اور انکی حمایت سے وہ خاطر جمع رکہتا تہا کہ بدد اپنے دشمنون سے جنکا اسے گمان بد تہا کہ ملکہ کو منظور نہین کہ دلوادے بدد انکی بخوبی لے سکیگا — ایسے بہروسا رعایا سے لنڈن کے قولقراروں پر جنکے مذہب و سلطنت کا طریق ایسے پسند آیا تہا بہت تہا اپنے واسطے خوش کرنے پیوریٹنز کے کہ ایک فرقہ عیسای تہا برای حکومت کلیسا کی بیان کی اور روبرئی حاسدون کے برای حاکمین کے اور اسطرح سے اسنے دونو فرقون کو خوش رکہا اسکے گناہون مین سے جو نتیجہ اسکے زیادتی غصہ اور مایوسی ہین ایک یہہ تہا کہ اسنے ایک اپنی رفیق نامی سر کرسٹوفر بلونٹ کو کہا کہ وہ جاکر دروازون پر محل کے ساتہہ ایک جمعیت سپاہیون منتخب کے قبضہ کرلے اور سر جان ڈیوسن بیچ دیوان خاص کے بندوبست کرے اور سر جان ڈینورسن محل کی محافظت کرے اور اصیکس خود ساتہہ ایک گروہ مصاحبون کے میوض کی راہ سے حضور ملکہ مین جاوے اور التماس کرے کہ حضور اپنے اور میرے دشمنون کو دربار سے نکال دین اور ارباب پارلیمنٹ نئے مقرر ہون اور بندوبست حال کی بے انتظامی اور اور برائی درست کیجاوے

(سنہ ۱۶۰۱ عیسوی) جب اسیکس اس بات مین سوچتا تہا کہ کیا تدبیر کرنی مناسب ہے اچانک

کہ کسی اسکے دوست نے ایک خط بھیجا کہ وہ اپنی حفاظت کرے اور ہوشیار رہے
— اسنے اسوقت اپنے رفیقون کو اس ماجرے سے آگاہ کیا اور اسے یہ مشورہ
کیا کہ سامان جنگ ہمارے پاس نہین ہی اور محافظین محل بہ نسبت ہمارے دوچند
ہین پس اسی جہت سے وہان حملہ کرنا بے فایدہ ہی اس مشورے مین ایک
شخص جو اغلب ہی کہ بھیجا ہوا اسکے دشمنون کا ہو پہنچا اور اسنے ظاہر کیا کہ مین رعایا
کیطرف سے آیا ہون اور وہ بدل وجان آپکے ساتھہ ہین اور وہ دشمنون سے آپکے
لڑینگے — چنانچہ اہل مشورت اپنی تدبیر بموقوفی کے سے باز نہ رہے اور انہون نے
یہ پسند کیا کہ وقت خوفناک کے سرکشی اٹھانے کا ارادہ نہ کیا اور قرار ہر کشتی
کا دوسرے دن ٹہیرایا دوسرے دن بوقت جسکے ارل مقام رتلینڈ اور
ارل آف ہنٹنگڈن لارڈ سینڈیس لارڈ پارکر لارڈ مرٹن کل صاحب اور تین سو امراء
اور اسکے ہمراہ ہوئے — دروازون کو محل اسقدر کھلا ہوا تھا کہ جس نکلا دیا تو وہان
غیر لوگون کا دخل نہوسکے اور ارل اسسیکس موقت جانے اپنے ارادہ کا تمام
اپنے شریکان حال سے کہہ دیا — اسی حالت مین سر والٹر ریلے نے ایک خط
فوڈ بنیڈ وچارجر پاس بھیجا اور دریای ٹیمز پر بیچ ایک کشتی کے دونون سے آپس مین
بات چیت ہوئی اور یہان اسکو تمام معاملات سے انکے آگاہی حاصل ہوئی
جب ارل اسسیکس کی کوئی تدبیر بن نہ آئی اور تمام باتین اسکی ظاہر ہوگئین تب
اسنے مکان سے اپنے باہر نکل کر بیچ شہر کے سرکشی اٹھانے کا ارادہ کیا —
لیکن اس امر مین اسکی رائے غلطی پر تہی کہ اسنے یہہ گمان کیا کہ صرف مدد رعایا کی
ایسے خوف کے وقت مین کافی ہوگی وہ دوسو آدمیون سے جن پاس سوائے تلوار کے
اور کوئی ہتیار جنگ کا نہ تہا باہر نکلا اور شہر کو جاتے ہوئے رستے مین ارل بڈفرڈ

بڈفرڈ اور لارڈ کروم ویل اسکے ہمراہ ہوئے جس گلی سے وہ گذرا وہان
اسنے باواز بلند یہہ کہا فریاد ہی طلب سے کہ میرے مارنے کے لئے تدبیر ہوئی ہی توقع
اسبات کے کہ رعایا سرکش اسکی رفاقت کریے لیکن چونکہ میرا نکو یہہ حکم دیے چکا
تہا کہ وہ اپنے گہروان سے باہر نہ نکلین اسلئے اس پاس ایک شخص بہی نہ آیا
یہہ حال دیکہہ کر اسکے تابعین مین سے چند آدمی رہ گیے اور باقی چپکے سے چلے گیے
اور وہ انکو ہمراہ لیکر طرف دریا کے گیا اور کشتی پر سوار ہوکر اسسیکس دوبارہ اپنے
گہر مین داخل ہوا اور وہان سامان اپنی محافظت کا تیار کرنے لگا — لیکن حال
اسکا اس نوبت کو پہنچ گیا تہا کہ درستی اسکی نہوسکہی بہادری اسوقت بیکار تہی
اسنے اسی لحاظ سے اول درخواست اول اور شرایط کے گہیرنے والون پہنچے
کی اسکی درخواست کو انہون نے نامنا آخر وہ خود ان پاس اسبات کا عہد میکر آیا
کہ وہ اس سے نرمی سے پیش آوین اور سختی نکرین اور حقیقت حال اسکی بے غرض اور
از روے انصاف کے سنین اسسیکس اور سوتہمپٹن کو اسی وقت بیچ
قلعہ ارچیسٹر کے جو ہیمپشیر مین تہا لیگئے اور دوسرے دن بہانسے ٹورین گئے اور
اُنیسوین فروری کو امیرون نے انکے مقدمہ کی تحقیقات کی — کم دلایل تہے جنسے
کہ انکی رہائی ہوسکتی تہی اور جرم انکا بہت ہی ظاہر تہا باوجودیکہ یہہ گناہ قابل رحم
کے تہا لیکن اوسکا جرم معاف نہوا۔ اسسیکس بعد حصول حکم کے اس حرف
مذہبی مین جو اسے اوقات مذلت وخواری مین ہوا کرتا تہا مبتلا ہوا — وہ اپنے
پیسلین یعنے پیشواے مذہب کے نصایح دہیہ سے ایسا ڈرا کہ اپنے دشمنون سے
مل گیا اور اپنی سازش کا بالکل اقرار کردیا حال اسکا یون لکہا ہی
کہ اسے سبب بیقراری واضطراری ملکہ کے جو اسپر قبل دستخط کرنے اسکے قتلنامہ کے

طلبی ہوے تھے امیدین قوی تھین کہ وہ اسکے جرم سے درگذر سے ملکہ
نے ایسے پیشتر اس حادثہ سے ایک انگشتری عنایت کی تھی اور فرما دیا تھا
کہ وہ ایسے میرے پاس بروقت وقوع ایسے حرکات کے بھیج دیا کریے
کیونکہ وہ موجب اسکے عفو و رہائی کا ہوگی — اسنے اسی انگوٹھی کو تیسیں
ٹونگہیم کو دیا کہ وہ ایسے بیچ حضور ملکہ کے گذرانے لیکن یہہ عورت دلین
دشمن ارل مبتلاے بلا کی تھی اسنے ملکہ کو وہ انگوٹھی ندی و الزبیہ اپنے
دلمین بگمان اسکے کہ ارل نے بسبب اپنی سرکشی اور نافرمانی کے درخواست
عفو جرایم کی اس پاس نہیں بھیجی تھی بہت خفا ہوئی فوق یہہ کہ عمال ملکہ
کا بھی مثل اسکے سردار گرفتار بلا کے جسکو اسنے حکم قتل کا دیا تھا قابل ترحم
کے تھا — آخر اسنے اسکے کاغذ قتل کو دستخط کر دیا اور پھر اس حکم کو
مسترد کیا اسنے بارہا گر اسکے مروانے کا ارادہ کیا لیکن پھر اسکے دلمین
جوش اسکی محبت کا آیا اور اس فعل سے وہ باز رہی — اخر الامر اسنے
حکم قتل کا دیا اور جب سے کوئی دن خوشی کا اسے نصیب نہوا
اس روز سے تمام خوشیان الزبیہ کی بسبب موت اسکے صبکے جو اسکا
منظور نظر تھا جاتی رہین وہ کاروبار سلطنت صرف عادت سے کرتی تھی ورنہ
یہہ شغل اسکو بہت ناگوار تھا — اسے اتنا رنج ہوا کہ وہ اسی مین تحلیل ہوگئی
اور موت کا دن قریب آپہنچا — وہ بولنے سے رہگئی اور کئی گھنٹون تک
مردے کے مانند پڑی رہی اور ستر برس کی عمر مین وہ مرگئی پینتالیس برس
تک اسنے سلطنت کی اسکی عادت مطابق اسکے احوال کے
ہوجایا کرتے تھے ابتدا مین طبیعت اسکی انصاف و رحم کی طرف مایل تھی اور

اور بعد اسکے اسکے مزاج مین غرور و سختی آگئی تہی — باوجودیکہ وہ بہت ہوشیار تہی لیکن پہر بہی ایسے کبہی اسبات کا خیال نہ ایا کہ وہ حسن نہین رکہتی جس شخص کو یہہ منظور ہوتا کہ وہ اسکا مصاحب بنے وہ تعریف پینسٹہ برس کی عمر مین اسکے معشوقی کی کرتا ہین نہوے کمالات خوبصورتی سے اسکی کچہہ بحث نہین لیکن وہ اوصاف جو بادشاہونکو ضرور ہین اسمین موجود تہے اور اسی جہت سے اہل انگلند اسکے ہمیشہ ممنون و مشکور رہے — یہہ سچ ہی کہ اختیار اسکا پارلیمنٹ مین اس درجہ کمال کو پہنچا تہا کہ بالاتفاق تمام ارباب اس جلسہ سے یہہ اجازت دی تہی کہ وہ محکوم کسی ائین کی نہین ہی اور جایز رکہنے اور نہ رکہنے ہر ایک ائین کا اسے اختیار ہی لیکن وہ ایسی دانا اور نیک تہی کہ اسنے بہت کم اپنی اس حکومت کو جو اسکے اختیار مین تہی ظاہر کیا اور اسنے وہ دو چار کام کئے جنمین فائدہ اپنی رعایا کا دیکہا یہہ سچ ہی کہ اسکے ایام سلطنت مین کوئی نیا ملک انگریزون کے ہاتہہ نہ لگا تہا لیکن روز بروز تجارت کا چرچا انمین بڑہتا جاتا تہا اور لوگون نے معلوم کیا ترقی ہماری وسیلہ سمندر سے ہوگی — انگریز جو اجنک دبے ہوئے تہے اور ہر یک شخص ان پر حملہ کرتا تہا اسوقت غلبہ اور قوت اپنی ظاہر کرنے لگے اور انکے دشمن انسے خوف کرتے تہے

کامیاب ہونے اہل سپین اور پرتگیس کے سے بیچ سفر دریا کے دلمین انکے چونپ پیدا ہوئی اور انہون نے بہت سی تلاش کی کہ کوئی راہ قریب البسٹ انڈیز یعنے ہندوستان مشرقی کے نکلے — سر والٹر ریلے نے جو اس زمانہ مین بڑا نامور تہا بے مدد سرکار کے نیو انگلند کو اباد کیا اور حرفہ اور تجارت کے انگلستان مین رونق و ترقی تہی اور اکثر اہل ہنر و پیشہ قلیندرز کے اپنے ملک مین سے دیکہہ کر انگلستان کو اٹہہ آئے اسطرح سے تمام رعایا اس جزیرہ کے اندہیر سے نکلی اور

چرچا ہنر و تجارت اور قانون کا روز بروز زیادہ ہونے لگا اور علم کی اسوقت مین ایسی شہرت ہوئی کہ بعضے شخصون نے اس زمانہ کو انگریزون کے آغوس کا زمانہ گمان کیا ہی — اول درست کرنے والون زبان انگریزی مین سے سر والٹر ریلے صاحب اور ہوکر صاحب بہی شمار کئے گئین ہین سپنسر صاحب اور شکسپیر صاحب اسوقت مین بڑے شاعر تہے اور فرانسس بیکن صاحب یعنے لارڈ ویرولیم حکیم بے نظیر طور تحریر لارڈ ویرولیم کا بہت اچہا اور مفصل تہا اور کوئی شے سوا اسکے اپنی علم و رسائی طبیعت کی زیادتی اسکے خوش بیانی پر نرکہتے تہے اگر ہم تواریخ کو دیکہین اور ترقی سلطنت پر نگاہ کرین تو ہم ایک ملک کو بہی ایسے عرصہ قلیل مین جسکے باشندے دانا و صاحب عقل و زور اور اقبال مند ہون نہین پاتے ہین اسمین کچہہ شک نہین کہ تمام و کمال ازادی سیاست کے باب مین اسوقت مین لوگون کو نہتی الزبیتہ کو حال اپنی اختیار کا معلوم تہا اور اختیار کی نوبت اسکی یہانتک پہونچی کہ تسلط بالکل ظاہر ہونے لگا چونکہ اسوقت تجارت شروع ہوئی ازادی انکی ساتہہ موجود ہوئی اسواسطے کہ کوئی ایسی قوم دیکہنے مین نہین ائی ہی کہ جنکی تجارت بخوبی ہو اور تابعدار رہین

ستائیسوان باب

احوال جیمس اول کا

(سنہ ۱۶۰۳ عیسوی) جیمس ششم شاہ سکوٹ لینڈ اور اول انگلستان میٹیا میری کا سب چھوٹے بڑون کی مرضی سے تخت پر بیٹھا کیونکہ وہ حقدار سلطنت کا بموجب وراثت اور بخشش اور اجازت پارلیمنٹ کے تہا۔ اسکے شروع سلطنت مین ایک ہنگامہ ہوا مفصل حال اس واقعہ کا کہین دیکھنے مین نہین آیا ہی یون روایت ہی کہ لارڈ گریے صاحب و لارڈ کوہیم صاحب اور سر والٹر ریلے صاحب مبنی اس فساد کے تہے ان پر قتل کا حکم جاری ہوا تہا مگر بادشاہ نے انکی سزا مین تخفیف کر دی تہی — تقصیرات کوہیم و گریے صاحب جب کہ وہ سزا پا کندہ جلاد پر چکے تہے معاف ہوگئین — قتل ریلے صاحب مین مہلت ہوئی اور کئی برس تک قید مین رہا اور آخر کار اسنے عوض اپنے جرم کے جو ثابت ہوا تہا سزا پائی باوجودیکہ مزاج ان بادشاہ کا شدت سے ہر مذہب کا روادار تہا پہر بہی ایک تدبیر اسکی شروع سلطنت مین واسطے دوبارہ مقرر کرنے طریقہ پوپ کے کی گئی اور اگر یہہ بات تمام جہان مین مشہور نہو جاتی تو یقیناً پچہلے لوگ اسکا یقین نہ لاتے — وہ تدبیر یہہ تہی کہ ارباب پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دین اور کبہی ایسے سخت تدبیر کوئی نہ سوچا تہا رومن کیتہولک مذہب والے دو سبب سے وقت تخت نشین ہونے جیمس کے متوقع بڑی مہربانیون کے ہوئے تہے اول یہہ کہ وہ میٹیا میری کا تہا جو اس مذہب مین کمال متعصب تہا دوسرے

یہہ کہ وہ خود بھی لڑکپن مین پاس داری اس مذہب کی کرتا تہا لیکن وہ جلد اپنی غلطی کو دریافت کرگیئے اور وہ دفعۃً سب کے سب یہہ دیکھہ کر کہ جیمس ہر مقدمہ مین ارادہ تعمیل کرنے ان قوانین کا جو انکے خلاف مذہب کے تہین کوشش کرتا ہی اور مذہب شاہ سابق پر مضبوط ہی متحیر و غضبناک ہوئے — انہون نے تدابیر مارڈالنے کی اوسکے کین اور چاہا کہ وجود بادشاہ اور دونو محکمہ پارلیمنٹ کو ایک صدمہ سے نابود کردین — اول یہہ بات روبرٹ کیٹسبی کے ذہن مین جو بڑا لیاقت والا اور خاندان قدیم سے تہا آئی اسنے یہہ تجویز کی کہ سرنگ بارود کی اس ڈہب سے بیچ مکان نشست صاحبان پارلیمنٹ کے لگاوین کہ بادشاہ اور تمام ارباب پارلیمنٹ ایک مرتبہ ہی اڑجاوین گو کہ یہہ تدبیر نہایت زبون و نامناسب تہی لیکن جو لوگ کہ اس امر مین شریک تہے انہون نے اسکے چہپانے مین بہت ہی کوشش کی انہون نے ایک مکان جو نشست گاہ صاحبان پارلیمنٹ سے لگا ہوا تہا پرسی کے نام سے کرایہ کولیا انہون نے پہلے یہہ تجویز کی کہ ایک سرنگ مکان مذکور سے محکمہ پارلیمنٹ تک بناوین اور وہ اس کام مین مشغول ہوئے لیکن جب وہ ایک دیوار گز کے اتار کی کہود چکے تہے اور دوسری طرف پہنچنے مین کچہہ رہ گیا تہا تب انہون نے دیکہا کہ نیچے اس گہر کے ایک تہ خانہ ہی اور یہان ڈہیر سنگ آتش گیر یعنے پتہر کے کویلے کا تہا — فکر اور ناامیدی جو انہین اس سبب سے پیدا ہوئی تہی جلد رفع ہوگئی کیونکہ انہون نے سن لیا تہا کہ اب کویلے بکین گے اور وہ تہ خانہ زیادہ کرایہ دینے والے کو ملے گا — انہون نے وہ جگہ کرایہ کولی اور اپنے کام کے لیئے بیچے ہوئے کویلون کے ڈہیر کو جو انمین بھرے ہوئے تہے خرید لیا

لیا انہون نے دوسری بات یہہ کی کہ چھتیس ۳۶ پیپے بارود کے جو
جو ہولیںڈ مین خریدے گئے تہے کویلون اور لکڑیون مین چہپا کر جو اسی لئے مول لی
گئین تہین وہان لے گئے — اور دروازہ تہ خانہ کو بے خوف کہولدیا اور
ہر ایک شخص اسمین بیدھڑک چلا گیا باعتماد اپنی کامیابی کے
وہ اب باقی امور مین جو اس تدبیر کو لازم تہے مصروف ہوئے — وہ لوگ
یہہ جانتے تہے کہ ملک و ملکہ اور شاہزادہ ہنری بڑا بیٹا بادشاہ کا جلسہ پارلیمنٹ
مین شریک ہونگے واسطے دوسرے بیٹے بادشاہ کے جسکا انا لبیب خوردسالی
کے اس جلسہ مین ہوسکتا تہا یہہ تدبیر کی کہ اسے پرسی پکڑلے یا مار ڈالے
— سر ایڈورڈ ڈگبی الزبیتہ بیٹی بادشاہ کو جو ابہی بہت صغیر السن تہے اور لارڈ
ہیرنگٹن صاحب کے گہر مین بیچ وارویکشایر کے رہتے تہے پکڑ لائے اور یہہ اشتہار
دے دیئے کہ وہ مالک سلطنت ہی دن اجلاس صاحبان
پارلیمنٹ کا آپہنچا کبہی سطح کے فتنہ مخفی یا استیصال قطعی وقوع مین نہ آئے تہے
مفسدین اسوقت ساعت اجلاس کے بہت منتظر تہے اور اپنی تدبیر خطا پر بہت
خوش تہے — اس راز سے ہرچند کہ بیس آدمی واقف تہے لیکن ڈیرس
تک کوئی اسبات کو زبان پر نہ لایا — حال انکہ دلین انکے رحم و عدل و امن
کو جای نہ تہی مگر صرف خواہش بچانے ایک دوست کی موجب حفاظت سلطنت
کا ہوئی ہنری پرسی سے جو اشخاص مفسدین مین سے تہا چاہا
کہ لارڈ مونٹیگل ہلاک نہو کیونکہ وہ دونو اسمین دوست اور ہم مذہب تہے
— دس دن پہلے اجلاس پارلیمنٹ سے ایک شخص نا واقف نے
اس سردار کو راہ مین جبکہ وہ شہر کو پہرا جاتا تہا ایک خط حوالہ کیا اور

اس خط اپ اوسے دے کر ایک لمحہ نہ ٹہرا اور بہاگ گیا

کا یہہ مضمون تہا کہ ای دوست میرے اس پارلیمنٹ مین تمہین انا مناسب نہین کیونکہ اسمہ جل شانہ اور انسان درپے سزا دینے بدکارون اسوقت کے ہین — اس نوشتہ مین سہل انگاری روا نہ رکہے اور جلد اپنے مقام کو اُلٹے ہٹ جاؤ اور وہان اس آفت سے محفوظ ہوکر امر واقع ہونیوالے کے منتظر رہو — گو کہ ظاہر مین کچہہ صورت ہنگامی کی نہین ہی لیکن جو لوگ کہ اس پارلیمنٹ مین جمع ہونگے اسکے انکو بڑا صدمہ پہنچے گا اور یہہ انہین معلوم نہوگا کہ کون شخص باعث اسکے ستانیکا ہوا تہا — اس نصیحت کو ہماری بگوش ہوش سُنا لازم ہی کیونکہ وہ تمہارے حق مین خوب ہوگی اور کچہہ تمکو ضرر نہ پہنچاویگی . . .

اس خط کو پڑہتے ہی جلا دینا بہتر ہی

مکتوب الیہ کو پڑہتے ہی خط کے حیرانی و فکر پیدا ہوئی ہرچند کہ اسنے یہہ خیال کیا کہ کسی نے بیوقوفی سے واسطے ہرسے دراسنے کے یہہ کام کیا ہی تسپر بہی اسکی عقل مین یہہ ایا کہ وہ اس خط کو لارڈ سیلسبری سکریٹری پاس لے گیا

لارڈ سیلسبری نے بہی اسپر بہت توجہ نکی لیکن اسنے یہہ مناسب جانا کہ وہ اسے روبرو بادشاہ کے جو بیچ شہر کے دو تین دنین داخل ہونیوالا تہا حلیسہ کونسل مین پیش کریے — اگرچہ الفاظ اس خط کے دلالت اوپر حادثہ عظیم کے کرتے تہے لیکن کوئی صاحبان کونسل مین سے اسکے مطلب کو نسمجہا — بیچ اس قلق اور پریشانی کے جو کہ سبب شک و خوف کے سب خاص و عام کو پیدا ہوئی تہی اول بادشاہ اس خط کے معنے سمجہا

اسنے دریافت کیا کہ کوئی آفت ناگہانی بوسیلہ بارود کے ہونیوالی ہی اور یہہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ وہ تہ خانہ بیچے جو مکان نشست صاحبان پارلیمنٹ کے ہین

ہین دیکھے جاوین — یہہ کام ارل صفوک لارڈ جیمبر کو سپرد ہوا اسنے اسکے بجالانے مین جانکر دیر لگائی اور اجلاس پارلیمنٹ سے وہ ایک دن پہلے پانچوین نومبر سنہ سولہ سو پانچ کو انہین دیکھنے گیا — اسنے بہت سے گٹھے لکڑیون کے اس تہ خانہ مین جو نیچے مکان عدالت امرا کے تہا دھرے ہوئے دیکھے اور ایک آدمی کو جبہ پہنے اور موزے چڑھائے اور لال ٹمن ہاتہہ مین لئے ہوئے تیار ہی آگ لگانے کی کر رہا تہا پکڑا

یہہ شخص گائے فوکس تہا وہ دوسرے دن اُڑا دینے کا سب سامان کر چکا تہا اسکی جیبون مین سے شتابے اور دوسری تشکیر چیزین نکلین — اسوقت انکی سب تدبیرین ظاہر ہوگئین دلین اسکے سبب ایسے گناہ سخت کے جسکے معاف ہونیکی توقع نہ تہی ایک دلیری اسطرحکی پیدا ہوئی کہ اسنے عدالت کے حاکمون سے کہا کہ اگر مین نے تمہین اور اپنے تئین اُڑا دیا ہوتا تو کمال خوشی مجھے حاصل ہوتی — اسنے سامہنے صاحبان کونسل کے ایسی خاطر جمعی سے نڈر ہو کر کلام کیا اور بہی اسکی طرز گفتگو سے حقارت و نفرت سمجہی جاتی تہی اسنے اپنے شریکان حال کو نہ بتلایا اور ایسے سوا اپنے کام نہ بن آنے کے کسی اور بات کا افسوس نہ ایا — لیکن آخر کار اسکا جوش عزم گہٹ گیا ایسے جب دو یا تین دن بیچ ٹورے کے قید رکہا اور سزا کا شکنجہ دکہلایا تب اسکی دلیری جو اتنی مدت کی کوشش سے سست ہوگئی نہی جاتی رہی اور اسنے اپنے تمام شریکون کا پتا بتا دیا

(سنہ ۱۶۰۵ عیسوی) کیتسبی پرسی اور ہگامہ پرداز جو لندن مین تہے یہہ سنکر کہ فوکس پکڑا گیا وارک شائر کو جلدی سے بہاگ گئے اور ہنا سرا یدرڈ

ڈگبی صاحب ہوا اور ہنگامہ پرداز باعتماد اسکے کہ اشخاص ہنگامہ پرداز اپنی تدبیر سے کام کر چکے ہونگے ہتیار باندی بیٹھے تھے — لیکن تمام ملک مین اس امر کی خبر ہوگئی اور جہان وہ گئے وہان انہون نے اپنے مقابلہ مین ایک بڑا لشکر تیار پایا قریب اسّی آدمیون کے جو اسوقت مین گھرے ہوئے تھے یہ ارادہ کیا کہ اب بھاگنا صلاح نہین بلکہ ایک مکانمین پیچ وار وک شائر کے چلکر قیام کرین اور ایسے ہاتھ سے دشمنون کے مرتے دم تک بچاوین اور خوب لڑکر مرین — یہہ تدبیر انکی بن نہ آئی اور انکی یہہ توقع بھی حاصل نہوئی کہین ایک چنگاری اگ کی بارود مین جو سکھانے کے لئے پھیلائی ہوئی جا پڑی جسسے وہ بارود اُڑ گئی اور کئی سرگروہ زخمی ہوئے اور وہ جو زندہ رہگئے تھے انہون دروازہ خود کھول دیا اور ان لوگون پر کہ اس مکان کو گھیرے ہوئے تھے حملہ کیا اینین سے تھوڑے مارے گئے کیٹسبی پرسی اور ڈنرنیٹ سے پشت ملاکر کھڑے ہوئے اور دیر تک بڑی بہادری سے لڑا کئے آخر کو کیٹسبی و پرسی زخمون سے چور ہوگئے اور رونیٹر زندہ پکڑا گیا — جو تلوارون سے بچے تھے انکی روبکاری ہوئی اور بعد ثابت ہونے گناہ کے بہت سے مارے گئے اور باقی کو بادشاہ نے قتل نہ کیا — حال گارنیٹ صاحب و اولڈ کورن صاحب کا جو فرقہ جزوئٹ مین اور خفیہ پیچ اس سازش کے فریق تھے موافق اور گناہ گارون کے ہوا باوجودیکہ یہہ لوگ ایسے نالایق کام کے کرنے والے تھے پھر بھی گارنیٹ کو اسکے دوستون نے کہا کہ وہ شہید ہوا تھا اور مشہور کیا کہ اسکے خون سے کرامتین ظاہر ہوئین تھین رعایا نے اول بادشاہ کو بسبب اسکے دریافت کر لینے اس سازش کے جانا کہ وہ بڑا دانشمند ہی لیکن اسکی بیوقوفی جب کہ اسنے اپنے رفیقون کے طور پر تمام کاروبار

کا روبار چھوڑ دیا بادشاہ ہوگئی ۱۷۱۴ عیسوی — اول روبرٹ کار
اسکا رفیق ہوا باپ دادا اس شخص کے سکوٹلینڈ مین دولتمند تھے اور اس کا
خاندان عالیشان تھا وہ سیر کرتا ہوا ملکون کی لندن مین آیا وہ خوبصورت
اور لیاقت والا تھا اہل دربار مین یہہ شخص بڑا قابو والا تھا اول
وہ نایٹ ہوا اور بعد ازان وائکونٹ روچیسٹر اور پھر عہدہ گارٹر پر سرفرازی
حاصل کی چوتھی مرتبہ وہ وزیر خاص ہوا اور اس نظر سے کہ ایسے کمال افتخار
دوسرے اہل دربار سے حاصل ہو سومرسٹ کا ارل مقرر ہوا
اس ترقی سے اسکی بعضے لوگ رشک لے گئے لیکن عقلمندون نے یہ نظر
حقارت اور ہنسی کے دیکھا کیونکہ وہ اسیات سے خوب واقف تھے کہ بے بنیاد دوستی
کچھہ پایدار نہین ہوتی ہی — کچھہ زمانہ بہت نہ گذرا تھا کہ ایک نالش اسپر زہر
دینے کی سرتامس اوبری صاحب کو بیچ ٹوربے کے ہوئی اور یہہ جرم اسکا ثابت
ہوگیا اور بادشاہ اسپر خفا ہوا بعد نکالے جانے کے اسنے باقی دن اپنی زندگی
کے حرمان و پشیمانی مین کاٹے ازبسکہ بادشاہ بڑا صاحب عقل
تھا اسلئے وہ جدا کرنا ایک اپنے مصاحب کا بغیر بہم پہنچانے دوسرے کے روا نرکھتا
تھا — اسوقت ایک شخص جارج ویلیرز نامی جسکی عمر بیس برس کی اور چھوٹا بھائی
عالی خاندان کا تھا مصاحب درگاہ بادشاہ کا ہوا وہ ابھی سفر سے آیا تھا اور دشمنون
سومرسٹ نے اسکے لئے ایسا مکان تجویز کیا کہ نظر بادشاہ کی اسپر ضرور پڑے
کیونکہ انہین یقین تھا کہ اسکی خوبصورتی اور خوش اطواری سے ہمارے مطالب و
مقاصد حاصل ہونگے وہ ایک دفعہ تماشے مین بادشاہ کے آیا اور
اسیوقت سے بادشاہ کے دلمین اسکی محبت پیدا ہوئی اسنے عرصہ چند سال مین

اوپر مناصب وخدمات و انکوئٹ ولیز وارل — دمارکوس وڈیوک بکنگہیم
ونائٹ گارٹر رسالہ دار وحاکم کلان محکمہ دایر سایر رئیس بنچ رگاہ خمسہ حاکم عدالت
شاہی داروغہ وسیتمنسٹر محافظ وڈنڈسر اور امیر اعظم دریاے انگلستان کے
مفاخرت ومباہات حاصل کی تمام رعایا اسکی ان عزیات و تفقدات
اور مہربانی بیجا سے ناراض تھی لیکن واقع ہونا ایک فعل ظلم کا جو تھوڑے دنون بعد
اس سے ظاہر ہوا موجب زیادتی نالش کا ہوا اور ایسے باعث سے اس بادشاہ کو
ابتک برا کہتے ہین — ریلے صاحب ایک شخص بہادر وعالم تھا وہ جیمس کے شروع
سلطنت مین بعلت جرم ہنگامہ پردازی کے جو اسپر کبھی ثابت نہو سکا ٹاور مین قید ہوا
اور اس مقام خراب مین اسنے بہت سی کتابین جنکی ابتک شہرت ہی تصنیف کین
لوگ اسکی تصنیفات پر مقدمہ ومصائب کے سبب سے جو اسنے ایک زمانہ مدت تک سہین خیر
خواہ اسکے ہوگئے اور جو شخص ایک زمانہ مین دشمن اسصیکھ سے کمال نفرت رکھتے
تھے اب وہ حال پر اس محبوس عقلمند کے رحم کھانے لگے — اسنے اپنی رہائی کے
لئے بہت کوشش کی اور ایسے یہہ بات شاید اسواسطے منظور تھی کہ اسنے مشہور
کر دیا کہ مین نے سونے کی کان بیچ گائنا کے دریافت کی ہی اور وہ ایسی نہین ہی کہ
صرف وہی لوگ جو اسپر قابض ومصروف ہون اسودہ حال ہو دین بلکہ تمام ملک
زر سے مالا مال ہوجاویگا بادشاہ نے یا تو اسکے کلام کو سچ جانکر
یا اس نظر سے کہ وہ اور زیادہ رسوا اور بدنام ہو ایسے اسوقت اجازت دی کہ وہ
تلاش مین کان زر کی جاوے اور اپنی قسمت ازمائی کریے اور حکم سابق بہے اپنا
اسکے آئندہ کے اطوار کے بتنیہ کے لئے بحال رکھا ریلے نے اس سفر کی تیاری
تیاری کرلی اور اکثر لوگون نے اسکی سرگرمی سے یہہ خیال کیا کہ اسے اپنی کامیابی کا

... فتح بیان لینے کے یقین کلی ہو — وہ کاٹنا کو روانہ ہوا اور وہان دریائے
... ورو نوکو پر اسنے قیام کیا اور پانچ بڑے جہاز اپنے ساتھ رکھے اور باقی کو
... دریا کی طرف زیر حکم اپنے بیٹے اور کپتان کیمس کے جو اسکا بڑا خیر خواہ تہا روانہ کیا
انہون نے اس ملک سے بجای سونا حاصل کرنیکے جنکی مسافرین کو توقع
تہی یہہ دیکہا کہ سپین والے انکے آنے سے خبردار ہو کر مستعد لڑای کے
تہے — ریلے کے بیٹے نے اس نظر سے کہ اسکے ہمراہی ڈر نہ جاوین اور دلاور
... ہین طرف شہر سینٹ تامس جسکے وہ قریب پہنچنے کو تہے اشارہ کیا کہ کان زر
حقیقت مین یہین ہی اور سوای اسکے اور جگہہ تلاش کرنا کام کسی عقلمند کا نہین جب کہ
... دیہہ گفتگوی کر چکا تہا کہ ایک گولی اسکے ان کر لگی اور وہ سرد ہو گیا —
... گزرنیکو اور ایک دوسری ناامیدی حاصل ہوئی یعنے بعد تسخیر کرنے شہر کے کوئی
... شے قیمتی انکے ہاتہہ نہ لگی ریلے نے اس حالت تباہی مین دیکہا کہ اسے
... سیطرحکی امید نرہی تہی اور زیادہ تر یہہ مصیبت ہوئی کہ جن لوگون پر وہ حاکم تہا
... سکو وہ ملامت کرنے لگے — کوئی چیز بر ملال بہ نسبت اسکے حال کے نہین ہو سکتی
... خصوصًا اس ہنگام مین کہ اسے کہا گیا کہ تم انگلستان کو واسطے جواب دہی اپنے
... فعال کے واطوار کے بادشاہ پاس جاو اول اسنے بہت سے حیلے کیئے
... وہ جنگ مقامات متعلقہ سپین سے جنسے ابہی تک عہد صلح کا تہا کرین جب کہ یہہ فریب
... سکا بن نہ آیا تب سعی کی کہ وہ فرانس کو بہاگ جاوے — لیکن اسکا ایک مطلب
... رانہوا اور وہ قبضہ بادشاہ مین پڑا اسکے اور اسکے ہمراہیون کی تحقیقات تفویض
... ما جان کونسل خاص کے ہوئی — کونٹ گونڈمر وکیل شاہ سپین نے بہت سی نالشین
... خلاف اس مہم کے ظاہر کین اور بادشاہ نے فرمایا کہ ہمنے ریلے کو منع کر دیا تہا کہ وہ

ہرگز سپین والوں سے نہ لڑیے اور کوئی فعل دشمنی کا برخلاف انکے ظاہر نکریے
اسنے اسی لئے کہ اہالیان دربار سپین کو معلوم ہو کہ ہمین ساتھہ انکے کمال دوستی ہے
حکم اسکے قتل کا دیا اور یہہ سزا اسکو بنظر جرم حال کے نہین ہوئی بلکہ وہ عوض مین
ہنگامہ پردازی سابق کے ماخوذ ہوا۔ مرنے کے وقت بھی مزاج مین اس شخص کے
وہ ہی استقلال رہا جو اسی حالت زندگی مین حاصل تہا اسنے تبر کی دہار کو چھو کر کہا
کہ یہہ تیز ہے لیکن بیچ حقیقت کے علاج محرب تمام برائیون کا ہی اسنے لوگون سے ساتھہ بہت
نرمی و خوش بیانی کے گفتگو کی اور سراپا کندہ جلاد پر بے خوف دہر دیا
(سنہ ۱۶۱۸ عیسوی) آثار رعایت اور پاس داری جیمس کے بیچ حق دربار سپین کے
جلد ظاہر ہو گئے۔ ایک بات خاص بادشاہ ہی کی رائے مین ای تہی اور وہ
یہہ تہی کہ وہ اپنے بیٹے چارلس پرنس ویلز یعنے سلطان ملک ویلز کی شادی سوائے
بیٹی کسی بادشاہ کے مناسب نہین کہ کریے اسی نظر سے وہ تلاش ایک لڑکی کی
خاندان بادشاہ فرانس اور سپین مین کرنے لگا اور زیادہ تر یہہ چاہتا تہا کہ
اسکے لڑکے کی شادی شاہ سپین کی لڑکی سے ہو گو ندرو وکیل شاہ سپین نے
طبیعت بادشاہ کم عقل کیطرف اپنے ہمسرون کے مائل دیکھہ کر عرض کیا کہ وہ نسبت شاہزادہ
چارلس کی دوسری بیٹی سے شاہ سپین کی کریے اور اس ترغیب کے مضبوط کرنے
کے لئے وکیل مذکور نے کہا کہ شاہزادی کو بہت سی دولت جہیز مین ملے گی یہہ معاملہ
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ مدت تک ظہور مین نہ آویگا اور اسی لیت و لعل مین جیمس کی درخواست
و آرزو پر بہی عرصہ پانچ برس کا گذر گیا اس دیر سے بادشاہ بہت ناخوش
ہوا کیونکہ ایسے دولت بیشمار شاہزادی کی حاصل ہوتی اور شاہزادہ چارلس
کو بہی جو بسبب جوش جوانی کے بے دیکھے اس عورت پر عاشق ہو گیا تہا

ہو گیا تھا یہہ دیر ناگوار معلوم ہوئی — ویزر صاحب بالکل دو تین برس سے
بادشاہ کے مزاج پر مسلط ہو گیا تھا اور اسنے بسبب اس تاخیر کے ایک تدبیر جو
لایق حال ایک عاشق زار نہ اہلکار اور مہتمم کے انہی سوچی وہ یہہ تھی کہ
شاہزادہ سپین بھیجے اور سپین مین جاکر شاہزادی سے خود ملاقات کرے —
بکنگہم نے جو چشم عنایت شاہزادہ کی بہت ارزور کہتا تھا عرض کیا کہ مین آپکی رکاب
مین چلونگا اور بادشاہ جسکو لایق تھا کہ وہ مانع وقوع اس حرکت نازیبا سے ہوتا
راضی ہو گیا اگر تمام حال بتفصیل سے اس سفر کا لکھین تو بہت سی کتابین
انکے طول کی تیار ہو سکتی ہین درحقیقت مین اکثر تذکرہ مشتمل انکے حال پر ہین
رشتہ قرابت کا جو درمیان ان دو نو سلطنتون کے قرار پایا تھا اگرچہ ٹوٹ گیا لیکر
کسی مورخ نے اسکا سبب نہین لکھا ہی اگر ہم افسانہ پردازون اس زمانہ کا اعتبار
کرین تو یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ شاہزادہ موصوف ہنری چہارم شاہ فرانس
کی بیٹی پر عاشق تھا اور اسنے چند روز کے بعد اُس سے شادی کر لی
لوگون نے یہہ اطوار ناشایستہ دیکھے اور انہین انکی جہت سے بہت تکلیف ہوئی
— ارباب محکمہ وکلا و عوام کے بادشاہ سے پھر گئے جسمین بادشاہ ساتھہ اپنے
رفیقون کے حد سے زیادہ سلوک کرتا تھا اور اسی باعث سے ایسے اتنی احتیاج
ہو گئی کہ وہ ہر روز مختلف حقوق بادشاہی کو واسطے حاصل کرنے روپے کے
رعایا کے ہاتھہ بیچنے لگا — جتنی ایسے احتیاج زیادہ ہوئی اتنی ہی رعایا نے
اپنی تنگدستی اور مفلسی ظاہر کی جب کہ وہ روپے داخل کرتے اسکے ساتھہ
ایک عرضی بھی درباب رفع تکالیف کے پیش کرتے — ہر اجلاس مین
مابین بادشاہ اور اصحابان پارلیمنٹ کے جھگڑے بڑھنے لگے اور آخر کو

نوبت انکے دعووں اور نالشوں کی یہانتک پہنچی کہ اسسے خوف وامید پیدا ہوا
لیکن یہہ سب برائیان جو سبب بیوقوفی اس شاہ کے ظہور مین آئین تمین انکے جانشین
پر واقع ہوئین ان پارلیمنٹ کے فسادون کے سوا اور بڑے جھگڑے ملک جرمنی مین
شروع ہوئے اور انکا آخر کو بہت بری طرح سے نباہ ہوا بڑے
بیٹی بادشاہ کا فریڈیرک الیکٹر پیلیٹائن سے ہوا تھا اور یہہ شاہزادہ پہلے شاہ
فرڈی ننید دوم سے مخالف ہوگیا اور اسنے شکست فاش پاکر ہالینڈ مین پناہ لی
رشتہ داری اسکی شاہ انگلستان سے اور مصاحبت اسکے اوخصوص
فرقہ پروٹسٹنٹ جسکے واسطے وہ لڑا تھا انگریزون کے لئے باعث خوشی ہوئی کہ وہ انکے
دوست ہون اور رعایا نے اکثر خطوط جیمس پاس اس مضمون کے بھیجے کہ وہ بیدرنگ
جرمنی کے شریک ہو اور شاہزادہ جلاوطن کو اسکے بزرگون کے تخت پر بٹھلاوے
اول جیمس نے سنہ سولہ سو بیس مین رفع کرنا مصائب اپنے داماد
کا بطور معاملہ کے ارادہ کیا لیکن جب یہہ تدبیر اسکی کچھہ سودمند نہوئی تب اسنے
یہہ قصد کیا کہ پیلی ٹینیٹ کو لڑکر شہنشاہ سے لیوے ایک لڑائی اسی جہت سے
برخلاف اہل سپین اور شہنشاہ کے شروع ہوگئی چھہ ہزار آدمی بیچ ہولینڈ کے
بھیجے گئے کہ وہ شاہزادہ مارس کی جو سپین والون سے مقابلہ کرے اتہاد
کرین رعایا بسبب بہادری و مردانگی اپنے بادشاہ کے جابجا مستعد جنگ ہوگئی
کیونکہ انہین اسکی کمال خوشی تہی کہ کوئی ایسی لڑائی واقع ہو جس سے فرقہ رومن
کیتھولک کا نیست ونابود ہوجاوے اس فوج کے پیچھے اور جمعیت بارہ ہزار
آدمیون کی زیر حکم مینسفیلٹ صاحب کے بھیجی گئی اور فرانسیسون نے اقرار کیا
کہ اس لشکر کی ہم مدد کرینگے ۔ اہل انگلنڈ کو اپنے مقاصد سے ناامیدی

نا امیدی حاصل ہوئی جب انگریز فوج ڈوور مین جہازون پر سوار ہوئی اور کلیئیس کے قریب پہنچے انہون نے معلوم کیا کہ ہمین حکم داخل ہونے کا بیچ اس مکان کے نہین ہے انہون نے تہوڑے دنون تک بے فایدہ انتظاری کہینچ کر طرف زیلینڈ کے بادبان کہولے اور وہان انکے اترنے کا سرانجام بخوبی ہوچکا تہا

اسی عرصہ مین ایک مرض وبائی فوجمین شروع ہوا جسکے سبب سے وہ ایک مدت تک کشتیون پر سے نہ اترے آدہی فوج کشتیون پر ہلاک ہوئی اور ادہی جو بسبب اٹہانے بیماری کے نہایت ناتوان و ضعیف ہوگئے تہے ایک جمعیت قلیل واسطے سفر جرمنی ٹینیٹ کے معلوم ہونے لگی اور یہہ مہم جسکی شروع اوپر تدابیر ناقص کے ہوئی تہی اور جس سے کسی طرحکا فایدہ نہوا اسطور پر اخر ہوئی

یہہ بات کہ جیمس کو بسبب اپنے ناکامیاب نہونیکے قلق ہوا ہو اور اسکے صدمہ سے کوئی مرض جسمانی اسکو پیدا ہوا ہو خوب تحقیق نہین معلوم ہوا لیکن وہ بعد چند روز کے تپ نوبت و لرزہ مین مبتلا ہوا اور اسکے اہل دربار نے ایک مثل سے اسکی تسلی کی اور شگون لیا کہ تپ بادشاہ کے لئے تندرستی ہی اسنے فرمایا کہ یہہ مثل بیچ حق جوان بادشاہ کے کہی گئی ہی (سنہ ۱۶۲۵ عیسوی) بعد گذرنے کئی نوبتون کے اسنے اپنے تئین بہت ناتوان پایا اور شاہزادہ کو بلاکر نصیحت کی کہ وہ مذہب پروٹسٹنٹ پر قایم رہے بعد اسکے اسنے ساتہہ ہوش و حواس کے جان دی اسنے بائیس برس تک انگلستانمین سلطنت کی اور اسکی عمر انسٹہ برس کی تہی

اٹہائیسوان باب

چارلس اول

(سنہ ۱۶۲۵ عیسوی) فایدے ظاہری و مصائب اصلی مثل چارلس کی سوائے دو چار بادشاہون کے کسیکو نصیب نہوئی تہے — اسنے البتہ تخت خلافت پر اس گمان سے کہ اسکی محبت و موافقت ساتھہ رعایا کے موجب اسکی خوبی کا ہوگی جلوس کیا اسنے شاہزادہ ہیلے ٹائن بہوئی اپنے کے حمایت کرنی ضرور تہی کیونکہ اسنے بیچ زمانہ سلطنت اپنے باپ کے عہد اس بات کا کر لیا تہا کہ ظہور جنگ کا بعد تخت نشینی میرے کے ہوگا کہہ دینا لڑای کا بہ نسبت بہم پہنچانے سامان جنگ کے بہت سہل تہا — رعایا نے بعد تہوڑی حجت و تکرار کے اس سے اقرار کیا کہ ہم دو قسطین روپے کی ایکدفعہ دینگے اور یہہ روپے واسطے سامان جنگی کے درپیش کے کافی نہ تہا

چارلس نے واسطے پورا کرنے کمی روپے کے جو صاحبان پارلیمنٹ نے سرانجام کر دیا تہا طرف طریقہ قدیم ظلم کے جسکو بروقت ضرورت کے شاہان سابق عمل مین لایا کرتے تہے رجوع کی — اسنے یہہ حکم جاری کیا کہ روپے بطور خیرات کی لیا جاوے اور اسی لئے مہرین خاص جاری ہوئین — یہہ بات لوگون کو زبردستی قبول کرنی پڑی کیونکہ اسوقت کے امور پہلی سلطنتون مین اکثر وقوع مین آئے تہے لیکن اجرا ایسے امور ظلم کا قابل سند کے نہین ہوسکتا ہی

جب کہ ہم کیڈز پر کامیابی حاصل نہوئی تب بموجب دستور کے اور روپے واسطے دوسرے بار لینے کا قصد کیا — دوسری پارلیمنٹ بلائی گئی اور ہرچند بعضی تدبیرین واسطے لگانے سود و زیان محکمہ سائق وکلا عوام کے جو لوگون سے بہت محبت

محبت اور ملاقات رکھتی تھیے کی گئین اور انہین شریف پرگنات کا مقرر کردیا لیکن
ارباب پارلمنٹ حال انسی زیادہ تر نکلی بادشاہ نے جب
اونہی اپنی حاجتون کا بیان کیا اور روپی دا سطی لڑائی کے مانگا تب انہون نے
اقرار کیا کہ ہم [illegible] انجام کردین گے اور یہہ تخمینا چھہ لاکھہ روپیہ تھا
اور یہہ روپی واسطی [illegible] حاجون ملکی کے کافی نہ تھا اور واسطی حاصل
کرنے زر کافی سنے ایک [illegible] اس مضمون کا حاصل ونام یہ جارے سوا کہ کیتھولک
مذہب والون سے اخلاص ودوستی ہو جاوے اور قوانین سیاست ان پر روا نہ رکھین
بادشاہ نی امراؤن سے روپیہ قرض مانگا جسکو انہون نے بسہولیت سرانجام کیا
اسنے جہاز لیئے اور بنام ساکنین ان شہرون کے جو دریاؤن کے کنارہ
پر واقع تھے اور بنام سامنے والون اضلاع کے حکم جارے کیا کہ سب لڑای
پر طیار ہون اور دریای لڑای قریب ہونی والی ہی — لندن والون نے
بیس جہاز سرانجام کردیئے — یہہ بنیاد ایک نیئے محصول کے تھے اور وہ بعد ازان
لیے گئے [illegible] اس شہر کو دنیا اسکا بہت ناگوار گذرا
[illegible] کے بعد اس [illegible] واقع ہوی اور ایک فوج دریایے لبسردار
بلنگھیم کے واسطے [illegible] بھیجی گئے یہہ شہر اس سلطنت مین سے
کنارہ دریا پر واقع تھا اور وہ [illegible] سے شاہ فرانس کے تعلق مین نہ تھا لیکن اسکی
باشندون نے چند روز کے لیئے وہ مذہب جسکی اصلاح از سر نو ہوی تھی اختیار کیا تھا
اور اسی وقت ایک فوج زبردست نے گھیر لیا تھا
اس لڑای مین بھی موافق جنگ سبین کے فتح نصیب ہوی
تدبیرین اس دیلوک کے بہت بری تھین اس شہر کے رہنے والون نے دروازے

اپنے شہر کے بند کر لیے اور اپنے مددگارون کو اندر نہ آنے دیا کیونکہ انہین بہلی سے اگلی آنے کی خبر نہ تھی — اسنے جزیرہ ریز اولیرن پر جسکی کرد فصیل نہ تھی حملہ کیا مگر طرف جزیرہ ری کے جسمین سامان جنگ بہت تھا اور چارون طرف اوسکے دیوارین تھین متوجہ ہوا — اسنے یہہ تجویز کی کہ سپاہ کو سینٹ مارٹن کے جسمین غلہ وغیرہ اور اطراف سے تھا مارے فاقون سے ہلاک کر دی اہل فرانس اب

خفیہ فوج اپنے کو دوسرے طرح جزیرہ سے اوتارے گئے اور بکنگہیم آخر کو لاچار ہو کر وہان سے ایسے اضطراب سے چلا کہ اسکے جہاز پر سوار ہونے سے پہلی دو حصہ فوج کٹ گئی گو کہ اسنے لنگر اپنے جہاز کے سب فوج سے پیچھی اوٹھائی

یہہ بہادرانہ کام اسکا تھوڑا بدلہ دا سطے ہتک دینے کے جو اسکے ملک والون سے سہی ہو گیا کیونکہ انہین پاس اپنے ہتک کا اسکے مارے جانے سے زیادہ ملحوظ خاطر تھا قضیہ بادشاہ اور رعایا کے درمیان روز بروز زیادہ ہونی لگا — رعایا نے بالاتفاق پرمٹ کے عاملون کو بلایا اور پوچھا کہ تم کو کس حکم کے بموجب مال ان سوداگرون کا جنہون نے دینے محصول وزن جہاز سے انکار کیا اور عذر کرتے تھے کہ ہمین دینا اسکا موافق قانون کے واجب نہین ہی گرفتار کرتے ہو — احکام امرا خزانہ خالصہ کے دیکھے گئے اور انکی تحقیقات ہوی اور شریف لندن بسبب جلدی کے جو اسنے رعایا پرمٹ مین کے تھی لوٹ کو بھیجا گیا

یہہ سب تدبیرین نہایت مرد انگی کے تھین لیکن رعایا نے کچھہ اور ہی کیا یعنی انہون نے یہہ چاہا کہ وہ نقص مذہب کا دریافت کرین اور لوگون مین کچھہ متعصب مذہب ظاہر ہونی لگا (سنہ ۱۶۲۹ عیسوی) بادشاہ نے ایسے جہت سے اب پارلمنٹ کو جو اسکی تابعدار نہ تھی موقوف کرنیکا ارادہ کیا سر جان فنچ صاحب

صاحب وکیل نے بروقت دربینچی مقدمہ محصول جہازون کے کہڑی ہوکر اور رضا
محکمہ رعا سے کہا کہ حکم بادشاہ کا واسطے موقوفی اس محکمہ کے میرے نام برصادر
ہوا ہی یہہ سنکر اہل محکمہ نے ہنگامہ برپا کیا اور وکیل کو بزور کرسی پر بٹہایا اور ہولس اور ویلنٹاین نے اسکو جب تک کہ ایک چھوٹے سے عرضی تیار ہوئی جسپر حاضرین جلسہ نے دستخط نکئی اور زبانے بہت سے تحسین اور آفرین کے بلند ہا
— اس عرضہ مین یہہ لکہا کہ پوپ کے پی رو اور اہل ارمنی بڑے دشمن ملک کے ہین اور لینا
محصول اوزان کشتیون محمولہ اسباب کا آئین کے برخلاف ہی اور لینی والی اور دینی والی محصول
کو گنہگار تصور کرنا لازم ہی بسبب عمل مین لانے ایسے فعل سخت کے
بادشاہ نے مایلز موبرٹ وپیٹر ہمن وسیلڈن وکوراٹس ولونگ اور سٹرڈ پر الزام
ہنگامہ برداز ہے کا لگاکر قید خانہ مین بہیج دیا — لیکن اسنے جس دیر سے یہی انہین
قید کیا تہا اسکے لحاظ سے انہین بہر چہوڑ دیا
جان الیٹ وہولس اور ویلنٹاین صاحب عدالت شاہی مین طلب کئے گئے
انہون نے انکار کیا کہ ہم بڑے عدالت مین خطاوار ٹہہر کر چہوٹے عدالت مین
آئے ہین اور اس سبب سے یہہ حکم جاری ہوا کہ انہین جب تک بادشاہ چاہے قید رکہے
الیٹ وہولس صاحب پر دس دس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور ویلنٹاین پر بانسو
اور ضمانتین واسطے انکی نیک اطوار ہے کے لی گئین — یہہ لوگ اپنے مصیبتون سے
کچہہ ملول نہ تہے بلکہ خوشی کرتے تہے کہ تمام رعایا لندن کے انکی استقلالی کے
دیکہنے والے اور آفرین کرنیوالی تہے اس حال مین
کہ بادشاہ رعایا کے سرکشی سے فکرمند تہا اور ایک حادثہ سخت واقع ہوا
یعنی اسکا رفیق بکنگہم بسبب ناموافقت رعیت کے مارا گیا

ڈیول کے محاصرہ کے دوران ڈالے گئے تجویز ہوئی اور اول نیاگرا لگنگلیم کا
اس ہم پر آلہ سیکرٹ کا پتہ نہ پہرا — وہ فی الفور اسیطے تدارک تک کیے
خود اور کمر ہمت کر گیا کہ وہاں پہنچ کر ہم تانیے کرے اور انہیں ہو اسیطے نہ دینی
تعلیمیہ ہونے کیے کوشش اور عذر کر رہی تھے سزا دیتے

ناراضی خلقت سے سب ذرا ذرا یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ کچھ نہ کچھ فتور اس سردار
کے حق میں ہوگا کیونکہ وہ بدخواہ اپنے لک کا مشہور ہو گیا تھا — ایک شخص فلٹن
نامی بھی اس سازش میں شریک تھا وہ آئرلینڈ کے رہنے والوں میں سے بڑا
خاندانی اور عالی حوصلہ تھا یعنے نسبت ڈیوک موصوف برا مصور تھا لیکن اسنے بعد
مرنے اپنے کپتان کے بہ بزیرہ ری میں مارا گیا اس عہدہ کے درخواست کیے
اور وہ نامنظور ہوئی اور اسنے اسی سبب سے استعفا داخل کیا اس شخص کو غصہ اور
اور تعصب اور ہر طرف خلق تھے وہ اس ملک کو ایسی حالت مصیبت میں جسکو وہ تنہا
رفع کر سکتا تھا مبتلا دیکھ کر غمناک ہوا — اسنے اسلیئے ڈیوک کو مار ڈالنے
کا ارادہ کیا تو بہت سے لوگ اسکے ہمراہ ہو گئے کہ اور جو منظور ہے خدا اور انسان کے

اس خیر سے باطل اور ناحق نے اسطرح کا اسنے
جسمیں ہوسکتا کیا کہ وہ تنہا مورد نصرت کو چلا گیا اور جب وہ شہر میں پہنچا ڈیوک
بیچ خلقت از حد اپنے کے بیٹھا ہوا احکام ضروری جہازوں پر سوار ہونے کیے
لیئے جاری کر رہا تھا — جب وہ کیے اپنے کرنیل سے باتیں کر رہا تھا کہ فلٹن نے ایک
خنجر پیچھے سے ایک افسر کے جو برابر کھڑا تھا سینہ میں ڈیوک موصوف کے مارا
ڈیوک صرف اتنا بول کر کہ مجھی نمکحرام نے مارا کرنیل کے
قدموں پر گرا اور مر گیا — ضربہ اور قاتل دونو کسیکو معلوم نہوے مگر اک

مگر ایک ٹوپی پائی کہ جسکی اندر کے طرف ایک کاغذ لگا ہوا تھا اور اسمین چار پانچ سطر
رعایا نے برخلاف ڈیوک کے لکھین تھین اس سے اتنا دریافت ہوا کہ یہہ ٹوپی فاتح کی
ہی اور جب یہہ دریافت کررہی تھے کہ دیکھے ٹوپی ہی انہون نے ایک شخص کو جسکی چہرہ پر
کچھہ علامت خوف و اضطرار کے ظاہر نہ تھی ننگی سر دروازہ پر پہرتے ہوے دیکھا اور
سنا کہ وہ پکار رہا ہی کہ مین قاتل ہون اسنے اپنے اسمین
بڑی حقارت سمجھی کہ وہ قتل سے جو موجب اسکی فخر و عزت کا تھا انکار کرے اور
اظہار کیا کہ مین ڈیوک کو دشمن اپنے ملک کا جانتا تھا اور ایسا شخص قابل ایذا رسانی کے
تھا۔ جب اسسے سبب استفسار کیا کہ وہ کسکی بہکانی اور سکھانی سی مرتکب ایسی بری فعل
کا ہوا اسنے کہا مجھی جواب اس سوال کے سے معاف رکھین میرا خود دل اس فعل
کے طرف راغب ہوا کوی آدمی روی زمین پر اتنی قدرت نہین رکھتا ہی کہ
مجھسے کوی کام برخلاف میری طبیعت کے کروائی۔ مرتے دم تک کچھہ گھبراہٹ
اسکی مزاج پر نہ آئی اور ایذا کو اسنے سہا اور سب لوگون نے اسکی صبر اور فعل پر اسمین
کی گرفتار ہوا تھا آفرین کی

(۱۰۱۶) تیسرا دل بادشاہ کے اس حال مین کہ کوی اسکا مشیر نہ تھا اور صحبت
پر لشت ہے جاتی رہی سمجھہ کے ساتھہ تھے۔ اسنے دونون بادشاہون سے جنسے اکثر
حال تک وہ بی ضرورت اور بی حصول دولت و جاہ کے لڑتا تھا صلح کرلے
وہ ان مشکلات سی فراغت حاصل کرکے بیچ بند و بست اپنے ملک کے
مصروف ہوا اور دو شخصون کو جو ہیئت سے اسکے زیر حکم کام کرتے تھے
واسطے سرانجام اس امر کے ساتھہ اپنے شریک کیا۔ نام ایک کا ان دونو
مین سے سر تامس وینٹ ورتھ تھا جو بعد از ان ارل سسٹر بفرد ہوا اور دوسرے

اس عرصہ مین

کا لاڈ جو چند روز کے بعد آرچشپ ہوا
لاڈ کلیسا مین حکمرانی کر رہا تہا بادشاہ اور سٹیٹ کے انتظام امور ملکی مین مشغول
ہوی ایک اشتہار اس مضمون کا جاری ہوا کہ آیندہ سے پنج سال اس سلطنت کے
جلسہ پارلمنٹ کا نہوگا اور ہر تدبیر سے اس بادشاہ کے خیال اس بات کا ہوا کہ وہ
آیندہ کو جلسہ پارلمنٹ جمع نکریگا

محصول وزن جہاز کا صرف

حکم بادشاہ سے یہ دستور لیا جاتا تہا اور صاحبان کونسل نے اہلکاران کچہری تیز
کو حکم دیا کہ وہ واسطے مال منکوک کے جسجا جاین کھوج جاوین اور متعلقین طریقہ
پوپ سے اخلاص ہوگیا اور شمول سے اس فرقہ کے نفع زیادہ ہوتی گا تعلیم صاحبان
عدالتہای کمشن اور سٹار چیمبر کا اوان لوگون کے جنہون نے ان آدمیون کے باب مین بہت سی
باتین نکالین تہین اور معاصی جسمانی کو موجب اپنے فخر کا جانتے تہے سبب زیادہ بی عزتی کا
ہوا — روبکاریے پرمنی دکیل لیکنزان دبرٹن حقانیہ اور حکم بنیسوک کے سبب
لکہنی کچہری سابون کے برای مین سوم کلیسا کے اگی اس محکمہ کے ہوے — یہ حکم ایکے
حق مین صادر ہوا کہ شکنجہ سیاست مین کہنچ کر کان انکی کاٹ ڈالین اور چالیس
ہزار روپی وہ حضور بادشاہ مین داخل کرین

پنج عرصہ توقف

اجلاس پارلمنٹ کے کوی برس اور کوی مہینا اور کوی دن ایسا نہوتا تہا کہ جسمین
نئے نئے باتین اہل دربار واسطی برخاست رایمی اس محکمہ کے تجویز نہ کرتے تہے لیکن
تحصیل زر محصول جہاز سے تمام رعایا نے فریاد کی کہ یہہ سب سے بڑا ظلم ہوتا ہے — اس سلطنت
مین پہلے اس قسم کا محصول کبہی خوشی صاحبان پارلمنٹ کے اس مقام مین لیا جاتا تہا
کہ جب ملک مین روپی کے بہت ضرورت ہوتی تہے

جان ہیمپڈن صاحب نے چو بکنگہامشائر مین بڑا معزز و مالدار تہا دعوے محصول کیے

کے سے انکار کیا اور فیصلہ اسکا موافق قانون کے جا ا — اسکی املاک بردس
روبی محصول قرار پای جسکو اسنے ندیا اور مقدمہ بارہ ٹکٹ پھر سے مین خالصہ کے
اگے تمام منصفین انگلستان کے رجوع رہا اور بہت سے تکرارین اسمین ہوا لیکن
اہل انگلستان کو پیش ہونی اس مقدمہ سے بہت فکر پیدا ہوا
کیونکہ اسمین تقرر حد اختیار بادشاہ مقصود تہا سب صاحبان جج نے سوای چار کے
حکم موافق خواہش بادشاہ کی دیا اور رعایا نے حد سے زیادہ ہیمپڈن صاحب کے
جو مقدمہ ہار گیا تہا آفرین کے اور یہہ تلافی اسکے کا میابی ہونے کے ہو گئے
مخالفت اور ناخوشی رعایای انگلستان کے بادشاہ سے
بسبب جاے کرنے مذہب پوپ کے یہہ بات جاہتی ہے کہ وہ جارے کرنا اس طریقہ کا بیچ
پرشبندگان سکوٹ لینڈ کے جسکو سب چہوٹے بڑے دہان کے پسند کرتے تہے ناپسند
کرتا — رعایا نے جسوقت یہہ حکم جارے ہوا کہ رسالہ مشتمل افعال و اعمال عبادتگاہ
پر کلیسا ایڈن برگ سے پڑہا جاوے بہت سا غل مچایا اور بادشاہ پر لعنت و
نفرین کی خوی سرکشی کی اس ملک کے جو انبک روکی ہوی ہے اب
زیادہ تر ہیجہ سکے اور یہہ سرکشی تمام سلطنت مین پہیل گئے اور اہل سکوٹ لینڈ مستعد
جنگ کے ہوی بادشاہ اسوقت بہی اپنے خواہش سے باز نہ آیا
اور وہ اس خیال بیہودہ مین کہ صرف نام ہی بادشاہ کا باعث خلق کے رجوع
کا ہوگا مبتلا تہا — اسنے اپنی مخالفون سے بجای لڑنے کے صلح چاہی اور لڑای
جلد موقوف ہوئی اور اس عہدنامہ صلح کا جسپر قایم رہنا طرفین کو منظور نہ تہا
ہو گیا اور لشکر دونو طرف کے نے کمر بن کہول ڈالین — بعد بہت سے تکرار اور
[illegible] عہد صلح کے طرفین پہر مستعد جنگ ہوے اور خوشودی

دونو طرفون کے جج خونریزی کے منصور تھی اس وضع سے

ارادہ لڑائی کا ہوگیا اور اسکے سامان کے لیئے بادشاہ بہت تدبیریں واسطے
جمع کرنی روپے کے جیسی مشترکین انہین کرنے لگا۔ زر محصول جہاز موافق دستور کے
کہٹا یا اور خلاف آئین سابق کے کچھ اور محصول رعایا نارضامندی سے از راہ
ظلم کی لیا لیکن اس روپی نے کفایت نہ کی اور اسوقت صرف ایک طور حصول
زر کا رہ گیا تھا یعنی سرانجام کرنا پارلمنٹ کے وسیلہ سے جو طریق ادنی حاصل
کرنیکا عادت ہوی تھے کہ چھوٹ گیا تھا ارباب دربار جدید
وکلای عوام نے جبر کرنا سکوٹ لینڈ والون پر روا نہ رکھا کیونکہ وہ دونو ہم مذہب
تھے اونہون نے ان لوگون کو اپنا دینی بھای سمجھا اس جہت سے کہ وہ باعث
انکی ہدایت اور تمام ان لوگونکا جو خدا پرست تھے ہوئے تھے بادشاہ کو
لقرر اس جلسہ سے سوای نالش و بیزاری رعایا کے کچھ اور باعث نہوے
جو طرفہ کہ بادشاہ نے واسطے کھلنے اپنی کے اختیا
کیا وہ قانون کے خلاف تھا۔ جب بادشاہ بالکل اپنے خواہشون سے ناامید ہو
اور بجای رفع ہونی تکلیف کے گلہ لوگون کا حاصل کیا تب اوسنے دوبارہ جلسہ
پارلمنٹ کو بلحاظ اسکے کہ کوی طریقہ نیک واسطے رفع جنون کے نکلے کہ
کردیا جو کہ حاصل اسکے جلسے رفع نہوے اسلیئے
اسنے ایک پارلمنٹ کو جسنے تمام اسکے قوانین کو مٹا دیا اور بعد بر خاست
ہوی بلایا۔ وہ جلد اس کام مین مصروف ہوے اور سب نے باالتفاق تدبیرین نقصان
پہنچانے بادشاہ کے تجویز کین انہون نے زر مطلوب نہ دیا اور بجاے اسکے
انہون نے مسٹر فیرفیکس وزیر اعظم بادشاہ کو بہت لگائی اور دربار مین امیرون

امیرون کیے اسپر قصور بدخواہی رعایا کے نالش کی ہر چند اسنے
بے تامل بہت سے دلیلین اور وجوہ اوپر بے قصور ہے اپنے کے جسکا دشمنون
نے اسکے دعوی کیا تہا قایم کین لیکن برعکس اسکے دونو دربار و تمین پارلمنٹ کے
ثابت ہوا اور سوای اسکے کہ بادشاہ اس کاغذ پر جسمین انہون نے لکہا تہا کہ
آجسے خاندان اس شخص کا انگلستان کے اشرافون مین سے خارج ہوا دستخط کریگا
کوئی اور امر باقی نرہا تہا از بسکہ چارلس کو مسٹر ہیفرد سے کمال الفت تہی اسنے
دستخط کرنے مین اسکی قتل نامہ کے تامل ہوا اور وہ حیلے ڈہونڈتا تہا کہ اس فعل
سے باز رہی جب کہ بادشاہ دلمین اپنے حیران تہا کہ کیا کرے اسوقت
ایک بہادرانہ کام لارڈ مذکور سے ہوا جسکی سبب سے سارا فکر اسکے دل سے دور
ہوگیا — اسنے ایک خط بادشاہ کو اس مضمون کا بہیجا کہ قتل میرا موجب بلا
رعیت اور بادشاہ کا ہوگا اور اسمین یہہ بات بہی لکہی تہی کہ مین راضی
ہوتا ہون کہ کبہی اپنے موجب سے کچہہ رنج و دکہہ نہ دیا
توفیق مین اس کار شجاعت و مروت دوار ہو کر منظور کیے اسکے آقائی بیمار
ہیوقوفی نہ رہے اور اسکے ہوا خواہ منظور کرلیا — اسنے کاغذ کو
کو دستخط کر دیا سر ہیفرد کا تو دل مین آیا اور خاطر جمعی اور بہادری سے
اسنے توقع تہے سب ظہور مین آئین از بسکہ
سب چہوٹی بڑون کے مزاج پر گرہ اس بات کے تہے اکثر لوگ سرداران
صاحبان پارلمنٹ طرف احواز عدالتون مقررہ ان بادشاہون کے بہیجنے
اختیار کلی حاصل تہا اور جو بروقت بڑی احتیاج کے کہلا کرتی تہی متوجہ ہوئے
اور وہ دو تہین ایک ہائی کمشن کورٹ اور دوسرے کورٹ سٹار چیمبر — ایک

چارلس
پارلمنٹ سے بالاتفاق اس مضمون کا صادر ہوا کہ عدالتین مذکورہ موقوف ہوں
جلد
اور حقوق سلطانے جو نہایت سخت ہین سب موقوف ہو دین

ہنوز یہہ فساد تمام نہوا تہا کہ ایک اور فتنہ بیچ شمالے اضلاع آیرلینڈ کے کہڑا ہوا
اور بسبب جسکی نہایت ظلم و سختیان بیچ آئین اور تمام ملک مین خوف و پریشانی
ہوگئی اگر گمان سکان شاہی متعینہ ایرلینڈ کو یہہ بات مطلوب نہ ہوتے کہ وہ ضبط
املاک سے روپیہ حاصل کرین تو رفع کرنا اس بلوہ کا چندان مشکل نہوتا انہون نے
ظاہر کیا کہ اس جرم سرکشی مین سب پیرو مذہب کیتہولک ساکنین اس دیار کے
شریک تہے اور انہون نے فساد اضلاع شمالی کو انواع انواع کے مکر و فریب
سے ظاہر کیا کہ وہ تمام سلطنت آیرلینڈ مین ہی — بہت سے لڑائیان بیچ فیمابین
سپی ظہور مین آئین عداوت ملکی کا باس رہبہ مددگار ہوا کا فرماتا ایک قوم کا
دوسرے کو اور طعن دوسرے کا اور برطریق پوپ کے باعث اس بات کا ہوا
کہ لوگ خلق کو ستانے لگے — کئی برس تک لڑائی رہی آیرلینڈ مین چارلس اور اس کے مخالف
کے فوج تہے اول رہنے والی آیرلینڈ کے دوسرے اولاد ریان قدیم دیار کے
عرف لارڈ زاوف دی پیل تیسرے طرفدار بادشاہ کے جو انگلش پیوریٹین کہے
صاحبان پارلمنٹ کے بڑی عزت و توقیر کرتے تہے — پیوریٹین اگرچہ اور فرقون
کم رکہتی تہے لیکن بسبب قصیون اور خطاؤن تینون فرقون کے وہ اخیر کو
بادشاہ کو جو یہہ
ہوگئی
کو مجبور اسکا گمان ہی کہ وہ خفیہ رغبت رسوم رومن کیتہولک سے رکہتا ہی اور
باشندگان شمال آیرلینڈ نے یہہ بات خلاف واقع — کے ظاہر کے کہ ہمنی اجازت
بادشاہ سے واسطے لڑنے کی حاصل کرنے کے تہے اسلئے اپنے مقدور بہر امور

پہر اس سرکشی کے رفع کرنے مین کوشش کی لیکن یہہ مراد اسکی بر نہ آئی اور محنت اسکے رایگان گئی کیونکہ باشندگان آیرلینڈ اور لارڈ زاف دی پیل جنسی بادشاہ پہلی فریب کر چکا تہا اسکی قول و قرار پر اعتماد نکیا پارلمنٹ اور پوریٹن مہ عال آیرلینڈ فی احکام شاہی سی انکار کیا اور صاحبان پارلمنٹ انگلستان نے بہانہ جاکہ آیرلینڈ نے فوج جمع کی کیونکہ ہر ایک شخص پر اب یہہ بات ظاہر ہو گئی تہی کہ آخر کار کو فیصلہ بادشاہ و پارلمنٹ کا سابقہ لڑائی کے ہونگا بہت سے اشارات اس بات کے ہوئے کہ اسنے خود یہہ فساد کروایا تہا اور ہم سے یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ واسطی رفع نظرون و نایت دوردست کے رویہ اپنا اس حال مین کہ سلطنت کو زیادہ تر خوف اپنے مقام مین ہو صرف کرین — حال ہی جلسہ پارلمنٹ کے حرکات سے خواہش تقرر سلطنت عام اشخاص کے معلوم ہوتی تہی اور کہ انہون نے عوض خیانت بادشاہ کے یہہ بات چاہی کہ حکومت شاہی نرہی

مخالف و اسطی نے زور پاپریون کے جو بڑہی قوی اختیار بادشاہ سے کیے تہے متوجہ ہوئی — انہون نیز ان بیشپ یعنی پیشوائے مذہب پر الزام لگایا ملک کا لگایا کیونکہ پاپریون نے قوانین مذہب کے منظور پارلمنٹ کے جاری کر دئے تہے اور علاوہ اسکے بہت کوشش کی کہ ارباب دربار امرار سے پاپریون کو اپنے جلسہ مین سے نکال دین اور انہین اسمین شریک نہونے دین — صاحبان بیشپ نے اس خلعت کے بدلیکو اپنا مخالف دیکہا اور اسکے ضرور سے بچنے کے لیے انہون نے شریک ہونا دربار امرا مین چہوڑ دیا

یہہ امر بادشاہ کے حق مین مضر ہوا اور چند روز بعد اسکے اپنے نادانی سے اور زیادہ سراسیمہ خلل پڑا — چارلس بہت دنون تک اپنے غصہ کو تہامتا رہا اور

وکلاء رعایا کی خوشی کے لئے اسنے اکثر مطالب انکی منظور کر لئے لیکن وہ یہ دیکھکر
کہ جتنی اسنے انکی دلجوئی کے اتنے ہی انکی درخواست زیادہ ہوئی غصہ کو اپنا
نہ سکا اسنی ہربرٹ وکیل کل اپنے لو یہ انکا بھیجا
کہ وہ دربار امرا میں امیر کمیٹن پر جو پرسے دوستون مین سے رعایا کے اور سرزنش
مشہرک اور ہولس ڈینزیل ہیم اور سرڈ جو عزت دار نہ تھی دعوی جرم بر
گئی مضمون دعوی کا یہ تھا کہ وہ لوگ بیچ خراب کرنے قوانین
اور بنا دلپذیر بنانے اور جانتے رہنی اصلی بادشاہی سے کے
اور معین کرنے کام خود پسند و جفا کار کے اسکی رعایا چاہتے ہیں
لوگون لوٹ کی جاے اور نا انصافی بے جا ہے تعجب یا فی تھا کہ اسنے ایک اور حرکت
خلاف عقل پے جا زیادہ تر اس سے ظاہر کے جسکی باعث انہین کمال حیرت ہوئی وہ یہ
کہ بادشاہ خود دوسرے کون تنہا دربار وکلائی عوام مین تشریف لے گئے
اور رضا جان محکمہ اسے آتی دیکھکر واسطے استقبال کے کھڑی ہو گئی وکیل
گروہ سے اور تر کھڑا ہوا اور بادشاہ گروہ سے پر رونق افروز ہوا اسنے
تھوڑے دیر ہیٹھکر چہار طرف غور سے دیکھا اور رضا جان محکمہ سے یون فرمایا
کہ میں اس حادثہ سے جو باعث میری یہان آنے کا ہوا تھا بہت فکرمند اور پریشان
ہوں اور مین یہہ سمجھا کر کہ تم ان لوگون کو جو قصور مند جرم ہوئے ہین
حوالہ عدالت حضور والا کے نکر دوگے خود انکے گرفتار کرنے کے واسطے آیا ہون
بعد اس کلام کے تھوڑی دیر اور بیٹھا کہ کہین گنہگار لوگ نظر پڑ جاوین لیکن
وہ اسکے داخل ہونے سے پیشتر لحظہ پیشتر یہان سے نکل گئے تھے
اس طرح بادشاہ دلگیر ہوکر اور ہر دو تاب کہا کر اور رفیق کسیکو اپنا نہ دیکھکر

دیکھہ کر شہر کے کامن کونسل مین گیا اور انسی شکایت کرنے لگا اور راہ مین لوگ
ڈہای ڈہای پکار رہی تہے — ارباب کونسل عوام نے تکبراً جواب اسکے شکایون
کا نہ دیا اور بوقت اسکے اولیٰ بہرجالی کی ایک شخص نے رعایا مین سے جو اور دن کے نسبت
بہت گستاخ تہا یہہ کلام کیا کہ ای سینے اسرائیل اپنے خیمون کو جلدی جا ڈیہودے کے خیمہ
کے بروقت چہوڑنے اپنے سردارون کے بولا کرتے تہے بادشاہ
وڈسور مین پہنچکر اپنے حرکات سابقہ کے غلطیون کو دریافت کیا اور اسنے اپنے
دنون بعد چاہا کہ کچہہ انکا تدارک کرے — اسلیئے اپنے اصحاب پارلمنٹ کو خبر دے
کہ مجہی صاحبان متہم ہر اس محکمہ کے کچہہ دعوی نہین ہی اور ہمیشہ مین تمہارے حقوق
کے رعایت و پاسداری برابر اپنے جان و تاج کے کرون گا — وہ اپنے ظلم و ستم
سے رعایا کے نظرون مین حقیر ہوگیا تہا اسوقت وہ زیادہ تر نزدیک انکی سبب
اس التجا و تابعداری کے بیقدر و ذلیل ہوا
تقرر افسران فوج کا و جمع کرنا لشکر کا اب تک بادشاہ کے اختیار مین باقی رہتا —
وکلاء رعایا نے اسی نظر کر ظاہر کیا کہ ہمین پادریون سے خوف ہی خدا جانے یہہ
اظہار انکا سچ تہا یا جہوٹ انہونے درخواست کے کہ لوٹہا رہے حوالہ کیا جاوے
اور مقام ہل بورٹسمتھ اور فوج دریائی ان شخصونکو کہ جنکو ہم پسند کرین سپرد ہون
— یہہ سوالات انکی اگر منظور ہوجاتی تو بالیقین جو طریق بندوبست قدیم کا باقی
رہتا تہا بالکل جاتا رہتا لیکن اسنے مصلحت وقت جانکر اول اسنے انکار کیا اور بعد
ازان اقبال کیا خلاصہ یہہ ہی کہ جتنے بادشاہ نے رعایا کے
خاطر کے اتنے ہی طمع انکی زیادہ ہوئے وکلاء رعایا نے اس فریب سے کہ ہمین
پادریون آیرلینڈ سے بہت خوف و اندیشہ ہی واسطے حفاظت اپنے کے اس سے

ایک فوج کمپنی کے اجازت مانگی اور عرض کیا کہ ہم اسکی افسرون اور سردارون کو
اپنی طرف سے [illegible] چارلس اس وقت انکی درخواستین منظور
کرسٹ [illegible] لوگون نے اسے [illegible] سنگ کیا کہ وہ اختیار فوج کا واسطے اسنے
[illegible] وہ خفا ہوکر بولا کہ کبھی نہوگا مین حکم فوج کا واسطے اپنے
کے جہوڑون اور بہ انکار باعث ٹوٹ جانی عہد صلح کا ہوا اور طرفین مستعد جنگ
ہوئی ابتدا اسنے سلطنت انگلستان سی آج تک کوئی لڑائی اس طرح کے جسمین بہادری
اور لیاقت اد [illegible] ظاہر ہوی سوای اس لڑای کے طرفین سی واقع نہوئی تہی
(سنہ ۱۶۴۲ عیسوی) یہہ ایسا وقت تہا کہ جسمین کمینے لوگون نے سردار یکی خیال سے
مقابلہ کیا اور بی مراحمت کسے شخص کے فنون سب طرح سے عمل مین لائے
اشتہارات دونوطرف سے تمام ملک مین جاری ہوگئی اور علی العموم
دوگروہ رعایا کے بن گئے انمین سے ایک فرقہ باسم کیولیرز یعنے فوج جرار کے
اور دوسرا رونڈ ہیڈز یعنی جماعہ سرکش کے موسوم تہا — بادشاہ کے
پاس سوای لوگون تربیت یافتہ اس ملک کے جنہین سرجان ڈگبای صاحب شرف
نے جمع کیا تہا تین سو پیادہ بہی نہ تہے سوای اسکی
جسکی اب بڑی تقویت تہی آہڈ سو سے زیادہ نہ تہے اور سامان جنگ بہی
اتنا پاس درست نہ تہا — ہرچند جلد اسکے کمک کو لوگ سب طرف سے آگئے لیکن
اسنے یہہ دیکہا کہ وہ ابہی دشمنون سے قابل مقابلہ کے نہین ہی دُرلی کو آہستہ آہستہ
کوچ کرتا اور دانفی سمت شروزبری کو واسطے مدد کرنے ان لوگون کے جنہین
اسکے دوستون نے اس نواح مین جمع کیا تہا مناسب جانا
صاحبان پارلمنٹ بہی اس اثنا مین لڑای کے تیاریسی غافل نرہی — میگزین

میگزین انکابل مین تھا اور سرجان ہوتم صاحب سرکار کے طرف سے حاکم اس مقام کے مقرر ہوئے تھے - صاحبان پارلمنٹ نے اب ظاہر تمام ان فوجون کو جنکو جابجا انہون نے اس بہانہ سے کہ وہ آئرلینڈ کے کمک کے لیئے بھیجدین گے جمع کیا تھا اپنے غرض کے واسطے اپنا نوکر کرلیا اور ارل اسیکس میر فوج مقرر ہوا یہہ ایک مرد بہادر تھا اور کم کرنے اختیار بادشاہی کو بہ نسبت بالکل برباد کرنے کے زیادہ چاہتا تھا اور لندن مین چار ہزار آدمی ایکدن نوکر ہوئے

اول اپریل مین دونو فوجون کا مقابلہ ہوا اور ملک ایسس کی حونزیری سے آلودہ ہوا یہہ ایک بڑا حادثہ تھا جسمین زیادہ تیس ہزار آدمیون سے جنکا مثل بہادرے مین بیچ دنیا کے نہ تھا بجای لڑنے کے غیرون سے ایسمین لڑنے لگے اور نہایت دوست اور شفیق اور بھائے بند طرفون مقابل مین شریک ہوئے اور اخیار کر برادریے اور دوستی کا لیحاظ باسدارے اپنے اپنے گروہ کے کیا - کئی گھنٹی لڑائی رہی اور اخیر کو دونو طرف کے بہادر تھک گئے اور طرفین کا نقصان برابر ہوا - پانچ ہزار آدمے میدان جنگ مین کام آئے

(سنہ ۱۶۴۳ عیسوی) ذکر کرنا سفر بادشاہ کا فوج جمع کرنے کے واسطے

دیہاتوارسے پہنچنا یارک مین لڑائی کرنا انگریزون کو ایک نیا شغل ہوگیا اور اس جزیرہ مین تخمیناً ایک سو برس سے جنگ نہوئی تھی - بادشاہ کی بی بی واسطے مدد کرنے فوج شاہی کے آئی وہ سپاہ اور اور اسباب جنگ ہولینڈ سے لائی اور جلد اور سامان بہم کرنے کے لیئے روانہ ہوگئے

لیکن صاحبان پارلمنٹ جو حال سے اپنے حکومت اور زور کے خوب واقف تھے نہ ڈرے اور اپنے کام مین سرگرم رہے وہ لوگ عوض اپنے نقصان

کا چاہتی تھے اور جیسی انہون نے میدان جنگ مین شکست پائے اور مغلوب ہوئے
اسنے بے طاقتی اور زور اپنا انہون نے دربار مین ظاہر کیا — جن حاکمون نے
اپنے قلعے بادشاہ کو تفویض کر دیئے ان پر تقصیر مدخواہی کا لگایا گیا
بھیجنا پیغام صلح کا بعد کسے فتح کے بادشاہ کے حقمین کچھہ فایدہ مند
نہوا بلکہ اسکی طبیعت اس سے غرور و دشمنی زیادہ ہوئی — اگرچہ اہلیت بادشاہ
کے بسبب درخواست کرنے صلح کے اپنے رعیت سے ظاہر ہوئے لیکن صرف کرنا
زمانہ دراز کا بیچ معاملات کے جسمین سے ایک اوکسفورڈ مین ہوا شان اس
جیسی شخص کیسی جسکی طبیعت جنگ کے طرف بہت میل رکھتے تھے بعید تھا — اپنے
وہ وقت جسمین اسے لازم تھا کہ وہ راسطی لڑائی کے سرگرم ہوتا بیچ مکرر
اور پیغام صلح کے کہو یا اسکے اول دورہ لڑائی مین
صورت کامیابی ظاہر ہوئے — پی در پی فتوح نصیب اولیا دولت شاہی ہونے
لگے اور باشندگان کوران وال نے صلح بادشاہ سے کرنے اور اطاعت اسکے
اختیار کے فوج شاہی نے لشکر مخالف کو ایک شکست بیچ سٹرٹن ہل کے واقعہ کوران
وال اور دوسرے بیچ رونڈ دے ڈون جو ڈبوایز لیس سے بفاصلہ ایک کوس کے
واقع ہے اور تیسرے بیچ چال گریو فیلڈ کے دی — برسٹل کو لشکر بادشاہی نے
گھیر لیا اور اپنی قبضہ مین لائے اور گلوسٹر کو بھی گھیر لیا بیچ جنگ نیو بری کی
فتح نصیب ملازمان بادشاہ کے ہوئی اور اضلاع شمال مین ایک لشکر سے جو
زیر حکم مارکوس نیوکیسل کے تھا امید طفر یابی کے تھی
اول دورہ جنگ مین دو بڑی بہادر امیر کبیر یعنی جان ہمپڈن صاحب اور
لوشسر کرے لارڈ فولکلنڈ کا جانبیلن سے ماری گئی گویا کہ ارادہ

ارادہ پروردگار یون ہوا کہ انہین اپنے فضل وکرم سے دیکھنے ان مصایب
اور قتال سے جو بعد از ان وقوع مین آنے تھے محفوظ رکھے - امیر اول اس لڑائی
مین جو شاہزادہ روبرٹ سی ہوی نہی مارا گیا اور دوسرا جنگ نوبرے مین جو
بہوڑی دنون واقع ہوئی ہیمپڈن صاحب جنکا ذکر ہو چکا ہے کہ اسنی
دینی زر محصول جہاز سے انکار کیا تہا بسبب وفادارے کے اپنے دشمنون
کا بہی مورد افرین ہوا - اسمین یہہ اوصاف اور تہے کہ وہ گفتگو مین درشت نہ
تہا اور اسکی کلام مین وقت مباحثہ کے مضبوطی اور دانائی اور خوش بیانی
پائی جاتی تہی اور بیچ مشورہ کے ذہن رساتہا اور مغز سخن کو پہنچتا تہا مرنا فوکلینڈ
صاحب کا جو بڑا دانا تہا موجب کمال قلق وغم کہا جو اصول نیک کہ ہیمپڈن صاحب
کے ذات مین تہے اسمین یہہ تہے اور علاوہ اسکے اسکے اطوار بہی خوب تہے اسوقت
اسنے یہہ دیکھکر کہ بادشاہ دعوی بیجا کرتا ہے بیخوف اسکی دعوون کو مٹا دیا لیکن
جب اسنی یہہ دریافت کیا کہ صاحبان پارلمنٹ کو بدلی دانا مذہب ورسم
اس ملک کا منظور ہے تب اسنے رفاقت اسکی چہوڑدی اور دوست دلی بادشاہ
کا ہوگیا شروع لڑائی سے اسکے اسکی چہرے کی رونق جاتی رہی وہ غمناک
وآزردہ درد ہوگیا اور کچہہ ہوش اسے اپنے تن بدن کا نرہا اور آرزو موت کی
کرنے لگا وہ سوچ سوچ کر ٹہنڈی ٹہنڈے سانس لیکر لفظ صلح صلح اکثر زبان
پر لاتا اسنے صبح کے وقت جسدن کہ جنگ واقع ہوئی کہا کہ مجھے اب زیادہ دنیا
مین رہنا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور مین شامی پہلے تمہے رخصت ہو جاؤنگا —
قضارا اسکی پیٹ مین ایک گولی بندوق کے لگے اور دوسرے دن مردون
کے ڈہیر مین اسکی نعش کو پایا - تصانیف وخوش بیانی ومنصفی اور شجاعت اسکے

ہر ایک یہہ چاہتے تہے کہ موت اسکے اچھی طرح سے ہوتی چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا
بادشاہ نے واسطے تیارے جنگ دوبارہ اور
دفع کرنے ارادون صاحبان پارلمنٹ کے بیچ اوکسفرڈ کے دوسرے پارلمنٹ جمع
کیے اور اسے وقت مین اول مرتبہ وہ پارلمنٹ نے بیچ انگلستان کے اجلاس کیا تہا
دربار امرا بادشاہ بخوبی معمور تہا اسکی دربار وکلا رعایا مین قریب ایک سو
چالیس ادمیون کے جمع تہے اور یہہ گروہ بہ نسبت دربار وکلا، مخالفین کے
زیادہ نصف سے نہ تہے - اس بے اصل محکمہ پارلمنٹ نے اسے کچہہ سامان
بہم پہنچا دیا جسکی بعد محکمہ مذکور موقوف ہوگیا اور پہر کبہی جمع نہوا
ایدہر صاحبان پارلمنٹ بہے اس عرصہ مین غافل نہ رہی اور بہت سے
کوشش موافق بادشاہ کے عمل مین لائے - انہون نے یہہ قانون جاری کیا کہ تمام
لندن والے اور اسکی نواح کے لوگ ہفتہ مین ایک دن خوراک کا روپیہ واسطے
ارام عوام کے دیا کرین
یہہ بات بہت
بڑے زور کا ہوئی کہ سکوٹ لینڈ والی انہین اپنا شریک حال جان کر ساتہہ
ایک گروہ دلاورون کے ان کے مدد کو گئے انہون نے ایک لشکر جو ۱۴ ہزار ادمیون
کا زیر حکم اولیور کرامویل کے سمت مشرق مین جمع کیا اور دس ہزار آدمی اسیکس
صاحب کے ساتہہ رہتے اور اسے قدر سپاہی سر ولیم والر کے ساتہہ کردیے - برابر
اس فوج کے بادشاہ کوئے ایسا لشکر میدان مین لڑائی کے نہ لایا اس بار بارود
گولہ وغلہ اور روپے افراط سے تہا
لشکر طرفین جو
بالکل وقت سرما مین بہی لڑنے سے باز نہ آئے تہے موسم بہار مین از سر نو
آمادہ جنگ ہوئی اور بی حصول غلبہ کسی جانب کے سلطنت دیران ہوگئے

ہوگئے۔ (سنہ ۱۶۴۴ عیسوی) اہل ہر ایک برگنہ کے اسطرف شامل ہوئے جسطرف انہوں نے جانا کہ وہ حق پر ہیں یا جدھر انہوں نے اپنا نفع یا نقصان دریافت کیا مگر بعضے اشخاص بالکل کسیکی طرف شریک نہوئے۔ بہت سے لوگوں کے طرف سے فرزخواست صلح کے کئی بار گئے اور نام دانا اور نیک آدمی بدل اسکے آرزومند تھے تعجب ناچار اعجب خاصتہ قابل ذکر کے ہے کہ عورتیں لندن کے قریب دو یا تین ہزار کے جمع ہوکر دربار و کلا رعوام کو گئیں اور واسطے صلح کے بہت منت اور عاجزی کے اور کہا کہ اُن مفسدوں کو جو صلح سے ناخوش ہیں حوالہ ہمارے کردو کہ ہم اونہیں سزا دیں محافظین کو بہتیری دشواری سے دفع کرنے اس سرکشی کے معلوم ہوئی اور دو یا تین عورتیں اس ہنگامہ کے ماری گئیں لڑائی مارسٹن مور کے آغاز دربادشاہ کی تھی۔ فوج اہل سکوٹ لینڈ اور صاحبان پارلمنٹ نے جمع ہوکر یورک کو گھیر لیا اور شاہزادہ روبرٹ اور مارکوس نیوکیسل واسطے کمک گھیرے ہوئے کے گئے۔ پچاس ہزار آدمی دونو لشکروں کے مارسٹن مور میں آئے اور ایک مدت تک غلبہ ظاہر کسیکو نہوا روبرٹ سردار فوج دائن شاہی نے سپاہیان تربیت یافتہ اور قواعد آموختہ الیورکرومویل سے جیکے شہرت اسوقت ہونے شروع ہوئی تھی مقابلہ کیا۔ کرومویل ظفریاب ہوا اور اسنے اپنے دشمنوں کو میدان جنگ سے بھگا دیا اور انکا تعاقب کیا اور پھر ایک دوسرے لڑائی کے مشغول ہوا اور فتح پائے تمام توپ خانہ شاہزادہ کا لٹ گیا اور لوگوں بادشاہی سے بہر تدارک کسی کا نہو سکا

اب تحقیقات مقدمہ ولیم لاڈ پادرے کنٹربری کے جو پیچھے شروع ہوا تھا لڑائی کا تو ذکر کو بھیجا گیا تھا ہوئی اور فتوی کے حکم سے مارا گیا۔ یہ ایک

بڑی بات غم و قلق کے ہی کہ طرفین سے اسوقت مصیبت مین نیک بخت اور اچھے لوگ دکھہ درد مصیبت سہتے رہی بعد مرنے لاڈ کے

تمام رسوم کلیسا کے بدل گئین — جس دن وہ مرا اوسی دن سے سرکار کے حکم سے طریقہ مخصوص عبادت کے جاتے رہی اور اس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ سبب اسکے یہہ امر وقوع مین نہ آنا تہا — تمام رسوم کلیسا سے انگلستان کے موافق طریقہ پیوریٹین کے درست ہوگئین اور لندن و ادنبرا اور سکوٹ لینڈ والی اس تبدیل خاطر خواہ سے بہت سکر گذار ہوئے

(سنہ ۱۶۴۵ عیسوی) ایک جنگ عظیم جسمین حال قسمت کا چارلس کے بخوبی معلوم ہوگیا بیچ نیسی گانو نوز تہیٹن شائر کے واقع ہوئے — سردار یہ کے فوج شاہی کا لارڈ اسلی تہا اور دائین تابع شاہزادہ روبرٹ کے اور بائین سر مارمیڈیوک لینگڈیل کے تہے اور بادشاہ نے خود اپنے ساتہہ فوج خاص کو رکہا جانب مقابل مین فوج درمیان کے فیرفیکس اور سکیپ ین کے اختیار مین تہے اور دائین پر کرومویل اور بائین پر آرٹن داما واسکا حاکم رہی — شاہزادہ روبرٹ نے موافق اپنے عادت کے ساتہہ بڑی تندی کی اوپر بائین فوج کے تاخت کے اور فتح یاب ہوا اور صفوف مخالف کے توڑ گئین اور تعاقب انکا گاؤن مرقوم الصدر تک کیا لیکن اسنے قبضہ کرنے مین توپخانہ غنیم کے وقت ہات سے کہو دیا ایدہر کرومویل نے اسے وقت فتح پائی اور بعد مقابلہ سخت کے درمیان سوارون دشمن کے کہس گیا — جب یہان یہہ حال ہو رہا تہا سپاہ پیدل دونو طرف کے بدل و جان بیچ جنگ کے [illegible] فرفیکس اور سکیپ ین کے بہاگنے لگین

لیکن اسوقت نازک مین کرومویل اپنے افواج نصرت آیات لیکر پہرا اور بازو پر پیادون شاہی کے حملہ سخت کیا اور شکست فاحش دی

اسوقت شاہزادہ رو برٹ بادشاہ اور فوج خاص سے جو کر وہ چنیدہ آدمیون کا رہ گیا تہا شامل ہوا لیکن دوسرا لشکر اسکا گو کہ ظفر یاب تہا حملہ کر سکا — بادشاہ یہہ دیکہہ کر کہ بالکل اسکی شکست ہو گئی میدان کارزار سے بہاگ گیا اور مخالف تمام اسکے توپون اور اسباب پر متصرف ہوئی اور قریب پچاس ہزار آدمیون کے بندے مین پکڑے

بیچ لڑائی نیوبی کے رسٹل و برج واٹر و بیٹرو شربورن اور باقہ جو قلاع مستحکمہ اس ملک مین تہے قبضہ صاحبان پارلمنٹ مین آگئے — انگریز گہر گئی اور جب تمام فوج شاہی پر اگندہ ہو گئی فیرفیکس نے اس مقام کے لوگون کو تنگ کیا اور وہ جای اسکی قبضہ مین آگئی بادشاہ اس وقت ہر طرف سے گہر کر اور تنگ ہو کر اوکسفرڈ مین جو بیچ مصیبت کے اسکا مقام پناہ رہا بہر گیا اور یہان سے اسنے ارادہ کیا کہ نئی شرطین صلح کے واسطے ان اختیار کرے جنہون نے اسکا اتفاق کیا تہا اور رخصت بہی لکہی

اس عرصہ مین فیرفیکس ساتہہ فوج قاہرہ و نصرت ایات کے پہنچا اور تدبیرین مناسب اوکسفرڈ کی گہیرنے کے لئے جسپر قابض ہونا دل تہا کرنے لگا — جانتا تہا کہ یہہ بات کہ وہ مقید ہو اور اسکے رعایا بی ادب اسکو شہر کرتی ہوئے لیجاوے نہایت ناگوار تہی اور اسکو یہہ بڑا اندیشہ تہا کہ سپاہ آزردہ ایا کیا بی رحمی اور ظلم اسپر کرینگی — اس حالت اضطرار مین اسنے ایک تدبیر سوچی جو اور مقام پر نادانی اور غفلت تہی وہ فوج [illegible] مین جنہون نے اسوقت تک اسطرح کے دشمنے سخت ظاہر نہی چلائی لیکن

اسی بیچ بات چلد ظاہر ہو گئی کہ [illegible] اسکی سرکشی شاہانہ عمل مین نہ لائے اور اسے
قید کیا صاحبان پارلمنٹ انگلستان نے بادشاہ کے قید
ہونی کی خبر پاکر اہل سکاٹلینڈ نے صلح کی درخواست کی اور کہا کہ وہ اپنے قیدکو
ہماری سپرد کردین گے اسی معاملہ کے جاری ہو گئی انہون نے کہا کہ ہم بادشاہ کو
عوض چالیس لاکھ روپے کے حوالہ اسکے دشمنون کے کردین گے انہون نے منظور
کرلیا ایسا فعل بد قابل عفو کے ہے لیکن سزا اور طرف دار میکے نہین ہی وہ تو
مال دولت لوٹ کر بڑائی حاصل کرنے پھری
آپس کی لڑائی اب تمام ہوئی بادشاہ نے رفقا کو اپنے بار اطاعت سے سبکدوش
کیا اور صاحبان پارلمنٹ کوئی ایسا دشمن نہین رہا جو انہین خوف ہو سوا اس افواج
کے سبب جبکی انگلستان اور بڑھتی زیادہ ہوتی لیکن جنکا اندیشہ کہ بادشاہ
کے طرف سے انہین کم ہوا اتنا ہی نفاق اصحاب پارلمنٹ مین ہوا اور صاحبان
محکمہ مذکور کے گئے گروہ ظاہر ہو گئی قوم پریسبی ٹیرین
نے جو اس محکمہ مین بہت تھے مقرر کرنا بادریون کا چاہا لیکن اکثر لوگون نے اہل
سپاہ مین سے جو اسطرح کا اعتقاد نہ رکھتے تھے اور انڈیپنڈنس کہلاتے تھے کہا کہ ہر ایک
شخص اپنے معتقدین کو تعلیم اور نصیحت کر سکتا ہے سردار اس گروہ کا کرومویل
تھا اسنے پوشیدہ اپنے بعد اردان کے افعال کے مدد کے
ارادہ کرکے [illegible] کارروائی [illegible] نہایت مشہور ہوئی اپنی بیٹا ایک شخص
عالی خاندان [illegible] کا تھا لیکن چون کہ وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

اٹھائیسوان باب

رعایا کا جو مدت تک بہت پسند ہوا اسکے تقریب اچھی نہ تھی اور بدصورت اور بدہیبت تھا
اسنی کوشش و محنت ہر روز کرکے یہہ عیوب اپنے
ین سے نکالڈالے اور بسبب اپنی بڑی شجاعت اور بکارے اور گمان اس بات
سکے کہ مین خود بہادر ہون [illegible] لفٹنٹ جنرل یعنی نائب جنرل فرنکس
صاحب کا ہوا لیکن حقیقت مین یہہ شخص اختیار کل تمام فوج کا رکھتا
[illegible] تین گروہ رعایا سے فرق کرینگے اور اس بات کے شکایت
کی سبب ہماری امن عام حاصل ہوا اور ہم ہی حقوق اہل انگلند سے خارج کئے گئے
اس اہمیت سے بیچ مقابلہ پارلمنٹ و میجسٹی منسٹر کے پارلمنٹ سرداران سپاہ کے
جسمین افسر پلٹن ہر ایک رجمنٹ کے شریک تھے مقرر ہوئی
کچہری سے امرا اور اعیان کلان کی معزول ہوئی اور گروہ سپاہیون کا جو ہر ایک کمپنی سے
دو دو پسند ہوکے کچہری کا کلان جو ام سے نامزد کیا گیا اور لقب انکا اجی ٹیٹر
یعنی سمجھانیوالا ہوا کرد ہم ویل بھی اس گروہ مین شریک ہوا اور اسی سبب سے
بہانی اسیواسطی بہکانے فوج کے سپاہ سے نا بہتہ لگ گئی
اس عرصہ مین بادشاہ بدنصیب بیچ قلعہ ہوم لبی کے مقید تھا اور ہونا اسکا
موجب زیادہ تقویت کا اس جانب کا تھا جسمین وہ ہوتا پس کرومویل نے جو
پوشیدہ سب امور فوج کا انصرام کرتا تھا اور بظاہر شکایت انکی ظلم کے زبان پر
[illegible]

اور اسے اختیار کل فوج کا حاصل ہوا

(سنہ ۱۶۴۷ عیسوی) اسی ہر اسوقت کچہری کے وکلا اور عایا کے کئے گروہ الگ الگ مخالف ایکدوسری کے موافق رسم قدیم کے ہوگئے اور بڑی گروہ بسر دار سے دو سپیکر یعنی جواب و سوال کرنیوالے کچہری مذکور کے بیچ مدد دینے فوج کے سرگرم ہوئے — ایسی بلوہ عام سی لوگون کے نا اتفاقی کے سوا اور کوئی بات متصور نہیں ہوسکتی ہے دو سپیکر اور باسٹ وکیل پوشیدہ اس کچہری سے بیچ پناہ فوج کے جو ہونسلو ہیت مین مقام رکھتے تھے چلی گئی اہل فوج نے ساتھہ مبارکبادی اور خوشی کے انکا استقبال کیا اور انکی وفاداری کی تعریف کی اور تمام فوج ساٹھہ ہزار آدمیون نے حرکت اپنے جاسے اگی کے طرف لی کہ وہ دو اہ مراتب ان لوگونکو جو انکی پناہ مین آئی تھی دلوادین اب باقی رہا ہوئی اتحاد محکمہ کے مستعد اس بات پر ہوئی کہ وہ دست اندازے فوج لوردلین — انہون نے نئے سپیکر پسند کئے اور حکم دیا کہ فوج بھرتی لیجاوی اور شہر والی چہاؤنی کے حفاظت کرین اور تمام اس شہر نے جا کہ ہر دانکی تمام مقابلہ مخالفین کا کرین — وہ اپنی اس ارادہ پر جب تک کہ دشمن کچھہ فاصلہ پر پڑا تھا قایم رہی کیونکہ بروقت پہنچنے فوج قزاقدم ہوا کے سر پنے فرمان بردار اختیار اور دروازے شہر کے واسطے جنرا کے کھول گئے اور وہ [illegible] اور وکلای پارلمنٹ کے انکی مکانون مین بے گھبرائے چلا گیا یارہ وکلا مقدمین محکمہ مذکور متہم ہوکر وہ باعث اس جنگ کے تھے نکالی لئی اور اکثر نے انمین سے راہ فرانس کے لی میر وشریف اور تین ایلڈرمین ٹور کو بھیجے گئے اور بہت سے شہر والی اور اور ان فوج قید ہوئے اور چہاؤنی متصل شہر کو برابر

برابر زمین کے کر دیا۔ جنرل فیرفیکس حاکم ٹور کا مقرر ہوا اور وکلای پارلمنٹ
واسطی نہ صلح مین لانی انکی احکام کے بدل شکر گذار ہوی،
صرف اسوقت ایک بات رہگئی تھے کہ مقدمہ بادشاہ کا فیصل ہوجاوے فوج نے
اسکو قید کر کر ہیٹفین کورٹ کو بھیجا اور یہان سے وہ بھاگ گیا لیکن پھر وہ
بیچ جزیرہ وائیٹ کی گرفتار ہوکر قلعہ کیرسبروک مین قید ہوا
جب کہ بادشاہ اسطرح سے ناچار تھا پارلمنٹ جسکو اہل فوج نے سرنو درست
کیا تھا روز بروز زیادہ کم زور اور فساد کرنیوالی ہونے لگے۔ وہ پھر معاملہ کرنے
سے ساتھ وکلا پارلمنٹ کے درباب مصالحت سلطنت کے باز نہ پارلمنٹ
کو سوای اسکے کوئی طریقہ نسوجھا کہ وہ بادشاہ کے طرف رجوع کرین واسطی
رفع کرنے اختیار فوجکی اور کتنی ہی پیغام صلح کے درمیان بادشاہ مقید اور وکلا
رعایا کے ہوئی لیکن اسوقت موقع اسبات کا نہ تھا اختیار
انکا بالکل جاتا رہا کیونکہ فوج کشور اپنے مخالفین کو تباہ کر کر ساتھ فتح وخوشی
کی پھر آئی تھے اور ان لوگون نے اپنے طاقت وزور سے واقف ہوکر ساتھ
ارادہ قہر آلود کے بادشاہ سے بولنا چاہا۔ وہ اسی وقت ونڈسر کو بھیجے
اور ایک افسر کو جہان بادشاہ چند روز سے قید تھا روانہ کیا کہ وہ جاکر اسے
اپنے قابو مین کرے اور بعد ازان وہ اسے قلعہ ہرسٹ مین جو ہیمپشایر مین مقابل
جزیرہ وائیٹ کے واقع ہے گئے اگرچہ بات کو کچھ نے
وکلا رعایا کے کچھ ناتیز نہ تھے لیکن پھر بھی وہ درپیش آئے اور روبرد تمام فوج
کے بادشاہ سے صلح کے درخواست کے۔ دو سو دن کرنیل پرائیڈ نے زور سے
مکان کچہری وکلا رعایا کو گھیر لیا اور اکتالیس صاحبان محکمہ مذکور کو جو وقت پر بیٹھے تھے

تھے رستے مین پکڑا اور بیچ ایک مکان مشہور دورخ کے جو بیت نشیب مین اور متعلق
مقام مذکور سے تہا بھیجے گئے سوا اسکی انکی ایکسو ساٹ سے
زیادہ صاحبان محکمہ مرقوم الصدر کے نکالی گئے اور سوای ساٹ آدمیون کے
جو عفو مین بہری ہوئی اور آزادی پر جان دینے تھے کسیکو پارلمنٹ مین شریک ہونے
کے اجازت نہ ملی — اکثر لوگ اس حق تلفی پارلمنٹ کو نسبت پرائیڈ برج کے
کرتے تھے اور باقی صاحبان اس محکمہ کے موسوم برمپ تھے — انہون نے
تسلم سے کہا کہ معاملات بہ چند روز پیشتر اس محکمہ مین ہوئی سب ناحق تھے اور جو
کچھہ کہ اسکے سردار سپاہ نے کیا وہ درست و واجب تہا
ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ وہ کاغذ جسمین کہ بیان قصور بادشاہ کا مندرج ہو تیار
کرین اور لوگون اس محکمہ کے سے با اتفاق ظاہر کیا کہ بادشاہ کا جمع کرنا فوج کا
پارلمنٹ کے جرم بدخواہی — ایک بڑی عدالت ایسی اسطی مقرر ہوئی کہ وہ جرم بدخواہی مرضی کا بادشاہ کی تحقیقات کرین
کرنیل ہیریسن جسکا باپ قصاب تہا مامور ہوا کہ بادشاہ کو قلعہ ہرسٹ
سے ونڈسر کو اور وہان سے لندن کو لیجاوی — اسکی رعایا تمکین اب
اپنے بادشاہ کے دیکھنے کے واسطے نکلی اور اسکی صورت و بدن کو بہت
دبلا دیکھہ کر بحال افسوس کیا — اسکی ڈاڑھی بڑہ گئی تہی اور بال اسکے صدمہ
غم سے نہ عمر کے مقتضای سے سفید ہونی لگے تھے اور لباس پر اسکے اطلاع
و مصیبت ظاہر تھے یہہ حال اسکا ایسا تہا کہ اسکے دشمن سے
دیکہہ کر رونی اور شفقت کرتے — ملازم قدیمی اسکا سر فلپ
واردک اگرچہ بہ مخالفون سے نہ بچا سکا لیکن رفاقت سے اسکی باز نہ آیا
تمام ظاہر طنعہ بادشاہی کے اب موقوف کر دیگئے اللہ

اور اسکے نئے مصاحبون کو حکم ہوا کہ وہ کچھہ اسکے اداب کا لحاظ نکرین
۔ جب بادشاہ ونڈسور کو جانے لگے تب ڈیوک ہلٹن جو اسکے ساتھہ قید تہا
رخصت ہونی کی لئے آیا اور اسکے قدمون پر گرا اور ڈارہ مار کر رویا اور
یہہ الفاظ کہی کہ ای میرے پیارے خداوند نعمت شاہ عکلین نے اسکا ہاتھہ
قدمون سے اوٹہا لیا اور اسی گلی سے خوب لگایا اور کہا یہہ بات کہی فی الحقیقت
مین تیرا ولی نعمت عزیز ہون ۔ الغرض یہہ تکلیفین اسپر بہت سخت تہین اور
اسکے گمان مین یہہ بات تہی کہ دشمن اسکے حسب سرشتہ کی روبکاری اسکی کرینگی لیکن
اس امر کا اسے دمبدم اندیشہ تہا کہ کوئی بجھی بوشیدہ نہ مار ڈالے
جنوری سنہ ۱۰۸۸ء سے بیسوین ماہ مذکور تک تیاری اس روبکاری عجب کے ہوا کی
۔ وکلا و رعایا نے ایک سو تین منصف اس محکمہ کے لئے مقرر کئے لیکن وقت
روبکاری سنہ ۱۰۸۸ء سے بیسوین نے اجلاس کیا اور باقی نہ آئی ۔ اکثر ارباب اس محکمہ کے
فوج کے بڑے افسر تہے اور انمین سے بہت سے لوگ قوم کے اشراف تہے اور کچھہ
اونمین سے ارباب کچہری وکلا و رعایا کے اور چند ساکنین لندن کے اسمین سنٹرنک
تہے ۔ برمنڈشا صاحب وکیل مخاطب بخطاب پریسیڈنٹ یعنے صدر مجلس ہوئی کوک
صاحب کو اہل انگلستان کے طرف سے وکیل مقرر کیا ڈورس لاس صاحب سلیسٹل
صاحب والک صاحب ساہنہ لف اسٹنٹ یعنی معاون کے ممتاز ہوئی ۔ اہل
اس محکمہ نے بیچ ویسٹمنسٹر ہال کے اجلاس کیا
جمعہ قطبین بادشاہ کو ونڈسر سے سینٹ جیمس مین لے گئے اور دوسرے دن اسے
آگے محکمہ اعلے کے واسطے روبکار کی لائے ۔ جب سامنے اہل دربار کے ایا ایک
[illegible] کاغذ اسمین لکہا تہا کہ [illegible] عدالت کے [illegible] لاکر

ہٹلایا — باوجودیکہ وہ ایک مدت تک قید رہا اور اب مجرموں کے صورت مین
آیا پھر بھی اسنی توقیر و بزرگی کو اپنے ظاہر کیا اسنے طرف حاکمین عدالت
کے ساتھہ چشم نخوت تیز کے نظر کے اور رسم اظہار لینے ٹوپی کے جو طریق تعظیم و
احلاق کا طبقہ انگریزون مین مروج جانتے ہے عمل مین لائی اور وہ بیٹھہ گیا
وکیل انگلستان نے اسیکے خلاف مضمون کو پڑہنا شروع کیا اسمین یہ مندرج تھا
کہ آغاز جنگ سے وہی باعث تو تمہارے ہلاکت سیکڑون مخلوق کا ہوا ہے سیکر
اسنے زہر خند کیا — بعد تمام ہونے کاغذ مذکور کے بریڈ شا نے بادشاہ سے کہا کہ
اہل محکمہ متوقع تمہارے جواب کے ہین (سنہ ۱۶۴۸ عیسوی) بادشاہ نے
ساتھہ سطوت سلطانی کی مخالفین اپنے کو جواب دیا کہ مین خیال مین اس عدالت کو
نہین لایا ہون — اسنے ارشاد کیا کہ مین نے ہر چند دونون محکمون پارلمنٹ سے
طریقہ دوستی کا اختیار کیا اور سب شرطین صلح کی ظہور مین آئین لیکن انہون نے
برخلاف میرے توقع کے سلوک کیا — اسنے فرمایا کہ مجھی کوئی شخص امیرون
سے دوبارون سے جنکا ہونا اس مقدمہ مین واجب نہین نظر نہین آتا
اسنے کہا کہ مین بادشاہ ہون اور وضع تمام قوانین کے میرے ذات سے متعلق ہے
پس جو قوانین کہ موضع میری حضوری مین نہون اور خالی دستخط خاص سے
ہون قابل اسکے نہین کہ اجرا انکا مجھہ پر ہو اور مجھہ سے یہہ نہو سکیگا کہ مین
رعایا کو اپنی جو میرے سایہ حمایت مین تھی بیچ پنجہ اختیار ظالمون اور غاصبون کے
پہنچا کر تباہ کردون اور مین جواب دہی کرنیکو بیچ عدالت خواص کے موجود ہون لیکن
تمہاری سامنی مین کسطرح کا عذر یا حجت اپنی بیگناہی کے ظاہر نہ کرونگا کیونکہ شاید تو مجھے
تباہ کرنیوالا یہ حامی قانون کا تصور کرین

کرین بر بنا ثبوت اثبات قدرت محکمہ مذکور کے یہ بحث ہوئی کہ حکم نشنا
رعایا کی طرف سے رکھتی ہیں جو مبنی جمیع حقوق کے ہیں ۔ اسنے شاہ ایرلینڈ تک
کیا کہ وہ حکومت اس محکمہ کو انکار نکرے کیونکہ رعایا اہل انگلستان نے اسی واسطے
بازپرس احوال کے مقرر کیا تھا اور اسنے جوابون میں بادشاہ کے مراحت
کی اور اسکو دھمکایا بادشاہ اس تحریر
تین مرتبہ عدالت میں طلب ہوا اور اسنے ہر مرتبہ حکومت مذکور کی اتھارٹی سے
چوتھی بار وہ آگی اس محاسبے کے جو مقرر کیا تھا کہ کیونکر وہ اپنا کام کرتا ہے وہ محکمہ مذکور
کو جانتا تھا کہ چند سپاہی اور رعایا کی راہ میں اوسی امنت اور سلامت کے ہر یہ
الفاظ کہی انصاف انصاف قضا اہل ہیں انکی صحبت پکڑ کر ہر اس
پہ انہوں اسکے مصنفین پر مقدمہ چلانے کی گواہی دینے اور رعایا بیان سنے
یہ بات دریافت کرکے کہ اوسنے فوج مجتمع پارلیمنٹ سے جنگ کرنے اور اسے
اسکے خلاف میں کہا بطور بادشاہ کے
خبردار انکو عدالت سے کچھ خوف نہ آیا بلکہ اسنے علو و استقلال و سادات
کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جب وہ نشست گاہ حکام میں جانی لگا کہ اہل فوج اور اہل شہر پر
بلوہ کرکر متکلم بالفاظ الصاف داخل ہوئی انہوں نے اسکو نہایت سختی کے ساتھ
حرکات گستاخانہ میں سے جو محافظین شاہ کی نسبت کر رہی تھی ایک یہ تھے کہ
خواہوں میں سے ایک نے چہرہ مبارک پر ہوکہ دیا ۔ اسنے اس گستاخی سے اپنے
صبر کیا وہ بولا ای مرد کو تم وہ ہو کہ لیے افسران کے چہرہ پر تھوکنے کے لیے اوہی طور پر تیار
ہوگئے حاضرین میں سے انہوں نے جو رقیق القلب تھے ہم دلی اپنی ظاہر کی اور نالہ
کے ظاہر کیا ۔ ایک سپاہی جو انہوں اور دل کے نہایت رحم دل تھا بادشاہ کو دعائیں

دینی لگا اور اسکو کسی افسر نے تھام لیا اور اس نمک حلال پہرہ دار کو سامنی بادشاہ کے
مار کر گرا دیا اور سلطان یہہ حرکت دیکھکر خاموش نہ رہ سکا اور کہا کہ اس شخص کو سزا
اسکی تقصیر سے زیادہ ہوئی بادشاہ جب داروگیر عدالت
سے جو صرف ایک نقل سنجیدہ بحکم انصاف کے ہیے فارغ ہوا اسنے صاحبان پارلمنٹ
سے اجازت مانگی کہ اسی اپنی بچون کو دیکھہ آنے دین اور کہ ڈاکٹر جوکسن مہذب لندن
کو واسطے تعلیم کرنے اعمال عبادت کے ہمراہ اسکے کر دیو۔ یہہ دو باتین اسکی نامل
منظور ہوگئین اور اسکے قتل مین تین دن کے مہلت ہوگئی چارلس نے اس زمانہ فرصت کو
بیچ عبادت کرنے اور تسکین دینے عیال مصیبت زدہ آنے سے صرف کیا
غرضہ تحقیقات اس مقدمہ مین سفیران ملک فرانس و ڈچ شفیع بادشاہ کے ہوئے
لیکن شفاعت انکی قبول نہوئی اور اہل سکوٹ لینڈ جنہون نے اول انکار
اسکے حکومت سے کیا تہا اب سختیون سے جو سزا اور اسکے ذات و رتبہ کے نہ تھین منع
کرنے گئے بعد نفاذ حکم قتل اسکے ملکہ اور سلطان ویلز نے صاحبان پارلمنٹ
کو کئی خط دردناک لکھی لیکن کسی بات نے دلین انکی اثر نکیا کہ وہ قتل کرنے اپنے
بادشاہ کے سے باز رہین بادشاہ کو محل سینٹ جیمس مین قید کیا اور ایک کوچہ بہ تہا
محل وائٹ ہال کے واقع تہا مقام اسکے قتل کا تجویز ہوا قتل کے دن وہ
بہت ہی صبح اوتہا اور تہوڑے دیر تک عبادت مین مشغول رہا اور اسکے بعد جنٹلمن
جوکسن نے دعا اسکے مغفرت کے پڑہے اور لوگ اسے پیادہ بارہ
شکارگاہ سے وائٹ ہال کو لے گئے اور تہوڑے دیر اسنے یہان آرام لیا اور
بعد اسکے وہ وہ اپنے مقتل کو سایتہ جوکسن کے جو اسکا رفیق اور نوکر تہا اور
جسے اس بات مین بہت کوشش اور سعی کی کہ وقت آخر تک اسکا آقا ثابت قدم رہے

رہی جلا ایک سیاہ کپڑا قتل گاہ پر پڑا ہوا تھا اور ایک گروہ سپاہیوں کا
زیر حکم کرنیل ٹوملن سن صاحب کے محافظت اسکی کر رہا تھا اور بیچی اسکی گنبد قتل
و تبر اور دو جلاد سونہ پر چرہ پہنی ہوئی کھڑی تھی - ہزار ہا آدمی منتظر و اسطرح
اس حادثہ عظیم کے دور دور کھڑی ہوئی تھے - بادشاہ یہہ تمام سامان قتل کا دیکھہ
کچھہ مضطر ہوا اسنے یہہ سمجھہ کر کہ لوگ جو دور کھڑی ہوئی تھی اسکی کلام کو نہ سکیں گے
مخاطب طرف ان چند اشخاص کے جو گرد اسکی تھے ہوا
اسنے کہا کہ مین جنگ حال سے معذور رہتا اور میرے اسمین کچھہ خطا نہ تھے کیونکہ مین اول
اس امر مین مبتلا نہین کے بلکہ صاحبان پارلمنٹ کیطرف سی ہوئی تھی جنہون نے اسوقت
سی سوای حفاظت اس حکومت کے جو اپنے بزرگون سے مجھے پہنچی تھے
کچھہ اور مقصد نہ تھا اور اگرچہ مین نے رعایا کے اپنے کچھہ خطا نہین کے لیکن یہہ
قتل میرا خدا کی نزدیک حق تھا اسنے بیان کیا کہ مین سزاوار
اس تقریر کے تھا کیون کہ مینی فتوے قتل حق ارل سٹریفرڈ کو منظور کر لیا تھا
- اسنے خطا اپنے تمام دشمنون کے معاف کر دے اور اپنے رعایا کو نصیحت
کے کہ وہ ہر طریقہ اطاعت کو اختیار کرین اور اسکے بیٹے کو اپنا بادشاہ سمجھین
اور اسنے مذہب اپنا پروٹسٹینٹ جیسا کہ پادریان کلیسا انگلستان سکھلاتے
ہین ظاہر کیا - اسکے اُن مرتے ہوئے وقت کے باتون نے دل ان دو چار آدمیون پر جنہون
نے سُنین ایسا اثر کیا کہ کرنیل ٹوملن سن جو کہ بیان اسکا تھا بادشاہ کا طرفدار
ہو گیا جب وہ قتل کے لئے تیار ہوا
تھا کہ بیشپ جوکسن نے پکار کر اس سے یہہ بات کہے کہ ای آقا میرے اب یہان ایک
منزل جو ظاہر صعب و سخت معلوم ہوتی ہی باقی رہ گئی ہے لیکن وہ حقیقت مین بہت

جہنم بھیجے گا وہ بلا تمہیں ایسے مقام اعلیٰ کو پہنچا دیگی گے وہ تمہیں دنیا سے بہشت کو لیجا دیگی اور وہاں تمہیں بکمال وجہ خوشی حاصل ہو گے اور سلطنت آخرت کی ہی گے بادشاہ نے جواب دیا کہ ہاں اب میں بادشاہت ناپیدار دنیا سے سلطنت لے زوال آخرت کی جو جمیع حوادث زمانہ سے محفوظ ہو مسخر کرتا ہوں۔ ہینس نے جواب دیا کہ اب تم سلطنت ابدی عوض میں حکومت چند روز کے حاصل کرتے ہو۔ پارلس نے بیوفا اپنا اقرار اور پادرے سے کہا کہ یاد رکھو مت اسنے گردن اپنے کندھا قص پر دھرے اور ماتھہ سے قتل کا اشارہ کیا ایک جلاد نے اسکا سر کاٹا اور دوسرے نی اسکو اوٹھا کر کہا کہ دیکھہ ای لوگو یہہ سر ایک مفسد نابکار کا ہی ناشتی بہر حال درہ انگیز دیکھہ کر آب دیدہ ہوئے اور آہ وزاری کرنے لگے اور بجز دعا دیگر بات ہر شخص کا جوش میں آیا اور ہر ایک متفکر مقرا اپنے قصور کا ہوا کہ یہہ سب بدخواہی ہمارے کے حق بادشاہ میں باعث سب تعجب ہمارے کے دشمنوں اسکے سے وقوع میں آیا

پارلس انچاس برس کے عمر میں مارا گیا اور چوبیس برس بادشاہت کے۔ وہ میانہ قد تھا اور قوی ہیکل تھا اور اوسکے اعضا کو مناسبت ایک دوسرے سے تو بیٹھے۔ وہ خصوصہ پیشانی تھا لیکن اسکے چہرہ سے آثار غم کے ظاہر تھے اور وجہ معقول اسکے بھی معلوم ہوتی ہی کہ صورت اسکے بسبب تکالیف و مصائب روزمرہ کے جسمیں وہ مبتلا تھا اس طرح کے ہو گئی تھی۔ طالب اخبار خود اسکے سیرت کو دیکھنے احوال اسکے اوضاع سے بنسبت لکھنے کیسے ہونے کے بہت خوشی سے زیادت کریگا

۲۹
انتیسوان باب
ذکر اولے ورکر ومسویل

سلطنت جمہور

سنہ عیسوی سولہ سو اونچاس (۱۶۴۹) کرومویل کے دلمین خفیہ بادشاہ کی موت کا چرچا تھا اور باعث اوسکا ہوا وہ ازادے پیدا ہوئے جو اب تک اوسکے خیال مین بھی نہ تھی — تمنا و آرزو اوسکی اونہی ہی بڑھی جتنا کہ اوسکا رتبہ زیادہ ہوا — اوسنی اپنی ارادے ازادے کو جبکہ اوسی توقع حکومت حاصل کرنیکی ہوئے چھوڑ دیا — وہ فوج ائرلینڈ کا سردار مقرر ہوا اور اوسمقام مین لڑا اور فتحیاب ہوا — اوسنی طرفدارون بادشاہی سی جو ہر حکم ڈیوک اورمند کی اور رہنیوالون ائرلینڈ سے جسکا سردار اونیل تھا لڑا — یہہ لوگ جاہل جنمین انتظام نہ تھا مقابلہ فوج کثیر کرومویل کا جسکا ایسا سپہ سالار تھا اور بسبب کثرت فتح کی دلاور ہوگئی تھی بخوبی کرسکی — وہ عرصہ قلیل مین بیچ تمام ملک کے پھر گیا اور بعد تھوڑی دنونکی تمام شہر اسکے متفق ہوگئی اور ہر وقت اوسکی پہنچنے کے درواوزہ اپنی کھول دئی — اوسنی ان فتوح مین موافق اور لڑائیونکی ایسے حرکات ظالمانہ کین جنسے اوسکی شجاعت کو بدنامی کا داغ لگا — اسنے سات تدبیر جابلانہ کی اہل ہر ایک قلعہ کو جسنے اسکا مقابلہ کیا تہ تیغ کرڈالا اگر وہ باشندے جو اپنی شہرونکی حفاظت مین سعی کر رہی تھی اسکے خوف کرین — درنبارہ اوسانی جب وہ انگلستان مین پہنچا اور اپنی عہدہ پر کچہری وکلا رعایا مین رونق افروز ہوا زبانی میر مجلس کچہری مذکور کی واسطے اوسکی خدمات کی جو وہ حق سلطنت جمہور مین بیچ ائرلینڈ کے بجا لایا تھا شکر گذار ہوئے — بعد اسکے وہ انتخاب کرنی مین کی سپہ سالار سے

جو سکوٹلنڈ مین جاکر لڑی مصروف ہوئی کیونکہ اس ملک کے رہنیوالونے فی بادشاہ متوفی کے
خاندان کے حمایت کے اور چالس صغیر عمر شاہ مرحوم اپنے کو تخت نشین کیا۔ فی آرفیکس نے جب
اس بہم سی جسکو معتقدین رسوم سابق سے حد درجہ کمال تھی انکار کیا تب کرومویل اس مہم پر مقرر
کیا گیا اور مردانہ وار وہ سرکوبی کی ایک فوج سولہ ہزار آدمیونکی راہی سکوٹ لینڈ کا
باشندگان سکوٹ لینڈ جنہون نے بادشاہ مصیبت زدہ اپنی کو بطور قید کی نہ حاکم کے
طرح پر ملایا تھا تیار لڑنیکو ہوئے (۱۶۵۰) ایک لڑائی واقع ہوا اور وہ باوجودیکہ فوج انگریز
سے دوچند تھی بھاگ گئے۔ سکوٹ لینڈ والونکی بہت سے لوگ تعاقب مین مارے گئے اور فوج
کرومویل مین سی صرف چالیس آدمی چکے۔ بیچ اس تکلیف شدید کے چارلس صغیر نے
بیک مشیر جو سزاوار اوس بادشاہ کی جو اپنی جان و مال کو سلطنت کی لیئے ضایع کر گیا
تھا۔ اسے بہہ دیکھکر کہ راہ انگلستان کی کھلی ہوئی تھی فوراً اسفر اس ملک کا جہان اوسکی
توقع تھی کہ طرفدار اسکے جو اس قلمرو مین تھے اسکی مدد کرینگے قصد کیا۔ لیکن وہ امید
اور زیادہ فوج اپنی سی مایوس ہوا۔ بہت سے باشندے سکوٹ لینڈ کی حال اس مہم سی
واقف ہوکر ڈری اور اوسے کنارہ کر گئے۔ انگلنڈ ہی اسکی دشمن یعنی کرومویل کا
تمام لشکر سناک ہوا اور اسکے ساتھ شریک ہونے سے خوف کیا لیکن اوسے جب وہ بیچ دوستون
کے لونچا اور سنا کہ کرومویل بتعجیل تمام سکوٹ لینڈ سے ساتھ جمعیت چالیس ہزار آدمیون
کے اتا ہی بہت غم پیدا ہوا۔ ان خبرونکو آتی دیر نہ ہوئی کہ وہ سپہ سالار فوج داگیا اور
اس شہر کو ہر طرف سے گھیر کر تمام فی مستعد فوج بادشاہی سی لڑا۔ انگلیان تعداد ن
مقتولین سی بہر گئے تھین اور تمام فوج سکوٹ لنڈ کا یہہ حال ہوا کہ کچھ انمین سے
مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اور بادشاہ بھی بعد اظہار بڑی شجاعت کی بھاگ گیا۔ کوئی
حال محبت تر یا تکلیف سخت تر اون مصیبتون سے جو بادشاہ صغیر کو بروقت بھاگنے

اوسکی کی رزم گاہ سی میں آئی تہین خیال میں نہین آتی — اوسپر ہزارون آفتین بہا کیتے وقت لاحق ہوئین اور اکتالیس ۴۱ دن تک وہ چھپا رہا اور بعد اسکے وہ خیرو عافیت سی فیشیمپ ضلع نوٹنگہیم وارد ہوا — چالیس مرد و عورت جمع اوقات مختلفہ کی ہمگانی میں اوسکی مددگار تہی — کرومویل نی خود اوسکا استقبال کیا اور اپنی طرف لندن کی مراجعت کی اور وہان میر مجلس کچہری دکلا و رعایا اور میر لندن اور صاحبان مجسٹریٹ بڑی کروفر سے اوس پاس آئی اور ملازمت سے اسکی مشرف ہوئے اوسنے پہلی اس ارادہ سی کہ وہ اپنی فتح حال = فائدہ حاصل کری یہہ کام کیا کہ باشندگان سکوٹلینڈ کو جو چند روز سے اوسکی دانست مین انجیل کی برخلاف کام کرتے تہی ذلیل اور خوار کیا — اوسنے یہہ حکم نافذ کیا کہ بادشاہت سکوٹ لینڈ کے موقوف ہووے اور وہ دارالخلافہ بطور ملک مفتوح کے سلطنت جمہور لندن سے ملحق ہو جاوی مگر اتنا اختیار اہل اوس ملک کو رہ گیا تہا کہ کچہہ شخص اُس دیار کی پارلمنٹ انگریز مین جاکر شریک ہوتے تہے — صاحبان جج دالجی ہنچ نصف وعدالت کے مقرر ہوے اور رعایا اس ملک کے علما و مذہبی کی بجات پاکر اپنی حالت حال کی بہت ناخوش نہ تہی — اسکاٹ لینڈ سی کرومویل چہوڑ گیا تہا کہ وہ بخوبی انہین ضابطہ کر لیوے اور طریقہ دانائی اور شعور کا عمل مین لاوے کہ تمام رعایا جو ایسے قضایا مین مبتلا تہی کہ جنکا اسپر مکاشف نہ تہا محبت اوسکے کرنی لگی — اسطرح سی لیپ کرومویل کے پارلمنٹ انگریز کا اختیار کل تمام قلمرو برتن پر ہو گیا — تمام رعایا آیرلینڈ کے ایرتن اور لڈلو کی تابع ہوی اور اوسکی حکم سے سر نہ تجاوز نکرتی تہی — تمام شہرون امریکا نی جو طرفداری بادشاہی تہی اطاعت قبول کی — جرسے و گرنسے و جزیرہ مین بسہل مسخر ہو گئے — اف نکی آنکہہ تہہ یہہ اور نہایت غریب ظاہر ہوا کہ ایک گروہ ساٹہہ ماسٹر آدمیون جاہل اور غیر معروف

کا ایسے سلطنت عظیم کو ساتھہ اتفاق اور کامرانی کی حکمرانی ہو۔ صاحبان
پارلمنٹ سوائے ارتیس اڈیمونکی جو حکام مشوری ملکی اور مرجع جمیع مقدماتکی تہی نیز
اختیار فوج بری و بحری کا رکہتی تہی اور دوسرے سلطنتون قرب و جوار فرنگستانپر حکمرانی
کرتی تہی۔ صرف مداخل سلطنت کا ساتھہ کفایت اور واجبی کی ہونی لگا۔
چند اشخاص غیر معروف تباہ کرنے رعایا سے تونگر ہو گئے۔ آمدنی سلطنت اور جاگیرات
صاحبان کے شپ اور ملا ایک لاکھہ تیس ہزار پونڈ ماہوار کا ہے کافی و وافی
سرانجام امور سلطنت کے ہو گیا۔ سنہ ۱۶۵۱ء صاحبان پارلمنٹ اپنی ملک مین خاطر خواہ
عملدار کر کر متوجہ طرف تنبیہ اہل ڈچ کے جنسے قدیمی شکایت تہی ہوے۔ صورت حال یہ ہے
کہ صاحبان پارلمنٹ نی ڈاکٹر ڈورس لاس کو جو منجملہ منصفین شاہ مرحوم سے تہا وکیل
کر کر ہولینڈ کو بہیجا تہا اور وہان اوسکے بادشاہ کے طرفدار جو ہولینڈ مین رہتے
تہا مار ڈالا۔ بعد چند روز کی انہونی مسٹر سینٹ جان کو وکیل اپنا مقرر کر
کر اوس دربار مین بہیجا اور اس شخص دوستون شاہزادہ اورنج نی کلام بدرشتی
گئے۔ یہہ وجوہ کافی تہی جہوڑ انگلستان کو اہل ڈچ سے لڑنے کی لئے ہوگئین۔
صاحبان پارلمنٹ کو شجاعت و چالاکی ملیک صاحب امیر فوج بحری اپنے پر
کمال اعتماد تہا باوجودیکہ اس شخص کو بڑی عمر مین فوج بحر لگا اتفاق ہوا تہا
لیکن وہ بہیج دلاور و چالاکی کی سابقین اپنی پر فوق لیگیا۔ اہل ڈچ نی وین
ٹرومپ صاحب امیر فوج بحر اپنے کو جو بڑا نامور تہا اور جسکی نظیر کوئی شخص بہر
انکی نان نہوا اسکی مقابلہ مین بہیجا۔ کئی لڑائیان اون دونو امیرون مین واقع
ہوئین اور کبہی دفعہ وہ ایک دوسرے پر فتحیاب ہوے۔ جنگہا بحری مین اکثر شکست
فاش سہت لگ ہوتے ہے اور فریقین عرصہ قلیل مین پہر آمادہ پیکار اپنی غالب

سے ہو جاتا ہی — پس کثرت جدال زیادہ تر موجب نام آوری سردار اموصوف
بہ نسبت ظہور غلبہ کے جانب کے ہوئی — اہل ڈچ نی یہہ بات معلوم کر کر کہ سب
نہونی سوداگری اور بالکل موقوف ہو جاتی تجارت مچھلیونکی ہمارا بڑا نقصان
ہو اصلح کی درخواست کی لیکن صاحبان پارلمنٹ نی اسکو جواب سخت کہہ دیا
— غرض ان لوگونکی اس سے یہہ تہی کہ اپنی فوج بحر کو جہان تک ممکن ہو شیار
رکہین کیونکہ انہین یقین تہا کہ جب لشکر انگلستان کا ہیچ جگہ بحر کی مشغول ہوگا تو فوج
برین جرل کرومویل پر جس سے وہ بہت اندیشناک تہی غالب آئیگی — یہہ بات
طلب انکی تدبیر دنسی جلد واقف ہو گیا اور اوسے اول روز سی معلوم تہا کہ وہ میری طاقت
روز افزون سے خوفناک ہین اور چاہتی ہین کہ میرا زور کم ہو جاوے — وہ سب بہتر اپنے
بی باکی کی جسکی سبب سے وہ معروف تہا عمل مین لایا اور پردہ اطاعت کو اوتار اپنے حال سے
اظہار الناسبانا — بسبب موافقت فوج کے اسنے ایک دوسرے حرکت دلیرانہ کرنیکا ارادہ کیا اور
افسران فوج کو یہہ صلاح دی کہ وہ ادائے زر باقیات تنخواہ اور رفع مصایب کے درخواست ہمراہ
سے کرین کیونکہ اوسے یہہ معلوم تہا کہ وہ اس عرضی کو منظور نکرینگی اور سینک دینگی — افسرون
نی جلد عرضے لکہہ کر پیش کیے اور اس عرضی مین بعد طلب باقیات تنخواہ کی یہہ بات درج کی کہ صاحبان
پارلمنٹ غور کرین کہ اونہون نے کتنے برس تک احسان کیا اور عہود و مواثیق جو اونہون نے واسطی اصلاح
پارلمنٹ اور رہائی آزادی کی کیے تہی فراموش کیے — اس گستاخی فوج سے صاحبان پارلمنٹ بادجودیکہ
اونہین یہہ بات دریافت ہوگئی جواب کچہہ سودمند نہ تہی کہ اس سی قدر دولت ہماری کہی ہی
شوخ چشمی انکی سوے تہی نہایت خفا ہوئی — انہونی ایک کمیٹی جمع کی کہ وہ یہہ آئین جاری
کرین کہ جو شخص اینندہ کو ایسے عرضی پیش کرنگا وہ مستحق سزای جرم بغاوت کا ہوگا — افسرون
نی اسپر گفتگو سخت کی اور صاحبان پارلمنٹ نی ان سکی ساتہہ درشتی کی لیکن رد نہوا

نااتفاقی انمین زیادہ ہونے لگی — یہی بات تہی جسکی آرزو کرومویل کو مدتسی تہی اور جسکو وہ
جانتا تہا کہ ہونی والی ہی — وہ مجلس افسرن مین بیٹہا تہا کہ اوسی اس بات کی جس کا
صاحبان پارلمنٹ آپسمین مشورہ کر رہی تہی اطلاع ہوئی اور یہہ بات سنکر وہ بہت خفا ہوا
اور میجر ورن کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ مجہی تدارک اسبات کا جو باعث میری کمال آزردگی
کا ہوئی بہت ضرور ہے — یہہ کہکر وہ جلد ساتہہ تین سو سپاہیونکی خشم آلود بیچ محکمہ پارلمنٹ
کی داخل ہوا — اور اسکی قدم کی مارتی ہی تمام ہمراہی اسکی مکانمین گہس آئی —
اوسنے وہان پہنچکر اصحاب محکمہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ تم ای بی حمیتو یہانسے اوٹہہ جاؤ
— اشخاص معززین کو جو باسدار اپنی عہد اور وفادار اپنی قول کی کرینگی تمہی دو
تمہین آج سے محکمہ پارلمنٹ مین کچہہ اختیار نہین ہی — وہ یہہ کلام مکرر سہ کرر زبان پر
لایا کہ تم اب اصحاب پارلمنٹ نہین رہی ہو اور تم غضب الہی مین گرفتار ہو —
سر ہیری وین نے یہہ اسکے اطوار دیکہکر اوسی فہمایش کی — کرومویل فی باوا ردشت سر ہیری
وین کو پکارا اور کہا ای سر ہیری وین خدا تجہی تیری ناتے نجات دے — بعد اسکے وہ
صاحبان پارلمنٹ کو سرزنش کرنی لگا اور انکی برائیون کا نام لی لیکر انہی سخت و
سست کہنی لگا — اسنے کہا کہ میری بسبب تمہاری حرکات نالایق کے یہہ طریقہ اختیار کیا
مین رات اون خدا سے یہی دعا مانگتا تہا کہ ای قادر توانا کاش مجہی موت دیتا اور یہہ
کام مجہسے نکروانا اسنے بعد اسکے عصا کیطرف اشارہ کرکر کہا کہ اس بازیچہ کو اوٹہا
لیجاؤ اور صاحبان پارلمنٹ کو اس مکان سے نکال دیا اور اسکو قفل دیکر کنجی اسکی
اپنی جیب مین رکہہ لی اور وایٹ ہال کو چلا گیا — اسنے باشندگان شہر مین سے
وہ لوگ جو کمینی اور پست فطرت اور جاہل مطلق اور نادان محض تہے واسطی قایم کرنی
دوسرے محکمہ پارلمنٹ کی انتخاب کیئے — اور یہہ بات خوب طرح معلوم تہی کہ اگر اس قسم کے

لوگ مدار المہام ہونگی تو اختیار میرا بالکل ہوجاویگا یا خود وہ امور نظم و نسق سے دست بردار ہونگی کیونکہ وہ اس باب مین لیاقت نہین رکھتی ہین — اسکے خواہش کے موافق افعال انکی موید اسکے تجویز کی ہوئے آدمیون سے خاص ایک شخص پرینگرو سیریلون نامی نزم فرو نے جو براہ شاہ دوچاپلو سے تہا اس محکمہ عجیب کو ساتھہ اپنی نام کی مخصوص کیا اور نام اس محکمہ کا پارلمنٹ سیریلون مشہور ہوا — وہ لوگ بہی جو نہایت احمق تہے اس محکمہ کے شکایت کرنیلگی اور ارباب محاکمہ خوب حال تضحیک و تمسخر کرنی لوگونسی جو انپر روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تہا مطلع ہوگئے — انہونے دوسرے حمقاء کی جمع ہونی سے پیشتر اکٹہے ہوکر آپسمین کہا کہ پارلمنٹ بہت مدت تک بیٹہی اور وہ کرومویل پاس معہ روض صاحب کے جو انکا وکیل تہا گئے اور انہونی اس اختیار کو جو اسنے انکو دیا تہا حوالہ اسکی کردیا — (سنہ ۱۶۵۳ع) کرومویل نی خوشی سی استعفا انکا منظور کرلیا لیکن اسنے یہہ سنکر کہ بعضے صاحبان پارلمنٹ متم دہی کرنیل وائٹ صاحب کو نشستگاہ صاحبان پارلمنٹ مین بہیجا کہ وہ اون لوگونکو جو وہان رہنا چاہتی ہین نکال دے — کرنیل مذکور جب اوس مکان مین پہنچا اسنے دیکہا کہ میر کوانہونی اپنا میر مجلس مقرر کیا تہا اور جب کرنیل نے اوس سے پوچہا کہ وہ لوگ یہان کیا کر رہی ہین میر نے جواب دیا کہ ہم یہان مدد خدا کے ڈہونڈتے ہین — وائٹ صاحب نے کہا کہ اگر یہی بات ہی تو تم مدد خدا کی کہین اور جاکر ڈہونڈو کیونکہ یہی امر خوب تحقیق ہی کہ خدا یہان کسیکے برسی نہین ہی — جب یہہ نقل پارلمنٹ بہی موقوف ہوگئی تب افسرون نی اپنی اختیار سی کرومویل کو حالی سلطنت جمہور انگلستان کا خطاب دیا — اسکو القاب بدۃ الاطہر لکہا جاتا تہا اور شہرت اسکی قدرت اور زور کے لندن اور دوسرے اضلاع سلطنت مین پہیل گئے — ایک شخص غیر معروف و جاہل کو تری مین برس کے عمر مین اسطرح اختیار کی نہایت حاصل ہوا — اسنے اول اپنے

اپنی ترقی کے لیئے انصرام امور خریہ کا اختیار کیا اور انجام کار بڑے بڑی کار سر انجام کرنے لگا۔
کرومویل نے اون افسروں کو داخل صحبت مشورہ کیا جو اسکی ساتھہ بڑی آفتون اور فتحون مین شریک
تہی اور انمین سی وہ ہر ایک شخص سے دس ہزار روپیہ سالیانہ کا سلوک کرنے لگا۔ وہ بخواہ اپنی
فوج کو ایک مہینے کی بیشتر دینی لگا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ وہ اسکی حامی ہین اور سب منگرین آلات
اور اسباب جنگ سے خوب بہرہ ور ہے اور خزانہ عامرہ سے روپی کفایت کے ساتھہ صرف کرنی لگا۔ حال اسکی
چالاکی و ہوشیاری اور الوالعزمی کا یہہ تہا کہ وہ قبل ظہور آسیب کے سازش و سرکشی کے جو اسکی خلاف
مین تجویز ہوا کرتی تہین مطلع ہوجاتا تہا۔ معاملات اسکی ساتھہ ریاستون بیگانہ کی گو کہ بہت سیر
اسکے کسی طرح امور ملکی کی مناسب نہ تہین موافق اسکے مزاج کے تہی اور ایک مدت تک انمین کسی نوع
کا خلل واقع نہوا۔ از بسکہ اہل ڈچ سکستون سے دریا پر بہت کم زور ہوگئے تہی اور تجارت انکی
بہت کم ہوگئی تہی اسلئے اونہون نے اسسے صلح کی درخواست کی۔ اسنے صلح کو ایسی شرطون پر
جنمین انکا کچہہ نفع متصور نہ تہا منظور کرلیا۔ اسنے اس بات پر بہت اصرار کیا کہ وہ
سلطنت
برٹن کی اطاعت قبول کرین اور طرفدار بادشاہ کے چھوڑ دین اور آٹھہ لاکہہ پچاس ہزار روپے
عوض اخراج سابقہ کی ادا کرین اور کمپنی ہندوستان کو وہ اضلاع ہند جنکو اہل ڈچ نے
شاہ سابق کے عہد مین انسے چھین لیئی تہی واپس کردین۔ اوسنی سلطنت فرانس سے بہی موافق
اہل ڈچ کے معاملہ کیا۔ کارڈینل میزرن نے جو سلطنت مرقوم الصدر کا منصرم تہا اطاعت
کرنی حامی سلطنت انگریزی کی واجب جانی اور اسنے محیط ہوکر کرومویل پر ساتھہ اختیار
کرنے طریقہ چالاکی و ہوشیاری کی بابت عمل مین لانی درشتی کے مناسب جانا اور اسے نظر
سے اوسکی سخت مزاجی کی برداشت کرتا تہا اور اس وضع سی معاملات ایسے جو جانبین کے
حق مین مفید ہی کرلئے۔ اما لیان سلطنت سپین نے بہی ہر چند بہت سعی کی کہ اوسی موا
پیدا کرین پر وہ سب بخواہ کامیاب نہوئی۔ یہہ سلطنت عظیم جس سی چند سال پیشتر

پیشتر تمام سلطنتین فرنگستانکی دہشت ناک تہین اب ایسے کمزور ہوگئے ہی کہ اوسے اپنی حفاظت کرنی دشوار پڑی — کرومویل باوجودیکہ امور نظم ونسق ملکون بیگانہ سے واقف نہ تہا پہر بہی وہ زوال دولت اس سلطنت کا چاہتا تہا اور اسنے اس خیال سے کہ وہ اہر ہے کمزور رہوجاوے بادشاہت فرانس سے طریقہ اتحاد اور اختلاط کا جاری کیا —

اسنے ہمراہ فرانسیونکی چہہ ہزار آدمی اپنے کردئی کہ وہ ہیدر لینڈ متعلقہ سلطنت سپین پر حملہ کرین اور فرانسیونکو جب اسکا مدد سے ڈیونس کے فتح نمایان حاصل ہوئے تب اُنہون نے ڈنکرک کو جو فی الحال اہل سپین سے لیا تہا دوستانہ اسکو ہدیہ کیا — اہل سپین کے طاقت بحریکو اوسنی بہت کمزور کردیا — بلیک صاحب کیطرف سے جسنی اہل ڈچ آج تک ڈرتی ہی اور تمام فرنگستانمین نامور تہا سلطنت سپین کو اب زیادہ تر اندیشہ پیدا ہوا — اوسنی بادبان جہازونکی درمیان بحر شام کی جسمین بعد انگریزی مجاہدین کی جو کہ جیرو زیلم یعنے بیت المقدس کو لینے گئے ہی کوئی آج تک نہ گیا تہا کہولی — یہان جس شخص نے اسکا مقابلہ کیا وہ اوسپر غالب آیا — اوسنے بعد اسکے محاذ لکھون کے لنگر اپنی جہازون کے ڈال دئی اور کچہہ نقصان انگریزی سوداگرونکا جو ڈیوک سکنے کیا تہا اوسکا عوض طلب کیا اور لیا — بعد اسکے وہ روانہ الجیرز کا ہوا اور وہانکی حاکم کو تنگ کیا اور اسنے صلح کرلے اور اپنی علاقہ کی سارقین البحر کو منع کیا کہ وہ مال انگریزونکا نہ لوٹین اور انہین آئندہ کو ایذا نہ پہنچاوین — (۱۶۵۵ء) وہ یہانسے فارغ ہوکر ٹونس کو گیا اور وہان کی رئیس سے بہی ویسے ہی کلام درمیان لایا جسنے جواب سخت دیا کہ ہم قلعہ تو فرنیو اور گولیٹا کو نہین دیکہا ہی اور جو کچہہ تمسے اسکے لینی مین ہوسکے کمی نکرو — بلیک صاحب نے کہا کہ ہمین لڑائی سے انکار نہین ہی اور وہ بندرگاہ مین گہس گیا اور جتنی جہاز یہان تہے انکو جلا کر کامیابی کے ساتہہ آگے بڑہا — گیدڑ نین دو کشتیان محمولہ اسباب تجینا

بیس لاکھ ڈالر کی اسکی ہاتھہ لگین — جزایر کنیری مین اوسنے سولہ جہاز جنگی
اہل سپین کے جلائی اور اوسنے اس خیال سے کہ اسکے ہم وطن واسطے اسکے کارنمایان کے تحسین
آفرین کرینگے انگلستان کو مراجعت کی لیکن وطن کی قریب پہنچکر اسنے رخت ہستی کا اس فانی
سے اوٹھایا — اگرچہ یہہ بڑا شجاع ایک غاصب کی طرفدار ہوکر لڑا لیکن یہہ
بات نہ تہی جو اس مخالف کو منظور تہی — اوسے پاس سلطنت جمہور کا بہت تہا اور اسکا
ارادہ مین یہہ بات تہی کہ اسکے اہل وطن بسبب اسکی فائدہ حاصل کرین اور نہ یہہ کہ ایک
ظالم اپنہ مسلط ہو وہ ملاحون سے یہہ بات کہا کرتا کہ ہمین لڑنا اپنی ملک کے لیے گو کہ وہ
کسے کی قبضہ تسلط مین ہو فرض ہی — اوسے ہنگام مین کہ بلیک صاحب متوجہ مہمات بحر تہا
تہا کہ ایک فوج سے چہار ہزار آدمیونکی زیر حکم مین صاحب اور وینبلز صاحب کی روانہ
واسطے تسخیر جزیرہ مینیے سنے اولا کی ہوئی اور اہل سپین نے انہین یہان شکست دیکر
جزیرہ مذکور سے نکال دیا — وہ اب جمیکا کو اپنی جہاز لیگئے اور بی لڑائیکی وہ جگہہ
انکی ہاتہہ لگ گئے — انگریزون نے اس فتح کو یہہ اعتبار مین نہ گنا اور صاحب اور وینبلز صاحب
کو جب وہ اس مہم سے پہر کر آئی تو رکو بہجوا دیا کیون کہ اوسے وہ بہجوا لکا بڑا ابل
تہا سمجہے — یہہ خیال کرنا مناسب نہین ہی کہ عہدہ کرونیل کا قابل حسد ہے یا
کوئی منصب دنیا مین ایسا ہو کہ اوسمین تشویش بہ نسبت عہدہ امیر سپہ کے
اسوقت مین تمام رعایا اسکو مبارکباد دی رہی تہی زیادہ ہو — اسکو اب ہر ایک
فرقہ برا جاننے لگا اور وہ انکی آپس کے حسد و نا اتفاقی سے بچ رہا تہا
اسکا اب کوئی فریب چل نہ سکتا تہا اور کوئی شخص اسکی مکر مین نہ آتا تہا — اسکے
مشیرون نے بھی ان حرکات اوسکی کو جو اسنے خلاف اپنی وعدون اور اقوال
خیر خواہی ملک کی ظاہر کین پسند کیا اور رفاقت سے اسکی ہاتہہ کھینچا — یہان یہہ

یہہ مقولہ عوام کا صادق آتا ہی کہ جو شخص ابتدا مین ایک فعل بد کو لہو و لعب جان کر
عمل مین لاتا ہی وہ آخر کو اسکے سبب ایک بڑا مفسد و شریر ہو جاتا ہی —
انگلستان کی تمام رعایا بالاتفاق اوسکی بیوقوفی سے بیزار ہو گئے پر اوسکی خاندان مین
اگر اتفاق رہتا تو وہ ابھی اپنی حالت صحیح مین نہ پہنچتا — اوسکا داماد فلپ ڈوک ملک
کا بڑا نیکخواہ تہا یہہ حرکت اسکے ناپسند آئی کہ وہ جشمت دنیا کو لباس دین مین حاصل کرے
اوسکی بڑی بیٹی بی بی فلپ ڈوک کو سلطنت جمہور سے بہت ارزو تہی اور
گوارا اس امر کا نہ کرتی تہی کہ اسکے باپ کو بھی اختیار کل حاصل ہو — دوسرے بیٹون کو
اسکی مقدور بادشاہ کا بہت پاس تہا لیکن بی بی کلیمول نی جس بیٹی کو وہ بہت چاہتا
تہا اپنے مرنیکی وقت اوسے بسبب اسکی گنا ہونکی جسکی باعث بیٹے سے تخت نصیب ہوا تہا
بہت سا خجل و شرمندہ کیا — اسکو اب دمبدم تشویش و تکلیف زیادہ ہونے لگی
لارڈ فیرفیکس سر ولیم و ملز اور دوسرے رئیسون قوم پر بیشتر اوسنے حفظ ارکا ارنیکا
ارادہ کیا — اسنے جو انتظام ملک انگلستان اور دوسرے ممالک مقبوضہ کی روپے
اوس کثرت سے اٹھایا کہ تمام زر آمد تو صرف ہوا اور بھی اسکے وہ بہت سے روپیکا
قرضدار ہو گیا — ایک سازش تمام نہ ہونے پاتی تہی کہ دوسری موجود ہو جاتی تہی —
جب اسی بوجوہ معقول معلوم ہوا کہ لوگ نہین صرف اسکا مرجانا چاہتی ہین بلکہ اسکی
قتل کو موجب اپنی ثواب کا سمجھتے ہین ہنری گیارہ کرنیل ٹامی لسن نے جو ابتدا مین
اسکا رفیق تہا ایک کتاب چھاپے اور اوسکا نام کنگ کیو فورڈ زنیبی بعضی صورتون
مین قتل خلاف آئین کی نہین ہی رکہا — آن ساتھ آئین جو اسوقت مین لکہی گئے
یا جب سے تیار ہونی شروع ہوئی یہہ بہت فصیح و استعارانہ تہا — اس شخص نے کہا کہ جب
ہم شیرون سے نہین ڈرتے تو بھیڑیونسے اپنی تئین کیونکر بچہڑائین گے — کہ مویل نی یہہ غرم

انگیز رسالہ پڑتا اور پھر کبھی اسکو کسی نے مسکراتی اور ہنستے نہین دیکھا۔ (سنہ ۱۶۵۸ع)
عیش و آرام اوسکا اب ہمیشہ کو جاتا رہا اور اسنے دریافت کیا کہ شوکت جسکے لئے اسنے
اپنا پہلا آرام کھویا صرف واسطہ اوسکی زیادتی تکالیف کا ہوا۔ اسکو پھرتی ہوئے
یہی اندیشہ وخوف ہوتا کہ کوئی اوسے راہ مین نہ مار ڈالی اور ایک دم بھی تصور اون
باتونکا اسکے جی سے نہ جاتا وہ زرہ نیچی کپڑونکی پہنے رہتا اور طپنچی جیبونمین رکھتا۔
اسکی صورت پر تاریکی غم کی چھا گئی اور ہر ایک شخص نا واقف پر وہم گذرتا کہ وہ اوسے
ہلاک کر ڈالی۔ وہ ہمیشہ سیاہ مین چلنے کی اندر شتابی کرتا اور بغیر بہت سے مسلح آدمیونکے
نکلتا تھا۔ وہ جس راہ سے جاتا تھا پھر اوہ سی نہ آتا تھا اور کسی مکان مین تین راتے زیادہ
نہ سوتا۔ اوسے محفلونمین ہنسی سے اندیشہ تھا اسلیئے کہ کوئی اوسکا یہان دشمن نکل
آوی اور تنہائی سے بھی اوسے خوف تھا اسواسطے کہ کوئی اسکا وہان رفیق پاس
نہوتا تھا۔ آخر کو وہ تپ لرزہ مین جو باعث اسکے خیال کا اس خوف واندیشہ
سے ہوئی مبتلا ہوا۔ اٹھہ دن تک کچھ ایسے آثار دیہ جو موجب تشویش کا ہون
ظاہر نہ تھی اور یوم راحت مین وہ نکل کر پھرتا تھا۔ آخر کار دن بدن بخار
زیادہ ہونی لگا اور اسکے شدت سے وہ ہذیان بکنے تھا جسکا اوسے اوسوقت پوچھا
کہ بعد تمہاری تمہارا بیٹا جانشین ہوتا ہے سو اوسے ہمارے اتنی طاقت نہی کہ اوسی نام
مونہہ سے نکالا۔ اوسنے تیسرے ستمبر کو جو تاریخ کہ وہ اپنے عمر مین بہت سعید گنا کرتا تھا
وفات پائی۔ اسکے انسٹھ برس کی عمر تھی اور نو برس تک از راہ غصب کے بادشاہت
کی۔ ہر چند بعد اسکے موت کی رائی سب لوگونکی تخت نشین کرنیمین متفق
نہ تھی لیکن اوسکا اتنک اتنا پاس و لحاظ تھا کہ رچرڈ اسکا بیٹا جائی اسکے

فلیٹ وُڈ کے مکانین مقرر ہوا اور چونکہ سکونت اس شخص کے محل والگ غرور مین تھی یہ شورا بنام شورائی والگ فرڈ مشہور ہوا۔ بعد بڑے تکرار و خوض کے یہہ بات تجویز ہوئی کہ فوج تحویل مین اوس شخص کے بیسپر سکا اعتماد ہو رہوی اور یہہ ظاہر کیا گیا تہا کہ رچرڈ وہ شخص نہین ہے۔ رچرڈ نے جسمین کہ اتنا عزم نہ تہا کہ وہ اپنے عہدہ کے تہامنے کے واسطے کوشش کرتا ریاست کو آپ سہی ہی چہوڑ دیا۔ اور فرانس کو چلا گیا اور کئی برس یہان رہا اور بعد اسکے وہ انگلستان مین آیا اور دولت موروثی سے اپنے اوقات بسر کرنے لگا۔ عوام نے یہہ خیال کیا کہ وہ قابل ریاست کے نہ تہا لیکن وہ اطمینان خاطر کو جو اسے حالت بیکاری مین میسر ہوا اپنے بہت خوش قسمتی سمجہتا تہا۔ اب افسرون نے یہہ اپنے تئین خود مختار دیکہہ کر چاہا کہ صاحبان باقی پارلمنٹ سابق کو جنہون نے سر بادشاہ کا کٹوایا اور جنہین کرومویل نے بہت ذلت کے ساتہہ نکال دیا تہا مقرر کرین۔ ارباب رمپ پارلمنٹ یعنے مردمان باقی محکمہ مذکور نے بعد دوبارہ مقرر ہونیکی اپنے منصب پر ارادہ کم کرنے اختیار ان لوگون کا جنکے سبب سے وہ اپنے جگہہ پر آئے تہے کیا۔ افسران فوج نے ارادہ برخاست کر دینے اس محکمہ کا جو انکے بالکل برخلاف تہا کیونکہ یہہ امر اون ایام مین کثیر الوقوع تہا۔ اس ارادہ پر جنرل لمبرٹ نے ایک جمعیت منتخب سپاہیون کے تیار کے اور انہین اون کوچون پر جو ویسٹمنسٹر ہال کو جاتے تہے متعین کیا۔ اسنے اینٹ ہال وکیل کو جو گاڑے مین سوار ہو کر نشستگاہ پارلمنٹ کو جاتا تہا پہیر دیا اور اوسے عزت سے گہر اسکے پہنچا دیا۔ اور اسیطرح اور صاحبان محکمہ مذکور کو راہ مین روکا اور فوج چہاؤنی کو چلے گئے اور انہون نے ایک روزہ رکہا کیونکہ اونکی یہہ عادت تہی کہ قبل یا بعد کرنے فعل ستم کے ایک روزہ رکہتے تہے۔ بعین ان احوال پر اتفاقاً کے سکوٹ لینڈ مین جنرل مونک کے ساتہہ آٹہہ ہزار جنگ دیدہ آدمی تہے اور اوسے امید ضعیف تہی کہ ملک اسکا بسبب اسکے مصیبتون سے نجات پاوے جو کچہہ کہ اسکا ارادہ تہا اسکی اخفا مین زیادہ اہتمام

کرنا بہ نسبت اسکی محال تہا - جب وہ فوج اپنے لیکر واسطے دریافت کرنے وجوہ فتنہ و فساد کے چہ دار السلطنت مین ہو رہی تہی چلا دو لو گروہ مخالف اوسکے آنے سے خوش ہوئی وہ اب بہی لشکر کے لیجانے سے طرف دار الحکومت کے باز نہ آیا - تمام ملک کو اسکے حرکات سے تردد تہا اور اسکے مخفی ارادون سے تعجب - مونک اپنے عادت کے موافق خاموش رہا اور اپنے اسرار ظاہر نکئی اور آخر کو سینٹ ایلن مین جو چند میل لنڈن سے تہا آ پہونچا - اسلیے یہان سے رمپ پارلمنٹ کو جو فی الحال اپنے عہدون پر مامور رہتے لکہہ بہیجا کہ وہ لنڈن کے فوج کو چہاونے بہیج دین - اب وکلاء عوام نے واسطے انتظام سلطنت کے عہد کر کر اپنے محکمہ کو برخاست کر دیا اور احکام ایک نئے پارلمنٹ کے جمع ہونے کے لئے جاری کئے - نئے پارلمنٹ اب تک جمع نہوئے اور کوئی شخص جنرل کے ارادون کو پے نہ پے گیا تہا (سنہ ۱۶۶۰ع) وہ اب بہی خاموش رہا اور باوجودیکہ جمع کرنا ایک نئے پارلمنٹ کا در پردہ اشارہ بادشاہ کے مقرر کرنے کا تہا لیکن اسنے اس وضع سے گفتگو کے کہ اسرار اسکے کسیپر ظاہر نہوئے - آخر کو اسنے بسبب اعتماد کے اپنا بہید ظاہر کر دیا - اوسے ایک شخص مورس نامی ریس ڈیون شایر سے کمال دوست تہے یہہ شخص کم گو اور دانشمند تہا اسنے اسل امر پر خطیر کا اس سے مشورہ کیا - سر جان گرنویل نے جو پیغام بادشاہ کا لایا تہا درخواست ملنے کے جنرل سے کے جسکے جواب مین اسنے کہلا بہیجا کہ جو کچہہ احوال تمہین کہنا ہو مورس صاحب سے کہو - گرنویل کو اس وضع سے دوبارہ کہا لیکن اسنے جواب دیا کہ مین کسیکو وہ نامہ سوائے جنرل کے نہ دونگا - مونک صاحب کو اب اس وزیر پر اطمینان ہوا اور اپنا تمام احوال اوس سے کہہ دیا لیکن از بسکہ اوسکے مزاج مین بہت احتیاط تہے اسنے کاغذ کے لکہنے سے احتراز کیا - اسی سبب سے بادشاہ اضلاع سپین ہیے چلا آیا دانستہ وہ چہپ کر رہیگا کیونکہ اوسے برڈا مین گورنر نے اس فریب سے کہ وہ اسکا اداب و تکریم شاہانہ بجا لاویگا رکہا تہا - یہان سے وہ ہولینڈ مین آیا اور اوس مقام مین وہ منتظر وقت رہا

جواب کا رہا - آخر کو دن اجلاس پارلمنٹ کا جس کے مدت سے تمنا تھے نصیب ہوا - باوجودیکہ سب کے دلمین بادشاہ کے محبت کے جوش کیا لیکن کتنے دنون تک بسبب خوف واندیشہ کے تام اسکا کوئے زبان پر نلاسکا - ہونک صاحب نے موافق اپنے عادت کے اس راز کے اخفا مین اب تک کوشش کے - اسنے بعد دریافت کرنے احوال انکے طبایع اور شوق آرزوؤن کے فرامین اینسلے صاحب افسر محکمہ پاس اس مضمون کے بھیجی کہ صاحبان محکمہ مطلع ہون کہ بادشاہ نے سرجان گرینویل نوکر اپنے کو بھیجا ہی اور وہ معہ ایک فرمان اسکے وکلاے عوام کے دروازہ پر کھڑا ہی - انہین ورود اس خط سے کمال خوشی حاصل ہوے - اصحاب محکمہ تھوڑے دیر تک لحاظ اپنے متانت اور حشمت کا رہا اور آوازے تحسین و افرین کے بلند کیے - گرینویل کو اندر بلایا اور اوسکے خط کو کمال شوق سے پڑا - بعد تامل تھوڑے دیر کے سب نے بالاتفاق تجویز بادشاہ منظور کرلیا اور واسطے خوشی بے اندازہ کے وہ رای زن اس بات پر ہوے کہ فوراً خط اور کاغذ عفو تقصیر لوگونکا مشتہر ہوی - چارلس دوم انتیسوین مئی کو جو اسکے تاریخ ولادت تھے لندن مین داخل ہوا اور ہزارون آدمی جسطرف سے اسکے سواری گذرنے دیکھنے کے لیے جمع ہوی اور غلغلہ مبارکبادے کا ہوا مین بلند ہوا - چہرہ پر اون لوگون کے جو استے مدت سے بات مفسدین بے رحم اور تعدے ظالمان سے عاجز ہو رہی تھے اثار خوشی کے ظاہر ہو گیے بسبب کہ انکی حکومت قدیم پھر مقرر ہوی اور وہ مانند مرغ قفس کے جو بعد جل جانے کے اپنے خاکستر مین سے صورت تازہ حاصل کرتا ہی خورم و توانا ہو گیے - خیالات باطلہ اور وسواس جنسے اور اندیشہ خام جو انکے طبیعت پر مستولے ہوے تھے مطلق العنان ہوتے ہی انکے خاطر سے جاتے رہی اور جرجا سب قسم کے فنون کا شروع ہوا اور اگر اسباب طرب اس گروہ مین داخل نہوتے تو یہہ بات انکی حق مین نہایت مفید ہوتے

تیسوان باب
ذکر چارلس دوم کا

(۱۶۶۰ء) چارلس نے تیس برسکے اندر تخت سلطنت پر جلوس کیا - یہہ جوان حسین و خوش تقریر اور وضع و غریب رکھتا تھا اسکے اوضاع و اطوار سے تالیف قلوب رعایا کے متصور تھے - ازبکہ وہ اپنے جلا وطنی سے ساتھہ مصاحبین کے خوش و خورم رہنی کو عادے ہوگیا تھا اسنے وہی طریقہ خوش اخلاقی و ۔ ویسے کا بعد بادشاہ ہونیکے جاری رکھا اور اوسکے خوش مزاجی سے خوف انتقام سابق کا کسیکو نرہا - لیکن یہہ بات جلد معلوم ہوگئے کہ وہ اوصاف اسکے ظاہرے تھی - اسنے بسبب اپنے عیش کے کاروبار ملکے چھوڑ دئے - اسنے اشراف اور ارزال مین کچھہ امتیاز نکیا اور ہر ایک شخص سے موافقت رکھتا تھا اور اسنے اپنے رفیقون سے کچھہ سلوک نکیا اور اپنے دشمنون سابق سے کچھہ انتقام لیا - باقی سب لوگ سوائے اون اشخاص کے جو قتل بادشاہ مین تھے بہت معفو التقصیر ہوگئے کرومویل وائرٹن اور بریڈشا باوجودیکہ مرچکے تھے محل عتاب بادشاہ کے ہوئے - انکے لاشون کو قبرون مین سے نکال کر مقتل تک کھینچتی ہوئے لیگئی اور تھوڑے دیر تک ٹانگ کر اونہین دفن گاڑ دیا - دوسرے اور لوگ مین سے روبرو جنکی روبکاری شاہ مرحوم کے ہوئی تھی بعضے کو پھانسی دیکر اور بعضے کو تقصیر معاف کرکے گئے - اسّی آدمیون مین سے صرف دس مارے گئے - یہہ مقتولین بہت متعصب تھے اور اونہون نے باوجودیکہ تمام ملک اب اُنسے مخالف تھا اپنے طبیعت کو قوے رکھا - یہہ استقلالے مزاج کے بیچ کسے اچھی موقع کے موجب اینکے نیکنامی کا ہوتے - بادشاہ کو اب چھوڑ دیے اطاعت و رضا جوے پارلمنٹ کا قابو میسر ہوا اور یون نقل ہی کہ سوئیتھیٹن نے جو اسکے ایک وزرا مین سے تھا یہہ بات تجویز کی کہ عایا سے لاکھہ روپیہ سالیانہ اوسکے دلے نعمت کو دیا کرین اور حقیقت

حقیقت مین تقرر اسکا موجب اسکے خودسرے کا ہوا تہا لیکن کلیرنڈن باوجودیکہ وہ بادشاہ سے اخلاص رکہتا تہا ان امور مین مانع ہوا کیونکہ اسے رعایت ازادی اور پاس قوانین کا ملحوظ خاطر تہا

چارلس نے اس گفتگو منصب اپنے وزرا مین کچہہ دخل نہ دیا اور سنے روپے صرف واسطے حصول اسکے عیش و طرب کے لگا اور اگر وہ اوسے ملجاتا تو اسے کچہہ خیال نہ آتا کہ کسطور پر وہ زر بہم پہنچایا گیا تہا اسے اکثر سبب اپنے لاوبالے اخراجات کے طرف ان امور کے جو خلاف اسکے طبیعت کے تہے رجوع کرنا پڑا — انمین سے ایک یہہ تہا کہ اسنے اب شاہزادے کیتہرین سے جو نیکنخت اور نسل شاہان پورجوگیل سے تہے اور حسن و جمال چندان رکہتے تہے شادی کرلی — شاہ مفلس جہیز کے طمع سے جو تیس لاکہہ روپیہ کا تہا معہ قلعہ ٹینجیر افریقہ اور قلعہ بمبئی واقعہ ہندوستان کے شاہزادی پر فریفتہ ہوگیا — ہرچند کہ چیسلر کلیرنڈن و ڈیلوک اور منڈ اور سوتہیمپٹن نے بہت سے دلیلین قایم کین کہ یہہ شادی مناسب نہین ہے خصوصا یہہ اونکی بڑے دلیل تہے کہ اولاد اس سے نہین ہونیکے لیکن بادشاہ نے کسی نصیحت کو نہ سنا اور وہ شادی ہوگئی — اسنے اہل ڈچ سے ارادہ لڑنے کا اسلیے کہ وہ اسطے رونق دینے اپنے بزم عیش و طرب کے کیا ہو کیونکہ وہ یہہ جانتا تہا کہ کام روپیہ سامان جنگ کا بہرے تہا یہ سے صرف ہوگا — یہہ جنگ بحری کئی برس تک بڑی زوروشور سے ہوا کئے اور ہزارون آدمی اسمین تلف ہوئے اور کروڑون روپے خرچ ہوا آخر کو مقام بریڈا مین صلح ہوگئی اور اہل ڈچ نے ضلع نیویورک کا انگریزون کو دیدیا جسے انہون نے فائدہ عظیم سمجہا — انگریزون نے اس صلح مین اپنے تئین بڑے زبردست کرلیا — اون باتونکا جو باعث اس لڑائی کا ہوئی تہین نہیں — لوگون نے لارڈ کلیرنڈن پر یہہ باتونکا الزام لگایا اول یہہ کہ اسنے جنگ بیجا کی مصلحت دوسرے یہہ کہ اسنے صلح مین تاخیر کی — یہہ معاصر تہے انگریزون کے متصور تہے — اسپر نظر غایر

کے مدت سے نہتی اور اکثر لوگ اوس سے ناراض تھے۔ دشمنون ارل موصوف
کو خوب قابو و احتیاط استیصال اسکے نام و نشان کے تاکنے لگا۔ سچ دربار و کلا، عوام
سمیر صاحب نے ایک کاغذ جسمین سترہ باتین بخلاف اسکے لکھے ہوئی تھین کھولا۔ یہہ
باتین جنکا ذکر پہلی ہو چکا ہی کہ صرف رعایا کے شکایتون کے تمہید تھین اول نظر مین جھوٹے
اور بیہودہ معلوم ہوئین کلیرنڈن صاحب نے یہہ دیکھکر کہ سب رعیت اسکے مخالف ہو گئے اور
اونھین ایذا دینا اسکا منظور ہی چلا جانا فرانس کو مناسب جانا۔ بادشاہ
نے بعد جدا ہونے وزیر نیک تدبیر اپنے کے ایک گروہ کو مقرب اپنا کیا اور سرانجام تمام کاروبار
سلطنت کا انکی رائے پر چھوڑا اور چند روز کے بعد لقب ارلی کا کیا۔ یہہ کلمہ اول حرف ہر ایک
شخص کے نام سے جو اس زمرہ مین تھا مرکب ہی۔ پہلے سے اول شخص کا نام ٹامس کلفرڈ تھا
وہ بہت دلیر و قوی دل تھا اور اوسکے تقریر و مکارے سے لوگ ڈرتے تھے۔ دوسرا لارڈ ایشلے جسنے
چند روز بعد ساتھہ لقب شیفٹسبرے کے شہرت حاصل کی یہہ شخص بڑا فتنہ انگیز وجاہ طلب و سیاہ دل تھا
تیسرا ڈیوک بکنگھیم۔ وہ خوش طبع قلون مزاج بہت ہنسوکہہ اور کچھہ ظریف بھی تھا۔ چوتھا ارلنگٹن
۔ یہہ شخص لیاقت متوسط رکھتا تھا اور ارادے اسکے خیر پر تھے لیکن سبب نہونے شجاعت کے وہ
انپر ہمیشہ قایم نہ رہ سکتا تھا۔ پانچوان ڈیوک لارڈ ڈیل وہ اوصاف خلقے و کسب مین کامل تھا
لیکن وہ نہ خوش تقریر تھا اور نہ صحیح الفہم وہ جاہ طلب سرکش و گستاخ و ترش مزاج تھا۔
چار اسنے اون لوگون کو مدار المہام مقرر کیا اور اوسکی سلطنت مین اوسوقت سے بہت سے
تکلیفین و مصیبتین جنکی سبب سے آثار بد و خوفناک پیدا ہوئے رہین۔
اس اجماع منحوس پر رعایا بہت حسد لے گئے اور درپے اسکے استیصال کے ہوئے۔ امور خزانہ
و نارضامندے رعیت کے روز بروز زیادہ ہونے لگے بسبب خوف اسباب کے کہ جانشین
بادشاہ کا ذہن مین کیتے لگے۔ ہی اور بدے اہل دربار اور اس پارلمنٹ سے جو بیٹھے وقت

وقت [illegible] کے لئے سعی کرتے تھے اور اب کئی سنہ برس سے کسی نوعکے تبدیلے اسمین
واقع ہوئے تھے طبیعت پر لوگون کے خوف اور وہم پیدا ہوا اور صرف یہہ چاہتے تھے کہ کوئی
حیلہ ایسا ہو جسپر وہ اپنا غصہ ظاہر کرین - بسبب وقوع دو حادثونکے دلمین رعیت کے رنج بڑہ
گیا - (سنہ ۱۶۶۵ع) مین لندن مین وبا آئی اور انہتر ہزار یا لنسواد تھے قلمبند ہلاک ہوئے - دوسرے
برس لندن مین بڑے آگ لگے اور نو سو اسی کلیسا اور تیرہ ہزار دو سو مکان جلکر خاکستہ ہوئے
وہ شہر تخمیناً چار سو چھیاسی ایکر یعنے ٹور سے مقابل دریا کے ٹیمپل تک اور دروازہ شمالے
[illegible] لیکر مقابل فیصل کے بلیرن برج تک ویران ہوگیا - بعضے لوگون نے غصہ کے
سبب [illegible] آتش لگانے کو کہا کہ جمہور نے لگائے تھے اور بعضون نے کہا کہ یہہ رومن کیتہولک
کا کام ہے لیکن دریافت کرنا اس بات کا مشکل ہے کہ لندن کے جلانے سے اون دونو گروہون
کو کیا فایدہ تھا - چونکہ رعایا تا بیسن پوپ سے ناخوش تھے اسلئے انہون نے افواہ و شہرت پر کہ تا بیسن
پوپ مرتکب اس خطا کے ہوئے تھے باور کر لیا - کوئی دلیل یا احتمال نزدیک کمیٹے پارلمنٹ کے
اس افترا کے ثبوت پر ظاہر نہوا لیکن لوگون کے خوش کرنے کے لئے ایکے زعم کے موافق ایک
مینار پر یہہ کندہ کروایا کہ گروہ مرد و مرتکب اس فعل کے ہوئے تھے تاکہ یادگار رہے اس واقع
عظیم کے رہی حسبیناسے نے تحت پر بیٹھکر اس فقرہ کو چھلوا ڈالا لیکن بعد انقلاب کے جو ولیم
سیوم کے عہد مین ہوا تھا پھر لکھہ دیا گیا - انسان اسطرحسی تابعدار نفس امارہ مین گرفتار ہے
کہ اسکے خوش کرنے کے لئے وہ راہ عقل کو چھوڑ دیتا ہے -
(سنہ ۱۶۶۶ع) جب مزاج مین انگریزونکے کسیے نوع کا شبہہ پیدا ہوتا ہے تب وہ دریافت
کرنے اشیا مشتبہ یا انکے بنانے مین کوشش کرتے ہین - تیرہوین اگست کو جب کہ بادشاہ
[illegible] مین رہتے تھے کہ راہ مین کرسٹل کیمیا کرنے ملاقات حاصل کی
[illegible] کہا کہ حضور تنہا نہ نکلا کرین کیونکہ دشمن آپکے مارنیکے فکر مین

مین ہین اور شاید کہ کوئے اسے مار ڈالے۔ بادشاہ نے یہہ رفاقت عجیب دیکھکر پوچھا کہ اس ماجرے کے حقیقت کیون کر ہی۔ اوسنے ڈاکٹر ٹنک کو جو ایک پادری بڑا نیز دل اور بیوقوف تہا حاضر کیا اسنے التماس کی کہ دو شخص نامے گرد اور یکرانگ حضور کے قتل کرنے کے لیئے پہرتے ہین اور سر جارج ویکمین طبیب ملکہ کا بہی زہر سے ہلاک کرنیکا فکر کر رہا ہی۔ ٹنک نے بہت سے کواغذات ہمکا مہ پردازی کے باب مین دیکہلائے جسکو حکم ہوا کہ وہ دیوے امیر خزانہ کے پاس جاوے۔ اوسنے اسکے امیر موصوف کے ظاہر کیا کہ میرے کواٹر دن کے تیل دیئے ہوئے تہے پہر اوسنے یہہ کہا کہ مین ان کواغذ کے لکہنے والیکو جانتا ہون جسکو ملحاظ اسکے کہ فرقہ جیسوئٹ اوسکے دشمن ہوجاوین یہہ منظور ہی کہ نام اسکا کسیپر ظاہر نہو۔ اس خبر پریشان اور واہی سے بادشاہ نے خیال کیا کہ یہہ سب جہوٹ ہی الغرض ٹنگ بادشاہ کے خیر خواہی سے باز نہ آیا اور وہ پہر امیر خزانہ کے پاس گیا اور کہا کہ ایک پتیلے خطوط مکتوبہ فرقہ جیسوئٹ کے اسے رات ڈاک خانہ وڈ سرمین آئے اور دانسے بدن فیلڈ پاس جو فرقہ جیسوئٹ مین ہی اور ڈیوک یورک کا کنفیسر یعنے پیر طریقت اور اسے مقام مین رہتا ہی روانہ ہوئے۔ یہہ سنکے کہ وہ خطوط دو چار گہنٹے پہلے ڈیوک موصوف پاس پہنچے لیکن اسنے بادشاہ کو دکہلا دیئے کہ کہیں جعلسازی ہی کیونکہ انمین کچہہ مقصود اور معنے حاصل نہین۔ تاسے لش اوٹس جو بانے اس خبر پر خطر کا تہا چند روز دربار مین بادشاہ کے حاضر ہوا اور وقت اظہار کے چہری سی اوسکے ناراضی ظاہر تہی۔ تاسے لش اوٹس ایک رد بے ایمان و گم نام دجاباز و حیلہ ساز تہا۔ وہ ایک دفعہ قصور حلف درغے مین ماخوذ ہوا اور بعد اسکے وہ امام بہانکا مقرر ہوگیا تہا اور وہانسی بسبب ارتکاب افعال شنیع کے نکالا گیا۔ اوسنے یہہ طریقہ رومن کیتہولک کا اختیار کیا اور سینٹ اومر مین پہنچا اور چند روز مدرسہ انگریزی مین جو اس شہر مین تہا رہا۔ وہان سے یہہ ایک گمان کرتے تہے کہ وہ بادشاہون کے احوال خصوصیت سے اطلاع رکہتا ہی اور

اسوقت مین اسپر ایسی تکلیف گذرتے تھے کہ کرے صاحب اوسکی کہانے پینے کے جگر گرے کرتا تھا
اوسنے دو امر مین سے ایک کا اختیار کرنا ضرور تھا ایک یہہ کہ وہ مشیران سلطنت
کو اپنے طرف رجوع کری اور دوسرا یہہ کہ لوگون کو وہا کے خوف و اندیشہ لاحق کری اور
اونکے خوفون سے آپ متمتع ہو - اوسنے امر آخر کو اختیار کیا - اسی جہت سے
وہ مع اپنے رفیقون کے سر ایڈمنڈ برے گودفرے پاس جو بہت مشہور و ہوشیار حاکم دیوا
عدالت کا تھا گیا اور آکے اوسکے ایک واہی تباہی قصہ جہ مین ذکر ایسی خوف و اندیشہ کا تھا
کہ جاہل لوگونکی دلون پر اثر ہو بیان کیا - اسنے کہا کہ پوپ اپنے تین مالک انگلستان اور آ
لینڈ کا اس سبب سے جانتا ہی کہ بادشاہ اور رعایا نے کفر اختیار کیا ہی اور اوسنے اون ملکون مین
بادشاہت کرنے شروع کے ہی - فرقہ جیسوائٹ نے نام بادشاہ کا بلیک باسٹرڈ
یعنے ولد الزنا رکھا اور بعد بڑے تفحص کے انہون نے اسپر کفر کا فتوے لکھا ہی - گرو اور کر
چاندی کے گولیان واسطے مارنے بادشاہ کے لئے پھرتے ہین - مخالفین نے ڈیوک یورک
کو اس شرط پر کہ وہ مذہب پروٹسٹنٹ کا نام و نشان کھودے متوقع سلطنت کا کیا ہی -
کیونکہ انہین یقین تھا کہ وہ اپنے مدبیرون سے کامیاب ہونگے یہہ مقولہ جیسوائٹ کا تھا کہ اگر
جیمس اس بات سے انکار کریگا تو چھوڑنے مین پڑے - ٹائٹس اولٹس نے باوجودیکہ وقت تحقیق
کے صاحبان کونسل کے آگے کلام متناقض کیئے اور فریب اسکا ظاہر ہوگیا لیکن بسبب اس
وحشت انگیز کے جو سر اسر واہی اور مہمل تھے محبت نے اوسکے لوگونکے دلون پر
کیا بہت سی شخص فرقہ جیسوائٹ کے جنکا ذکر اولٹس نے کیا تھا فوراً گرفتار ہوے -
کول مین میر منشی ڈیوک یورک کا جو متہم ہوا تھا کہ وہ اس ہنگامہ پردازی مین بہت ساعی تھا پہلے
دن کہین چلا گیا اور دوسرے دن خود میر منشی ٹلکی پاس چلا آیا اور کچھ کاغذ اولٹس کے نشان
دہی کے موافق اوسکے پاس سے نکلے جسکو اسنے لے لیا - لوگون کو اس گرمی شور

مین ایک امر اتفاقی سے یقین! پنے توہمات کا ہوگیا اور افسانون اولٹس کو راست گمان کیا۔
سر ایڈمنڈ بری گوڈفرے درپے دریافت اسرار شعبدہ بازی پوپ کے بہت تہا بعد گم رہنے
کے روز کے بیچ ایک خندق کے جو متصل پرمروزہل اور راہ مین ہیمپسٹیڈ کے واقع ہی مردہ
پایا۔ سبب اسکے موت کا معلوم نہوا اور نہوتا لیکن لوگون نے جو مقلدین پوپ سے رنجیدہ تہے
فورا اس امر کو انکے طرف نسبت کیا۔ گودفرے کے نعش کو ستر پادریون کے تجمل کے ساتہہ گلے
گلے لیکر پہرے اور ہر ایک شخص نے اوسے دیکہکر کہا کہ مقلدین پوپ نے اوسے مارا ہی۔ خواص
بہی مثل عوام کے اس وسوسہ مین گرفتار ہوے اور مفسدے مقلدین پوپ کا سب کو اس
یقین تہا کہ کوے شخص اپنے جان کے خیال سے خبر اولٹس یا قتل گودفرے کو جہوٹ نہ جانتا تہا
۔ صاحبان پارلمنٹ نے اس نظر سے کہ خوف و اضطراب طبیعت پر لوگون کے روز بروز
زیادہ مستولی ہو ظاہر مین کہہ دیا کہ وہ سچ ہی۔ امرا بات نے قرار پایا کہ ایک روزہ رکہا جاوے
۔ یہہ حکم ہوا کہ وہ کواغذ جنسی نگارش پر درج ثابت ہی آگے صاحبان پارلمنٹ کے پیش ہون اور
تمام مقلدین پوپ لندن مین سے نکالے جاوین اور دربار مین ناواقف آدمی اور وہ شخص جنسپر شک
ہو نہ آنے پاوین اور فوج لندن اور ویسٹمنسٹر کے سفر کے لئے تیار ہون۔ بادشاہ نے اولٹس
کے صاحبان پارلمنٹ سے سفارش کی۔ اسکے رہنے کے لئے مقام وایٹ ہال تجویز ہوا اور بارہ
ہزار روپے سالیانہ مقرر کیے اور یہہ ترغیب انکو اسبات پر تہی کہ وہ نئے نئے افترا اور بہتان
اوٹہایا کرتے۔ سبب ترغیب دینے اولٹس کے اور لوگون کو یہہ طمع پیدا ہوے کہ وہ یہہ
روپے اسوقت مین ساتہہ فریب کے حاصل کرین۔ ولیم بڈ نو ایک شخص جو اولٹس سے بہت زیادہ
بدنام تہا اب ظاہر ہوا وہ مانند پہلے شخص کے شریف القوم نہ تہا اور اسکی اکثر فریب اور چوریان
مشہور تہین۔ اس شخص نے اپنے تئین خود برسٹل مین پکڑوایا اور لندن کو گیا اور وہان
آگے کونسل کے اظہار دیا کہ میتی لاش سر ایڈمنڈ بری گودفرے کی سچ سچ مرسٹ

سومرسٹ کے جہان ملکہ رہتے تھے پڑا دیکھا تھا اسنے کہا کہ مجھی لارڈ ہیلی فیکس کے نوکر نے کہا
کہ میں تجھے چالیس ہزار روپے دونگا اگر تو اس نعش کو یہان سے کہین اور لیجاویگا اور جب
اوسنے دیکھا کہ سب چیزون کو اسکے نوکرون نے تصدیق کر لیا اور کچھہ انمین حجت نہ کرسکے تب
اوسنے خبر اوس کے تائید کے اور خوف مین اسکے بہت مبالغہ کیا - جس حال مین کہ لوگ
انکے جھوٹے باتون سے بہت راضی ہوئے گواہون نے بھی مضامین زیادہ تر دروغ اوسنے تراشے
اور ملکہ پر الزام لگایا - وکلاے کچہرے رعایا نے بادشاہ سے کلام کرکے یہ خبر کاذب سنکے
اور اوسکے راستے پر اصرار کیا امیرون نے اسکو دروغ جان کر نہ سنا - (۱۶۷۵ء)
اول روبکار ایدورڈ کولمن میر منشی ڈیوک یورک کے ہوئے کیونکہ وہ لوگ جو طریقہ پوپ سے اندیشہ
ناک تھے اُسے بہت ناپسند کرتے تھے - بدلو نے قسم کہائے کہ مینے فرمان مہر دار
جیضواٹ کا اس مضمون کا دیکھا کہ اگر تم قتل بادشاہ کو منظور کرو تو میر منشی پادریون کے
سلطان کے ہوگے - گواہی ان دو نوکیسی فتوے اس مظلوم کے حق مین لکھا گیا اکثر لوگ
اصحاب پارلمنٹ مین سے اس شرط پر کہ وہ خود حق بیان کردے اوسکی شفیع ہوئے لیکن چونکہ
حقیقت مین اسکے ارادہ مین کچھہ فساد نہ تھا اسلئے اسنے جان بچانے کے واسطے کوئی جھوٹ
بات نہ بنائی - اوسنے خاموشی و استقلال سے تمام عقوبت سہی اور مرتے دم تک اپنے بیگناہی
ظاہر کی - بعد اختتام ہونے مقدمہ کولمن کے روبکار آرلینڈ دیکرانگ اور گرو کے شروع
ہوئی انہون نے اپنے بیگناہی ظاہر کی لیکن اوپر فتوی موت کا جاری ہوا - ان گرفتار بلائی کے
وقت تک بیان کیا کہ ہم بے قصور ہین لیکن اس بات نے دلون مین حاضرین مفسد کے قتل کے تاثیر
نکی بلکہ رحم بہے عقوبت اوٹھانے سے انکی اسبحت سے کہ وہ جیضواٹ تھے کسیکو نہ آیا - مائلز پنر
نے کہا کہ قاتل گوڈفرے کے ہل وگرین اور بیرے ہین اور صرف اس ایک شخص کے گواہی سے اوسکے
روبکار سے ہوئی اور باوجودیکہ بیان بڈلو اور پرنیس کے جو ایکدوسرے سے بالکل

اور گواہ ایک جانب کے مبطل اظہار دوسری طرف کے تھے کچھ مفید نہوے اور فتوی مقیدین کے
قتل کا جاری ہوا۔ باوجودیکہ ان سب نے وقت مرنیکی کہا ہم مظلوم ہین لیکن قتل پیر کو تب اسکے
... اوسکا مذہب پروٹسٹنٹ تہا امر عظیم سمجہا۔ وائٹ بریڈ سردار فرقہ جیضواٹ و فینوک و
کیپون و شیرا در مارکورٹ کے جو فرقہ مذکور مین سے تھے روبکار تے ہوئی اور چند روز کے بعد لنگہورن کے
... اوٹس اور بدلو کے ہمراہ ڈگدیل ایک نیا گواہ قیدیون کے خلاف مین پیدا ہوا۔ اس شخص نے
دلون مین لوگونکے زیادہ اندیشہ ڈالا اور کہا کہ دو لاکہہ مقلدین پوپ انگلستان مین لڑنیکے
لئے تیار ہین۔ قیدیون نے سولہ گواہ سینٹ اومر کے گذارے کہ اوٹس بیچ اوسوقت کے مدرسہ
مقام مذکور مین تہا اور قسم کہانا اوسکا کہ وہ جب لندن مین تہا جہوٹ ہی لیکن ازبسکہ وہ طریقہ
... کار تہی تھے اسلئے گواہی اونکی معتبر نہوئی۔ انہین تمام عذرات سے اپنے کچہہ حاصل
نہوا اور اشخاص مذکورین فرقہ جیضواٹ کے اور لنکہورن صاحب فتوی کے روسی مارگئی
لیکن اونہون نے دم واپسین تک اس جرم کا جسکے سبب سے وہ مارے گئے انکار کیا۔ فریب مخبرین کا
بیچ مقدمہ جامج دیکہین طبیب ملکہ کے جسکے باب مین انہون نے موافق اپنے حوصلے دشمنی کے قسم کہائی کچہہ
اچہی طرح سے پیش نہ چلا اور وہ چہوٹ گیا۔ اسکے فتوے جرم مین شراکت ملکہ کے ضرور ہوتی اور
اغلب ہے کہ جج اور صاحبان جیوری اس مقدمہ سے چشم پوشی کر گئے۔ سب سے پیچہی تحمینا دو برس
بعد اسٹیفورڈ مارا گیا۔ اوٹس و ڈگدیل اور تیوبرویل نے اسکے خلاف مین گواہی دی۔
اوٹس نے حلف سے کہا کہ روبرو میرے فینوک نامی جیضواٹ نے فرمان سردار قوم جیضواٹ کا سٹیفورڈ
کو دیا اور اوسمین یہہ لکہا تہا کہ تم بخشے فوج سلطنت پوپ کے مقرر ہوے۔ لوگ اس قیدی سے بہت خفا ہو
... اسے بہت سا سخت و سست کہا۔ اسکا جرم ثابت ہوا اور اسکے حق مین یہہ حکم ہوا کہ اوسے
... لیجاوے اور بعد اسکے چار ٹکڑے اوسکے کئے جاوین لیکن بادشاہ نے اوسکو بلا
... حکم دیا کہ اوسکا سر کاٹا جاوے و ٹور ہل مین مارا گیا اور کچہہ اس پیر

پیر مرد کے صورت مین تغیر نہ آیا اور قاتلون نے بہے اس صبر و استقلال پہ اسکے رحم دیا۔
ستر برس تک لگاتار اس پارلمنٹ نے اجلاس کیا اور بعد اوسکی ایک نئے پارلمنٹ بیٹھی
اور اوسنے ایک قانون موسوم ہیبیس کورپس ایکٹ جاری کیا جسکے وضع سے یہہ مقصد
تہا کہ رعایا پر کسی نوع کا ظلم نہو گا اس قانون کے رو سے یہہ امتناع ہو گیا کہ کوئی قیدی باہر
حدود انگلستان سے نہ بہیجا جاوے صاحب جج کو لازم ہی کہ ہر قیدی کو حکم نامہ ہیبیس کورپس
بوسیلہ جسکے داروغہ جیل خانہ اوسنے عدالت مین حاضر کر سکے اور سبب اسکے قید کا
لکہہ سکے دیوے اور در صورت نہ دینے کے صاحب موصوف متوجب عقوبت سخت کا ہو گا
۔ اگر مقام جج قید خانہ سے بیس میل کے فاصلہ پہ ہو تو حکمنامہ تین دن کے عرصے
مین بہیجا جاوے اور اوسے قیاس پر اون مقاموں کے لیئے جو دور تر واقع ہین عمل کیا جاوے
۔ مقدمہ ہر ایک قیدی کا اول ایام اجلاس اسکے گرفتاری مین مرتب ہو اور دوسرے
ایام اجلاس مین اسکے تحقیقات ہو اور جو شخص ایکدفعہ عدالت سے رہائی پا چکا پہر وہ
اوسے جرم مین ماخوذ نہو گا ۔ ایکدفعہ کی سازش سے دو پیلیٹ پلوٹ ہوئے ۔ ایک
شخص دنیجر نامی نے جو اولڈ اور بدنصیبی زیادہ تر بدنام تہا اور تقریرات تضحیک
و تمازیانہ و داغ پیشانی اور جلاوطنی بسبب ارتکاب جرم عظیم اور سکے بتانے کے پاچکا
تہا سیزنائٹ نامی سے جو بڑی فاسق اور مذہب رومن کیتہولک کا رکھتے تہے ملکر ایک
سازش کیجسے دنیجر فیلڈ نے مشہور کر دیا کہ ایک تجویز ہے اسکے مقرر کرنے حاکموں کے بہرتی
ہی اور بارتہ اور سلاطین دونو یہان سے نکالے جاوین گے ۔ اوسنے بادشاہ اور
ڈیوک یورک کو اس خبر سے مطلع کیا اور ان دونو نے اسکو بہت سا روپیہ دیا اور اس راز
پوشی مین مدد اسکے ہونے کے ۔ اسنے تہوڑی دیر کے کاغذ جسمین مضمون فتنہ انگیز لکہا تہا کرنل
مینسیل کے مکان مین پہینکدیے اور بعد اسکے وہ عملہ پریٹ کو اوسکے گہر مین لایا کہ وہ اسباب محصونے کو جو

چوری سے وہان آیا پتا تلاش کریں - کو اغذ مذکورہ وہان سے نکلے اور ارباب مشاورہ کے ذہن مین
بعد خوب طرح کے تحقیق کے اس مقدمہ مین یہہ بات آئی کہ وہ جعلسازی ڈیخر فیلڈ کے ہی -
انہون نے حکم دیا کہ تمام مکانات جہان کہ وہ اکثر آتا جاتا ہے ڈھونڈی جاوین اور ایک کاغذ
سیلڈ کے مکانہین سے نکلا اور ڈیخر سے سازش کا تمام احوال کہل گیا اور یہہ کاغذ بیچ سیلڈ
یعنی لفافہ اٹے کے چسپا ہوا اور ڈیخر فیلڈ اس افترا کے ساتھہ سیلڈ کے بھیجدی - ڈیخر فیلڈ
نیوگیٹ مین بھیجا گیا اور اوسنے تمام ماجرا جعلسازی کا بیان کر دیا اور کوئی بات نہ چھپائی
اور نسبت اس فعل کے باوجود اسنے اپنے تئین سے کیا تہا طرف ارل کیسلین و کونٹس لوڈنس
اور بشپ صاحبان و لارڈ کے جو اوسکے بہتیرے تہے - اوسنے اظہار کیا کہ جو تہمت یہہ ہوئی تہی
کہ گویا انہون کو رشوت دیکر ڈیوک پر جرم خیانت اور حلف دروغی کا ثابت کرین اور ارل شفٹسبری
کو مارڈالین اور ڈیوک منمت و مگنگہیم اور ارل اسسیکس و ہیلیفکس وغیرہ پر اس امر کا دعوے کیا جاوے
کہ انہون نے ارادہ ہنگامہ برپا کرنے کا برخلاف بادشاہ اور اوسکے بہائی کے کیا تہا - بعد مطلع ہونیکے
اس بات پر ارل کیسلین اور کونٹس لوڈن کو بھیجے گئے اور بادشاہ پر یہہ شک گیا کہ یہہ افترا اسکے
اشارہ اور ترغیب سے ہوا تہا - اور گلا رعایا کے یہہ بڑی تمنا تہی کہ ایکسکلوژن بل یعنے
[illegible] کے سلسلہ [illegible] حاصل کرین اور باوجیکہ صاحبان پارلمنٹ سابق نے اس
[illegible] تہے ڈیوک یورک کو سیفٹسبری اور اور
[illegible] اپنے خیال کے موافق برابر مین دیکہی - رفقا
[illegible] یہہ موقع پیدا ہوئی کہ بعد فوت چارلس کے سلطنت نصیب ہماری مرضی کی ہوگی - ڈیوک
یورک کو میل طرف رسوم مردمن کیتہولک کے بہت تہے اور اکثر لوگون کو یہہ تعصب اوسکا ناگوار
[illegible] اور بسبب ظلم کے جو اسنے شروع سلطنت مین کیا تہا ہزاردن آدمی اوسکے نام سے بیزار رہتے تہے - اسلئے جمعیت
[illegible] ایک تحریک ہوئی کہ اسکا اخراج نامہ تیار ہو کر پیش

پیش کیا جاوی اور اسیکے باعث سی وہ سلطنت سے محروم رہی اور ایک کمیٹے اس کام کے لئے مقرر ہوئے - طرفین مین بہت مباحثہ اور تکرار رہی اور بادشاہ شروع سی انجام تک اس جلسہ مین موجود رہا اور یہہ دیکھہ کر کمال خوش ہوا کہ اکثر لوگون نے سوائے چند آدمیون کے اس کاغذ کو منظور نکیا - (سنہ ۱۶۸۳ع) فریقین نے مدت تک ایکدوسرے کی مذمت اور ہجو مین رسالے اور رباعیان لکھین اور آخر کو مداومت اس امر سے ایک واقعہ ایسا حادث ہوا کہ قابل ذکر کے ہے - ایک شخص فتہپرس نامی ساکن آبرلینڈ و مقلد پوپ دچیس پورٹسمت کا تابع تہا اور وہ اس عورت کو جو معشوقون مین سے بادشاہ کے تہی یہہ رسالی جو گا ہی کا ہی طیار ہوتے ہی بھیجتا تہا - اسنے بعضے نسخے اپنے تصنیفات مین سے اسمین شامل کر دیئے اور ایور ڈ نامی ایک شخص ساکن ہکمونڈ سے ڈیوک یورک کے مذمت مین ایک رسالہ لکھوایا - یہہ شخص حقیقت مین مخالفین کے طرف سے جاسوس تہا اور اوسنے یہہ جان کر کہ طریقہ اسکے پہسانے کا یہہ خوب ہے تمام ماجرا سر ولیم ولمز سے جو عدالت دیوانے کا منصف کلان تہا کہا اور اوسنے منصف موصوف اور دو اور شخصون کو ایسی مقام پر لاکر کہڑا کیا جہان سے اونہون نے سب باتین کہ اوسمین اور فتہرلیس مین ہوئین سن لین اور اوسکے خبر کا یقین آگیا - یہہ رسالہ بالکل عناد کی باتون اور گالیون سے بہرا ہوا تہا - ولمز نے یہہ خبر بادشاہ کو دی اور حکمنامہ گرفتاری فتہرلیس کا جسکے جیب مین اوسوقت ایک رسالہ مذمت کا پڑا تہا درگاہ سلطانی سے حاصل کیا - وہ ان لوگون سے تہے اب وہ قابو مین تہا اور جسنے اسکو کچہہ توقع رحم کے نہی ملی اور کہا کہ یہہ رسالہ مذمت شہزادی اہل دربار سے لکہا گیا تہا اور ایک اور رسالہ ہجو مین اون لوگون کے جنہون نے جیمس کو سلامت سے بی حق کیا تہا تیار ہونوالا ہی تاکہ لوگ اسی خوش ہون - اسنے ایک نیا افترا جو سب پہلے افترا و سابق پر فوق لے گیا مقلدین پوپ اوتہا کر معتدین کا خیر خواہ تہا - اسنے کہا کہ ڈیوک یورک اسی سازش مین شریک غالب تہا اور وہی باعث قتل سر ایڈمنڈ برگ ہوا -

بادشاہ نے فتہرس کو قید کیا اور وکلا عوام اوسکے حامی ہوے۔ انہون نے متفق ہوکر کہا
کہ ہمکو اسکے دعوا کرنا چاہیئے تاکہ وہ سرِرشتہ مجاریہ عدالت سے محفوظ رہی۔ درباریون
نے اسکا مخالفت کیا اور اسلیئے وکلا عوام پاس اپنے قوم کا کرنے لگے اور انمین ایک
نے کہا کہ بادشاہ اسکا رفع کرنے کے لیئے انکی مجلس مین گیا اور پارلمنٹ کو
[illegible] یہ نصیحت کیا کہ میں آپ کو یہ پارلمنٹ کو کبھی نہین جمع کرونگا اس بات سے
[illegible] صاحبان پارلمنٹ کو پہنچا اور یہہ حرکت بادشاہ کے صرف مقتضی وقت
[illegible] جو اسکا اختتام پانے منازعت پارلمنٹ کا تھا چارلس کو
[illegible] ارادہ کیا اور بعد اسکے اسکا بہائے کرنے پر ہتھیار لیکن فساد و خلا
[illegible] سبب بیوقوفی چارلس کے تھے۔ مزاج مین اسکے جو
[illegible] ظلم و ستم کے مبدل ہوگیا اسنے تمام قلمرو مین جاسوسون
[illegible] اور اون لوگون کو جتنی زادی اسنے معلوم ہوئی قید کرایا۔
[illegible] قوم پر سیٹرن کا ارادہ کیا مناصب اور خدمات انکی چھین لیئے اور اپنے لوگ
[illegible] اور اسکے باتون کو وحی آئی نہ سمجھتے ہتیہ دیئے گئے۔
[illegible] ظلمون اپنے مین سیان کی بادہوکر بادشاہ
[illegible] بکر ہتیہ کرنے لگے۔ بادشاہ
[illegible] کمایت کرکے اور لوگون نیک گروہ کا سردار ہوکر اپنے فرمان لشکر
[illegible] والون سے جو ایک مدت سے سرگرم مخالفین بادشاہ کے تھے۔ چین سیاک
[illegible] جب تک کہ وہ خوب نابود نہوے وہ فرمان نہ دیا اسنے پہلے سے تقرر صاحبان مجلس
کا صرف اپنے ذات پر منحصر رکھا۔ بہت سے خوف و خطر اس نے رنگ و ڈنگ کیے سے
کو لاحق ہوی۔ مقدمہ فتہرس کا آگے جیوری کے پیش ہوا اور اسکے قتل کا حکم نافذ

اور وہ مارا گیا - تمام جاسوس و گواہ و کنجر اور رشوت خوار جو اب تک اپنے ہم وطنوں کے بابت نت دمچاری تھے یہہ دیکھہ کر کہ بادشاہ کو اختیار کلی حاصل ہی دفعتہً اون لوگون کے جنکی بابت سے وہ فتنہ و فساد کر رہے تھے دشمن ہوگئی اور خلاف انکے گواہیان دینے لگے - وزراء بادشاہی اعانت و ترغیب مین انکے ساتھی ہوگئے پس چند روز نکلے کہ قوم پر پھر اسی قسم کے ظلم و بے رحمی جیسا کہ تابعیت پوپ کے ہوتی تھی شروع ہوا - اول ناظمین درباہ شاہی یعنون کالج پر گرے یہہ شخص طریقہ پوپ کو بہت ناپسند کرتا تھا اور اہل اس مذہب سے ایسی عداوت رکھتا تھا کہ نام اوسکا پروٹسٹنٹ بڑی شہرت ہوا وہ تلوار اندہ کر اور بندوقیہ لگا کر ہمراہ اصحاب پارلمنٹ سے جو شہر کے رہنے والے تھے اوکسفرڈ کو گیا - اسکو لوگون نے بعضے وقت ذکر بادشاہ کا ساتھ گستاخی اور بے ادبی کے کرتے ہوئے سنا اور اب صاحب جوری اعظم لندن نے جرم فتنہ انگیزی کا اسپر ثابت کیا اصحاب جوری اوکسفرڈ نے بعد فکر قرار دادہ کے اسکا جرم ثابت پایا اور چارطرف سے تحسین و آفرین کے صدا منہ سے حاضرین کے نکلی اور اس خوشی سے نا اہلی اونکے ظاہر ہوئے - اسنے وقت مصیبت اپنے کو ساتھ ہمایت و استقلال کے گذارا اور مقتل مین اسنے اس جرم سے جسمین اوسے ماخوذ کیا تھا انکار کیا - اب تسلط بادشاہ کا بالکل ہوگیا (سنہ ۱۶۸۳ع) فرمان باشندگان لندن کو بشروط تابعداری کے دوبارہ مرحمت ہوا اور تقرر صاحب مجسٹریٹ کا اونکے اختیار مین رہا اور اس حادثہ مصیبت انگیز سے تمام دو کوپوریشن انگلستان کو یعنے وہ گروہ جو کہ فرمان بادشاہی سے مقرر ہوتے ہین اور خاص حقوق کے لیئے مقرر ہین یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا ہم بھی اس بلا مین گرفتار ہو جاوین اور آخر سب نے اپنے فرمان بادشاہ کے حوالہ کیئے - بہت سا روپیہ لیکر فرامین دوبارہ دیئے گئے اور تمام عہدے بمنصب حکومت و منفعت تھے بادشاہ کے اختیار مین ہو گئے -

اسوقت مین بولنا امر حق مین مناسب نہا اور تمام عقلمند لوگون کو کوئے تدبیر اپنے رفاہت
مین سوای اسکی نہ سوجہی کہ وہ تمام مصایب کو جنمین وہ گرفتار تہے متحمل ہوون اور کو
نہ ہلا دین - انگلستان مین مگر ایک قوم تہے کہ جسکے دلون سے ہنیبال کا زمانہ سے
اور اوسکے حفاظت کے لیے کوے چیز دریغ نہ رکہی - ڈیوک من مت بیٹا بادشاہ
تہا اور اسکے ماجسکا نام واٹر تہا بادشاہ کے عقد ازدواج مین نہ تہے بلکہ وہ عورت اسکے
محبوبہ تہے ڈیوک موصوف نے اول میکلس فیلڈ و لارڈ برنیڈن و سر جابرٹ جیرڈ اور
دوسرے رئیسون چیار سے موافقت پیدا کے اور انہین اپنا بنایا - لارڈ رسل کو
راہ دوستی کے سمرلیم کورسٹی و سر فرانسس ولیمز اور سر فرانسس ڈریک سے کہوے اتفاق
کیا کہ ہم سرکشے باشندگان بلاد مغرب سے کروائینگے - شیفسبری صاحب اور بادر فرگسن صاحب
جو گہر ہی بہر بہی اپنے تدبیرون شرارت و فتنہ انگیزی سے باز نہ آتا تہا ان دونون کو جو متہمرین
و مفسدین کا بڑا لجا تہا اپنے تصرف مین لائے - اس شخص پر فتور نے یہہ خیال کیا کہ تدبیر
میرے یقین ہو کہ صورت پذیر ہون - اوسنے سینکڑون تدبیرون سے اپنے باپ سے حاصل
ہوے اور اس تدبیر مین اوسے یقین تہا کہ وہ کامیاب ہوگا لیکن اسمین بہی مثل دوسرے
تدبیرون کے وہ اپنے مراد کو نہ پونہچا - سلطنت لارڈ رسل کے ہوشیاری سے جسنے
ڈیوک من مت کو سمجہایا کہ وہ اس ارادی سے باز رہے آپکی کشت و خون سے محفوظ
رہی اور شیفسبری کو یہہ خوف پیدا ہوا کہ وہ اب کسے بلا مین گرفتار ہوگا اور متصدیان شہر کے جیسا
رہا اور ارادہ کیا کہ ساکنین لندن سے ظاہر سرکشے کروائے لیکن یہہ مراد اسکے برآئی
- آخر کار وہ ہوشیارے اور توقف بے حد سے تنگ آیا کیونکہ انکے باعث سے تدبیرین
اوسکے جیز عدم مین رہین اور صورت پذیر نہوئین اور اوسنے اس وضع سے دہمکایا کہ اگر تم
مین سے کسیکو میرا ساتہہ دینا منظور نہیں ہو تو ہمین صرف اپنے دوستون کے

لڑیگا - القصہ اُسے بعد بڑے پیچ و تاب کے جو اس سے بسبب خوف و غصہ کے وقوع میں آئے امیدوں کامرانی سے حرمان نصیب ہوا اور اس قلمرو سے ایمسٹرڈم کو بھاگ گیا اور یہاں اُسنے چند روز بعد اپنے نفس پر شرارت کے ہات سے نجات پائی اور اسکے مرنے سے نہ دوستوں کو اسکے افسوس ہوا اور نہ دشمنوں کو اسکے خوف - (سنہ ۱۶۸۳ع) ستمبر کے مرنے سے متمردین کے ارادے سست ہو گئے لیکن بالکل انکی دلوں سے جاتے نہ رہے - ایک شوریٰ چھ سو آدمیوں کا مقرر ہوا اس کونسل میں منمت و رسل و اسمیکس و ہوورڈ و الجرنن سڈنے اور جان ہمپڈن پوتا مشہور و معروف جان ہمپڈن کا شریک تھے - اشخاص مذکورین اور ڈیوک آرجائل گروہ متمردین و معندین کے سردار بنی تھے - چند آدمی جو درجہ میں انسے کم تھے تدبیر سرکشی کے کر رہے تھے اور وہ ایک جدا گروہ اپنا بنا ایسی امور میں مشورہ کرتے تھے کہ جنسی ڈیوک منمت اور اوسکے شریکوں کو اطلاع بالکل نہ تھے - اس گروہ میں کرنیل رمزی ایک پرانا افسر جو سلطنت جمہور کا خواہان اور لفٹنٹ کرنیل والکٹ جو اُسی وضع کا تھا و گدانیف نائب شریف لندن جسکی مزاجمیں غیرت اور قوم کے پیار سے بہت تھی اور فرگسن پادری فرقہ انڈیپنڈنس کا اور اکثر وکلاؤ تجار اور اہل فرقہ لندن سے شامل تھے - لیکن کرنیل رمزی اور فرگسن گروہ بغاوت پیشہ کے بڑے سردار تھے - ان لوگوں نے جمع ہو کر تدبیر یہ سخت کیں - انہوں نے مشورہ کیا کہ بادشاہ کو نیومارکٹ کو جاتے ہوئے راہ میں مار ڈالیں - اس گروہ میں سے ایک شخص کا نام رمبیل تھا اور اُسی راہ میں ایک مکان رائی ہاؤس اسکے اجارے میں تھا اور اسی جہت سے نام اس سازش کا رائی ہاؤس ہوا - انہوں نے یہہ تجویز کی کہ بیچ اس مقام کے ایک چھکڑی کو شاہ راہ میں اوٹ دیکر تا کہ کوچ بادشاہ کے سواری کی ٹھہر جاوے اور جھاڑیوں میں سے چھپ کر اُسپر گولیاں ماریں - اتفاقاً تو وہ مکان جہاں کہ بادشاہ نیومارکٹ میں اترا کرتا تھا جل گیا اور بادشاہ اٹھہ دن پیشتر سے لیے

اسکے وہان سے چلا آیا اور اس وضع سے وہ سلامت رہا۔ سازش کرنیوالون مین سے ایک شخص کیلنگ تہا۔ اوسنے اس خوف سے کہ لارڈ میئر لندن کا بہائی ہمنے اوسکو گرفتار کیا تہا نالش کرنیکا ارادہ کیا کہ وہ اہل دربار کو اس سازش سے مطلع کرے کہ وہ اسکے تقصیر کو معاف کردین۔ کرنیل رمزے اور ولیسٹ وکیل نے یہہ سنکر کہ اس شخص نے ہمارے سازش کے خبر پہیلادی ہے فوراً گردہ سرکشون مین سے پہوٹ کر اس راز کو ظاہر کیا۔

منمت روپوش ہوگیا رسل ٹور کو بہاگیا دگرے بہاگ گیا وہورڈ دوش مین چہپا ہوا تہا پکڑا گیا واسیکس وسڈنے اور ہمپڈن چند روز بعد پکڑے گئے اور لارڈ ہوورڈ نے انکی خلاف مین گواہی دی جسکے سبب سے انہین بہت رنج ہوا۔ اول روبکارے والکٹ کے ہوی اور اسپر فتوی موت کا جاری ہوا اور ہون اور وزیر جو اسکے رفیق حال سازش کے تہے گواہی رمزے ولیسٹ اور سیمور کے پہر فتوی ہوا۔ انہون نے مرتے وقت استغفار پڑہا اور توبہ کی اور اقرار کیا کہ حکم قتل ہمارے حق مین بجا تہا۔ چند روز بعد اس واقعہ کے ایک اور حادثہ عظیم واقع ہوا۔ لارڈ رسل ہمشا راہیڈ فرڈ کا جسمین ہزارہا اوصاف حمیدہ تہے اور جو بانجہ اسکے کہ وہ یورک کا ارادہ دوبارہ مقرر کرنے مذہب رومن کیتہولک کا رکہتا ہے اس مین شریک ہوا تہا مارا گیا۔ وہ عالے ہمت و خوش خلق و اہل و شجاع تہا۔ اہل دربار نے جسکے مزاجمین اب نہایت شک پیدا ہوگیا تہا تمام نئے سکیمون کو جطاء پر محمول کیا۔ تیسری گواہی اسکے خلاف مین لارڈ ہوورڈ کی گذری۔ یہہ شخص بڑا فیلسوف و عالم اور سازش مین شریک تہا اور ان باتون کے وسیلہ سے اپنے جان بچائے تہے اور اس زندگی کو بنام کو غنیمت سمجہتا تہا۔ اوسنے حلف گواہی دی کہ رسل اس ارادہ سرکشی مین شریک تہا لیکن اوسنے رمزے اور ولیسٹ کو خوش کرنیکو بادشاہ کو مطلوب تہا۔ اور بہ جوری بادشاہ کے بڑی طرفداری کی تہی اور بعد مکرر

غور تھوڑی دیر کے انہون نے قیدی کو مجرم ٹھہرایا اور حکم دیا کہ سر اُسکا کاٹا جاوے
مقام اسکے قتل کا لنکن انفیلڈ مین مین تجویز ہوا اوسنے سر اپنا بے کدورت اور ملال کے
تختۂ قتل پر رکھہ دیا اور شکل مین اسکی کسی نوع کا تغیر اور تبدل ظاہر نہوا اور دو ضربون
مین سر اسکا تن سے جدا ہوگیا۔ بعد اسکی الجرنن سڈنی بیٹے ارل لیسٹر کے رو بکاری
ہوی۔ ابتدا مین وہ فوج پارلمنٹ مین کہ مخالف شاہ مرحوم کے تھے داخل تہا اور اس عدالت
عالیہ مین جسمین کہ شاہ مغفور کے رو بکار ہوئے مقرر ہو چکا تہا لیکن وہ منصفین عدالت
مسطورہ مین جاکر نہ بیٹھا۔ اسنے کرومویل سے ہمیشہ بسبب اسکی حق تلفی کے مقابلہ کیا
اور جب چارلس تخت پر بیٹھا تب اوسنے خود اس ملک کو چھوڑ دیا۔ ازبسکہ معاملات اوسکی
حضور سے اسکے چاہتے تھے اسلیئے اوسنے درگاہ بادشاہ مین درخواست کے کہ جرم اوسکے
معاف ہو جاوین اور وہ منظور ہو گئے۔ اسکے تمام امیدین اور دلایل موافق مقاصد جمہور کے تھے
۔ چونکہ طبیعت اوسکی جمہور کیطرف بہت مایل تہی اسلیئے اوسنے اسکے تائید مین بہت سے رسالہ لکھی
اور لڑا اور وطن سے نکل گیا اور پھر چلا آیا۔ تصور کرنا اس امر کا چندان مشکل نہین
کہ اہل دربار جو اختیار نامحدود کے رکھتے تھے اور اوسپر قانع اور خوش نہ تھے اسوضع کے آدمی کو
کسقدر بُرا جانتے ہونگے۔ انہون نے طریقہ عدل کو چھوڑ دیا اور خلاف سررشتہ بہت سے
باتین عمل مین لائین صرف لارڈ ہوورڈ نے خلاف مین سڈنے کے گواہی دی اور خلاف
قانون کے رو سے دو شاہد ضرور تھے۔ انہون نے دوسرے گواہ کے حاصل کرنے کے
ایک تدبیر عجیب کے بروقت تلاشنے کے اسکے گھر مین سے کچھہ کاغذ نکلی اور انسے تائید ازادے
کے مفہوم ہوتے تھے اور کچھہ قصد موقوف کردانے سلطنت محدود کا سمجھہ مین نہ آتا تہا
۔ انہون نے اتنے سبب و کوشش کے کہ بعضے کاغذون سے انہون نے اسپر جرم بدخواہی
کا ثابت کر دیا۔ بحث و تکرار کرنا اوسکا اس امر پر بیفایدہ تہا کہ یہہ کاغذ گواہ نہین ہو سکتے

ہین اور کہ ثابت ہونا کہ وہ میرے ہاتھہ کے لکھی ہوی ہین ممکن نہین اور بر تقدیر ثابت ہونے اس بات کے
کہ وہ میرے ہاتھہ کے لکھی ہوی ہین تب بہی انمین سے ایسا کوی نہین ہی کہ جس سے قصور
میرا ظاہر ہو۔ انہون نے اسکے جوابون کو از راہ زبردستی کے نہ سنا ایک شخص جیفریز نامی نے جو بڑا سنگدل
دنا اہل اور نے الحال حاکم کلان تہا صاحبان جیوری سے جو بے منصف تہے قصور انکا ثابت کروا۔
اور بعد ثبوت جرم کے وہ مارا گیا۔ خیال کرنا معاملات اس سلطنت کا خالے رنج و خوف
سے نہین ہی۔ اس سلطنت مین نا اتفاقی لوگون مین بہت تہے اور اسے سبب سے رعایا کے جداجدا
گروہ ایذا ایکدوسرے کو پہنچاتے تہے اور حال اہل دربار کا یہہ تہا کہ وہ عیش مین گرفتار تہے
اور سینکڑون آدمیون کو ہلاک کرتے تہے اور کسیکو اتنا شعور نہ تہا کہ وہ اس فساد کو رفع
کرے۔ بعد اسکے ہمپڈن صاحب کے روبکار ہوے اور اسپر کوئی ایسا جرم ثابت نہوا کہ
جسکے باعث سے وہ مارا جاتا لیکن تیسرا دنہون نے چار لاکہہ روپیہ اوسپر جرمانہ کیے۔ ہولووے
سوداگر برسٹل کا جو ویسٹ انڈیز کو بہاگ گیا پکڑا آیا اور فتوی کے رو سے مارا گیا سٹاس
آرمسٹرنگ ہولینڈ کو بہاگ گیا اور بعد گرفتار ہونے کے حال اوسکا ویسا ہی ہوا۔ پیج ایک مکان کے
لارڈ اسیکس کو جو ٹور مین قید تہا گلا کاٹا ہوا پایا لیکن یہہ بات معلوم نہین کہ اوسنے خود اپنے
تئین ہلاک کر ڈالا یا کسی نے تعصب کے راہ سے اوسے جسکا اوسوقت مین بہت چرچا تہا مار ڈالا ہو
۔ یہہ آخر قتل تہا کہ تہت سازش سے ہوا اور اس سلطنت مین لوگ ایک مدت تک افترا و بہتان
اوٹہایا کیے۔ اس زمانہ مین اختیار چارلس کا ایسا ہو گیا تہا کہ کسیکو سیلطن
فرنگستان مین سے حاصل نہ تہا لیکن یہہ خوش نصیب لوگون کے تہے کہ وہ ظالم جلد مر گیا۔
بادشاہ کو ایکدفعہ غش آیا اور صورت سکتہ کے سے معلوم ہونے لگے اور باوجودیکہ
اوسے فصد سے افاقہ ہوا لیکن چند روز تک پڑا رہا اور اسی حال مین پچپن برس کے
عمر مین دنیا سے کوچ کیا اور پچیس برس بادشاہت کے۔ اسکے عرصہ بیماری مین بعضے پادرے

پادرے کلیسا انگلستان کے اوسکے پاس آئے لیکن اوسنے انکی طرف توجہ نہین کے - پادرے
طریقہ رومن کیتھولک کے اوسکے پاس لائے گئے اور رسمین مذہب اسنے انکی باتون سے اوکین

اکتیسوان باب

ذکر جیمس دویم کا

۱۶۸۵ء ڈیوک یورک کا اپنے بھای کے بعد تخت پر بیٹھا اور لقب اپنا شاہ جیمس دوم مقرر کیا اسکے
ہی اُسی طریقہ پوپ پر تربیت کیا تھا اور اسے پاس عقاید مذہب اپنے کا بہت تھا -
اسنے ساتھہ تمام طمنون اپنے رتبہ کے نماز شکریہ کو بطریق رومن کیتھولک کے بسکے سامنے
کیا اور اوسنے کرال کو اپنا نائب بنا کر روم کو بھیجا کہ وہ اطاعت پوپ کے کرے اور اسطرحے
تدبیر عمل مین لاوے کہ پوپ دوبارہ انگلستان کو اپنے سایہ عاطفت مین جاوے -
اول ڈیوک منمت نے ایک سرکشی اوٹھائی اور اسکے سلطنت مین خلل ڈالا - اوسکا قصور
پہلے سرکشی کا معاف ہوگیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اس قلمرو مین نہ رہی اور وہ ہولینڈ کو
چلا گیا تھا جب شاہ جیمس تخت پر بیٹھا ڈیوک منمت کو شاہزادہ اورنج نے رخصت کر دیا اور وہ
برسیلز کو چلا گیا اور یہان بھی اوسنے دیکھہ کر کہ اوسسے پنجہ ظلم بادشاہ سے نجات نہین
قصد عوض لینے اور حملہ کرنے کا سلطنت پر کیا - اوس سے رعایا ہمیشہ خوش تھے
بعضے مورخین نے بیان کیا ہی کہ چارلس اسکے کو عقد ازدواج مین لایا اور مرتے وقت اسنے
کہا کہ منمت بعد نکاح کے پیدا ہوا ہی - ڈیوک آرجایل نے اسکے ارادون کے سکوٹ لینڈ

مین تائید کے اور دونونے ملکر یہہ تجویز کی کہ منمت اضلاع متھرے مین فساد اوٹھاوے اور آرجاہل سکوٹ لینڈ مین سرکشی کرے۔ اول آرجاہل سکوٹ لینڈ مین وارد ہوا اور یہان اسنے اشتہار جاری کیا اور دو ہزار پانسو آدمی اسکی سات جمع ہوگئے اور اسنے چاہا کہ لوگ اسکے کمک کرین۔ لیکن فوج قہار بادشاہی اسکی مقابلہ مین آگئی اور اسکے فوج کو شکست دی اور وہ بھاگتے ہوے زخمی ہوا اور تالاب مین اسکے سر کو ایک کتوارے پانے سے نکلی ہوے دیکھا اور اوسے پکڑ لیا۔ اوسے یہانسے ایڈن برا کوے گئے اور بعد ہزاران ذلت وخوارے کے جنکی سہنے مین اسنے بڑے مردانگی ظاہر کی روبرو سب کے مارا گیا۔ اسکے اثنا مین منمت ڈورسیت شایر مین سانہہ ایک جمعیت کے جو سوا دمیون سے زیادہ نہوگی پہنچا از بسکہ لوگ اوس سے بہت خوش تھے اور جمس کے نام سے اور اوسکے مذہب سے نفرت رکھتے تھے چار دن کے اندر ہی دو ہزار سے زیادہ آدمی اسکے پاس جمع ہوگئے مقام لانسٹن مین چھ ہزار آدمی اکٹھے ہوگئے اور لوگ اس قدر جمع ہوگئی کہ سلاح جنگ نے الکتہا کیا اور وہ روز بروز انہین رخصت کرنے لگا۔ وہ برجواٹر و دیلنا اور فرد مین گیا اور لوگون نے وہان کے کہا کہ وہ ہمارا بادشاہی لیکن اوسنے وقت لڑای کا بیچ حاصل کرنے اس افتخار بزرگ سے بیفایدہ کے ضایع کیا۔

بادشاہ کو اس حملے سے بہت اندیشہ پیدا ہوا اور کامیاب ہونا ایسے ایک مہم کے جو ابتدا مین بہت سخت ظاہر ہوے موجب زیادہ تشویش کا تھا۔ جہہ آرلی برٹن کے ہولینڈ سے بلائے گئین اور ایک جمعیت تین ہزار سپاہیون قواعد آموختہ کے بسرکردگی ارل فیورشیم اور جرجل کے متعین ہوے کہ سرکشون کو آگے نہ بہرنے دین۔ انہون نے قریہ سیجورین جو متصل برجواٹر کے واقع ہے مقام کیا اور وہان بہت سے فوج اس مقام کے انسے شامل ہوے۔ منمت نے یہہ ارادہ کیا کہ وقت لڑای کے اتنے کو شش کرنے چاہیے کہ یا جان جاتے رہی یا سلطنت ہاتھ لگے بسبب غفلت فیورشیم کے منمت کو حملہ کرنے کے جراءت ہوی اور اوسکے ہمراہیون نے ایسے جانفشانی و دلاوری ظاہر کی کہ وہ فوج کثیر

قواعد آموختہ پر غالب آئی انہون نے فوج پیادگان بادشاہی کو اسکے
مقر سے بھگا دیا اور قریب تھا کہ وہ فتحیاب ہون لیکن بسبب خطا مہمت
اور نامردی لارڈ گرے کے جسکے سوار تابعدار تھے شکست ہوگئے۔ یہ امیر
پہلی حملہ مین بھاگ نکلا اور ظفریاب سرکشون پر گری اور انہون نے تین گھنٹہ تک مقابلہ کیا
اور بعد اسکے بھاگ گئے۔ قریب تین سو آدمیون کے میدان جنگ مین کام آئے اور
ایک ہزار تعاقب مین مارے گئے اور وہ لڑائی جو بے محابا شروع ہوئی اور بہت سستی
کے ساتھ ہوا کے اسوضع سے تمام ہوئی مہمت میدان رزمگاہ سے قریب بیس میل
کے بھاگا تھا کہ گھوڑا اوسکا مرگیا۔ وہ اسپر سے اوترا اور ایک گلہ بان سے اپنے
کپڑے بدل لیئے اور انہین پہن کر پیادہ پا ساتھ ایک کونٹ جرمنی کے جو ہولینڈ سے
اسکے ہمراہ تھا بھاگا۔ انجام کار وہ بھوک پیاس کے سبب سے بالکل بیطاقت ہوگئے اور
ایک میدان مین پڑ رہے اور درخت کے پتے اوپر اپنے ڈال لیئے متعاقبین نے
گلہ بان کو مہمت کے کپڑے پہنے ہوے دیکھکر اسکے تلاش مین بہت سے کوشش
کی اور بوسیلہ سگان بوشناس کے اسکے مقام سے واقف ہوے
اور دیکھا کہ اسکے جیب مین کچھ مسّر جنکو اسنے اپنے واسطے قوت کے
جمع کیا تھا پڑے ہوے تھے۔ اسنے بہت سے خطوط التجا کے بادشاہ کو لکھے
اور بادشاہ نے بلحاظ اسکے کہ وہ خوارے وذلت اپنے دشمن کے بچشم
خود دیکھے اسے اپنے سامنے طلب کیا مہمت ملاقات کے وقت گھٹنے
ٹیک کر مودب بیٹھا اور بہت عجز وانکسار ظاہر کیا کہ بادشاہ کو اسکے حال پر رحم
آوے اور اوسکے خون سے درگذرے۔ اسنے باوجودیکہ وہ کاغذ جسمین
بادشاہ نے لکھوایا تھا کہ وہ ولدالحرام ہے خط کردیا لیکن [illegible]

بیدرد نے کہا کہ گن، تمہارا قابل عفو کے نہین ہی منمت نے جب دیکھا کہ کوے صورت نجات کے چچا کے ہاتھہ سے نہین ہی اسنے اپنے حواس جمع کیے اور کھڑا ہو گیا اور طریقہ کچھہ ادب و تعظیم کو بجا لایا اور چلا گیا۔ لوگ اوسکے سالہ فسکلہ تک حسرت و افسوس کرتے ہوے گیے۔ اسنے جلاد سے کہا کہ میرا ایک ہی ضرب مین کاٹ ڈال اور میرے مارنے مین وہ خطا جو تو نے رسل کے سر کاٹنے مین کیے تھے ہرگز نہ کیجیو کیونکہ اسکے باعث سے تکلیف دوبارہ اوٹھانے ہوتے ہی لیکن اس کہنے سے اوسے زیادہ تکلیف و سختی ہوی جلاد مارے ڈر کے کانپنے لگا اور تبر زور سے اسکے گردن پر مارا منمت نے سر اپنا کندے سے اوٹھایا اور یہہ اشارہ گویا کہ واسطے ملامت کرنے کے تھا اسنے دوبارہ سر اپنا آہستہ سے رکھہ دیا اور جلاد نے کئی حربے فایدہ کیے۔ آخر کو اوسنے تنگ ہوکر تبر کو ہاتھہ سے ڈالدیا لیکن شریف نے اسے تنبیہ کی کہ وہ اپنے کام سے باز نرہے اور دو ضربون مین سر اسکا تن سے جدا ہو گیا۔ جنمیں ڈیوک منمت کا جس سے رعایا انگلند کے بہت خوش رہتے یہہ حال ہوا۔ وہ دلیر وصاف دل نیک طینت و خوشامد طلب تھا اور اسے ان باتون کے سبب سے اس مہم پر جو اسکے حوصلہ سے بڑہ کر تھے جرات ہوے یہہ بات حق مین سرکشون اور بادشاہ کے خوب ہوتے اگر خون زیرے جو فی الحال ہوے تھے واسطے جرم کے کافی تصور کیجاتے۔ فوج طغیان نے قیدیون پر جو بعد لڑائے کے پکڑے گئے تھے بہت سختی کی۔ مینور شیم نے لڑائے کے چند روز بعد قیدیون مین سے بیس سے زیادہ کو پھانسے دیے۔ جج جیفریز نے عدالت مین افسران فوج سے زیادہ ظلم و بیداد کرے کے اور بہت تجرمون کو جنکے تحقیقات

تحقیقات احوال کے لئے وہ بھیجا گیا جیمس دوم فرو اڈالا - نشہ ظلم و بیدردی کا جو اسکے
جبلی تھے روز بروز زیادہ ہونے لگا - اسنے قیدیون سے کہا کہ اگر تم مجھے
در دسرے تحقیقات سے بار رکھو گے اور صاف صاف کہدو گے تو البتہ میرے
عنایت سے محروم نہ ہو گے اور پھانسے سے میرے نجات پاؤ گے وگرنہ میں تمکو
بہت سزائے سخت دونگا بہت سے لوگ اسکے باتون پر بھول گئے اور اوسکے
فریب میں آگئے اور اسے باعث سے وہ جلد مارے گئے - ڈورچیسٹر میں آتھ
آدمے مارے گئے اور ایکزیٹر و ٹانٹن اور ویلز میں دوسو اکاون شخص کو جلادنے
قتل کیا

(سنہ ۱۶۸۶ عیسوی) امور علماء کلیسا میں جیمس نے بہت سی بی منصفی کی - ڈاکٹر شارپ
پادرے لندن اون لوگون میں سے تھا جو مخالفت طریقہ پوپ سے رکھتے تھے
اسے ان لوگون کے جنھون نے صرف دلیلین ضعیف علماء مذہب طریقہ پوپ
کے سنکر مذہب انکا اختیار کر لیا تھا بہت نادست جو بجا تھے بیان کے بادشاہ نے
یہہ سمجھکر کہ وہ اشارہ میرے طرف ہی بہت آزردہ ہوا اور احکام سخت
بنام بیشپ لندن کے جاری ہوئے کہ وہ شارت کو تا صدور حکم ثانی بادشاہ
کے اسکے عہدہ سے معطل کر دے - بیشپ نے اسکا کہنا نہ مانا اور بادشاہ نے
چاہا کہ بیشپ کو واسطے اسکے نافرمانے کے گوشمالے دینے واجب ہے اپنے
اپنے مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ایک فرمان علماء کلیسا کے طرف سے جاری کیا
اور اسکے سبب سے سات امینون کو اختیار کل کلیسا انگلستان کا ہو گیا - اگے اس
محکمہ کے بیشپ بلایا گیا اور وہ اور شارپ اپنے عہدہ سے معطل ہوئے شاہ جیمس نے

چاہا کہ وہ باب مذہب سب قومون مین کیتھولک کا متعرض نہوے کیونکہ اسے یقین تہا کہ
میرے خبر کرنے سے صداقت مذہب رومن کیتھولک کے ظاہر ہوجاوی گے اور سب
اسکے طرف رجوع کرین گے - اسنے اسے نظر کر ایک اشتہار اس مضمون کا جاری
کیا کہ ہمین کسے مذہب سے تعرض نہین ہی اور آئندہ سے مخالف ہونا مذہب مقرر
سے موجب سزا پانے کا نہوگا اسنے اپنے کام کے پورا کرنے کے لیئے وکیل کو
ظاہر سب لوگون سے روم کو روانہ کیا کہ وہ جاکر بیان کرے کہ بادشاہ پوپ کا تابعدار
ہی اور اپنے سلطنت کو رومن کیتھولک کے قوم سے شامل کرنے کا ارادہ رکہتا ہی
- اسطرح کے دلچسپ پیغام کے جو بے باکانہ بہیجا گیا ہو کبھی نہوئے تہے - پوپ
کو اس تدبیر بیہودہ سے کامیاب ہونے کے توقع ضعیف تہے وہ یہہ
جانتا تہا کہ بادشاہ ان امور مین جنکے استیصال مین اسے اخفا لازم تہا ظاہر ادست
انداز ہوا - قوم جیسوئٹ کو اجازت ہوگئی کہ وہ اپنے جابجا مدرسہ تیار کر
لین وہ رسمین مذہب رومن کیتھولک ظاہر کرنے لگے اور چار بڑے عالم مذہب رومن
کیتھولک کے دربارگاہ بادشاہ مین مقرر ہوے اور انہین لقب آپ سپیلولک دیے
گادے کر روانہ کردیا کہ وہ رسمین اپنے طریقہ کے تمام ملک مین تعلیم کرین بادشاہ
نے یا وزالنفس یا درپے ہینی ڈکٹاین کے مدرسہ کیمبرج مین سفارش کے کہ وہ عہدہ
ماسٹر اوف آرٹ پر مقرر ہو لیکن مذہب اسکا باعث نہ داخل ہونے کا مدرسہ مین
ہوا اور اہل مدرسہ نے حضور بادشاہ مین عرضے اس مضمون کے پیش کیے کہ فرمان اپنا
ادہا منگوا اسنے عرضے کو اسکے ملاحظہ کیا اور وکیل کو اسکے اجازت
نہوے کہ پہنچے کیے دالس چیپلہائے کمشن کورٹ مین طلب ہوا اور صاحبان
عدالت نے اسے عہدہ سے معزول کیا لیکن اہل مدرسہ نے اسین

نے اسمین بہت حجت کیے اور وہ پہر بھی بابا فرانس کے آنے کو مانع ہوئے عہدہ پریسیڈنٹ مدرسہ
بیگڈلن جسکے کہ آمد نے بہت تھے خالے ہوا اور بادشاہ نے ایک شخص فارمر نامے کو جسنے
فی الحال مذہب پوپ اختیار کیا تہا اور بہ لحاظ اور امور کے وہ بہت نالایق تہا اس عہدہ پر
نصب کرنے کے لیئے ایک فرمان جاری کیا ۔ اہل مدرسہ نے کیئے عرضیان
بادشاہ کیے دربار مین سابقہ بہت عجز و انکسار کیے لکہین کہ وہ فرمان اپنا واپس
کروالے اور وہ خدمت انکو نہ دیے جاوے اور جمیس نے یہہ دیکہہ کر کہ انہین پاس
اپنے حقوق کا بہت ہی سوائے دو شخصون کیے سب کو موقوف کر دیا ۔ دوسرا
اشتہار درباب عدم تعرض کسے مذہب کیے موافق مضمون اشتہار اول کیے مشتہر ہوا لیکن
اسمین یہہ بات زاید تہی کہ سب پادریون کلیساؤن مین نماز سے فارغ ہوکر ایسے پڑہا کرین
۔ (۱۶۸۸ء) سب پادریون کو یہہ حرکات ایسکے ناپسند آئے اور انہون نے ارادہ کیا کہ وہ
اسکے حکم کو کہ جسمین سراسر بوے تعصب کیے پائے جاتے تہی بجا نہ لاوین ۔ انہون نے رعیت
کے ساتہہ شریک ہونیکا جو بادشاہ سے مخالف تہے اور اسکے برباد کے درپے بہت قصد کیا
لارڈ بیشپ مقام سینٹ ایزف وکین بیشپ مقام بات اور ویلز و ٹرنٹن بیشپ الی
ولیک بیشپ مقام چیسٹر و ایٹ بیشپ مقام ٹیمپر بر و اور ٹرے لالے بیشپ مقام ہوسٹل نے اول
اس کار پر خطر مین قدم رکہا اشخاص مذکورین اور سنکرونٹ آرچ بشپ کینٹربرے نے ایک عرضے بادشاہ
کو لکہے اور اسمین بہت سے نمک حلالے اور رجز خواہی ظاہر کرکر عرض کیا کہ ہم استہمار حضور
کو موافق اپنے اعتقاد یعنے مذہب پروٹسٹنٹ کے نہین پاتے ہین بادشاہ خفا ہوا
اور انہین کونسل مین طلب کیا اور صاحبان محکمہ نے انسے پوچہا کہ یہہ عرضی تمہاری ہے
۔ انہون نے تہوڑے دیر تک جواب نہ دیا لیکن جب انہین بہت تنگ کیا تب انہون
نے لاچار ہوکر اقرار کیا کہ وہ ہمارے عرضے ہے ۔ جب ایسے ضمانتین طلب

کے لئین اور اُنہون نے انکے داخل کرنے سے انکار کیا تب یہہ حکم نافذ ہوا کہ وہ لوڑمین قید رہین اور وکلاے شاہے کے نام پر احکام جاریے ہوئے کہ وہ اِن پر نالش کرین کہ اُنہون نے فساد برپا کرنیکے لیئے ایک رسالہ لکھا تہا

(۱۸۰۶ء) انتیسوین جون کو دن انکی روبکاری کا مقرر ہوا اور جب اُنہون نے دار و گیر عدالت سے نجات پائے وہ اپنے گہر کو سابہہ بڑے تجمل و عزت کے لائے گئے اور اتنے عزت و وقر انکی قید کرنے کے وقت نہوئے تہے - بہلائے اور برائے ملک کے اس مقدمہ کے ہونے پر موقوف تہے اور آزاد ہے یا تابعدار ہے آیندہ کے اسکے فیصلہ پر منحصر تہے - وکلاے طرفین دلیلین معقول لائے ہونگے اور پوویل صاحب جو جملہ منصفین سے تہے پاسدار صاحبان بیشپ کے معلوم ہوے - صاحبان جیوری ایک مکان مین تمام رات بیٹہے رہے اور دوسرے دن آنکر عدالت مین اجلاس کیا اور کہا کہ صاحبان بیشپ خطادار نہین ہین ویسٹ منسٹر حال مین آواز واہ واہ کے ہر طرف سے گونجی اور تمام شہر مین صداے تحسین و آفرین کے بلند ہوئی - یہہ آوازیے خوشے اور مبارکبادے کے مقام ہولسوک تک جہان بادشاہ مقیم تہا پہنچی اور اسوقت وہ فیورشم کے خیمہ مین کہانا کہا رہا تہا - حضور والا نے پوچہا کہ لوگ کسواسطے خوش ہو رہی ہین اور جب کہا گیا کہ کچہہ نہین ہی صرف بسبب مخلصے صاحبان بیشپ کے خوش ہو رہی ہین تب اوسنے کہا کہ نزدیک تمہارے یہہ کہنا نہین ہی پر صاحبان بیشپ کو بہت ایذا پہنچے گی یہہ احوال دیکہہ کر لوگون نے چاہا کہ ولیم شاہزادہ اورنج کا جسکے بے بڑے بیٹے شاہ جیمس کے پیچہے تخت پر بیٹہے - ولیم ایک مرد مجربہ کار اور بندوبست ملک سے خوب واقف تہا - فرانسیسیون نے بسبب اپنے بلند نظرے اور ہولینڈ والون نے بسبب جسد اور دلیری کے اسکے لیاقتون کو زیادہ کردیا اور طبیعت کو اون تدابیر کے سوچنے مین ملایا

کردیا اس شاہزادہ دانشمند کو اب خوب معلوم ہوگیا کہ جیمس سے رعیت اسکے بہت
بیزار ہی (سنہ ۱۶۸۸ عیسوے) اسے روز بروز احوال اسکی ناراضی سے اطلاع
ہوتے تھے ظاہر مین وہ انہین سمجھاتا تہا کہ یہہ بات تمہین کرنے مناسب نہین لیکن حقیقت
مین یہہ انہین زیادہ برانگیختہ کرتا تہا اس امید سے کہ آخر کو سلطنت اسکے قبضہ
مین آجاوے - شاہزادہ مذکور نے اس مہم کو اسوقت اختیار کیا کہ جب لوگ صاحبان
مبشپ کے ہتکہ دسکے ہونے سے بہت خفا ہو رہے تھے - اس نے قبل اس سے
کشتیان اہل ڈچ کے جمع کین اور لشکر گاہ مین جہاز تیار رہی - تھوڑے سے سپاہی
اور نوکر رکہہ لیئے اور بہت سا روپیہ جو واسطے دوسرے کامون کے تحصیل ہوا تہا اس لڑائی
مین صرف ہوا اس نے اس خوبی سے انتظام کیا کہ تین دن کے عرصے مین چار سو کشتیان کرایہ
کو آگئین نیمگیون سے فوج نے ساتہہ سامان حروے کے دریاؤن اور نہرون سے عبور کیا اور
شاہزادہ موصوف نے ہیلو واٹ سلوس سے ساتہہ ایک فوج بحری پانسو کشتیون اور
ایک لشکر کے جسمین چودہ ہزار سے زیادہ آدمی تھے باد بان کہولے - یہہ
مشہور کردیا گیا کہ کنارون فرانس پر یہہ مہم ہوگی اور اکثر انگریزون نے فوج بحری
کو اپنے کنارون سے گزرتے ہوئے دیکہہ کر گمان نہین کیا کہ وہ حدود ہمارے ملک
مین لنگر کرین - بعد سفر دو دن کے شاہزادہ نے پانچوین نومبر کو قصبہ برڈکسہوم
واقع ٹوربے مین اپنے فوج کو اتارا اور یہی مہینا اور تاریخ سازش باروت سے اڑانے
محکمہ پارلمنٹ کے ہی باوجودیکہ شاہزادہ تمام انگریزون کے درخواست سے یہان
آیا تہا لیکن کتنے دنون تک سوائے تہوڑی سی آدمیون کے کوئے اس پاس نہ آیا اور اس
باعث سے اسے بڑا ملال پیدا ہوا - وہ پہلے ایگزیٹر مین گیا اور رہنے والے کردنواح
اس شہر کے بسبب قتل کے جو ممنت کے سرکش ہونے سے ہوا تہا ایسے ڈرگئے تھے کہ وہ

کسے کے طرف نہو ئے - دس دن تک انتظار کیا کہ لوگ جو بادشاہ سے ناخوش ہین
اس سے آن کر ملین لیکن کوئے اس پاس نہ آیا - جب وہ یہہ تجویز کر رہا تہا کہ وہ
اپنے لشکر کو اولٹا لیجاوے کہ بہت سے امیر اسکے ساتہہ شامل ہوئے اور تمام باشندے
اس ملک کے اسکے فوج مین شریک ہوئے - تمام امراو بادے وافسر
اور نوکران خاص بادشاہ اور اُن لوگون کو جن کو ثروت بسبب اسکے حاصل
ہوئے تہے منظور ہوا کہ وہ اسکو چہوڑ دین لارڈ چرچل ابتدا مین خدمت
خواصے کے رکہتا تہا اول اسے اس درجہ سے اختیار فوج کا حاصل ہوا
اور بعد اسکے وہ عہدۂ امارت پر منصوب ہوا اور اسے یہہ تمام مرتبہ وحشمت
بادشاہ کے عنایت سے نصیب ہوا تہا اسنے بہی رفاقت بادشاہ کے چہوڑ دے
اور اپنے ساتہہ ڈیوک گرلفین بیٹے شاہ مرحوم کو جو بطن زن منکوحہ بادشاہ سے نہا
وکرنیل بہیلے اور دوسرے لوگون کو لے گیا - شاہزادہ ڈینمارک اور اسکے بے بے
آین نے جو کہ بیٹی جیمس دوم کے تہے اور جسے وہ بہت چاہتا تہا احوال اسکا ابتر
دیکہہ کر چاہا کہ اس سے کنارہ کش ہون اور طرف گروہ غالب کے شریک ہوجاوین جب وہ
مطلع ہوا کہ شاہزادہ وشاہزادے نے موافق اسکے دوسرے رفیقون کے راہ بیوفائے
اختیار کیے تب اسے کمال غم پیدا ہوا اور اسنے رنج بے نہایت مین یہہ کہا کہ ای رب اس حالت
مین کہ میرے اپنے اولاد بہی مجہسے کنارہ کر گئے تو میرے مدد کر بسبب مخالفت سب لوگون کے بادشاہ
روز بروز زیادہ تر مضطر ہوا اور نصیحتون لوگون کے جو اسے کہتے تہے کہ وہ سلطنت
چہوڑ دے سُنے - اسنے اول ملکہ یعنے اپنے بے بے کو ساتہہ گونٹ لازن کے جو قدیم رفیق
شاہ فرانس کا تہا روانہ کر دیا اور وہ صحیح وسلامت کیلس مین داخل ہوے
وہ اور سر ایڈورڈ ہیل رات کے وقت بہاگے ایک انگلیتا مل گیا اور گرہ

کردہ مخالف اُنہین اولٹا پھیر لائے - چند روز تک وہ روچسٹر مین قید رہا اور آخر کار اپنے یہہ دیکھکر کہ رعایا اوسکے اس سے نہایت بیزار ہی بادشاہ فرانس پاس جسکے اور کوئے دوست نہ تہا جانے کا قصد کیا - وہ اپنے بیٹے ڈیوک برڈک کو جو زنِ منکوحہ کے پیٹ سے نہ تہا ساتہہ لیکر سمندر کے طرف بہاگا اور یہان سے وہ کشتی پر سوار ہوکر فرانس کو روانہ ہوا اور ایسے علاقہ پکرڈے مین اُترے اور یہان سے وہ تخت گاہ فرانس کو گیا اور لوگون نے یہان اسکے تعظیم و توقیر اسکے ساتہہ لاحاصل لقب بادشاہ اور رومے کے جس سے وہ بہت خوش ہوا بہت سے کیے بادشاہ نے اسطور سے سلطنت سے ہاتہہ اُٹہایا تب لوگ اسکے جانشین کرنے کے تدبیر مین مشغول ہوئے (سنہ ۱۶۸۹ع) بعضون نے کہا نایب مقرر کیا جاوے اور بعضون نے کہا کہ شاہزادے اورنج تخت پر بیٹہے کیونکہ شاہزادہ جسکے عمر بہت چہوٹے ہی مستحق سلطنت کے نہین اسلئے کہ وہ بطن زنِ منکوحہ سے نہین ہی - اس امر مین بیچ دونون محکمہ کے تکرار و گفتگو رہی اور آخر کو غلبہ دو آدمیون کے رائے کا اسطرح ہوا کہ ایک اور بادشاہ تخت پر بیٹہے - یہہ تجویز ہوئے کہ شاہزادہ اورنج شاہزادے اورنج کے ملکر سلطنت کرین اور ایک ملک اور دوسرے ملکہ انگلستان کے پکارے جاوے اور نظم و نسق ملک صرف اختیار مین شاہزادے کے رہی

بتیسوان باب
پنج احوال ولیم سیوم کے

یوم ولادت (سنہ ۱۶۵۰ع) روز وفات آٹہوین مارچ سن بستہ سو دو - تاریخ ورود انگلستان کے پانچوین نومبر سن ۱۶۸۸ سو اٹہاسے - سنہ جلوس بائیسوین جنوری سنہ سولہ سو نوے سے تک سلطنت تیرہ برس

(۱۶۸۸ع) ولیم کو تخت پر بیٹھتے ہی مشکل حکمرانے کرنے اون لوگون کے جنکے طبع کو امتحان اپنے حاکمون کے حکم کے کرنے مین بہت تھے بہ نسبت اطاعت کرنیکے شروع اسکی سلطنت کا اسے ڈھنگ سے جو سب سارے قباحتون کا کہ سلطنت سابق مین واقع ہوئے تہین اور بادشاہ تخت سے اوتارا گیا پڑا - ولیم لیکن ہونے فرقہ کیلونسٹ کے کسے کے مذہب مین متعرض نہوا چاہتا تہا اسے جہت سے اسنے بیچ منسوخ کرنے ان قوانین کے جو کہ خلاف تھے اون لوگون کے جو کہ خلاف مذہب مقررہ انگلستان کے تھے سعے کیے اور اگرچہ یہہ مطلب اسکے حسب دلخواہ بالکل حاصل نہوا لیکن اسے اتنے بات حاصل ہوئے کہ فرقہ ڈیسنٹرین مین سے ان لوگون سے جنہون نے قسم کہائے کہ بادشاہ کے اطاعت کرین گے اور خفیہ مذہب کے بات کے واسطے جمع نہوا کرین گے وہ قانون متعلق نرما اسے اثنا مین جیمس جسکو آیرلینڈ والے ابتک اپنا بادشاہ سمجھتے تھے برلیٹ مین کشتی پر سوار ہوا اور اس سلطنت کے طرف گیا اور بائیسوین می کو کنسیل مین پہنچا - وہ ساتہہ جلوس بادشاہی کے ڈبلن مین داخل ہوا اور رعایا کو وہانکے اوسکے آنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اسنے ہر چیز کو اس ملک مین موافق اپنے آرزو کے پایا - کنسیل دے لارڈ لفٹنٹ آیرلینڈ کا اسکا رفیق تہا اسکے فوج قدیمی موجود تھے اور ایک نئے فوج اور بہرے گئے آدمی ان دونو فوجون کے قریب چالیس ہزار کے تھے وہ لڑائی کا قابو دیکہہ کر واسطے محاصرے لنڈنڈرے کی گیا یہہ شہر باوجودیکہ کچہہ بہت بڑا تہا لیکن لیکن مقابلہ کرنے اسوقت کے اسکے بہت شہرت ہوئی محصورین نے مصیبتین سخت لیکن بانکے دلی سے کہائین اور آخرکار یہہ ایک امر واقع ہوا کہ وہ کڑے جو دریا مین مدد کرنے راہ علہ کے آر پار دیا کے ڈال رکہے تھے ٹوٹ گئی اور جہاز غلہ کا بہرا ہوا شہر مین پونہچا اور اسکے

سبب سے انکی تکلیف رفع ہوگئی — جتنے کہ رہنی والون اس مقام کو خوشے حاصل ہوئے
اتنا ہی محاصرین کو رنج و ملال سے پیدا ہوئے — جیمس کے فوج کا اس بات کے سبب سے ایسا دل چھوٹ
گیا کہ اُنھون نے رات ہی کو محاصرہ اس شہر کا چھوڑ دیا اور قریب نو ہزار آدمیون کے اس مقام
مین انکی بارے گئے اور وہ جلد وہان سے چلے گئے دریاے باین کے کنارون
متقابل پر لشکر طرفین کے سامنے ایکدوسرے کی آئے اور وہ بسبب اختلاف مذہب و لغزت
انتقام کے پیاسے ایکدوسرے کے خون کے تھے (سنہ ۱۶۹۰ عیسوی) دریاے باین اس مقام
پر بہت گہرا نہ تھا اور لوگون کو یہان سے پے آب گذرنا سہل تھا کنارے اسکے ہموار نہ تھے
اور پُرانے گہرا ورخندقون کے سبب سے وہ محل خطرناک تھا اور بہے دشمنون کا باعث
حفاظت کا ہوا ولیم سردارے فوج پروٹسٹنٹ مذہب کے بلا توقف بعد پہنچنے کے
اسے وقت دریا کے کنارے پر گیا تاکہ تدبیر واسطے لڑائے کے کرے اور اسے آتی
ہوی دشمن کے فوج نے دیکھا اور ایک توپ وہ خفیہ باہر لائے اور جہان وہ بیٹھا تھا اسے
لگا دے — اس توپ کے گولے سے کئے رفیق اسکے ماری گئی اور اسکا کندھا زخمی ہوا
دوسرے دن صبح کے وقت چھ بجے شاہ ولیم نے حکم دیا کہ فوج دریا پر سے گزرے
— فوج تین طرف سے گذرے اور خوب توپ چلی اور بعد اسکے لڑائے سخت شروع ہوے
— سپاہ آیرلینڈ کے اگرچہ تمام فرنگستان مین بہت نامے تھے لیکن وہ کبھی جان فشانی
سے اپنے ملک مین نہ لڑے اُنھون نے بہت دیر تک مقابلہ کیا اور بعد اسکے
وہ نہ ٹھہرے اور بھاگ گئے اور فوجون اہل فرانس اور سوزرلینڈ کو جو
مدد کے لیئے آئی تھین چھوڑ گئے کہ جہان وہ پناہ یا سکین رہین — ولیم
رسالہ سوارون کا لیکر میدان جنگ مین آیا اور اپنے چالاکے اور ہوشیاری

سے فتح مند ہوا جسمیں لڑائے مین شامل نہ تہا اور وہ وقت لڑائے کے دورے دُنمور کے
پہاڑ پر کہڑا ہوا لڑائے کا تماشا دیکہتا تہا اور تہوڑے سے رسالہ کے سوار اسکے گرد حلقہ کئے
ہوئے کہڑے تہے اور اسنے یہہ دیکہہ کر کہ فوج اسکے لشکر غنیم کو مار رہی ہی پکارا کہ رہا یا
انگلستان کو میرے ایذا آپونہچی فوج آیرلینڈ مین سے پندرہ سو آدمی کے قریب مارے
گئے اور پروٹسٹنٹ مین سے تخمیناً پانسو اومیون کے ہلاک ہوئے - یہہ فتح بڑے
ہوئے اور اسمین کسیطرح کا شبہہ نہین رہا لیکن مزاحم ڈیوک شومبرگ کا جسکو دریا سے
گذرتے ہوئے گولے لگے تمام نقصان فوج دشمن کے سے زیادہ شمار کیا گیا جسمیں
کے طرف سے پچہلے لڑائے آگرم مین ہوئی تہے - (سنہ ۱۶۹۱ع) دشمنون نے حملہ سخت
کیا اور کئے بار سوارون نے ہزیمت پائے لیکن سپاہ انگریزے کمر کمر دل دل سے گذرے
اور کیچڑ سے نکل کر زمین سخت پر پانو اِسکے مشکل سے جمی اور انہون نے دوبارہ ہنگامہ لڑائے
کا گرم کیا بشٹ مروت جنرل فوج آیرلینڈ کا مارا گیا اور فوج اسکے مارے ڈر کے ہر طرف
بہاگ نکلے اور لیمرک مین پناہ لے اور بت بعد کہونے پانچ ہزار چیدہ آدمی اپنے فوج کے
وہ پچہلے بار یہان لڑے مقام لیمرک مین جسمین فوج آیرلینڈ نے پچہلے دفعہ پناہ
لے تہے مقابلہ بہادرانہ کیا لیکن جب اُنہون نے دیکہا کہ دشمن دس قدم پُل کے تلے
آگے بڑہی اور چہار طرف سے انہین گہیر لیا تب اُنہون نے صلح کے درخواست کے
اور معاملہ جلد ہوگیا اور عداوت دونو طرف سے موقوف ہوگئے

من کیتہولک کو بسبب اسکی نامہ صلح کے وہ اختیار بیچ عمل مین لاتے رسوم اپنے
مذہب کے جو انہین زمانہ چارلس دوم مین تہا دوبارہ حاصل ہوا - ہر ایک شخص
مختار تہا کہ جہان چاہے اپنے عیال و اطفال اور اسباب کو لے جاکر سوائے انگلستان
و سکوٹ لینڈ کے رہے - بسبب ہنونی فراہمت کے چودہ ہزار سے زیادہ آدمی

ا ئي جو شاہ جمس کی طرف سے ہوکر لڑی تھے ملک فرانس کو چلی گئے اور بار بار دے
وغیرہ انہین دہانکی جانی کے لئے بسبب اسکی سرکارنے سرانجام کردیا
(سنہ ۱۶۹۲ عیسوی) جمس کواب نہایت مایوسی حاصل ہوئی اسکے عزم وآزادی سے سلطنت
انگلستان کے نسیخ ہوگئی اور صرف اسکی دوستون کواب یہہ توقع رہ گئی تھی کہ ہم
بادشاہ کو جواب سلطنت کرتا ہی مارڈالین - جمس کو یہہ تجویزین بوسزاوار عالی حوصلہ
لوگون کے نہتھین اور جنسی سوای جہالت وبیمروتی کے اور کسی نوع کا فایدہ منصور
نہین پسند نہین - یون نقل ہی کہ آسنی ان تدبیرون مین بہت سعی کے اور
وہ انکو بتائین لیکن وہ سوائے بربادی ان لوگون کے جو تعمیل اس تدبیر کے کیا چاہتی تھے
کسیطرح مفید اسکی مقصد کو نہوئین وہ اسوقت تک کہ مرا یعنی تخمینہً سات برس تک مکان
سینٹ جرمن مین رہا اور وہان اسی لواس بادشاہ فرانس تنخواہ دیا گیا اور کیسے کہے
بیتی اور اسکی دوست جو انگلستان مین تھے اس کے رویے کے طرف ہی خبرگیر ہوتے
وہ مدت تک بیمار رہا اور سولوین ستمبر سنہ سترہ سو تین اس دار فانی سے کوچ کیا اور
بہت سی کرامتین جسپی لوگون نے گمان کیا تھا اسکے قبر سے ظاہر ہوئین
اسکی آخر عمر مین وہ لوگ جنکی عقاید باطل تھے تعظیم بسبب اسکے خدا پرستی کے کرنے
لگے - اسنے اعمال وافعال عجیب استغفار وتوبہ کے کرنے شروع کئے - وہ پادریون
مسکین لیٹرپ پاس جنہین اسکے علم وخدا پرستی سے نصیحت حاصل ہوئے اکثر جایا کرتا
تھا تکبر وخوبپسندی اسکے مزاج سے ساتھہ اسکے حسنت کے جاتی رہی وہ سب
اپنی منطقین سے اخلاص ومحبت ونرمی سے پیش آنے لگا جب وہ پہلی دفعہ بیمار ہوا
اسنے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ وہ مذہب کو سب امور دنیوے پر مقدم رکھے
اور شاہزادہ نے اس نصیحت سے ذرہ تفاوت نہ کیا - مرتے وقت وہ تمام

رسوم عبادت کے بجالایا اور وہ بموجب وصیت کے پیرس مین بیچ کلیسا انگلشیہ
بنے ڈاکٹر کے دفن کیا گیا اور اسکے جنازہ پر کچھہ تکلف کیا گیا

ولیم جب بادشاہ ہوا اسنے چاہا کہ وہ اختیار جو اب تک باقی تہا جہان تک ہے
اسکے قبضہ سے نکلا دے — اخر کو وہ مخالفت قوانین سے جو صاحبان پارلمنٹ بر
بر ور اسکے اختیار کے کم کرنے کے لیئے وضع کرتی تہے تنگ آیا اور منازعت چہو
اسنے کہا کہ اختیار میرا جو تم کم کرنا چاہتے ہو منظور ہے لیکن اس شرط پر کہ
جو ارادہ میرا کم کرنے طاقت سلطنت فرانس کا ہے وہ اسکے لئے مجھی سامان کردین —
وہ سب احوال لڑای اور طاقت فرنگستان سے واقف تہا یہ کہ اسی اسکا جانا
منظور تہا — جو صاحبان پارلمنٹ اسکی اعانت روپی سے اس مہم مین کرتے تو جس طور
وہ چاہین خاص اپنے ولایت مین کا بندوبست کرین اسطی لڑای فرانس
کے جتنا کہ ادنسی ہو سکا اُنہون نے اوسی روپی وسے رعیت نے صرف زر محصول
سالیانہ نہین ادا کیا بلکہ بہت سا روپیہ قرض انہین دیا تہا اور اندے محصول سال
آیندہ کو اسطی اسکے ادا کے مقرر کے اور وہ ملکی قرض مین پہنس گئے کہ پہر وہ
ادا نکر سکے باوجودیکہ روپی بیشمار واسطی کم کرنے طاقت بادشاہ فرانس کے صرف ہوا
لیکن انگلستان کو عوض سوای اسکی شہرت کے اور نفع کسے نوع کا حاصل نہوا
اور اس سبب سے اپنے دوستون کو خصوص اہل ڈچ کو بی مروتے کرنے کے لئے قابو دیا
تا اسکے ایام سلطنت مین لڑای فرانس کے نباہتہ رہی لیکن اخرکار سنہ ۱۶۹۷ء سنہ سو سنتالیس
عیسوی مین بیچ مقام رسوک کے صلح ہوئی اور وہ جھگڑی جنہین انگلنڈ والون سے
بی تامل و غور کے اختیار کر لیا تہا اور جنسے کچھہ فایدہ حاصل نہوا تمام ہوئی
انگلستان کو اس صلح عام سے کچھہ فایدہ نہوا اور بعد تلف ہونے روپے کے

اور ہلاک ہوئی ہزارون جانون کے انگلستان والون نے صرف یہہ بات حاصل کی
کہ بادشاہ فرانس نے اقرار کیا کہ ولیم بادشاہ ہی

ولیم پیدائش سے اپنے ضعیف البنیہ تہا اور اب جسم اسکا ہمیشہ کے بے آرامی و محنت سے
نہایت ضعیف ہوگیا — اسنے ٹہلنا اور سوار ہونا شروع کیا تاکہ اسکے بدن مین قوت
آجاوے یا لاغری اسکے جسم کے چہپ جاوے — ۲۱ فروری کو کنسنگٹن سے ہیمپٹن
کورٹ کو سوار ہوا اور رستے مین گہوڑا اسکا گر پڑا اور وہ آسمگین زمین پر ایسے زور
سے گرا کہ اسکے ہنسلے کے ہڈی ٹوٹ گئی — اسکے ہمراہی بیچ ہیمپٹن کورٹ کے محل
مین لے گئے اور یہان اسکے ہڈی ٹوٹی ہوئی کو درست کیا اور شام کے وقت وہ
کوچ گاڑی مین بیٹہ کر کنسنگٹن کو پہر لیا گاڑے کے ہچکولون کے مارے بندش دبا
کہل گئے اور پہر بڈیان اسکے ہنسلے کے بدلو حکیم نے درست کر کر بندش کروائی — قوی
ہیکل آدمی کے لیئے یہہ کچہہ بڑی تکلیف نہ تہی لیکن اسکے حق مین اتنا بہے برا تہا — اسے
تہوڑی دیر کے لیئے افاقہ ہوگیا لیکن جب وہ پلنگ پر جاکر لیٹ کر تہہ تہرے ایسے
جہڑے اور وہ بخار و اسہال مین مبتلا ہوا اور ان امراض سے جلد خوف و یاس سے
پیدا ہوئے جب اسنے معلوم کیا کہ اب موت میرے قریب ہی اسے وہ افکار جو حالت
صحت مین حاصل تہے لاحق ہوئی اور اسے رنج اپنی بیماری کا اتنا نہوا جتنا کہ اسے
خیال حال فرنگستان کا تہا — ارل البمرل ہولینڈ سے آیا اور اس سے خلوت مین کچہہ
گفتگو درباب مقدمات باہر کے کی — اسنے دو دن بعد تعلیم و تلقین بادری ٹینی سن کے
باون ۵۲ برس کے عمر مین اس جہان فانی سے کوچ کیا اور تیرہ ۱۳ برس بادشاہت کے

تینسوان باب

ترجمہ حال انز کے

سال ولادت سن سولہ سو جوسٹ ۱۶۶۴ - تاریخ وفات سنہ سترہ سو چودہ ۱۷۱۴ زمانہ آغاز تخت
نشینی آٹھوین مارچ سنہ سترہ سو دو ۱۷۰۲ اور بارہ برس چھ مہینے ۱۲ ۶ بادشاہت کے
(سنہ ۱۷۰۲ عیسوی) این جبکی شادی بارج ڈینمارک کے شاہزادہ سے ہوئی تھی ساتھہ
رضامندی تمام رعایا کے تخت پر بیٹھی - وہ جیمس کے دوسرے بیٹے اسکے پہلے بی بی سے
جو بیٹی خیلر ہائڈ کے بعد اسکے ساتھہ لقب ارل کلرنڈن سے ممتاز ہوا تھی - اسنے کہ
بعد بادشاہ ہونے کے فرانس سے لڑنے کا ارادہ کیا اور اپنے ارادون سے وکلا کو مجرے
رعایا کو اطلاع دے انہون نے اس امر کو منظور کر لیا اور اشتہار لڑائی کے جاری ہوگئے
انگریزون کے موافق اہل ڈچ اور جرمنی نے بھی اشتہار لڑائی کے اسی دن سے
جاری کئے - شاہ فرانس اجتماع ان تینون سلطنتون کا دیکھہ کر اپنے غصہ کو ضبط
نکر سکا اور اہل ڈچ کو اول گوشمالی دینے کا ارادہ کیا - اسنے بہت خفا ہو کر کہا
کہ یہ ٹٹ پونجی اہل ڈچ ایکدن ایسا ہوگا کہ اپنے گستاخی و بے ادبی کا مزہ چکھیگین اور
اپنے خطا سے نادم ہونگے کہ انہون نے لڑنا اس سلطنت سے جس سے پہلی دو بار سر
نہ آئی اور مغلوب ہوگئی اور خوف کرتے تھے ارادہ کیا اسکے دھمکانی سے انکی اتفاق
و دوستی مین کسی نوع کا خلل نہ آیا - آرزو تمنا ڈیوک بارلیورا کے برآئی کہ وہ جنرل
فوجون انگریزیکا مقرر ہوا اور وہ اور خوش ہوا جب اسنے اہل ڈچ نے باوجودیکہ ارل
ابتھلون کا اور اوسکا حق حکومت فوج کے لئے برابر تھا سپہ سالار تینون قومون
متفق کے فوجون کا بنا - مثل اسکے معاون اور جبکی دو چار آدمی دنیا مین اور ہوئے
تھے وہ وقت مشکل و خوف کے نگہبانی آتا تھا اور صلاح و تدبیر مین کاملی کو روا رکھتا تھا
او انگلستان مین ایسا دشمن قائل فرانسیسو کا بعد گرنیے اور اجنکورٹ کے آج تک
کوئی شخص پیدا نہوا اس سلطنت مین بہت سے لڑائیان فرانسیسو سے ہوئین او

اور اسنی کچھہ فائدہ بھی ایسا اہل انگلنڈ کو حاصل نہوا لیکن اسکی توقیر و عزت
انکی سبب سے بہت ہوگئی — اور صرف نام بلنہم و ریملیس و اوڈنارڈ و
مالبلک کے جہان فوجین تینون قومون متفق کے فتح یاب ہوئین لیکن انگلنڈ کو
فایدہ اسنے حاصل نہوا باقی رہ گیا تہا سپین مین ایک ایسی فوج ہوئے
جس سے اہل انگلنڈ کے قدرت و حشمت زیادہ ہوئے اور اسمین نہ بہت روپیہ صرف ہوا
اور نہ جانین تلف ہوئین — ناظرین ملک انگلستان کو جب یہہ بات معلوم ہوئی کہ اہل
فرانس نے ایک بڑے فوج بحری برسٹ مین درست کے ہی انہون نے سر کلوڈزلے
شوول اور سر جارج روک کو بہیجا کہ وہ انکی احوال سے مطلع رہین — سر جارج
کو علاوہ اسکی یہہ اور احکام ہوئی کہ وہ کچھہ فوج جہازون بار بردار پہ سوار کرکر
بارسیلونا کو لیجاوے اور اس مقام مین ہسپانی کے شاہزادہ سے بے فایدہ حملہ کیا
اس لڑائی سے جب بالکل مایوس سے حاصل ہوئے سر جارج روک دو دن بعد جہاز پہ
سوار ہونے کے سر کلوڈزلی سے جاملا اور جب وہ کنارے افریقہ سے کچھہ فاصلہ
پر تہے کہ اُنہون نے ایک کونسل در باب لڑائی کے کیا — اس کونسل مین یہہ
مصلحت ہوئے کہ جبرالٹر پر یورش ہو یہہ شہر اسوقت اہل سپین کے قبضہ مین تہا
اور لڑائی کے لیئے یہان کچھہ فوج نہ تہی — کیونکہ یہان گمان و خوف ایسی حملہ کا بالکل
نہ تہا شہر جبرالٹر گردن زمین پہ بنا ہے ایک گرد ایک پہاڑ ہی جسمین ممکن نہین کہ
کوئے سوائے ایک طرف کے گذر سکے — شاہزادہ ہسی ساتہ جو بہ آٹہہ ہزار آدمیون کے
نزدیک جبرالٹر کے اُوتر آیا اور اس شہر کو مانگا لیکن یہہ بات اسلے منظور نہوئے
سردار فوج بحری نے دوسرے اور حکم دیا کہ شہر پر گولے مارین اور اسنے یہہ دیکھہ کر
کہ دشمنون نے فصیل سے نکل کر مقام سوت مولا ہیڈ مین قیام کیا ہی لیا (۱)

فرای ٹیکر کو حکم دیا کہ وہ تمام فوج کو کشتیون پر سوار کرکر مکان مذکور پر حملہ کرے
- اون سردارون نے جنکی فوج مول سے بہت متصل پڑے تھی فوراً سپاہ کو اپنی
کشتیون پر بے حکم سوار کیا اور تلوار پکڑکر شہر مین داخل ہوئی لیکن انہون نے
تعجیل کے کیون کہ سیبن والون نے ایک سرنگ اوڑای اور اسکے سبب سے بہت سی در افشت
اور قریب ایکسو آدمی کے مارے گیئے یا زخمی ہوئی - کپتان نکس اور چمبر باوجود وقوع
اس امر کے ایک ہموار جای پر قابض ہوئے اور وہان سے نہ ہلی اس مین کپتان
فرای ٹیکر اور دوسرے ملاح آن پہنچی اور انکی مدد کے وہ حملہ کرکر ایک جگہہ جو مول
اور شہر کے بیچ مین واقع تھے قابض ہوگیئے - حاکم نے میسی کے شاہزادہ سے شرطین
کرلین اور اس مکان کو اسکے حوالہ کیا شاہزادہ موصوف چار دیوار سے مستحکم شہر کو
دیکھکر اسکے فتح ہونی سے بہت متعجب ہوا انگلستان مین جب اس فتح کے خبر پہونچی لوگون
کو وہان کے تامل ہوا اور تھوڑے دنون تک اسمین تکرار و بحث رہی کہ آیا یہ فعل
سردار فوج بحری کا قابل تحسین کا تھا یا نہین - یہہ بات آخر کو انکے نزدیک ثابت
ہوئی کہ کام اسکے ایسے نہ تھے جو لوگ اسکے شکرگذار ہون اور سر نے ڈیوک مالبورا
کی خدمات لاحاصل کے بہت سے تعریف کے اور سر جارج روک کے بات بھی نہ پوچھی
اور ہیوس کے سعی ہا کہ اسنے اپنے ملک کے واسطے کے تھی یہہ ہوا کہ وہ عہدہ
سے اپنے معزول کیا گیا - یہہ ایک بات عجیب ہے کہ اسوقت مین بھی جب کہ لوگ
علم و ادب سے بہرہ رکھتی تھے بیجا تعریف کرتے تھے اسوقت سے جبرالٹر انگریز
کے قبضہ مین رہا ہے اور جہاز جو دشمنون کے ایذا دینے کے لیے اس
طرف بھیجے جاتے ہین اور معین ہوتے ہین انکے حرمت اس مقام مین ہوا
کرتے تھے اور اس جگہہ کے سبب سے بہت تجارت کرنا [illegible]

— انگریزون کا یہان ایک مکان تہا جسمین سب قسم کے چیزین جنکی احتیاج واسطے درستے فوج بحری اور آراستگے لشکر کے درکار ہون موجود تہین انگریزون نے اس طرح فتح یہ دبحر مین ہوئی اور ایک نئے لڑائے سپین والون کے طرف اٹھی اس ملک مین شاہان فرنگستان نے وہی سختی ظاہر کے جو اوہون نے باقی ملک فرنگستان مین کے — فلپ چہارم پوتا لواس چودہوین[14] کا اس ملک مین بادشاہ تہا اور اسکے رعایا مین سے اکثر لوگ بیٹنے سے اسکے بہت شاد ہوی بادشاہ مرحوم سپین نے وصیت کی کہ وہ میرے بعد بادشاہ ہو لیکن پہلے صلح مین شاہان فرنگستان مین یہہ عہد ہو چکا تہا کہ چارلس ہسپانیا شاہنشاہ جرمنے وارث اس تخت کا ہو اوشاہ فرنس تعمیل اس عہدنامہ کا کفیل ہوا وہ اب اپنے اقرار سے پہر گیا اور چاہا کہ خاندان بوربون یعنی اسے مین سے بادشاہ ہو چارلس کو وہان سے حاصل کرنے تخت کے کیتے لونیا والون کے بلانے سے جو اسکے حامی تہے اور انگریزون اور اہل پورچوگیل کے اقرارون سے کہ وہ اسکی مدد کرینگے بہت تقویت ہو گئی — اسنے دو کشتیان باربردار کی اور تیس جہاز جنگی اور نو ہزار آدمی اس سلطنت وسیع کے فتح کرنے کے لئے سرانجام ہو گئی — ارل پیٹربورا نے جو نہایت شجاع تہا کہا کہ مین فوج کو لیکر لڑنے جاؤنگا اور اس اکیلی شخص کو لوگ برابر ایک فوج کے خیال کرتے تہے

ارل پیٹربورا یکہ ی زمانہ تہا — پندرہ[15] برس کے عمر مین وہ افریقہ مین مور سے لڑا بیس برس کے عمر مین اسنے بیچ تخت نشین کروانی ولیم سیوم کے مدد کے تہے اور اب وہ سپین مین لڑنے گیا اور اپنا خرچ کیا اسے دو سو ڈیوک چارلس کے بڑا باعث جانے کا اس مہم پر ہوی — اگرچہ وہ جمال ظاہری نہ رکہتا تہا اور بدشکل تہا [illegible]

کش چالاک تھے - اسنے سپین مین داخل ہونی ہی پہلے پارسیلونا جو اسمین آسیکا شہر مستحکم تہا اور پانچ ہزار آدمی رہتے تھے محاصرہ کیا اور اسکی تمام فوج مین نو ہزار آدمیون سے کچھہ زیادہ تھے - ہیسی کا شاہزادہ اس لڑائی مین مارا گیا

یہہ فتحین چند روز کے تہین کیونکہ پیرلو اور الٹا بلوالیا اور گالو لے لشکر چارلس کا سردار مقرر ہوا - سردار موصوف یہہ سنکر کہ فوج اسنے زیر علم ڈیوک برووک کے متصل شہر ایلمنہ اکے مقام کیا ہی اسطرف لڑنے کو چلا دوپہر پر قریب

دو گھنٹے کے گذری تھے کہ لڑائی شروع ہوئی اور دونو طرف کی فوج مقابل نے پانو جنگ کا میدان کیسے مین گاڑا - حال فوج فلپ سے جسمین پلٹنین گریٹ برٹین اور ہولینڈ کے تھین پہلے آثار فتح کے ظاہر تھے لیکن سوا پور جو گیل کے جو انکی مدد کے لئے گہڑی تھے پہلی ہی حملہ مین بہاگ نکلی اور فوج آلتزیری ہر طرف سے گہر گئی

اسوقت پر خطر مین وہ مربع کی شکل مین آراستہ ہوئی اور بلندی کی طرف چلے گئے اور بسبب اسکے کہ وہ اس ملک سے ناواقف تھے اور غلہ وغیرہ بے ان پاس نہا دس ہزار آدمی انکے قید دشمن مین آئے - یہہ فتح کامل ہوئی اور کسیے لوگ کا قتل نرہا اور تمام سپین نے سوای کیٹے لونیا کے اطاعت فلپ کے جو انکا بادشاہ تہا اختیار کی

(سنہ ۱۷۰۷ عیسوی) دربار ملکہ مین ٹوری منسٹرے کا اب تک بڑا اختیار تہا کیونکہ ڈیوک مارلبورا اول کروہ ٹوری کے طرف تہا پہر وہ چند روز بعد انکی مخالفون سے جا ملا اسلئے کہ وہ دل سے متوجہ بیچ تباہ کرنے ملک فرانس کے تھے اور کچھہ انکے قول مین فرق نہ دیکھا - گروہ وگ نے طریقہ شاہ مرحوم کا اختیار کیا اور اوسکے ان لوگونکو مثل جمہور کے خیال آزادی کا بہت تہا اسلئے اونہین خواہش کم زور

زور کرنے تمام ان ریاستون فرنگستان کے جو اختیار کل رکھتے تھے پیدا ہوئی وہ
ملک جسکی ناظمین حال مطابق رای ناظمین معزول کے عمل کرتے ہین شک نہین ہی کہ تدبیرین
انکی موافق خواہش رعایا کے بدل جاوین — مزاج لوگون کے حقیقت مین بدل گئے
— پہلی دگ منسٹری کے بے قدر ہونی سے جسکا اختیار قریب تہا کہ جاتا رہی ایک امر
عظیم جسکی اکثر لوگون کو مدت سے آرزو تہی لیکن وقوع اسکا مشکل معلوم ہوتا تہا واقع
ہوا یعنی دونو سلطنتین انگلنڈ و سکوٹ لینڈ کے ایک ہوگئین ان دونو سلطنتون مین
جیمس کے وقت سے اگرچہ ایک بادشاہ تہا لیکن پہر بہی جدا جدا پارلمنٹ اپنے اپنے ملک
کا بندوبست کرتے تہے اور اکثر اوقات وہ اغراض و مطالب مختلف اپنے اپنے عمل مین
لاتے تہے اس سلطنت کے شروع مین خیال ہوا دونو سلطنتون کا تجویز ہوا
تہا لیکن بعضے قضیون کے سبب سے جو بسبب سود اگری ممالک مشترکے کی اوسہی صورت
اتفاق کے جاتی رہی اور یہہ بات خیال کے گئے کہ متفق ہونا دونو سلطنتون کا مشکل ہی
صاحبان دونو پارلمنٹ نے یہہ حکم جاری کیا کہ کمشنر دونو ملکون کے طرف سی مقرر
کئے جاوین تاکہ وہ شرطون شمول دونو ملکون کے باب مین گفتگو کرین اور اس امر
مین بعد اسکے ناظمین پارلمنٹ دونو سلطنتون کے خوب طرح سے نامل و بحث کرین گے
— تقرر کمشنرون کا ملکہ کے اختیار مین تہا اور اسنے یہہ احتیاط کی کہ کوئی شخص
اس عہدہ پر سوای ان لوگون کے جنکو بدل منظور ہی کہ یہہ امر ظہور مین آوے مقرر نہو
ملکہ نے کمشنر دونو طرف کے مقرر کئے اور وہ مکان شوری کو کیٹ مین جو
وایٹ حال کے قریب واقع ہی اور جو بحث و تکرار معاملات کے لئے جاتے مقرر ہوئے
تہے جمع ہوئے — ملکہ نے کئی بار کمشنرون کو کہلا بہیجا کہ وہ اس امر مین جلد تر
کرین اور اسکے سبب سے شرطین اس اتفاق کے جلد تر لاتفاق منظور ہون کمشنرون نے

ان پر دستخط ہو گئے اور صرف یہہ ایک بات رہ گئی کہ وہ آگے صاحبان
پارلمنٹ دونو ملکون کے پیش ہون

اس صلح مین یہہ شرطین ہوئین کہ ہینور کے سلاطینون مین سے بادشاہ دونو
سلطنتون شامل کا ہوا کرے اور دونو ملک کے پارلمنٹ ایک ہو جاوے
اور تمام رعایا گریٹ برٹین کے حقوق و منافع سے محروم نرہین
فوائد و حقوق تجارت و محصول کے سب کے لئے ایک سے ہون اور
قوانین حق رعایا اور بندوبست سلطنت اور معاملات ملکی کے دو سلطنتون شامل
مین ایک سے جاری ہون مگر بیچ ایسے قوانین کے جو رعایا سے متعلق ہون سوائے
فایدہ ظاہرے سکوٹ لینڈ کے کچھہ تبدیلی نہو تمام محکمہ شیشن کے اور دوسرے عدالتین
جو بموجب قوانین ملک مذکور کے مقرر ہوئی ہین قایم رہین اور جو اختیار و قدر پہلی شامل
ہولی سلطنت کے تہا اب بہی انہین حاصل رہی اور سکوٹ لینڈ والے پارلمنٹ
گریٹ برٹین مین سولہ امیر اور پینتالیس کامنر مطابق اس طریقہ کے جو الحال پارلمنٹ
سکوٹ لینڈ مقرر کرے انتخاب کر کر بہیجے جاوین تمام امرا سکوٹ لینڈ امرا
گریٹ برٹین کی وقت شمول سلطنت سے خیال کئے جاوین گے درجہ انکا امرا سابق
انگلینڈ ہی سمجہی ہو گا اور جواب بحوالہ ہونگی انسے پہلے اور دونو نام باتون
مین امرا انگلینڈ کے مساوی ہونگی مگر اونہین محکمہ پارلمنٹ مین بیٹہکر
دینی کے اجازت نہو گے یعنی مقدمات امیرون کے نہ سن سکہین اور تمام
بادشاہی بدستور سابق جاری رہین جو قوانین ان دو سلطنتون سے
کے ہون منسوخ کے جاوین اور محکمہ پارلمنٹ دونو سلطنتون سے
یہہ تمام بڑے شرطین شمول کے تہین اور صرف یہہ بات باقی رہ گئی کہ

لئے آنحکام کے لئے ہو جاوین دلایل طرفین کے سننے والون کے طبع کے موافق
تھے ۔ منصرمون اور مددگارون نے اس لحاظ سے کہ صاحبان پارلمنٹ سکوٹ
لینڈ کو ترقی ہو کہ وہ اس تجویز مین شریک ہون ظاہر کیا کہ شمول کامل دونو سلطنتون
کے لئے تسلیم و اسطے ہمیشہ کے مناسب ہوگا ۔ وہ باعث حفاظت مذہب و آزادے
اور امن کا ہوگا اور عداوت و مخالفت جو دونو آپسمین ایک دوسرے سے رکھتے
ہین جاتا رہیگا قوت و دولت و تجارت اسلئے سبب سے زیادہ ہوگے اور تمام
جزیرہ انگلنڈ مین اخلاص و محبت ہو جاوی گے اور اغراض دونو ملکون کے متحد
ہو جاوین گے اسکے سبب سے اہل جزیرہ کو اتنے قدرت حاصل ہوگے کہ وہ تمام دشمنون
سے اپنے مقابلہ کرسکین اور پروٹسٹنٹ مذہب والون کے غرضون کو اسکے جہت سے بہت تقویت ہوگے اور
فرانس کیسے کے تابعدار نہوگا ۔ یہہ ذکر ہوا کہ کونسیون کے کم ہونے سے بندوبست خوب ہوگا انسے کہا کیا کہ جتنا
انہین حکومت مین دخل ہی اتنا کسی وجہہ سے محصول انسے جسکا انہین بسبب اس شمول کے
ادا کرنا لازم ہی نہین لیا جاتا ہی اور جتنا روپیہ کہ انگریز دیتے ہین اسکے ستروین حصہ کے
برابر انکا محصول نہین ہی اور باوجود اسکے انہین حکومت مین دسوین حصہ کے موافق
بھی داخل کم نہین ۔ یہہ دلیلین آگے صاحبان پارلمنٹ سکوٹ لینڈ کے شمول کے واسطے
بیان کی گئین ولایت انگلستان مین اس بات کا چرچا ہوا کہ ایسا ایک شجاع ملک
حلیف ہوا کرتا کسی بازرہیگا اور احیانا اگر ایسے موافقت و صلح جاتے
رہینگے تو انگلستان کا سراسر نقصان ہوگا اور ایسے لوگون سے جو بہادر
مضبوط ہین کچھہ فایدہ حاصل نہوگا
آخر سکوٹ لینڈ والون کو جب انہون نے یہہ خیال کیا کہ ہمارے ریاست
جسکے تعلق رکھتے تھے موقوف ہوئی بہت زر آمی اور بہم ہوئے

- امیرون کو اپنے خدمات محکمہ پارلمنٹ سے معطل ہونا بہت ناگوار معلوم ہوا کیون کہ انہون نے گمان کیا کہ یہہ موجب ہتک ہمارے توقیر و منزلت کا ہی - سو دا گرون سکوٹ لینڈ نے یہہ خیال کیا کہ ہمین بہت محصول دینا ہوگا اور اجازت منفعت اوہنا نے تجارت آبادیون انگریزے واقع اندیض کا انہین اعتبار نہ تہا

انگریزے پارلمنٹ نے سوچا کہ مفلس ملک کے شامل ہونی سے ساتہہ دولت مند کے فائدہ مفلس کا ہوگا اور جس ملک کے لوگ جہاں دولت ہین اونہین تکلیفون مین مفلس ملک کے شریک ہونا ہوگا - سکوٹ لینڈ والون نے اس صلح و اتفاق کو خوشی سے منظور نہین کیا صورت اس صلح کے یہہ ہی جیسی کہ ایک عورت کے جبرے شادی کردین شرط اس شمول کے ایسے مخالف ایکدوسرے سے تہے کہ ظہور مین آنا اس اتفاق کا متعذر معلوم دیتا تہا - لوگون نے اس امر کے شکایت کی کہ سکوٹ لینڈ والے جتنا کہ انہین اختیار یا [illegible] محصول اسکے نسبت کر بہت کم دیتے ہین

آخر بعد بڑے گفتگو اور تکرار کے گروہ ٹوری کے تمام شرطین شمول کے اکثر ارباب دونو محکمہ پارلمنٹ نے قبول کرلین - یون سب اس شمول سے جنکا اول انہین فایدہ معلوم ہوا راضی ہو گئے

(سنہ ۱۷۰۸) اب کاروبار مین وگ منسٹرے کے روز بروز فرق آنی لگا - اون شخصون مین سے جنکی کہ دیچس مارلبورا نے ملکہ سے ملازمت کروائی تہے تاکہ انکی صحبت سے طبیعت کو اسکے سرور حاصل ہو ایک عورت میشم نامی تہے جو دچس کے رشتہ دارون مین سے تہے دچس موصوف نے اسے غریب سے امیر کردیا - ڈچیس موصوف بسبب اسکے کہ اسکے مزاج مین ملکہ کے بہت دخل ہوگیا تہا گستاخ ہوگئے اور لحاظ ان باتون کا جنکے باعث سے اسے حشمت حاصل ہوئے تہے کم کرنے لگے میشم چوچاہتے تہی

تھی کہ دولت حاصل کرنی بہت علیم الطبع و منتقد کشی پیدا و اخوا ذ ترکات
نازیبا ملکہ کو مارے خوشامد کے بہت پسند کرتے تھے اور اسکی تضیع کے اوقات کو بے
بات نہ کہتی — کچھ عرصہ نگذرا کہ اسنے دیکھا کہ طبیعت ملکہ کے طرف فریق گروہ ٹوری کے
مایل ہوے اس سبب سے کہ وہ پسند کرتے تھے راسے اوس گروہ کے درباب حق بارشاہ
اور اطاعت رعیت کے اور اسنے کوئی بات جیسے کہ ڈچس نے کہے تھے اسکے مرضی
کے خلاف نہ کہے بلکہ آپ بھی اسکے اقوال و افعال مین شریک ہوگئی اور اس سے فوق
لے گئے اس عورت نے مارلے صاحب سکریٹیرے ملکہ کے جسپر پہلی ملکہ کو نظر
عنایت کے تھے اور جسکے ارادہ مین یہہ تھا کہ عزت و اعتبار مشیران گروہ وگ کا جاتا رہے
بہت مدد کی — اسے خیال اس بات کا تھا کہ گروہ ٹوری کو اسکے سبب سے عروج ہوا
اور گروہ وگ کو مداخلت امور سلطنت مین جو ایک مدت سے انہین حاصل تھے نرسے اسنے
اس کار مین ہنرے سینٹ جان کو جسنے چند روز کے بعد ساتھہ لقب لارڈ بالنگ بروک
بڑے شہرت حاصل کی اپنے ساتھہ شریک کر لیا یہہ شخص بہت خوش تقریر والعزم
و زیرک و چالاک و غرور اور کچھہ ظرافت اور شعبہ ایمان کا بھی رکھتا تھا — سر سایمن ہارکورٹ جو بڑا فاضل اور صاحب لیاقت تھا اس گروہ مین شریک ہوا رعایا جو
اول مشیران گروہ وگ سے خوش تھے اب نہایت بیزار ہوگئے — لوگون نے اس
مصیبتون کو جنمین وہ گرفتار تھے ظاہر کیا کہ یہہ سب انکی طفیل سے ہم پر واقع ہوئین
ان مصیبتون کو بھی بتوقع فتح کے سہا تھا لیکن فتح کے نہونے سے وہ تکلیفین
بھی ناگوار معلوم ہوتے ہین مارلے صاحب جو بعد ازان ساتھہ لقب لارڈ اوکسفرڈ
کے ممتاز ہوا منشا ان تمام فسادون کا تھا اگرچہ اثر انکا جلد ظاہر نہوا لیکن آخر کو
فایدہ انسے بہت ہوا آخر کار گروہ وگ کو حال ساتھ گروہ ٹوری کا

معلوم ہوگیا۔ لیکن اب معلوم ہونے سے کچھ فائدہ نہ تھا کیونکہ تدارک اس امر کا
کچھ ہو سکتا تھا اس لیئے کہ انہیں اب ملکہ کا بالکل بھروسا نہ تھا۔ اس صاحب
طاہر دشمنی کرنے لگا اور وہ بسطے برلائے اپنے خواہش کے۔ پھر وہ سخت عمل
میں لایا۔ اس سے مستحصل ہر ملکہ کو بہت اعتماد تھا اگرچہ اسکے ظاہر میں بندوبست میں کچھ
دخل نہ تھا اول دفعہ گروہ توری کو بیچ ایک معاملہ کے جسمیں ملکہ نے انکی ظاہر پالیسی
کی بہت خوشامد کی تھی اس معاملہ سے نفع کچھ زیادہ نہ تھا لیکن نتیجہ کے سبب جو اس
سے حاصل ہوا وہ بہت مستحسن سمجھا گیا۔ یہ دونو گروہ باہم مخالفت کرتے تھے
اور وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ کوئی موقع اس کے لیئے ہاتھ آئے۔ یہ ان کا
سے جو کچھ لیاقت مالی و عقل [illegible] پیدا ہوا
ہنری سیسیل پادری نے اور کنڈ میں سربیت پائی تھی وہ کم عقل اور اپنے انجام
میں ڈرپوک تھا اور ان لوگوں کا جو کہ مذہب مقررہ والوں کے خلاف تھے بہت معتقد
تھے بہت عزیز رکھتا اور وہ جو کہ اس مذہب کے خلاف تھے انکی وہ رعایت کرتا
تھا۔ اسکے مصاحبوں نے جو کہ موافق دستور مذہب کے پابند تھے اسکو ڈرپوک کردیا
یہاں تک کہ اس طور پر گفتگو کرے۔ یا تیسرے نومبر کو اسنے کلیسا سینٹ پال میں بیان کیا کہ اطاعت بادشاہ
کے واجب ہے اور کہا کہ متعرض ہونا احوال اس فرقہ سے جو برخلاف مذہب مقررہ کے
ہے اور کہ بسبب اسکے دشمنوں کا بہت غلبہ ہے اور چھوٹے دوست اسکے حمایت میں اسکے
مصروف کرتے ہیں۔ اسنے متعصبین کو جمع کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ خدا کے
واسطے لڑیں۔ سر ایڈورڈ ہیبرڈ لارڈ ڈیمر نے اسکے کلام کی جو بے معنے تھا اور نصف
عبارت بھی اسکو درست نہ تھا تائید کی اور اسکو چھپوا دیا اور قوم توریے
نے اسکے تعریف میں کہا کہ یہ کلام استادانہ ہے۔ مشہور ان فضایح کے اس وقت

سے ہوئی کہ وہ مناسب حال اسوقت کے نہین اور اب انکا متروک ہونا بجا تھا۔
دو تین آرڈر بمبئی پورک نے دربار و وکلا و عوام مین اس کلام پریشان کے شکایت کے
اور اس طرح سے اس چیز کے جو چند روز کے بعد دلون سے لوگون کے بھول جاتی تا
کی۔ فقرے جنسی تعصب ظاہر ہوتا تھا پڑ ہی گئے اور ان نصایح کو جو نے بالاتفاق کہا
کہ ان سے ہجو اور فساد مقصود ہے۔ سے شورپل محکمہ مذکورین طلب ہوا اور اپنے
انکی کہنے سے انکار نکیا بلکہ اپنے فعل پر نازان ہوا اور اپنے کہا کہ لارڈ میرے جو ان
حاضر تھا انکے بھیجوانے مین میرے بہت مدد کے آسنے حکم ہوا کہ وہ دربار سے
چلا جاوے اور اسپر جرم عظیم اور حرکات نا شایستہ کے محکمہ امرا پین نالش کے جاوے
اور دولین صاحب کو کہ جسے وکلای رعایا انگلستان نے اپنا وکیل کیا کہ وہ اسپر نالش
کرے۔ ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ وہ کاغذ اسکے قصور کا تیار کرین۔ سی شورپل حوالات
مین بھیجا گیا اور ایک دن مقرر ہوا کہ روبکاری اسکے آگے امیرون کے دبنچ منسٹرال
مین ہوا سب بھوتے بڑے اس سلطنت کے اس روبکاری عجیب کے ہر روز حضر
دریافت کرتے تھے یہ مقدمہ تین ہفتہ تک چلتا رہا اور سوائے اسکے کوئی اور
کام عدالت اس عرصہ مین نہوا۔ بلکہ مثل دوسرے تماشہ بینون کے وہان ہمیشہ
تشریف لاتی تھی اور مجرم جب عدالت کو جاتا تھا ہزارون لوگ اسکے ساتھ ہوتے
تھے اور جس کے پاس سے وہ ہوکر نکلتا پکار کر یا آہستہ سے وہ یہہ دعا کرتا کہ اسکے
فتح ہو یعنی اس بلا سے نجات پاوے۔ سر جوزف جیکل صاحب و آئیر صاحب سولسٹر
سٹر جنرل و سر ہیٹ گنگ صاحب ریکرڈر۔ بنرل اسٹین ہیوب صاحب و سر تامس پارکر
صاحب اور والپول صاحب مجرم سے وکلای رعایا کے طرف سے وکیل تھے
پادرے مذکور کے طرف سے سر ایمین ہارکورٹ صاحب اور فلپس صاحب نے جواب کے

اور پادری آئر بری و پادری سمالرج اور پادرے فرنیڈ بھی اسکی حامی تھے - ایام
تحقیقات مقدمہ مذکورین رعایا بہت ازدہ وخفا ہی - وہ گرد تمام جہام ملکہ
کے جمع ہوئی اور یہہ دعا دی کہ خدا ذات حضور اور کلیسا پر عنایت رکھے ہمین
امید ہی کہ حضور پادری سے شیوریل کے حمایت کرین گے انہون نی سیکرٹن
درس گاہ اور مکانات اون فریقون کے جو کہ مذہب مقررہ انگلستان کے خلاف
تھی ڈھا ڈالی اور لوٹ لی اور بینک پر حملہ کرنا چاہا - ملکہ نے مطابق درخواست
کچہرے وکلاے رعایا کے استشہاد اس مضمون کا جاری کیا کہ فساد رفع ہوجاوے
اور یہہ سے آدمی گرفتار ہوئی قصور دو شخصون کا ثابت ہوا اور حکم ازانکہ
قتل کا لکھا گیا لیکن دو نو بچ گیے جب کچہری وکلاء رعایا وہ الزام کو اپنے
سر پہ لگانی معذور سمجھے لگا یکی وکیلون سے شیوریل من بچاؤ مین اپنے موکل
کے بہت عذر و دلیلین معقول بیان کین - اسنے بعد اسکے جو تقریر کے اور
تقریر مین اور اسکی نصایح مین جو وہ لوگون کو تعلیم کرتا تھا فرق معلوم ہوا اور
بات دریافت ہوے کہ یہہ تقریر اسکو کسے اور نے سمجھائی ہی اسکے کلام سے ظاہر تھا
کہ وہ خیر خواہ ملکہ اور اسکی سلطنت کا ہی اسنے بڑے ادب سے ذکر انقلاب کا جو اسکے
کے وقت مین ہوا اپنا اور تخت نشین ہونی شاہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا کیا اسنے کہا کہ
اطاعت بادشاہ کے ازروی رسوم مقولہ اس لیے کے حسب بن اسنے زمین پائی
بھی فرمن ہی اور انجام کو یہہ کلام ایسی درد سے بیان کیا کہ سننے والون کے دلون پر رحم آیا
(قصہ ایسے) بعد بڑی حجت و تکرار کے بسبب غلبہ رای سترہ ادمیون کے جرم سی شیوریل
کا ثابت ہوا لیکن جو شش ابرون نے اسکے حمایت کے اور کہا کہ یہہ فیصلہ
اسے سنا کری کہ دس برس تک درس نہ کہے اور حکم ہوا کہ اسکے دو

کو پھانسی دینے والا۔ دبرو لارڈ میرا اور دو شریفون کے جلا دیوی۔ یہ سزائے خفیف بسبب خوف برہم ہونی رعیت کے دی گئی اور اسکو گروہ ٹوری نے اپنے خوش نصیبی سمجھی حال اسوقت کا یہ تھا کہ پارلمنٹ کی بیرونت مناسب جانا اسے گروہ توری سی ملنے ہو تھی اور اسنے طرفدار گروہ مذکو اختیار دیا کہ وہ وکیل موافق اسکی مرضی مقرر کرین۔ یہہ بات تحقیق ہی کہ قریب تمام آدمیون کے جو کہ اب کچھ دنون رعایا مین جمع ہوئی اسے اوسی گروہ مین سے تھے جو کہ فرقہ وگ کے حمایتی تھی اسی عرصہ مین بیچ فلیسڈرز کے بڑی فتح ہوئی۔ ڈیوک مالبورا اس لڑائی بہت ساعی تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس لڑائی مین سوای نام وغیرہ کی روپے بھی بہت وصول ہوگا اور اس طمع نے اسکے سب اوصاف حمیدہ کو چھپا دیا شاہ فرانس نے صلح کے بہت آرزو کے اور چاہا کہ ایک جگہہ مقرر ہو کہ وہان معاملہ صلح مین کلام کیا جاوے۔ اسنے پرکم ایلچی ڈیوک ہولسٹین کو جو ہینک مین رہتا تھا مقرر کیا کہ وہ اس معاملہ کے درستے کرلادی آزرڈیوک سے چاہا کہ پوشیدہ صلح کے باب مین گفتگو کرے۔ گفتگو اس مقدمہ کے چرٹرو ڈین برگ مین معرفت مارلبورا ڈیوجین اور ظنطینہ رف کے جو بسبب اپنے اغراض کے صلح بالکل نہ چاہتے تھے ہوئی مدبران فرانس نے اب کے بار سب طرح کی گفتا خیون کو سہا۔ جاسوس واسطے دریافت کرنے انکی حال کے متعین ہوئی۔ انکی اقا کے مذمت مین بہت سے کلمات کہی گئی اور انکی خطوط کھلوا کر دیکھے جاتے تھے تو اسنے آخر کو تنگ اکر دوسرے مہم کا ارادہ کیا۔

ملکہ کو رفتہ رفتہ اسنے جرات ہوئی کہ وہ اپنے ارادون کو بر لاوے اور ان مشیران ملک کو جنھے وہ ایک مدت سے بیزار تھے موقوف کرنیکا ارادہ کیا۔ ہارلی صاحب

کو اب بھی اسکی نزدیک اعتبار حاصل تھا اسنے ملکہ کو یہہ نصیحت کی کہ اگر وہ مکنون خاطر کو ظہور مین لاوے تو خوشی رعیت اور انصاف اور امن حاصل ہوگا بموجب اسکی نصیحت کے ملکہ نے غزل و نصب شروع کیا ڈیوک گبنٹ کو عہدہ لارڈ چیمبرلین سے معزول کیا اور بجای اسکے ڈیوک شروزبری کو جو چند روز سے قوم ٹوری مین شریک ہوگیا اور مارلے صاحب سے اسے بہت موافقت تھی مقرر کیا چند روز نگذرے کہ ارل سنڈرلینڈ سکریٹیرے ملکی داماد ڈیوک مارلبورا موقوف ہوا اور اسکی خدمت پر ارل دارٹموت مقرر ہوا ملکہ نے رعایا کو اپنے فعل سے خوش دیکھکر ارادہ کیا کہ وہ اپنا اختیار کلی ظاہر کرے اسکی بعد ارل گوڈولفن اپنے عہدہ سے معزول ہوا اور خدمت خزانہ کے بالفعل کسیے کے نام پر مقرر نہوی لیکن الضرام اسکے امور کا مارلے صاحب سے متعلق ہوگیا وہ چینسلر خزانہ کا اور ایبٹ خزانچی مقرر ہوا

ارل رودسپٹر بجای لارڈ سومرسن کے پریسیڈنٹ کونسل مقرر ہوا عصا خدمت لارڈ ستورڈ کا ڈیوک ڈیون شائر سے چھین لیا گیا اور ڈیوک بکنگھم کو عنایت ہوا ہیرے سیٹ جان سکریٹری بجای باکل صاحب کے مقرر ہوا - لارڈ چینسلر نے جس پاس مہر سلطنت رہتی تھی استعفا داخل کیا چند روز وہ امینی مین رہے اور بعد اسکے سائمن ہارکوٹ کو مرحمت ہوئے ارل وارٹن نے خدمت لارڈ لفٹنٹی آیرلینڈ کو پھیر دیا اور اس عہدہ پر ڈیوک اورمنڈ مقرر ہوا -

جارج کرنیول بجای روبرٹ والپول سکریٹری جنگ کا ہوا حاصل کلام یہہ ہے کہ قوم وگ مین سوای ڈیوک مارلبورا کے سب اپنے عہدون سے معزول ہوے وہ اب بھی جنرل فوج کا تھا لیکن حال اپنا مشابہ ایک پرانی مکان کے جسکی چھت ٹپکتی ہے اور قریب آرہنے کے ہو تصور کیا بے منظور ہے صاحبان پارلمنٹ

پارلمنٹ کے یہ عزل و نصب ملکہ کا تمام تھا اور جب صاحبان مذکور نے منظور کر لیا تب اسمین کسی نوع کا خدشہ باقی نرہا - ملکہ نے فرمایا کہ لڑائی موقوف ہو - صاحبان پارلمنٹ نے کلمات اپنی خیر خواہی اور یکدلی کے ظاہر کیے - انہون نے اسے سمجھایا کہ وہ ایسے ضوابط و تدابیر مین جن کے سبب سے چند روز گذری ہے کہ اسکے سلطنت مین خلل آیا تھا تقویت نہ دیوے - یہ ابتدا تھے ان امور کے جو بعد اسکے واقع ہوئے ڈیوک مارلبورا جس سے کئے مہینے پہلے تمام وکلا رعایا خوش تھے اور اسکے تعریف کرتے تھے اب وہ اس سے ناراض ہوئے اور اسے برا کہنے لگے - لوگون نے بسبب طمع کے اسے بہت سے لعنت و ملامت کی اور کہا کہ اسنے ایسے باعث لڑائے کو مدت تک جاری رکھا - جانا ذکر اسکی خیانت اور ظلم کے ہوتے تھے - یہ ملامت کرنا انکا حق ہو لیکن مزاج مین اسکے مخالفون کے بہت سختی تھے اور اسکے دلاورے و جلیل مین شبہ کرنے لگے ڈیوک کو اس سے کمال رنج ہوا کہ وکلا عوام ارل پٹربورا کے سعی جانفشانی سے جو انہون نے مین کے تھے بہت ممنون ہوئے اور اسکے سعی و کوشش کا جو مقام فلینڈرز مین اپنی طرف سے کوئی احسان مند نہوا اور لارڈ کیپر نے کلمات شکریہ وکلا عوام پٹربورا سے ادا کیے اور انکی طرف سے مبارکباد دی اور اسکے شریک کے مذمت کے اور کہا کہ وہ لالچی ہے کوئی امر سوای لڑائے کی جواب سے موافق ہمیشہ کے بڑی مدی سے ہوتے تھے بند و بست قوم و گ سے باقی نرہا اور ہر سال روپیہ جب تک وہ لڑائی جاری رہے زیادہ خرچ ہوگا ناظمین حال کا یہ ارادہ ہوا کہ یہ لڑائی جسطرح جسی بنے موقوف کی جاوے کیونکہ ملک کے سبب سے بہت قرض دار ہو گیا تھا اور بجا کم ہوتے طاقت دشمنون کے یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ لڑائی کو عادے ہو جاوین وہ درپے اس بات کے ہوئی کہ ڈیوک مارلبورا جو انکی معاملات مین خارج

ہوتا عہدہ سی جعفر دل ہو — لیکن ایک اور مشکل پیش آئی کیونکہ وہ اس تدبیر کو بے ایذا دینے
اہل ڈچ کے جنکو اس سے بڑی تقویت تھی عمل مین نہین لاسکتے تھے اس لیئے وہ منتظر
اسکے رہی کہ کوئی قابو اسکے ہات لگی — جب وہ اس لڑائی سے پھرا کہ انہون نے اسپر
یہہ الزام لگایا کہ وہ رشوت مین ساٹھ ہزار روپیہ سال ایک یہودی سے جسنے خوراک
تمام فوج کے اپنے ذمہ کرلے تھے لیا کرتا تھا اور ملکہ نے تمام خدمات سے اسے موقوف کرنا
مناسب جانا یہہ صرف ظاہر مین ایک بہانہ کرلیا تھا اور حقیقت مین اسکے موقوف
کرنے کا ارادہ پہلی سے تھا اگرچہ لینا اسقدر رشوت کا وجہ اصلی کی موقوفی کا نہین
لیکن پہلی وجہ کا مل اسکی موقوفی کے وہی ہوتی جاتی تھے پر ائر جسکو نظم و نثر کہنے مین
بہ نسبت بندوبست ملک کے زیادہ دخل تھا فرانس کو واسطے معاملہ صلح کے بھیجا گیا اور منجر
نامی ایک شخص جو بہت مغرور مین نہ تھا ساتھہ اختیار کل کے باب صلح مین ہمراہ اسکی لیسٹر کو آیا
ناظمین ملک صلح کے باب مین یہان تک تو کرچکی تھے لیکن انہین اب بھی
ایک امر دشوار کرنا تھا وہ یہہ کہ صلح کی شرطین ایسی کیجاوین کہ تمام ریاستون متفق کو پسند
آوین — ارل سٹرلیغ جو بطور دلیل کے ہیگ مین مقیم تھا بلالیا گیا اور پھر ہو لینڈ بھیجا
گیا کہ وہ جاکر ہیسی کو شروط سے آگاہ کردیوے اور کہی کہ یہہ باتین ملکہ کو منظور ہین اور کوئی
جای واسطے جمع ہونی وکیلون کے مقرر کرے اہل ڈچ نے جب کاغذ شرطون
صلح کو پڑھا تب انہین یہہ بات منظور ہوئی کہ وہ اس باب مین گفتگو شروع کرین — انہون نے ملکہ
پاس اپنا وکیل روانہ کیا کہ وہ سمجھا کر اسے اس ارادہ سے باز رکھے لیکن جب انہون نے دیکھا
کہ انکی سی رائے ہے انہون نے مقام بوٹرمپٹ کو واسطے اجتماع وکلا کے تجویز کیا اور مدبرین
ملک فرانس کو پروانہ دے گئے مجمع گفتگو کا مقام بوٹرمپٹ مین شروع
ہوا اور [illegible] واسطے دارالخلافہ ہر فاص دارالسٹریغ دا گئے کے طرف

سے اور بائیس اور ونڈرڈسمن اہل ڈچ کے طرف سے اور مارشیل ڈی اکسیلیس وکارڈینل پولگنیک اور مینا جر فرانس والون کی طرف سے مہتمم اس مجمع کے تھے - وزیرون شہنشاہ اور ڈیوک سیوای نے اس امر مین اشخاص مذکورین کے مدد کیے اور دوسری متفق ریاستون نے بھی بہت ناراضی کے ساتھہ اپنے وکیلون کو بھیجا ازانکہ صرف ریاست انگلستان و فرانس کو صلح منظور تھے اسلئے وکلاء دوسرے ریاستون نے اسکے التوا مین سعی کے اور ظہور اس امر مین تاخیر ہوئی - وہ نئے نئے باعث پیدا ہونے قباحتون کے ہوئے اور بجای حاصل ہونے صلح داس کے فرنگستان مین جھگڑی بڑگئی

(سنہ ۱۷۱۲ع) وزیرون انگلستان نے جب دیکھا کہ ریاستون متفق کے جمع ہونی اور تکرار کرنے سے قباحتین زیادہ پیدا ہوتی ہین تب اُنہون نے ملک فرانس سے خفیہ معاملہ کرنا چاہا فرانسیسون سے کچھہ فواید واسطے رعایا گرینٹ برٹین کے اس صلح مین مقرر کرادیئے اُنہون نے فرانس والون سے اسطرح کے دوستے کا ارادہ کیا کہ اگر کوئی تدبیر فساد کے خفیہ بھیجے دونو ریاستون مین کیجاوے تو انسداد اسکا مشکل نہو شروع ماہ اگست مین سکریٹری سینٹ جان جو عہدہ وائی کونٹ بولنگبروک پر سرفراز ہوا تھا دربار ورسیلیس کو بھیجا گیا کہ تمام ان چیزون کو جو مانع صلح کے درمیان انگلستان و فرانس کے ہین رفع کردی - میر اُرصاحب اور آبی کالیر اسکے ہمراہ بھیجے گئے اور لوگون نے وہانکے اسکے بڑی قدر و منزلت کے - شاہ فرانس اور مارکوس ڈی تورسی اسکی محبت سے پیش آئے اسنے معاملات ڈیوک سیوای اور ایلکٹر بویریا کے مارکوس مذکور سے درست کروادیئے القصہ شرطین صلح اور سوداگری کے درمیان سلطنت انگلستان و فرانس کے قرار پاگئین اور دونو طرف کے وکیلون نے انہین منظور کرلیا اور ملکہ کے دستخط سے وہ عہدنامہ معتبر ہوگیا اسنے پارلمنٹ کو اپنے تدبیرون سے آگاہ کیا

مین حال کسے صلح کا اس طرح کا دیکھنے مین نہین آیا کہ جسکی شرطون مین مانند شروط اس صلح کے ایک مدت دراز تک گفتگو و تکرار ہوئی ہو — بسبب مختلف ہونی غرضون کے جنمین سراسر دشمنی اور حسد پایا جاتا تہا یہہ بات دشوار تہے کہ وہ سب ریاستین اس سے راضی ہون اور صلح کے حاصل کرنے کے لئے کوئی اور صورت سوائے اسکے تجویز نہوئے کہ دو نو سلطنتین عظیم الشان شرطین صلح کے کرلین اور دوسرے ریاستون سے یہہ معاملہ ہوجاویگا اول شرط یہہ تہے کہ فلپ جو سپین کا بادشاہ مقرر ہوچکا تہا سلطنت فرانس سے کچھہ دعوے نرکہے اسلئے کہ اتفاق ایسی دو نو سلطنتون قوی کے بیچ تمام ملکون فرنگستان کو اپنے ارادے کے طرف سے اندیشہ ہوگا — دوسرے یہہ کہ ڈیوک بیری بہائی فلپ کا جو اسکے بعد استحقاق سلطنت کا رکہتا ہی اگر شاہ فرانس ہوجاوے تو وہ سلطنت سپین کا دعوے نکرے — تیسرے یہہ کہ جزیرہ سسلے اور فنیس ٹریلس اور دوسرے مکان فرانس کے سلطنت سے لیکر ڈیوک سوای کو دئیے جاوین اور اسی لقب بادشاہی کا ملا — اہل ڈچ کو وہ ملک ملا جسکی انہین مدت سی آرزو تہے اور بعضے اضلاع سلطنت فرانس سے لیکر جو ڈیوک سیوای کو دئے گئے اسکے عوض مین سلطنت آسٹریا سے کچھہ روپیہ مقرر ہوا کہ وہ ہولینڈ والون کو جو شہرون واقع فلینڈز پر قابض تہے دیا کرین

سلطنت انگلستان کے حشمت و فواید مین کسی طرح کا تصرف نہوا — چار دیوار لنگرگاہ ڈنکرک کو جسکے سبب سے وقت لڑائی کے اسکے سوداگری مین ہرج واقع ہوتا تہا حکم ہوا کہ ڈہائی جاوے اور وہ لنگرگاہ برابر زمین کے کیجاوے — سپین والے جبرالٹر اور جزیرہ مینورکا سے دست بردار ہوئے — حدود سلطنت فرانس سے ہنڈسنے دنوا اسکو شیا اور موفوندلینڈ نکل گئے لیکن کیپ برٹین اسے سلطنت سے متعلق رہا اور اس ملک والونکو یہہ اجازت ہوگئی کہ وہ کنارہ پر اپنے مچھلیون کو سکھلا لیا کرین ان شرطون مین

شرطون مین سے جنکی سب سے انگریزون کو اپنے ہمسرون مین افتخار حاصل ہوا یہ بات بڑی نیکنامی کے تھے کہ اُنہون نے ان فرانسیسون کو جنکا مذہب پروٹسٹنٹ تھا اور قید خانون اور کشتیون مین قید تھے چھوڑ دیا۔ شہنشاہ کے واسطے سلطنت نیپلز و ڈچی میلان اور نیدرلینڈز مقرر ہوئے۔ بادشاہ پروشیا کو اضلاع بالاگیلڈرز کے ملے اور ایک وقت مقرر ہوا کہ شہنشاہ جسنے اس معاملہ سے بہت انکار تھا ان شرطون کو منظور کرے یون تمام ممالک فرنگستان کے ایک بڑی سلطنت جمہور ہو گئے اور اسکے جدا جدا سردار بمنزلہ صوبہ دارون کے شمار کیئے گئے اور جو سلطنت کہ اپنے بزرگ ظاہر کریے اسے جواب دہی تمام سلطنتون کے کرنے ہوگی۔ ناظمین انگلستان تمام ملکون فرنگستان سے ساتھہ انصاف کے پیش آئی لیکن انکی ملک والون نے ان پر ظلم کیا

مشیران قوم ٹوری پر قوم وگ باہر سے وار کر رہی تھے اور انہین بڑا اندیشہ اپنے اندر کے فساد سے ہوا۔ اگرچہ لارڈ اوکسفرڈ اور لارڈ بولنگبروک ابتدا مین متفق الرای تھے لیکن وہ دوسرے دشمنون پر اپنے غالب آکر آپسمین فساد کرنے لگے۔ دونون مین نااتفاقی ہو گئی اور ایک دوسرے مخالف کام کرنے لگے۔ تدبیر اوکسفرڈ کی ہمت سخت نہ تھی اور بولنگبروک کے نہایت سخت لیکن بہت مستحکم اوکسفرڈ چاہتا تھا کہ بعد ملکہ کے خاندان ہینوورین سے بادشاہ ہو اور بولنگبروک چاہتا تھا کہ جیمس دوم کے خاندان مین سے کوئی ہو اگرچہ یہہ دونو آپسمین ایک دوسرے سے بیزار تھے لیکن ایک مدت انکے دوستدار اس اندیشہ سے کہ باہر سے اونہین قوم مخالف ایذا دے رہی ہے اور اندر آپسمین نااتفاقی متفق رہنے مین انکی ساعی رہے

اس نزاع سے قوم ٹوری کو رنج ہوا اور خصوصاً ملکہ کو اسکے باعث سے بہت ناخوشی حاصل ہوئی کیونکہ اسنے دیکھا کہ اختیار جو اسکے وزیر کے ہاتھہ ہے بہت التفات نہیں

روز بروز خلل آنی لگا اور ملکہ کے بہی خواہ روز بروز بیماریے زیادہ ہوتی جاتے — اسکا جسم اب بہت ضعیف ہوگیا — ایکی بیماری سے صحت کامل حاصل نہوتی تہے کہ دوسرا مرض اسے لاحق ہوجاتا تہا اور یہہ بیماریان اسے بسبب فکر و غم کے پیدا ہوئین تہین — ان جہگڑون سے اسکے روح اور جسم کو ایسا صدمہ پہنچا کہ اسنے کہا کہ میرے زندگی اب دشوار ہی اور بیہوش ہوگئی باوجود معالجہ طبیبون کے مرض نے اسکے ایسے جلد شدت پکڑی کہ امید اسکے زندگے کے نرہی اور ارباب کونسل خاص جمع ہوئے — سب چہوٹے بڑے حاکم سلطنت کے اپنے اپنے مقامون سے بلائے گئے اور وہ بندوبست کے درستی مین مشغول ہوئی — انہون نے ایلکہ مقام ہنوور کو خط اس مضمون کا لکہہ بہیجا کہ ملکہ کے حالت بہت سقیم ہی اور وہ ہولینڈ کو چلا آوے اور وہان سے جہازات انگریزے اسکی ساتہہ ہوجاوین گے جنکو وہ انگلستان کو لیی آوے — اس خط کے ساتہہ ہی انہون نے ایک خط ارل سٹرنفورڈ کے نام مقام ہاگ مین اسمضمون کا روانہ کیا کہ وہ سٹیٹس جنرل کو اطلاع دے کہ وہ تخت نشینی مین بادشاہ پروٹسٹنٹ مذہب والی کے اعانت کرے

پروانہ اسطی حفاظت لنگرگاہون کے جاری ہوئے اور فوج پر اختیار ارل برکلی کو جو قوم وگ مین سے بڑا متعصب تہا ہوگیا — ان سب امور سے جو قوم ٹوری کے بحوبہ سے ہوئی تہے دو باتین حاصل ہوئین — سب سے پہلے تخت نشینے بادشاہ سنے کے اکثی چالاکے خیال کے گئے اور قوم مخالف سے انہین اندیشہ فساد کا تہا کیونکہ ان لوگون کو بادشاہ سے اخلاص نہ تہا تیسوین جولائی کو ملکہ کو افاقہ ہوگیا اور وہ اپنے بستر سے اٹہہ بیٹہی پہر اوڑہے اور تہوڑے دیر تک پہرا کے اور بعد اسکے وہ طرف ایک گنبد کے جو اسکے مکان مین دہرا ہوا تہا دیکہنے لگی اور کئے لحظہ تک اسکے طرف سے نگاہ نہ ہٹائی — اسمین سے ایک عورت نے جو وہان حاضر تہی پوچہا کہ حضور نے اسمین آج کیا نئے بات دیکہی کہ اس

کہ اس غور سے اسکی طرف متوجہ ہیں ملکہ نے اسکی جواب میں آنکھ کو اپنے اسکی طرف سے
پھیرا اور اتار موت کے اسکی چہرہ پر ظاہر ہوئی تھوڑے سے
عرصہ میں اسے حالت سکتہ کے ہو گئی اور اس وضع سے تمام رات پڑی رہی اور دوسرے
دن اُنچاس ۴۹ برس کی عمر میں دنیا سے پوچ کیا — وہ بارہ ۱۲ برس تک بادشاہ اس قوم کے
جو بہت باادب و مہذب تھے اور جنہوں نے بسبب اپنے عقل کے تمام فایدہ دولت سے
اُٹھائی اور شجاعت سے اپنے تمام خوشیان امن و فتح کے بہم پہنچائین تہین رہی

چونتیسوان باب
ذکر جارج اول کا

(سنہ ۱۷۱۴ عیسوی) جارج اول بیٹا ارنسٹ اگسٹس ایلکٹر اول مقام برن وگ اور شاہزادے
سوفیا یا نواسے جیمس اول کا مطابق قانون تخت نشینی کے بادشاہ ملک برٹین کا ہوا — اسکے
اخلاص بسبب بڑے ہونے عمر کے کہ چونسٹھ برس کے تھے اور عقل و تجربہ اور ہونے بہت
سے دوستون اور نہونے فساد کے بیچ قوم کے کہ ہوئی اور ان امور کے
سبب سے توقع اس بات کے ہے کہ اسکی ایام سلطنت مین فساد نہو استعداد اسکے
ظاہر مین بہت بڑی معلوم نہوتی تھی لیکن واقع مین وہ بڑا لیاقتی تھا اور مزاج اوسکا خاصہ
سے جنکی تخت پر بیٹھا مختلف تھا — یہہ خاندان صرب المثل تھا وہ اپنی دوستون
دفنے عصبیت کے وفادار کرتا — جارج نے برخلاف اپنی انگلستان مین داخل
یہہ اقرار کیا کہ اپنے تمام دوستون سے ہر طالبین منصب رفاقت کے بجا
ظلم کرنے سے خوف و اندیشہ نکرون علاوہ ان اوصاف
بات تھے وہ اچھا [illegible] انگلینڈ کے

باب مین صرف ایک خطا ہوئے وہ فواید اپنے پہلی رعیت مین بہ سبب رعایا حال کے بہت مشغول ہوا بعد مرنے ملکہ کے ارباب کونسل خاص جمع ہوئے اور موافق تین دست آدمیون کے ایلگٹر موصوف نے اپنے بہت سے رفیقون کو لارڈ جسٹس بنا کر سات بڑے افسرون سلطنت کے ساتھہ شریک کر دیا - یہہ حکم جاری ہوا کہ لوگ جارج کو شاہ انگلنڈ و سکوٹ لینڈ اور آیرلینڈ کا کہین ارکان سلطنت نے ارل ڈورسٹ کو یہہ پیغام دیکر اسکے پاس بھیجا کہ وہ آن کر تخت پر بیٹھے اور جلد اسکے ساتھہ انگلستان مین داخل ہو - اُنھون نے بڑے بڑے افسرون کو جنکی انھین اطمینان حاصل تھا اُنکے عہدہ پر روانہ کیا اُنھون نے مقام پورٹسمت مین سپاہ اور بھیجے اور خدمت سکریٹری اوف سٹیٹس اڈیسن صاحب کے نام مقرر ہوے ناظرین سابق کو اس سے بہت ہنسی ہوگی کہ لارڈ بولنگبروک صلح کے وقت ہر روز راہ مین پرچہ زمرہ خدمتگارون کے اپنا تھیلا کاغذ کا لئے ہوئے کھڑا ہوا کرتا تھا اور لوگ قصداً اسے چھیڑتے اور طعنہ دینے کے لیئے بیٹھا ہی گئے تھے - نئے بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے سے کس طرحکا فتنہ و فساد ظاہر ہوا اور یہہ دلیل قوی تھے اس بات پر کہ کوئی تدبیر مزاحم اسکے تخت پر بیٹھنے کے ہوئی تھی جب اول وہ گرین وچ مین داخل ہوا اور ڈیوک نورتھمبر لینڈ و کپتان لائف گارڈ اور ارکان سلطنت نے اسکا استقبال کیا - اسنے مکان خوابگاہ مین ان سب امیرون کو جنھون نے اسکے تخت پر بیٹھنے کے لیئے بہت سعی کی تھی بلایا گمرڈیوک اورمنڈ و لارڈ چینسلر اور لارڈ ٹریژرار بلائی نگئی بادشاہ ایک گروہ کے صرف آدمی رعیت اطاعت کرتے ہی - اس امر سے بادشاہ کو اطلاع نہ تھی یہہ اسکے اور اوسکے سبب سے اس ملک کے شامت تھے کہ اسکے پاس ایسے لوگ جمع ہوئے جنھون اپنے غرضون کے سبب سے مزاج کو اسکے تند کر دیا - سوائے سردارون

سرداروں گروہ طرفدار کے اب کسیکو دربار مین دخل نہ تہا - گروہ وگ نے اس پیرائے
مین کہ وہ بادشاہ کو تخت پر بٹہلاتے ہین حقے المقدور اپنے فواید کے سندین کامل
حاصل کین اور اپنا رشتہ وناتا آپسمین کیا اور بادشاہ کو اپنا تابع کرلیا
ایک بڑا انقلاب ان عہدون مین جو باعث آبرو کی وہ یہ تہا عہدہ دارون کے ہوتے
تہے اور جسمین منفعت کثیر تہے ہوگیا - گروہ وگ ہے پارلمنٹ اور بادشاہ کو
اپنا مطیع کیا اور جن پر چاہا اُنہون نے ظلم کیا عوام پر قانون سخت جاری کیے اور حفظ
مراتب کے لیئے اونہین آپنے پاس نہ آنے دیتے تہے اور انسے کہدیا کہ آزادی اسیکو
کہتے ہین یہہ رعایت و پاسداری انکی لوگون کو بہت ناگوار ہوئے اور توجہہ
بادشاہ کے زیادہ باعث ناخوشی رعایا کے ہوئے - فساد کلیسا کے پہر شروع
ہوگئی - اہل برمنگہیم وبرسٹل و نورویچ اور رچڈانگ کو یہہ پہر خیال ہوا کہ کس کوشش
سے اُنہون نے رفاقت سے شیوریل کی اختیار کی تہے اور ہر ایک شخص کے یہہ بات
زبان پر تہے کہ وگ والون کے شکست ہوئے اور شیوریل صاحب غالب ہوئے
اسی بار پارلمنٹ نئے گروہ وگ کے جنکا مدار بادشاہ تہا جمع ہوئی انسے سوا ایکے
ایذا دینے مشیرون سابق کے کسے دوسرے امر کے توقع نہ تہے اور یہی بات اونہون نے
(سنہ ۱۸۱۴ عیسوی) امیدون نے کہا کہ بادشاہ مدارک اس ہتک کا جو فرانس مین انکین
حاصل ہوئے کری اور اُنہون نے مکر سے بلا بہیجا کہ ہمین اس ہونے کا بڑا غم
ہے - وکلاء عوام نے کہا کہ تحقیقات اس باتون کے جنکے سبب سے ہمارے ملک کو
ایذا پہنچی ہے کرین گے اور مددگارون جمہور دوم کے لیئے کو جنکی حمایت پر وہ کود تاج
ڈہونڈی گئین اور اونہین سزا دین گے آسمین اور اس سے پہلی
سلطنت مین ایک بات بڑے غضب کے تہے کہ جو لوگ سلطنت سے راضی نہ تہے اُنہین

مقلدین پوپ اور جیمس کے کہتے تھے جو لوگ کہ انکی ظلم و تعدے کی شکایت کرتے تھے
اُنہین وہ کہتے تھے کہ وہ جیمس دوم کے بیٹے کے مداخلت چاہتے ہین اور اسے
سبب سے اکثر لوگ حرف شکایت کا زبان پر نہ لاتے تھے کیونکہ ناراضی محصول اور پر
برخواہے کے ہوتے تھی۔ لوگون نے اسے جہت سے انکی ظلم و سختے کو سہا اور مارے
ڈر کے مونہہ سے بہانے نہ نکالے دلین اوسنی بیزار تھے لیکن ظاہر مین انسے کچھہ نہ کہہ سکتی تھی
ایک کمیٹی طبیز آدمیون کے مقرر ہوئے کہ وہ تمام کاغذ معاملات پچھلی صلح کو ملاحظہ کرین
اور انمین سے ایسی باتین بہانٹ لین جن سے قصور پچھلے ناظمین کا ثابت ہو۔ کئی
دن تک یہہ کواغذ مذکور دیکھے گئے اور بعد اسکے وارلپول صاحب نے کہا
کہ ایک کاغذ تیار ہوا ہے اور یہہ بات بہے اسی وقت کہی کہ ایک پروانہ راسطے
گرفتاری میتھیو پرائر صاحب اور تامس ہارلے کے جارے ہو یہہ دونو شخص
اسوقت پارلمنٹ کے موجود تھے انہین پکڑکر حوالات مین بہیج دیا بعد
اسکے اسنے لارڈ بولنگبروک پر جرم بدخواہے کا ثابت کیا۔ اس سے بعضے اصحاب
اس محکمے کے متعجب ہوئے لیکن کہ نکاریے کے گفتگو سے انہین زیادہ یقین
جب اسنے کہا ہی کہ یہہ بات تھی کہ ہمارا افسر نے الزام ماتحہ کو لگایا ہی اور مین قصور
ثابت کرون گا اسنے قصور شاذ کو لگایا اور مین بقیہ اسناد کے ظاہر کرون گا
ارل اوکسفرڈ اور ارل مورتیمر پر الزام بدخواہے اور دوسرے
کو لگایا ہون (۱۷۱۵ء) دسمبر کے دن لارڈ اوکسفرڈ دربار امیرون
نے اسی تاریخ کو پکڑا ہون گے اور اس سے مثل بار مرحوم باکے
اسیر ہوا اسمان کے بیچ مرتے کا ظاہر ہوا۔ قصور اسکے آگے دلایا
کیا اور اسی پر اسنے شاہ فرانس کو خط لکھے معلوم ہوا کہ اس

کے اہل ڈچ سے صلاح دی تھی تکرار رہی۔ والپول صاحب نے کہا کہ یہہ جرم بدخواہی ہی۔ سر جوزف جیکل نے جو گروہ وگ مین سے نہایت مشہور تہا کہا میرے نزدیک یہہ جرم بدخواہی نہین ہی۔ اسنے کہا کہ میرا عقیدہ یہہ ہی کہ کسی پر ظلم روا نہ رکہے اور ہر ایک شخص سے خواہ چہوٹا ہو یا بڑا سا تہہ انصاف کے پیش آوی۔ اسنے یہہ بات کہی کہ علم قانون سے مین کچہہ واقف ہون اور بے تامل کہتا ہون کہ یہہ جرم بدخواہی کا نہین ہی۔ اسکا والپول نے بڑے گرم جوشی سے جواب دیا کہ باوجودیکہ بہت سے ارباب جوکمیٹے مین اور انکی سوا لوگ اور ہین کہ وہ تم سے عزت مین کم نہین اور قانون تمسے زیادہ جانتے ہین اونہین اقبال ہی کہ قصور اسکا جرم بدخواہی ہی۔ یہہ اور دوسری باتین ارل پر پنچ محکمہ دکلا عوام کے ثابت ہوئین لارڈ کونسنگز بائے نے سرداران قوم کے رفاقت اختیار کے اور اسپر کچہہ امراین پر الزام لگایا اور حکم ہوا کہ وہ اپنے جگہہ پہونچ دی اور حوالات مین بہیجا جاوے۔ اس امر کی محکمہ امراین بہت تکرار رہی۔ فیشفورن وزیر مغرول نے کہا کہ یہہ ظلم ہی اور ان باتون سے کوئی آفت واقع ہوگے آخر کار ارل کہڑا ہوا اور بہت سہولیت سے یہہ بات کہی کہ ہمیشہ احکام ملکہ کے جو میرے ولینعمت ہین بجا لایا اور کوی امر خلاف قوانین مجاریہ کے عمل مین نہین لایا اور اپنے جان کا کچہہ لحاظ کیا۔ دوسرے دن وہ عدالت مین حاضر کیا گیا اور اسسے وہ کاغذ جسمین اسکے قصور لکہے ہوئے تہے دی دیا گیا اور حکم ہوا کہ وہ جواب ایک ہفتے کے عرصہ مین داخل کرے باوجودیکہ ڈاکٹر منڈ نے کہا کہ قید کرنا ارل کا ٹور مین مناسب نہین کیونکہ وہان اسکا بچنا مشکل تہا پر پارلمنٹ نے اسکو ٹور مین بہیجا جب ڈیوک اور منڈ اور لارڈ بولنگبروک میعاد معین مین بیچ عدالت کے حاضر نہوے کیونکہ وہ حقیقت مین فرانس کو بہاگ گئے تہے تب یہہ حکم ہوا کہ ارل مارشیل نام اور طغی انکے فہرست ہوا

ہین سے دور کردے اور فہرست انکی املاک کی بنا کر انکو سرکار بادشاہی مین ضبط کرلین
لارڈ اوکسفرڈ دو برس تک ٹور مین قید رہا اور اس عرصہ مین انگریز ہمیشہ لڑتے
رہی بسبب ایک سرکشی کے جو کہ اونکی ملک مین ہوئی تھی اور جو کہ آخر کو دب گئی - بعد
مارے جانے کتنے امیرون کے جو سرکش ہو گئی تھی تمام ملک قتل کرنے سے متنفر ہوئے
اور لارڈ اوکسفرڈ نے اُنہین دنون مین درخواست کی کہ اُسکے روبکار رہو
اسلیے یہہ بات دریافت ہو گئی تھی کہ رعایا کے ناحوشی قتل سے اون لوگون کے جو
حقیقت مین مجرم تھے جاتے رہی تھی اور میرے خطا بمقابل اُنکے گناہ کے کچھہ جرم نہوگا
- بموجب اسکے درخواست کے ایک دن واسطے اسکے روبکار کے مقرر ہوا اور لوگون
سے کہہ دیا گیا کہ وہ اپنے کاغذ الزام کو تیار رکھین - امرار و معلین کو پیچ ویسٹ منسٹر
ہال کے گئے اور اس محکمہ مین لارڈ کوپر لارڈ ہائی سٹوورڈ مقرر ہوا درباب
طرز اسکے روبکار کے درمیان امیرون اور وکلا عوام کے فساد ہو گیا امیرون نے
یہہ بات کہی کہ قید سے چھوٹ جاوے - اس فساد کے سبب سے اسکے جاہ و دولت آفت
سے محفوظ رہی کیونکہ وجوہات جو اسکے جرم بدخواہی کے ثابت کرنیکے لئے لائی گئین
تھین قابل سند کے نہ تھین اور اُنسے صرف دشمنی ظاہر ہوتی تھی اور اسی سبب سے
اسکے نوع کا اسکے زندگی کو نہ تھا لوگ ان باتون کے باعث سے بہت رنجیدہ
ہوئی اور اُنہون نے معلوم کیا کہ بادشاہ سوا ایک گروہ کے اور کسی پر مہربان نہین
ہی - سکوٹ لینڈ والون نے سرکشی کی - ارل مار نے اپنے رعیت مین سے تین سو
آدمی ہائی لینڈ مین جمع کیے اور کیسل ڈولون مین اشتہار دیا کہ جیمس دوم کا بیٹا بادشاہ
ہی اور مقام بریمر مین اپنا نشان کھڑا کیا اور اپنے تین مخالف ساتھہ لقب لفٹننٹ جنرل
فوجون کے کیا اور اُنہین تقویت اسطرح اور بہی ہو گئی کہ دو کشتیان سکوٹ لینڈ

مین توپ وگولہ وبارود وغیرہ سے بھرے ہوئے تہین اور انمین تہوڑے افسر بہی
سوار تہے فرانس سے آئین اور ان کشتیون کے آدمیون نے کہا کہ جیمس دوم کا بیٹا
بہی چند روز مین اپنے فوجون مین آنکر شریک ہوگا۔ ارل کے ساتہہ بموجب اس اقرار کے
تہوڑے سے دنون مین دس ہزار آدمی مسلح جنگی ساتہہ سامان جنگ کے جمع ہوگئے
ڈیوک آرجائل اسکے ارادون سے مطلع ہوا اور اپنا اخلاص ساتہہ سلطنت حالکے ظاہر کرنے
لئے نواح دمبلین مین اس سے لڑنیکا قصد کیا اور فوج اسکی بہ نسبت لشکر دشمن کے آدہی
تہے سکئے گہنٹے تک لڑائی رہے وقت شام کے دونو فوجین میدان رزمگاہ سے چلے
گئین اور دونو طرفون نے اپنے فتح کا دعوے کیا اگرچہ فتح دونو فوجون مین
کسے کے نہوے پر یہے عزت اور فایدے اس دن کے ڈیوک آرجایل کے نصیب ہوئے۔ اسکے
نیک نامی کے لئے کفایت کرتے ہی کہ اسنے اعدا کو روک دیا کیونکہ تاخیر کرنا اور جنگ مین
یہہ بات
انکے ساتہہ مشغول ہونا موجب شکست کا تہا۔ ارل مارکوا اپنے امید دلنسے حرمان حاصل
ہوا اور اسکا نقصان بہت ہوا۔ لارڈ لودٹ نے جو اتنک رفاقت مین جیمس دوم کے بیٹے کے
دم مارتا تہا قلعہ انورنس کو جو اسکے قبضہ مین تہا حوالہ ملازمان درگاہ شاہی کے کردیا
مارکوس ملی بارڈن نے واسطے بچانے اپنے ملک اور بہت قومون کے رفاقت
ارل کے چہوڑدی اور طاقت دوسرے لڑائے اپنے مین نہ دیکہہ کر وہ اپنے ملک کو چلا آیا
کیونکہ لڑنا فوج بی قاعدہ کو بہ نسبت سہنے مصیبتون عرصہ جنگ کے سہل ہے
اسی عرصہ مین بیچ انگلستان کے پہر سرکشے ہوئے لیکن مقصود سرکشون کا حاصل نہوا
اور وہ بہت ذلیل ہوئے جیمس دوم کے بیٹے نے جب یہہ تدبیر بیہودہ جنگ کے پیرسن مین جسکی
انصرام کے لئے ڈیوک اورمنڈ اور لارڈ بولنگبروک مقرر ہوئی تجویز کے لارڈ سٹیر وکیل انگلستان
کا جو وہان تہا اسکے ارادون سے واقف ہوا اور ذرہ ذرہ بیان اسکے تدبیرون اور

چونتیسواں باب

[illegible] فیغون کا ناظمین انگلستان کو لکھنا — انہون نے اسسے جہت سے [illegible] سرکشی کے شکر بھیجنے سے [illegible] اور شرفا کو جن پر انہین شک [illegible] کیا [illegible] اور نمو [illegible] مقامون کو قلعہ آڈن برا [illegible] کیا [illegible] شاہ نے محکمہ عوام سی اجازت گرفتار [illegible] ولیم ونڈہیم و سر جان پکنگٹن [illegible] کوم اور دو [illegible] شبہہ کے حاضر [illegible] ٹریلیٹ ڈرمنڈون اور ڈیلن جوالا [illegible] بھیجے گئے — ڈیوک سومرسیٹ نے لکھا کہ میں اپنے داماد ولیم ونڈہیم کے حاضر ضامنی [illegible] ہون لیکن اسکے ضمانت قبول نہوئی (۱۵۴۹ء عیسوی)

[illegible] کام [illegible] سیاریون سے سر کشی جو صوبجات مغربی مین ہونے شروع ہوئے تھے موقوف [illegible] سے الگزنڈر بکے سب تیرنی خالے ہوتونی اور بغض سے نہین اور جوبات انہون نے اختیار [illegible] دشمنون سلطنت کو معلوم ہوگئے اور پہلے پہل سرکشیان [illegible] سے دبائی گئین لوگون [illegible] سر اولسفرڈ کے اب سختیان [illegible] ہوئین — میجر جنرل پیپر [illegible] سوار ڈاور کے قریب طلوع افق [illegible] شہر [illegible] پر قابض ہوا اور کہا کہ جو لوگ شہر کے اپنے اپنے مدرسوان سے حدود سے نکل کر باہر آوین گے انہین مین کوئی سے مار دونگا — اضلاع شمالی مین بڑے بڑے [illegible] ہوئے

ماہ اکتوبر ۱۵۴۹ء مین ارل ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر صاحب ساتھہ ایک [illegible] سوارون کے لڑنے کو نکلی اور اسنے حدود سکوٹ لینڈ کے تہوڑے سے رئیس اکٹھے کر [illegible] اشتہار دیا کہ جیمس دوم کا بیٹا بادشاہ ہے — انہون نے پہلے قصد کیا کہ وہ نیوکیسل کو اپنے قبضہ مین لاوین کیونکہ یہان انکے بہت سے دوست تھے لیکن لوگون نے اس مقام کے انکے آنے کی خبر سنکر دروازے بند کر لئے اور وہ لاچار ہوکر [illegible] کو چلے گئے شاہ انگلستان نے [illegible] کا [illegible] پیڑ کے ساتھہ نو سو آدمی معین

متعین کئے اور مقابلہ اعدا کے بھیجا اور لڑائی قریب تہا کہ واقع ہو - سرکش لوگ راہ
کینڈل اور لینگاسٹر سے پرلیسٹن کو گئے اور اس مقام پر وہ قابض ہو گئے اور کوئی انکے
مقابلہ مین نہ آیا - یہہ انکے اقتدار و تسلط کا جسکی بنا اوپر بیوقوفی کے تہے آخر دورہ تہا
کیون کہ جنرل ولز انسی لڑنے کے لئے ساتہہ جمعیت سات ہزار آدمیون کے اس شہر کو
اتا اور اسکی چالاکی کے سبب سے کسے دشمن کو بہاگنے کے مجال نہوئی
سرکشون نے چار طرف سے شہر کو مستحکم کیا اور راہ مداخلت دشمن کو مسدود اور
پہلے حملہ مین فوج شاہی کو شکست دی - دوسرے دن کارپنٹر معہ اپنے فوج کے ولز صاحب
سے آکر شریک ہوا اور شہر کو چار طرف سے گہیرا - اس تباہ حالت مین جو انکی ہوئی
سے ان پر واقع ہوئے فورسٹر صاحب نے ارادہ صلح کا ولز صاحب سے کیا اور کرنیل
اوگسبرگ کو حوالے مین آیا تہا ساتہہ ایک کزاو اسکے واسطے صلح کے روانہ کیا
اس امر کو ولز صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ مجہی سرکشون سے صلح کرنے
منظور نہین اور صرف یہہ بات ہو سکتے ہی کہ بالفعل مارے نہ جاوین - یہہ شرطین بہت
سخت تہین لیکن کوئے اور بہتر ان سے ممکن نہ تہے کہ وہ حاصل کرے - انہون نے
ہتیار کہول ڈالے اور ایک پہرہ انکی نگاہ بانے کے لئے متعین ہوا تمام امیر و سردار
محفوظ رہی مگر دو چار افسرون کے اس جرم سے کہ وہ فوج شاہی مین سے چلے گئے روبکاری
ہوئی اور کورٹ مارشیل کے حکم سے وہ گولے سے مارے گئے - عوام کو مقام
چیسٹر اور لیورپول مین قید کیا - رئیس اور افسران جلیل القدر لندن کو بہیجے گئے
اور سب کے اکہٹی مشکین باندہ کر گلیون مین سے لے گئے تاکہ انکی شرکتون کو عبرت ہو
- جیمس دوم کے بیٹے کو اس گمان سے کہ تمام ملک اب اسکے ساتہہ ہو جاویگا برائے اپنے
آرزو خام کا یقین ہوا - کام اسکے اگرچہ ساتہہ بے باکے کے ہوئے لیکن اسنی

بیوفائی سے موافق اپنے عادت کے ارادہ کیا کہ وہ خود ساتھہ اپنے رفیقون کے جو سکوٹ
لینڈ مین تھے جاکر شریک ہوا اور اب وقت کامیاب ہونے کا اس امر مین نرا تھا
وہ بہیس بدلکر فرانس سے گذرا اور ڈنکرک مین ایک چھوٹے کشتی پر سوار ہوا اور بعد
سفر چند روز کے وہ کنارہ سکوٹ لینڈ پر ساتھہ رفاقت چھہ رئیسون کے پہنچا - وہ
خفیہ ایبرڈین سے فیڈروس کو گیا اور یہان اس سے ارل ماراو تیس بڑے بڑے امیر اور
رئیس کے قریب آکر ملے وہ بادشاہ یہان بنایا گیا - اشتہار اسکا جو کورنی مین لکھا گیا
تھا چھاپا اور جا بجا بھیجا گیا - اس مقام سے اسنے طرف ڈنڈی کے کوچ کیا اور اس مقام
مین وہ ساتھہ جلوس شاہی کے داخل ہوا اور بعد دو دن کے وہ تخت پر بیٹھنے کے لئے سکون
مین گیا - اسنے حکم دیا کہ میرے خیر و عافیت سے پہنچنے کا شکر خدا کے درگاہ مین بجالاوین
اور پادریون کو فرمایا کہ وہ اپنے اپنے کلیسا مین میرے لیئے دعا کرین اور وہ باوجود
حاصل کرنے تھوڑے سے اختیار کے بہی رسمین بادشاہی کے عمل مین لایا اور اس بات
سے اسکی تمام کامون پر تضحیک ہوئے اسنے تھوڑا وقت اس
وضع سے بیچ اراستہ کرنے فوج کے جسکی کچھہ ضرورت تھی برباد کرکر اس مہم سے
کنارہ کیا اور خفت عقل اسکے چھوڑنے اور اختیار کرنے اس مہم مین ایک سے ظاہر ہوئے
اسنے اپنے کونسل اعظم سے گفتگو کے اور انسی کہا کہ میرے پاس روپیہ و ہتیار اور بارود
وغیرہ واسطے لڑائے کے نہین ہی - وہ پہر ایک چھوٹے جہاز ملک فرانس پر جو لنگر گاہ
منٹروز مین کہڑا ہوا تھا ساتھہ بہت سے لارڈون کے جو اسکے رفیق تھے سوار ہوا اور
پانچ دن مین بیچ گریولین کے داخل ہوا
اسطرح سے یہہ سرکشی جو کاہلی و نادانی کے سبب سے ہوا کرتے ہی تمام ہوئی -
باوجودیکہ دشمن نہ تھا لیکن غصہ گروہ غالب کا فتح سے کچھہ گھٹا نہین - اب قانون بڑے

سختی سے جاری ہوا اور بندے خانے لنڈن کے ... نوٹون سے جنکا چھوڑنا ناظمین
اس ملک کو منظور نہ تھا بھرے وکلا عوام نے بادشاہ سے عرض کے کہ ہم
سرکشان حال کو سزا سخت دین گے - ارل ڈرونیٹ واٹر ونتھنڈیل وکارن ویٹ اور
ونٹن و لارڈ ودرنگٹن وکنمر اور نیرن الزام لگائے گئے سب نے اپنے عذر بیان کرکے
سوای لارڈ ونٹن کے جسکے واسطی حکم ہوا کہ وہ مارا جاوے رہائے پائے -
مصیبت زدہ لوگون نے آگے ناظمین کے بہت سا عجز و انکسار کیا لیکن انکے دلمین رحم
نہ آیا - کونٹس ڈرونیٹ کے اپنے بہن اور بہت سے امیرزادیون کو وہ ساتھہ لیکر بادشاہ
کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ جرم اسکے رشوت کا معاف ہو لیکن یہہ بات
اسکے پذیرا نہوئے فورا احکام واسطے قتل لارڈ درونیٹ واٹر و نتھنڈل
اور کنمر کے جارے ہوئے اور دوسرے لوگون کے قتل مین مہلت ہوئے - نتھنڈیل
کے مانے زنانہ لباس اوسے لادیا اور وہ اسے پہن کر رات کے وقت بھاگ
گیا اور قتل سے نجات پائے وقت معین پر درونیٹ واٹر اور کنمر کے ٹوربل مین کاٹے
گئے انہون نے وقت قتل کے اُت سکے اور صبر سے اسکے رنج و تکلیف کو سہا
اور سب کو انکے حال پر رحم آیا اور دیکھنے والون کو انکے نسبت زیادہ رنج و افسوس ہوا
ماہ اپریل کے شروع مین صاحبان کمشنر عدالت وکلا عوام مین جمع ہوئے
اور کاغذون قصور فورسٹر اور میکنٹوش اور سپس اور انکی شریکون کا سُنا
فورسٹر نیوگیٹ سے بھاگا اور خیر و عافیت سے فرنگستان مین پہنچا اور جرم دوسرے
لوگونکا ثابت نہوا پس محافظ نیوگیٹ پر شک ہوا کہ اسنے فورسٹر کے بھاگنے مین
دانستہ غفلت کے اور اسکے رد بکارے ہوئی لیکن جب اسکا معاف ہوگیا - باوجود
اسکے میکن توش اور دوسرے قیدیون نے داروغہ اور دربان سے لڑکر غالب آے

اور پہرہ والون کے ہتیار کہلوا لیئے اور نیوگیٹ سے نکل بہاگے
صاحبان عدالت نے باقی قیدیون کے روبکاری شروع کی ٹامی برن مین چار یا پانچ
شخصون کو پہانسے ہوئی بائیس آدمے پرسٹن اور منچسٹر مین مارے گئے اور بادشاہ
نے قریب ہزار آدمیون کے ہلاکت سے نجات دی اور اونہین اضلاع شمالے امریکا
مین جلاوطن کیا چند روز کے بعد سپین والون سے کچھہ فساد ہوگیا اور اسکے سبب سے
جیمس دوم کے بیٹے اور اسکے رفیقون کو دوبارہ جرات ہوئی کہ وہ برلانے مین اپنے
آرزؤن کے سعے کرین اُنہون نے بتوقع مدد کارڈینل البیرونی وزیر سلطنت سپین کے
دوبارہ سرکشی کرنے کا انگلستان مین ارادہ کیا - ڈیوک اورمنڈ اس مہم پر مقرر ہوا
اور سلطنت سپین سے ایک فوج بحری دس جہازون جنگی اور کشتیون باربرداری کے جنمین چھہ
ہزار آدمے مسلح اور سلاح بارہ ہزار آدمیون کے اور رہتے اسکے ساتھہ ہوئے
اس مہم مین بہے نصیب انکا یار نہوا - اسنے بادبان کہلوا دئے اور کیپ فنسٹرے تک پہنچا
تہا کہ ایک طوفان سخت اسے پہان حایل ہوا اور اس جہت سے فوج بحریے اگے چل
سکے اور مہم موقوف ہوگئی - سہلے اور دوسرے اضلاع فرنگستان مین فوج
اہل سپین کے فتح یاب نہوئے اور فلپ نے اس لحاظ سے صلح کرنے چاہے اور چار دن
سلطنتون سے اسنے دوستے اختیار کے اسوقت مین یہہ امر ایک بڑا اصول سمجہا گیا
تہا باوجودیکہ ولایت انگلستان کو استحکام حاصل ہوا لیکن صلح کے نفعون سے
وہ ملک محروم تہا (سنہ ۱۶۰۱ عیسوے) اس ہی عرصی مین جان لاساکن سکوٹ لینڈ نے
اہل فرانس کے فریب دینے کے لیئے ایک کمپنی بنام مسسپی کے مقرر کے کمپنی مذکور نے دعوا کیا کہ ہم
لوگون کو روپے سے مالا مال کردین گے لیکن انجام مین فرانس والون پر بڑی مصیبت
آئی - انگلستان مین بہی ایک اسی طرح کا فریب جو بنام سوت سیے سکیم کے مشہور ہی واقع ہوا

واقع ہوا اور بہت دنون کے بعد ہزارون آدمی اس مصیبت مین گرفتار ہوے
صورت اس واقع کے یون ہی کہ زمانہ انقلاب سے جو سلطنت شاہ ولیم مین واقع
ہوا پارلمنٹ نے روپے کافی واسطے امور سلطنت کے سرانجام نہ کیا تہا یا یہہ کہ جتنا
روپی وہ دیتے تہے اسکے تحصیل مین بہت وقت صرف ہوتا تہا ناظمین سلطنت نے
اس سبب سے سوداگرون سے کمپنیون سے روپے قرض لیے اور کمپنی سوت سے سی بہی یعنی وہ تجار جو
سوداگری بحر جنوب مین کرتے تہے قرض لیا - سوت سے کمپنی نے اہالیان سلطنت
انگلستان کو دس کروڑ روپی قرض دیا اور بجای سود ساڑہے سات لاکہہ روپی کے
جو وہ ہمیشہ لیتے تہے پچاس لاکہہ روپیہ سود لینا اختیار کیا بلونٹ نامی کہ سوداگر
بڑا معاملہ دان تہا اور اسطرح کے مقدمے کے گہنہ کو خوب پہچانتا تہا اسنے ناظمین سلطنت
کو اس امر کے سوت سے کمپنی کے طرف سے درخواست دی کہ ہم دوسرے کمپنیون سوداگرون
کا روپیہ جو سرکار نے انسی قرض لیا تہا ادا کرین گے کیونکہ اس ڈب سی سلطنت صرف
انکی قرضدار ہوجاوے شرطین جو اسنے کین تہین ارا کین سلطنت کے حق مین بہت
نافع نہین ہے سوت سے کمپنی نے رعایا انگلستان کو قرض دوسرے سوداگرون سے
جس طور پہ کہ قرض خواہ راضے ہوئے رہای دے ناظمین سلطنت کے کمپنی مذکور
سے کہا کہ ہم چہہ برس تک پانچ روپیہ سینکڑا دینگی اور بعد گذرنے اس میعاد کے چار روپیہ
سینکڑا دیا جاویگا اور پارلمنٹ کو اختیار ہی کہ جب چاہے روپے ادا کردی

اب اس تدبیر مین دغا و فریب ظاہر ہونے لگا - سوت سے کمپنی نے جب دیکہا کہ ہمارے پاس
اتنا روپیہ نہین ہی کہ ہم قرض سارے ملک کا ادا کرین تب انہون نے روپے
جمع کرنے کے لیے یہہ تدبیر نکالی انہون نے لوگون سے روپے دلا کر سلطنت
سوا کرے بحر جنوب کے لیا اور ہمنے اسکے فوایدہ بے شمار بیان کیے

اور لوگون کو بسبب طمع اور بیوقوفی کے اسکا کمال یقین ہوا - اسے سب سے اونہون نے تمام لوگون کو جنکی سلطنت قرضدار تہے بلایا کہ وہ سٹوک سرکارے کو کمپنی کے سٹوک سے بدلین ہیتیمین کمپنی مذکور نے جب نام روپے دینے والونکا لکہنا شروع کیا تب ہزارون آدمی اپنا سٹوک سوداگران بحر جنوب سے بدل کرنے کے لئے آئے - اس فریب کو بہت سیان پن سے جارے رکہا - روپے چندے کا بیح عرصہ قلیل کے فرید سے دوچند قیمت کو بکا - یہہ تجویز تدبیر کرنیوالون کے خوب چل نکلے اور انکی توقع سے زیادہ انہین فایدہ حاصل ہوا اور تمام ملک کے دلمین طمع روپے کے پیدا ہوے - اس خبط مین سب گرفتار تہے اور بہت سٹوک جمع ہوا اور سٹوک اپنے اصل قیمت سے دس گنے قیمت کو بکنے لگا

کئے مہینے کے بعد لوگ اس غفلت سے ہوشیار ہوے اور تمام فایدے جنکی اونہین ارزو تہے صرف بے اصل تہے اور ہزارون خاندان بسبب اسکے تباہ ہو گیے ارباب پارلمنٹ نے بڑے بڑے مجرمون کو سزا دیے اور انکا مال و املاک جو انہون نے اس وحشت عام مین پیدا کیا تہا ضبط کر لیا اور کچہہ تدارک واسطے اون لوگون کے جو تباہ ہو گیے کیا گیا مدعیان تخت کو مخالفت و دشمنے کے سبب سے بران مصیبتون کے باعث سے ظہور مین آنے توقع اپنے کامیاب ہونی کے ہوی - لیکن سب تدبیرون سے انکی نادانی ظاہر تہے اور وہ اتفاق نہ رکہتے تہے اور انکی بات پختگی کے ساتہہ نہ تہی پہلا شخص جسپر شک گذرا تہا اور پکڑا گیا فرانسس اٹربری بیشپ روچسٹر کا تہا اس پادری سے ناظمان سلطنت حال کو مدت سے اندیشہ رہتا اور وہ اس طرح کا لیق تہا کہ اگر وہ کسی ناظم سلطنت کے خلاف ہو جاتا تو وہ شخص اس سے بہت اندیشہ مین رہتا - اسکے کاغذ پکڑے گئے اور وہ خود ٹور مین قید ہوا - چندروز بعد اسکے ڈیوک نورفلک وارل ورسٹر دونون دوست اور گہرے اور پرانے کم رتبہ کے لوگ گرفتار ہوے

اور قید مین ڈالے گئے - اون لوگون مین سے صرف بنیپ صاحب جلا وطن ہوے
اور ریلے صاحب کو ٹاور مین پہانسے لی اور ان دونو پر حاکمین سلطنت نے بہت
تشدد کیا اور سوای انکے جرم ثابت لوگون کا ثابت نہوا اور وہ سزا سے محفوظ رہے
کچہریے وکلاے رعایا نے بہت سے امور مقبوح کچہرے چینسر مین جو مانع انصاف
کو ہوے یا انصاف انکی جہت سے ساتہہ رشوت کے ہونے لگا مروج پای انہون نے محکمہ
امیرون مین جرم عظیم و بداطوارے کے تامس میکلز فیلڈ پر نالش کے یہ مقدمہ
تواریخ انگلستان مین ان مقدمات سے تہا کہ جنکی تحقیقات مین بہت محنت صرف ہوے
اور جواب و سوال طرفین کے نہایت جہت ہوے - یہ مقدمہ بیس دن تک پیش رہا - ارل
موصوف نے بیان کیا کہ روپیہ جو مجہی ہدون چینسیرے کے بیچنے سے وصول ہوا قدیم سے
لورڈ چینسلر لیا کرتے تہے لیکن عقل مقتضی اس بات کو ہوے کہ لینا ایسے روپیہ کا خلاف
آئین انصاف کے ہی - انصاف سند و حجت پر غالب آیا فریب و دغابازے ارل کے
ثابت ہوی اور اسکے حق مین یہہ حکم نافذ ہوا کہ وہ جرمانہ تین لاکہہ روپے کا داخل کریے
اور تا ادائے زر مذکور قید رہی اور یہہ روپیہ اسنے ڈیرہ مہینے کے عرصے مین ادا کر دیا
اس ملک مین اسطرح سے بازار رشوت و طمع کا جنکا اسوقت مین بہت چرچا تہا
حاصل ہونے دولت و حشمت اور سیر انے انواع الواع کا عشرت و نعمت کے گرم ہوا
- سوداگرے کے سبب سے فریب و دغا پیدا ہوی اور دولت کے سبب سے فضول خرچی
- اس بات مین کچہہ شک نہین کہ صاحبان پارلمنٹ نے بہت سعی کے کہ وہ خرابیان
جو مین سب چہوٹے بڑے مبتلا تہے موقوف ہو جاوین لیکن باطین سلطنت اور
مین سے کسی نے انکے مدد نکے دو برس کا عرصہ ابتدا کہ بادشاہ تخت نشین
گیا تہا - اسی اثنا مین [illegible]

جانے کے تیاری کے - (۱۷۲۷ء عیسوی) اسنے اپنا ایک نایب مقرر کرکر ہولینڈ کے
طرف بادبان کہولے اور دواٹ مین جو ایک چہوٹا شہر تہا مقام کیا - دوسرے دن وہ آگے
کو روانہ ہوا اور دو دن اور سفر کیا اور بعد اسکے وہ دس گیارہ گہنٹہ کے عمل مین ڈیلڈ مین
داخل ہوا اور اسکے صورت پر کوی علامات بیماری کی ظاہر نہ تہی اسنے شب کا کہانا بہانت
خوب دل دیکر کہایا اور دوسرے دن صبح کے وقت اسنے یہانسے کوچ کیا اور آٹہ اور
نو گہنٹے کے عمل مین اسنے حکم کیا کہ کوچ کو اسکے ٹہیرا دین - اس کا ایک ہاتہہ رہ گیا
اور موسیو فیبر مین نے جو پہلی سویڈن کے بادشاہ کا نوکر تہا اور اب خدمت شاہ
جارج مین تہا یہہ حالت دیکہہ کر اسنے بے حرکت ہاتہہ کو اپنے ہاتہون مین لیکر ملنی لگا
تاکہ خون پہر حرکت کرے جب اس سے کچہہ فایدہ نہوا تب ایک جراح کو جو کہوڑے
پر سوار تہا اور بادشاہ کے رکاب مین چلا آتا تہا بلایا اور اسنے اسکے ہاتہہ کے
شراب سے مالش کی - تہوڑے دیر کے بعد زبان بادشاہ کے پہولنی لگے اور اسے
ابتک اتنے قوت گویای کے حاصل تہے کہ اسنے فرمایا کہ سوار کو میرے جلد اوسنار
مین لیچلو - یہہ کلام کرکے وہ فیبر س کے گود مین بیہوش ہوگیا اور پہر وہ ہوشیار
نہوا اور قریب گیارہ گہنٹہ کے اس دار فانے سے تیرہوین سال جس مین کوچ کیا
اور اٹہسٹہ برس کے عمر مین وفات پائے

باب سی و پنجم

بیان سلطنت بادشاہ جارج دوم کے سنہ ۱۷۲۷ سے ۱۷۶۰ تک

جارج اول کے مرتے اوسکا بیٹا جارج دوم تخت پر رونق افروز ہوا یہ شاہ بادشاہ مرحوم سے لیاقت کم رکھتا تھا اور اپنے ملکون ہینوور کے بہت طرفدار سے کرتا تھا * اسکے سرکار مین روبرٹ والپول نام بڑا اختیار رکھتا تھا - اس شخص نے درجہ بدرجہ کے خدمتون سے پچھلی دونون سلطنتون مین بڑے قدر و منزلت حاصل کے تھے - درمیان سلطنت ملکہ این کے یہہ شخص بطور ایک وزیر جانا جاتا تھا اوسکے مشورہ پر خیال کیا گیا تھا اور جبکہ گردہ ٹوری کا اب اسکو تنگ کر سکتا تھا لیکن جب یہہ گروہ اسکو ویسی ہی حقارت کے ساتھہ ناپسند کرتا رہا جیسی پہلی کرتا تھا - حقوق بادشاہی کا بڑا جو کم ہوتے جاتے تھے شاید یہہ اول مطلب اسکے تو یہہ کا تھا لیکن بعد وہی تدبیرین کہ جنسے اسنے انکا بچانا چاہا تھا اوسکے کمی کا باعث ہوین * اسنے رشوت لیکر دولت اور اختیار ہوس کا من کا یعنے وکلا رعایا کا زیادہ کردیا وکلاے رعایا یہہ رشوت دینے سے زمنیہ کے ناراض نہ ہوا سیطے کہ اسنے انکو بھی اس روپیہ مین سے حصہ دیا کر لیا تھا - چونکہ اسکے ایسی خواہش نے حقیقتاً لوگون کے محافظت پیدا کے وہ لوگون کے طرف اور برا کہنے پر کچھہ نظر نہین کرتا تھا اور اون باتون کو جنکو وہ چاہتا تھا کہ لوگ یقین کرین بہت تر اور ابرنگی سے بیان کرتا تھا - وہ ایسی چالاکی سے کلام کرتا کہ ہر ایک اسکی بات پر یقین لاتا کسکو بناوٹ نہ معلوم ہوتے -

اوسکا اصلی بیان سیکھنے کے اون شرایط صلح کو جو سلطنت گذشتہ مین ہوئی تھی اوسوقت

مین ٹورڈ الاجسوقت کہ اون شرائط کے توڑنے سے فایدہ اپنا خیال کیا - جزایر ویسٹ انڈیا کے لوگ مدت سے تجارت خلاف ائین امریکا کے اہل سپین کے ساتھہ جو امریکا مین رہتے تھے کرتے تھے لیکن جب کبھی پکڑے جاتے تھے تو اونکو سزا واقع ہوتی تھی اور انکا اسباب ضبط ہوکر خالصہ مین لگتا تھا -

اس صورت مین چونکہ ایک طرف سے بی تاملی اور دوسرے طرف سے جرت و جو اور سزا عمل مین آتے تھے تو بالضرور بیگانہ شخصون نے گنہگارون کے ساتھہ سزا پانے ہوگے اور بہت سے فریادین جو شاید بجا ہون اسبات کے کی گئی تھین کہ بادشاہ سپین کے جہازون نے جو اوپر خوبے کنارہ امریکا کے تھے انگریزے سوداگرون کو مانند سمندر کے چورون کے لوٹ لیا تھا ناظرین سلطنت انگریزی کے ہر ایک چیز کو جو خفگی اور حرص سے پیش ہوتی تھی یقین نہین کرتے تھے اُنہون نے یہہ امید کے کہ رفع کرنا اون برائیون کا جنکی فریاد آئے ہی صلح کرنے سے ہوسکتا ہی اور اسسے عرصہ مین لوگون کو امید تشفی کے دے -

آخر الامر فریادین بہت عام ہوگئین اور سوداگرون نے عرضے کہرے وکلا رعایا مین بہیجے اور انکین کہرے مذکور اس مطلب کے دریافت کرنین مصروف ہوے -

انہون نے گواہی بہتیرے اُن لوگون کے سنے جو کہ ازراہ ظلم کے گرفتار ہوے تھے اور بے رحمی سے مدارات کے گئے تھے - ایک شخص جو ایک جہاز تجارت کا مالک تھا اور جس سے سپین والون نے بہت بُرے طرحسے سلوک کیا تھا اسنے کہرے مذکور کو اس حقیقت سے مفصل اطلاع دی کہ اسطور سپین والون نے ظلم کے ہاتھہ کو دراز کرکے میرے کان کاٹ ڈالے ہین اور تریب تھا کہ مجکو مار ڈالتے -

مین دامنی بخشش اپنے کے دست بدعا اسکے درگاہ مین ہوا اور اپنے ولایت

کے دوہای دینے لگا۔ اس باجرے
سے ایک شعلہ درمیان لوگون کے بھڑکا جس کے بھڑکانیمین ناظم مملکت اور لوگون
کو بغضان تہا اسی لئے نئے عہد وپیمان شروع ہوے اور نئے صالح بیچ مین
پڑے ایک عہد صلح کا واقع مکاہ درمیان بادشاہ جرمنے اور بادشاہ انگلستان
اور بادشاہ سپین کے مقرر ہوا جس سے امن فرنگستان مین پہلے دستور کے موافق ہوگیا اور
دہشت جنگ کے تہوڑے عرصہ کے واسطے موقوف رہی - اس صلح سے
بادشاہ انگلستان کو امید قوی ہوی کہ لڑائے اب نہین ہوگی - ڈون کارلوس
ڈیوک پارما کے مرنے کے بعد بمد ایک انگریزے پیڑیکے مالک پارما اور پلیسنشیا کا
ہوا جبکہ چہہ ہزار سپاہ سپین ڈچی ضلع لسکنی مین داخل ہوئے اور وہان مقیم ہوے
تاکہ بعد انتقال ڈیوک ارس مقام کے وہ جگہہ ڈون کارلوس کے ہاتہہ آوے -
بعد اسکے ایک عرصہ امن کا گذرا جسمین کوے چیز قابل بیان کے نہین واقع ہوے
اور کوی فساد نہین پیدا ہوا سوا اسکے انگریزے پارلمنٹ مین جہگڑی درمیان طرفداران
بادشاہ اور لوگون کے بڑے سختی کے سات جاری رہی - اس زمانی
مین کہ لوگ ظاہر مین اپنے تئین خیر خواہ ظاہر کرتے تہے اور باطن مین جویاے اپنے
غرض کے تہے ایک مجلس لوگون کے بنام چری بیل اور لین یعنی بہبودی چاہنے
والے رعایا کے مقرر ہوی انکا مطلب ظاہر ے یہہ تہا کہ غربا کے تئین مطابق سود
شرعی کے تہوڑے گروی پر قرض دین اور امیرون کے تئین اوپر مناسب ضمانت کے
- پہلی انکی پاس تیس ہزار پونڈ جمع تہے لیکن انہون نے بعد ازان اسکو چہہ لاکہہ
پونڈ تک بڑہایا - یہہ روپیہ چندے سے جمع ہوا تہا اور سرانجام اسکا خاص لیئق اور
دانا کارپردازون کے تفویض کیا گیا تہا - یہہ مجلس بیسی سی زیادہ جاری

رہی فرانچے جارج روبنسن ایک وکیل کچہرے وکلاء رعایا کا اہل شہر مارلو کیطرف
اور داروغہ مال خانہ کا جان طامسن ایک ہی روز دونو غایب ہو گئے — پانچ
لاکھہ پونڈ اصل مین کے ڈوب گئے انہونے اسطرح سے خیانت کے کہ انکی مالک
دریافت نکر سکے — اسیواسطے اُنہون نے عرضے متضمن اس حال کے کچہرے
وکلاے رعایا مین بہیجے کہ اونپر فریب اور ظلم ہوا ہی اور یہہ کہ سب اہلون پر تکلیف
بہت سے ہوے تہی — ایک کمیٹے واسطے دریافت کرنے اس احوال کے مقرر کیے گئے
اس کمیٹے نے فوراً تحقیق کیا کہ روبنسن اور طامس نے چند اور کارپردازن کے بالاتفاق
اصل روپے کے چورانے ہین اور انکی فریب دینے مین سازش کے تہے —
بہت سے امیر و امرا اس بدنام سازش مین شریک ہوے تہے بلکہ وی لوگ
جو دے ہزت ولایت مین تہے اس ننگ سے خالی نرہے اسوقت مین ہر ایک شخص لالچی
اور حریص ہو گیا تہا یہہ ارکان پارلمنٹ کے خیانت کے باعث کونسل سے خارج کیے گئے
— تین انمین سے رابرٹ سٹن سر آرچالڈ گرنیٹ اور جارج روبنسن باعث دغابازی
کرنیکی بیچ بندوبست چرچیل کورپوریشن کے موقوف ہوے دغابازی ڈینسن
بونڈ اور سر ہنٹ برج دونو ارل ڈرونٹ واٹر مرحوم کے اسباب پنچی ہین فریب
کرنیکی باعث اور جان وارڈ ضلع بیکنی کا واسطے جعل سازی کے خارج ہوے یہ
سے فضول خرچے پیدا ہوے اور فضول سے خیانت اور چورے ظاہر ہوے اسوقت
ہوس لارڈز مین یہہ ظاہر ہوا کہ کچہہ روپیہ اس مقررہ کا مصارف سرکار مین
نہین خرچ کیا گیا بلکہ خاین اور فریبون کے ہاتہہ گیا — ایک تدبیر سر روبرٹ
والپول نے واسطے مقرر کرنے عام محصول کے کہ جس تدبیر کے طرف سب لوگ
متوجہہ ہوے — اس تدبیر کو مشیہ ممد سنے کچہرے وکلاء رعایا

رعایا مین پیش کیا اور کہا کہ لنڈن مین دیی گماشتے جو تنباکو کو امریکا سے لاکر کشت کاران
تنبا کو کیطرف سے بھیجتے تھے دغا بازے اور فریب سے کام کرتے ہین - اسباب کے
مزاحمت کیلئے اسنے کہا کہ بجای محصول لینے دستور سابق کے بموجب تنبا کو پر آمدہ
کو جسقدر تنبا کو آوے لازم ہی کہ گودام گھر مین جسکو اہلکار بادشاہے اس مطلب کے
لئے بنا دین رکھا جاوے اور وہان چار پنس فی پونڈ دے کے جب کہے تمباکو کے
مالک خریدار کو پا دین بیچا کرین - اسبات سے باہر اور اندر پارلمنٹ کے
بڑا فتنہ پیدا ہوا یہہ ظاہر تہا کہ اس تدبیر سے گماشتون کو اپنے تجارت کے جار
رکہنے کے واسطے بڑے مشکل ہووے گے اور خیانت اور دغا بازیے
کہ جسکی وے قرار کرتے ہین اسطرح سے بہے موقوف نہین ہوگے - یہہ بات بہے
کہے گئے تھے کہ چند زاید محصول لینوالے اور داروغہ گودام مقرر کرنے پڑینگے
اور اس سبب سے مشیران مذکور غالب اور رعایا مغلوب ہو جاوے - ایسے باتون سے
شہر والے اس قانون کے مزاحمت کے لئے تیار ہوئے یہ دلیلین اگرچہ بظاہر
اچہی معلوم ہوتے تہین مگر حقیقت مین کچہ نہ تہین باوجود اس قانون کے خراب
کے تب بہے یہہ ٹیکس تنبا کو پر باسانے جمع ہوے غرض کہ رستے فریب اور مکر
کے اب بند ہو گئے - لوگ اسباب کے مخالفت پر ایسے بہڑکے کہ انہون نے نشستگاہ
پارلمنٹ کو گہیر لیا اور مشیران سلطنت کو اس ارادہ کے چہوڑنیکے واسطے بہت سا
دہمکایا باعث نہ جارے ہونے اس حکم کے بڑی خوشے لنڈن اور وسٹمنسٹر مین ہوے
اور لنڈن کے رعایا نے ایک پتلا مشیر مذکور کا بنا کر جلایا - جسوقت سے کہ یہ
یو ٹرکٹ مین ہوئے تھے اسوقت سے اہل سپین نے امریکا مین سوداگرون کو انگلستان
کے بہت تکلیف دے رہے تھے اور انگریزے سوداگر انکے سلطنت مین تجارت

غیر جایز کرتے تھے — یہ سوداگر ضلع مذکور کے شرطون کے بموجب ٹیگ
کے لکڑے کاٹنے کا خلیج کیمپیچی مین دعوا کرتے تھے اس وجہ سے انکو اکثر
قابو اجناس ممنوعہ کے لیجانے کا کونٹے نیٹ مین ہوتا تھا اس پر اُنکے دباینکے واسطے
سپین والے انکے دعوے کے مٹانے پر طیار ہوئے اختیار ٹیگ کے کاٹنے کا تمام
اگلی صلحون مین مانا گیا تھا مگر چونکہ یہہ بات حقیر سے تھی معاملہ صلح مین اسکا بیان
مناسب نہ جانا تھا اس وجہ سے صاف صاف اس اختیار کا حال معلوم نہ ہوا تھا
سپین کے جہاز جو واسطے حفاظت کنارے دریا کے مقرر تھے انگریزون پہ
بہت سختی کرتے تھے اونہون نے بہت اشخاص انگلستان کو قید کرکے پوڈسے
مین کان کھودنے کے واسطے بھیجدیا اور انکے واسطے کوئی وسیلہ نرکھا جس سے
وہ اپنے فریاد کو پیش کرتے چنانچہ عہد شکنی کے فریاد دربار میڈرڈ مین پیش
کئی گئی اہالے دربار نے جواب دیا کہ ہم اس مقدمہ کے تحقیقات کرین گے مگر فریادیون
کے تسلے اسبات سے نہوئے انگریزے سوداگرون نے ان ظالمون کے واسطے بہت
شور وغل مچایا مگر مشیران مملکت بموجب شرایط عہد و پیمان کے انکی تسلے کے امید دیتے
تھے حال انکہ تسلی انکی اس وقت بہ ذریعہ شمشیر حاصل ہوسکتی تھی — انگلستان
والون کے دب جانے سے دشمن اور بھی سرکش اور باغی ہوگئی انکے جہاز نگہبانی
کے گنہگارون ہی کو نہین گرفتار کرتے تھے بلکہ ان بیگناہون کو بھی جنکو انہون
نے جہاز رانے کرتے ہوئے بحر سپین پر پایا — آخر الامر کچھرے وکلا رعایا انگریز
سوداگرون کے فریاد مین شنوای ہوئے انکے چٹھیان اور عرضیان پیش ہوئین
اور کونسل نے انکی فریادون کو کچھرے مذکور مین پیش کیا — فی الحال یہہ دریافت ہوا
کہ اہل سپین نے جو روپیہ کہ انگلستان کو دینا کیا تھا اب تک نہین دیا اور اُس تابل کا

جارج دوم

کا کوئے خاص باعث نہین بتلایا گیا - مشیر سلطنت نے اسلیئے لوگون کے رضامند کیواسطے اور بعیوض اپنے قصورون کے ہوس مذکور کے خاطر جمع کے کہ مین اب اہل ولایت کے تئین لڑائے مین مصروف کرونگا - فوراً چٹھیان عوض لینے کے اہل سپین سے صادر ہوئین اسبات کو دونو طرفون نے لڑائے کے بنیاد خیال کرکے اپنے اپنے بیڑے دریائی اور فوج خشکی کے روانہ کئے - اس خوفناک حالت مین وکیل فرانس نے جو ہیگ مین رہتا تہا بیان کیا کہ اپنے فرانس بباعث عہدو پیمان صلح کے بادشاہ سپین کے مدد کریگا اسوقت تمام دوست جو صرف بیس برس پیشتر آسکے مدد کار تہے اب ایک دوسرے دشمن ہو گئے ایک وقت اہالیان فرانس اور انگلستان سپین کے برخلاف تہے اب فرانس اور سپین انگلستان کے دشمن ہو گئے کوئے صاحب تدبیر صلح کے عہدو پیمان مین امید نہین رکہہ سکتا ہی جب تک کہ طرفین غرض اسمین ملحق ہی -

چونکہ اب واقع ہونا فساد کا درمیان انگلستان اور سپین کے بخوبی ثابت تہا تو یے لوگ جو مدتسی واسطے جنگ کے غل مچا رہی تہے اب لڑائے کو طیار ہوئے اور مشیران مملکت بہی اسی مہم کے طیارے مین بدل کوشش کرنے لگے - احکام واسطے زیادہ کرنے افواج خشکی اور دریاے کے صادر ہوئے - لڑائے بڑے شان سے شروع ہوئے اور تہوڑے عرصہ کے بعد بحر شام مین دو عدہ جہاز اہل سپین کے گرفتار ہوے - میر بحر سے درنن جو تجربہ کار اور عقلمند سے سے زیادہ شجاعت اور اعتماد اپنے اوپر رکہتا تہا کیدان ایک بیڑے کا ہو کر دست انڈیز مین دشمن کے حیران کرنے کے لیئے بہیجا گیا - اس شخص نے کچہرے وکلاء رعایا مین اظہار کیا تہا کہ پورٹوبیلو جو ایک قلعہ اور بندرگاہ امریکا کے جنوبے مین ہی اوسکو مین صرف بمدو چہہ جہاز جنگی کے باسانی لے سکتا ہون - اسبات کو تمام مشیران

مملکت ناممکن اور واہیات سمجھکر بہت ہنستی تھے لیکن چونکہ یہہ شخص پھر پھر سے اس
مقدمہ مین ہٹ کرتا تھا تو کچھ سے مذکور نے اوسکی درخواست کو باین امید قبول
کیا کہ اگر وہ اس لڑائے مین فتحیاب نہوگا تو لوگ جو اوسکے قول کو معتبر سمجھتے
ہین انکا اعتماد اس سے جاتا رہے گا اس امر مین وہی حقیقتاً مایوس ہوے کیونکہ وہ صرف
چھہ جہاز کے ساتھہ تمام مقامات اور قلعہ اوسجایکے مسمار کرکر پھر آیا اور اپنا کوے
آدمی ضایع نہونے دیا — اس فتح کے ولایت مین لوگون نے حد سے زیادہ
تعریف کے اور خوشی ہوے — جبکہ بڑے بیاریان درمیان اور طرفون
کے ہو رہی تھین تب ایک بیڑا جہاز دشمن کے دق اور حیران کرنے کے لیئے
درمیان جنوبے سمندرون کے زیر حکم کموڈور اینسن کے تیار ہوا — اس بیڑے
نے تنگ نالے میگلہن مین سے ہوکر چلے اور پیرو کی کنارون پہ جانیکا حکم پایا تاکہ
بالاتفاق میر بحر ورتن کے گردن زبن داریں پر مقابلہ مین شریک ہوئی — مشیران مملکت
کے تساہل اور غلطی نے اوس تدبیر کو جو حقیقت مین خوب بنای گئی تھی خراب کردیا
— جبکہ موسم گذر گیا تب اینسے کموڈور مذکور ہمراہ پانچ جہاز صف ایک جہاز جنگی اور دو
جہاز غلہ کے قریب جولائی سے ادمیون کے روانہ ہوا — برزیل کے کنارہی پر پہنچکر
اسنے چند روز کے لیئے اپنے ادمیون کو سینٹ کے تھے راین کے جزیرہ
مین جو ایک ایسے جگہہ ہی کہ جہان ہر ایک قسم کا میوہ اور سبزہ
اس گرم ولایت کا پیدا ہوتا ہی آرام دیا — وہان سے
سرد اور طوفانی اصلاع جنوبے کیطرف روانہ ہوا اور تخمیناً
پانچ مہینے کے بعد اسکو ایک بڑا خوفناک طوفان واقع ہوا وہ
کشتی سے جدا ہوکر اسکے جہاز کے انتظام پہ ہی مڑکر چلا گیا — اسوقت

اسوقت سے اوسکا بیڑا بہت تباہ حال ہوگیا اور اوسکے ملاح اور سپاہی بیمار سے مجبور اور لاچار ہوگئے پس بہزار فراغت وہ خوشنما آئندہ جزیرہ بون فریدہ زمین پہنچا۔ وہان وہ ایک جہاز اور ایک کشتی کے ساتھ کہ جسمین سات ضرب توپ تھے ملا۔ وہان سے شمال کے طرف کوچ کرکے چیلے کے کنارہ پر وارد ہوا اور رات کو شہر ٹیپا پر آسنے سامنے کیا۔ اس بہادر حملہ مین وہ خود تو اپنے جہاز کام مین لایا اور نہ اپنے تمام آدمی جہاز پر سے اوتارے چند سپاہیون نے اندھیری رات مین شہر مذکور کو بڑے خوفناک اور گھبراہٹ سے بھردیا۔ قاعدار اور باشندے تمام اطراف مین بھاگ گئے کیونکہ جیسی وہ سختی اور درشتی کو عادت دلائے گئے تھے ویسے بے سختی کے امن اور دون سے رہتے تھے۔ اسوقت تین پہر رات کے ایک جمعیت نے تین روز تک فوج مذکور کو اپنے تصرف مین رکھکر اوسکا تمام خزانہ اور بہت سامان تجارت کا لوٹ کر اوسمین آگ لگادیے۔

فوراً سپہ چھوٹا بیڑا اپنیا تک جو گردن زمین ڈارین پر مغربی برامریکا کیطرف ہے پہنچا کموڈور اسوقت اسبانیا منتظر تھا کہ کوئی ایک جہاز اون جہازون سے جو جزایر غلیا مین سے لسبکو مین تجارت کرتے ہین گرفتار کرے۔ ایک یا دو جہاز کے سوا۔ اون مالدار جہازون مین سے سال بھر مین ایک برس دوسرے برس کو نہین جاتے تھے اور دوسرے واسطے لیجانے بہت خزانہ کے بڑی کوشش کرتے تھے اور اسیقدر بڑے قوے امید اسکے حفاظت کے لیئے رکھتے تھے کہ کموڈور کے ہاتھ ملنے ایک اون جہازون کے بعد دوسرے پہونچے بیڑے کے تمام پیشقاخور کو جہان مارا لیکن اسکے بیڑے مین بیمارے پہر پہلے اور بہتر آدمی مر گئے اور تمام لوگ بالکل لاچار اور حیران ہوگئے۔ اس مصیبت مین اسنے تمام

اپنے آدمیون کو ایک کشتی مین جمع کرکے باقی جہازون مین آگ لگا دیے وہ بت جزیرہ
شیلن کو جو بیچاچ سے تین دنیا اور پرانے کے ہی روانہ ہوا — اس خوش آیندہ
جاہی مین اسنے چند روز مقام کیا جبتک کہ اسکے آدمی تندرست ہوے اور اسکی جہاز بھی
درست کئے گئے — وہ اس طرح پھر درست ہو کر چین کیطرف
متوجہہ ہوا جہان اسنے دوبارہ اُس دریاے عظیم کے سفر کا کہ جہان اسنے
بڑے تکلیف اوٹھاے تھے اسباب ضروری جمع کیا — غرض اسیو اسطے چند ڈچ
کے لوگ اور ہندوستانے ملاح ہمراہ لیکر وہ پھر امریکا کے طرف متوجہہ ہوا اخر الامر
بہت سے مختلف کوششون کے بعد ایک جہاز سپین والونکا کہ جسکی وہ مدت سے تلاش
مین تھا نمودار ہوا — یہہ جہاز جنگی اور سوداگری مطلب کے لئے بنا ہوا تھا
— اس جہاز مین ساٹھہ ضرب توپ اور پانسو آدمی تھے اور مردمان جہاز سے
کمو ڈور کے انسے آدھے بھی نہ تھے لیکن فتح انگریزون کے ہوے اور تین لاکھہ
اور تیرہ ہزار پونڈ سٹرلنگ لوٹ کر وہ اپنی ولایت کو روانہ ہوے اور اتنے ہی متفرق قیمتی
اس سے پیشتر ہوئین تھین — اسطرح بعد دریاے سفر تین برس کے جسمین بڑے
کوشش اور جوانمردی کام مین آئے تھے اہل ولایت نے ایک عمدہ بیڑے سے کھونے
سے بڑا نقصان اوٹھایا مگر بہت تھوڑے لوگون کے پاس باعث سی دولت
بڑہ گئی — اسیوقت مین اہل انگلستان نے اور مہم چالا کے
سے دشمنون پر کین — جبکہ انسن روانہ ہوا تب ارادہ یہہ تھا کہ وہ مددگار
اس بڑے بیڑے کا ہو جو سپین نو کے کنارے پر انتیس جہاز صف
اور اتنے ہی جہاز جنگی کے ساتھہ کہ جنمین تمام قسم کے جنگی ذخیرے اور قریب
پندرہ ہزار سپاہ دریائی اور اتنے ہی فوج خشکی کے روانہ کیا گیا تھا —

ایسا بیڑا کبھی نہین طیار کر کر بھیجا گیا تہا اور کبھی نہین اہالیان ولایت نے ایسے
قوی امیدین فسخ کیو اسیطے کے تہین — لارڈ کیتہکارٹ کو حکم افواج خشکے کا
تفویض ہوا تہا یہہ شخص راہ مین مرگیا اور جرنل ڈنڈاس تہہ اسکے جگہہ مقرر ہوا مگر یہہ شخص
لایق اس خدمت کے نہ تہا — جسوقت کہ یہہ لشکر کارہتیے جنیا مین وارد ہوا اسوقت اسنے
وہان ایک مورچال تیار کے جسکے مدد سے بڑے قلعہ مین ایک دڑار کردے اور
ورنن نے جو حکم بیڑے مذکور کا کہتا تہا چند جہاز واسطے اسکے بہیجے کہ کچہہ افواج دشمن
مین سے اودس طرف بچا نیکو جاوے اور ملکر کام کرنیکو ساتہہ فوج کے
کنارہ پر بندرگاہ مین روانہ کیئے — ایک سپاہ کے جمعیت کو حملہ کیلئے حکم صادر
ہوا اسلیئے کہ حملہ کرنا اس دڑار پر ممکن تہا لیکن سپین والے قلعون کو چہوڑ
کر چلے گیئے اگر انمین بہادر سے ہوتے تو وی انکو دشمن سے بخوبی بچا سکتے
— بروقت حاصل کرنے اس قابو کے لشکر بہت قریب شہر کے آپہنچا لیکن
وہان انکا اسقدر مقابلہ ہوا کہ انکو جسکے امید نہ تہے — یہہ بات ظاہر کے
گیئے تہے کہ بیڑا اسقدر نزدیک نہین آسکتا کہ شہر کو ڈہا دیوے
اور کچہہ تدبیر سوا اسکے باقی نہین ہی کہ دیوارون پر چہڑہ کر قلعون پر حملہ
کرین — سردار بیڑے اور فوج کے آپسمین ایک دوسرے کو ملزم کرنے لگے
ہر ایک اونمین سے یہہ کہتا تہا کہ جو مین کہتا ہون اسکا ظہور مین آنا ممکن ہی اور
جو تو کہتا ہی وہ ہو نہین سکتا ہی — اخر الامر دنڈاس تہہ میر بحر کے ملامت کرنے
سے طیار ہوکر اس خوفناک حملہ کے ارادہ کے لیئے گیا اور حکم دیا کہ سینٹ لیزر
کے قلعہ پر سیڑہیون کے وسیلہ سے اسکے دیوارون پر چڑہ کر حملہ کرین — اس
مہم سے کوی اور زیادہ مغز نہین ہوگے کیونکہ جب لشکر کے لیئے جاتا تہا انکی انجا

مارے گئے اور وی سب راستہ بھول گئے — بجاے حملہ کرنے کے قلعہ کے کم
زور جانب پر وے مضبوط طرف گئے جہان اون پر شہر سے بہت آگ برسی —
پہلی کرنیل گرنیٹ کمیدان سپاہ گران ڈیل کا کام آیا — یہ سنے عرضی کے بعد
انہون نے دریافت کیا کہ انکے سپہ سالار نہایت چھوٹے ہین اف حکم نہ پانے سے
بہت حیران تھے اور لشکر نے بغیر دریافت کرنیکے کہ کیا کیجیے تمام دشمن کے گولے
سہے — اس خوفناک آگ کو بڑے بہادر سے کے ساتھہ چند گھنٹے تک
تو سہا آخر کار چھہ سو آدمے میدان جنگ مین مردہ چھوڑ کر ہٹ آئے — موسم
کا ڈر لڑائے کے دہشت سے زیادہ تھا موسم برسات کا ایسی سختی کے ساتھہ
شروع ہوا کہ وہان لشکر کا رہنا ناممکن ہوا اس باعث سے لشکر مین بڑے
بیمارے اور موت پھیل گئے — سوائے اسکے یہہ اور بکھیڑے تھے کہ افسران
دریای اور خشکی مین جو ہر ایک قصور کے لئے ایک دوسرے کو ملزم کرتا تھا نفاق
پیدا ہوا — وی فقط اسبات پر راضی ہوے کہ اپنے لشکر کو جہازون
پر سوار کرکر ولایت کو ایسا جلد جیسا کہ ممکن ہو اس کشت وخون اور وبا کے
جگہہ سے روانہ ہوون — جسوقت کہ خبر اس امر کے انگلستان مین معلوم
ہوے تمام لوگ خفہ ہوے — مشیر مملکت کو اس بدنامی کا ملزم ٹھہرایا اور
وی لوگ جو ایک مرتبہ فخون کے لیے کہ جنکا وہ مستحق نہ تھا اسکے تعریف کرتے تھے
اب ایک شک سے کہ جسمین وہ بیگناہ تھا اسکے مذمت کرنے لگے — جب مشیر مملک نے دریافت
کیا کہ کچھہ بے وفا، رعایا میرے برخلاف ہے وہ ہر ایک تدبیر انکی سازش کے توڑنے کے واسطے کہ
جسکا وہ مقابلہ نکر سکتا تھا کام مین لایا — لوگ اسپہ بہت خفہ تھے اور انکے سرگروہ ہونی
انکو یہہ توقع دے رہے تھے کہ انکی ایذا دینی والے کو بہت مستحق ہوگے — مشیر مذکور نے اخر کار اپنا

اپنا رہنا ناممکن پاکر کہا کہ مین آیندہ کو اس کچہری مین نہین بیٹھون گا وزرا
بادشاہ نے دونون پارلیمنٹ کو چند روز کے لئے معطل کیا اور اس عرصہ مین
والپول اپنی خدمتون سے مستعفی ہوا اور ارل اور فورڈ کا بنایا گیا۔

لیکن خوشی جو اس کی موقوفی سے ہوئی تہی چندہی روز رہی یہ بات جلد ظاہر ہوئی کہ
وے لوگ جو رعیت کی آزادی کے بہت خواہان تہے جب وہ مشیر مقرر ہوئے
رعیت کے ہوگئے — اُن لوگون پر الزام دغا کرنیکا اپنے ملک سے لگایا گیا تہا لیکن
لوگونکا خاص پلیٹی ارل باتھ ہو چکا تہا جو بہت سے اُسی طریق اور طور کو ناپسند کیا کرتے
مگر جنکو اب وہ کام مین لانے لگا — لوگ اسکو بہت چاہتے تہے اور خیال کرتے تہے
کہ ایسا بہادر حامی آزادی کے معاملہ مین کبھی نہین پیدا ہوا لیکن شاید والپول کی
خدمت پر مقرر ہونے کی امید نے وہ ملن ساری چھوڑکر مغرور ہوگیا بادشاہ نے
اس کی طرف سے اسقدر تغافل کی کہ جسقدر وہ اس کے قابل تہا غرض جب تک وہ
جتا رہا اس سے کچھ کام نہ لیا وہ اب گمنامی مین بسر کرتا تہا کیونکہ اس کے اوج و اقبال
کے دن گذر گئے تہے — بادشاہ جرمنی ۱۷۴۷ مین اس جہان فانی سے
رخصت ہوا فرانس والون نے یہ موقع پاکر اپنی اولوالعزمی کو کام مین لانا چاہا — بے
لحاظ شرایط صلح کے خصوصاً اس صلح سے جو بنام برگ منیگ سنیکشن کے مشہور
تہی جس سے تمام سلطنت شاہنشاہ مرحوم کی اس کی بیٹی کے لئے مقرر کی گئی تہی
انہون نے ایلکٹر بویریا کو وہان بادشاہ مقرر کیا — اس طرح ہنگری کی ملکہ نے
جو بیٹی چارلس ششم کی تہی اور اولاد بادشاہی خاندان نامی مین سے تہی دیکہا
کہ مین وراثت سے محروم رہی اور تمام فرنگستان مین سے کسی نے اکیسان بہی
اس کی مدد کی اور توقع مدد کی بہی نہ تہی — چند ہی روز اس باپ کے

تھے کہ پروسیا کے بادشاہ نے اسکو اس وقت بے حمایت پاکر اپنے پرانے دعوے سلیشیا کے پر گفتگو شروع کئے اور حملہ کر کر اسکو لے لیا یہ بات ثابت ہی کہ پرگنہ مذکور اس کے بزرگون کے قبضہ سے ناحق چھینا گیا تھا۔ اٹالیان فرانس سکسنی اور بیوریا نے اسکی باقی سلطنت پر حملہ کیا انگلستان والے فقط اس کے اس حالت بیکسی مین مددگار رہے۔ فورًا سارڈینیا والے اور اہل ہولینڈ اس کی کمک اور مدد کے واسطے آئے اور پیچھے ان سبکے اہل روس بھی اس کے مددگار ہوئے۔

یہ بات ممکن ہی کہ کوئی پوچھے کہ انگلستان کو ان باتون مین دخل دینے کا کیا باعث تھا جواب اوسکا فقط یہ ہی کہ غرض اور امن ہینوور والون کا اسبات پر موقوف تھا کہ مختلف غرضین مختلف حاکمون اضلاع جرمنی کی اعتدال پر لائی جاوین اور مشیران مملکت بادشاہ کی رضامند کرنے پر بھی مستعد تھے اسی لئے بادشاہ نے ایک جمعیت انگریزی سپاہ کی بشمول سولہ ہزار مردمان ہینوور کے نیدرلینڈ زمین بھیجی تاکہ ملکہ ہنگری کی حمایت کے لئے سلطنت فرانس کیطرف واسطے مغالطہ دینے دشمنون کے گذرین۔ اس فوج کی مدد سے ملکہ موصوفہ نے جلد اپنے دشمن پر فتح پانی شروع کی۔ فرانس والے ضلع بوہیمیا مین سے نکالے گئے۔ اس کے جنرل شاہزادہ چارلس نے ایک بڑی فوج سے بیوریا کی سلطنت پر حملہ کیا۔ اسکا دشمن جو برائے نام شاہنشاہ تھا لاچار ہوکر اسکے سامنے سے بھاگ گیا اس کے مددگارون نے بھی اسکو چھوڑ دیا اور اوس کی مملکت موروثی اس سے چھن گئی وہ لاچار ہوکر بیچ لرکیا کفورٹ کے گمنامی مین بسر کرنے لگا۔ آسٹریا اور انگلستان کی فوجین باہم مل نہ سکین فرانس والون نے ایک فوج ساٹھ ہزار آدمی کی دریا مین پر زیر حکم مارشل نوایلس کے جمع کی اس شخص نے

نے اپنا لشکر دریائے نکور کی مشرق طرف اٹھا کیا۔ افواج انگریزی چالیس ہزار کے قریب دوسری طرف ایسے ایک ملک مین گئے کہ جہان ان کو بالکل غلہ نہ ملا اسواسطے کہ فرانس والون نے ان کی رسد بند کردی تہی انگلستان کے بادشاہ نے کیمو مین پہنچکر جبکہ اس کی فوج اس بیکسی حالت مین تہی بارہ ہزار ہینوور اور ہسین والون سے جو ہانو مکان تک پونہچ گئے تہے شامل ہونیکا ارادہ کیا لیکن پہلے اسبات کے کہ اس کی فوج تین فرسنگ پونہچی اس نے دریافت کیا کہ دشمن نے اسکو ہر جانب سے نزدیک کانو ڈی لٹچن کے گھیر لیا تہا کوئی توقع ریجون کے سوائے وقوع مین آنے کی نظر نہ آتی تہی اگر بادشاہ دشمن سے لڑتا تو بڑا نقصان پاتا اگر وہ نہ لڑتا تو وہان اس کے بہوکا مرنے مین شک نہا اور وہانسے پہرآنا سبکا ناممکن نظر آتا تہا فرانس والون کی بے صبری اور تعجیل نے اس کی تمام فوج کو بچایا۔ کیونکہ فرانس والے اس گہاٹی سے گذر گئے جس کی ان کو حفاظت کرنی نامناسب تہی اور ان کے سوارون کے رسالے جو زیر حکم ڈیوک کریمونٹ تہا انگریزی سیاہ کے پیادون پر سخت حملہ کیا۔ افواج انگریزی بہی انسے بدلیری پیش آئی پس کہ فرانسیس لاچار ہوکر اور دریائی مین سے گذر کر بہاگ گئے ان کے آدمی پانچ ہزار سے زیادہ مارے گئے اسوقت مین فرانس والے ہر ایک جانب مین بڑی کوشش عمل مین لائے۔ انہون نے انگلستان پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور چارلس جمیس دوم کا پوتا ایک ایلچی سپین کا بہیس بدل کر پارس کو روانہ ہوا جہان اس نے بادشاہ فرانس کے سے کچہہ ایک گفت وشنود کی۔ خاندان جمیس کا مدت سے اہل فرانس سے امید امداد رکہتا تہا اور اب یہ خیال کیا گیا تہا کہ کچہہ ارادے حقیقت مین ان کے واسطے کئے گئے ہین۔ اس مہم کے لئے لشکر پندرہ ہزار آدمی کا جمع ہوا

ذریعہ سے سوار کروانے اس لشکر کی ڈنکرک اور بعضی اور بندرگاہوں مین
جو نزدیک انگلستان کے ہون زیر حکم جیمس کے پوتے کے عمل مین آئین — ڈیوک ڈی رد
کسل کو یہ حکم نہ تہا کہ بجز جہاز سے ان کو انگلستان مین با امن پونہچا دیوے اور جبکہ
وے خشکی پر وارد ہوون تب سردار سنیکشن اوسپر حاکم رہوے — لیکن تمام
یہ تدبیر سبب آنے سرجان تورس کے کہ جس نے جہازون کے ایک بڑے بیڑے کی
مدد سے ان پر حملہ کیا تہا برہم ہوگئی — فرانس کا بیڑا اس سبب سے لاچار ہوکر اوٹہا پہرا یا
غرض ایک ایسی تند ہوا چلی کہ ان کے تمام جہاز ٹوٹ گئے اور کوئی تدبیر بن نہ آئی
اور فرانس والون نے اسطرح اپنے حملہ کرنیکی تدبیر سے نا امید ہوکر یہ بات مناسب خیال
کی کہ اب بظاہر لڑائی کرنی ضرور ہی فرانسیس نے اسی واسطے بڑی
چالاکی سے لڑائی شروع کی — انہون نے فرائی برگ کا محاصرہ کیا اور دوسرے
عرصہ جنگ کے ابتدا مین مضبوط شہر توڑنے کو گہیر لیا — اگرچہ افواج متفقہ کم تہی
تب بہی انہون نے بمقدور اپنے بیچ بچانے شہر مذکور کے بہت کوشش کی —
بجب ضرورت انہون نے دشمن کیطرف کوچ کیا اور مقابل لشکر فرانس کے جو
ایک بلندی پر پڑا ہوا تہا اور انون کے دست راست کو کاتوسنیٹ این لون کا تہا اور دست
چپ پر ایک جنگل تہا اور ان کے آگے شہر فونٹی نوے کا تہا مقام کیا — یہ مقام
اگرچہ فرانس والون کے مفید مطلب تہا مگر عزم اور دلیری انگریزی سپاہ کی اسسے
کم نہ ہوئی اس سپاہ نے دو گہنٹے بجے صبح کے حملہ شروع کیا اور جو اس کے مقابل
ہوا وہ جان بسلامت نہ لیگیا — قریب ایک گہنٹہ تک تو غالب رہے اور فتح کا
یقین رکہتے تہے مگر سردار سیکسن جو بڑا صاحب نصیب تہا اور سردار افواج فرانسکا
تہا اسوقت ایسی ایک بیماری مین مبتلا ہوا کہ جس مین وہ بعد ازان مرگیا — اسکے

اسکو اپنی ڈیلی مین ڈالکر لشکر کی ہر ایک جگہہ مین لے گئے اور اونہون نے اپنے آدمیون کی
بہت خاطر جمع کی اور کہا کہ باوجود ان بد آثارون کے ہراسان ہونا نہ چاہئے فتح ہم ہی
پائین گے — ایک سپاہ انگریزی کے گروہ کا حکم پانے کے بغیر بلکہ صرف دلیری سے دشمن
کی صفون تک پونہچا جنہون نے ان کو ایک راہ ہر ایک سمت سے دیکر گہیر لیا تب تو پخانہ فرانسکا
اُن پر تین طرف سے چوٹنا شروع ہوا یہ جمعیت انگریزی اگرچہ بڑے عرصہ تک جمی اور
رہی مگر آخرکار قریب تین گہنٹے بجے دوپہر کے بعد اُلٹی پہرائی — اسطرحکی خونریز
لڑائی اسوقت مین ابتک نہین واقع ہوئی تہی افواج متفقہ مین سے بارہ ہزار آدمی
کی قریب مارے گئے اور اگرچہ فرانس والون کو فتح نصیب ہوئی مگر ان کے بہی اتنے
ہی آدمی میدان جنگ مین کام آئے مگر تمام اوس موسم جنگ مین وے غالب رہے
اور اپنا فایدہ پایا — اگرچہ افواج انگریزی دریائی اور خشکی لڑائیون مین غالب آئی
مگر سپہ سالار خوف نقصان ان کو اتنا نہ تہا جتنا کہ پاس عزت کا تہا — ایک ملکی
لڑائی اسوقت ان کی سلطنت مین ہوا چاہتی تہی اس لڑائی نے اگرچہ ان کے
فکرون کو بڑہایا مگر ان مین اتفاق زیادہ کر دیا — یہ بات اسوقت وقوع مین
آئی کہ چارلس جیمس دوم کے پوتے نے سلطنت انگلستان کی حاصل کرنیکے واسطے
ارادہ کیا تہا — اسنے ایک عیاش دربار مین تربیت پائی تہی مگر جیسے کہ اور لوگ
دربار مذکور کے تہے یہ ویسا نہ تہا — وہ بڑا عالی ہمت اور صاحب عزم تہا
لیکن ناتجربہ کاری سے یا کہ اصلی نالیاقت سے وہ اس مہم عظیم کے لئے نالایق
تہا — ایک مدت سے بعضے ناعاقبت اندیش اور وہمی اور غرض مند لوگ اسکی
تعریف اور خوشامد کیا کرتے تہے اس کو لوگون نے یہ سمجہا رکہا تہا کہ تمام سلطنت
سرکشی کے لئے طیار ہے اور خراج کہ اُن پر رکہے گئے ہین اون سے وے بہت

ناراض ہین وہ تہوڑا سا روپیہ لیکر اور فرانسیس سے اقرار کمک اور مدد کا پاکر
سکوٹلینڈ کی طرف ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہوکے مارکس ملی بارڈن سر طامس شربدان
اور چند اور بے باک آدمیون کے ساتھہ روانہ ہوا۔ تمام انگلستان کی سلطنت
کو فتح کرنے کے واسطے وہ فقط سات افسر اور بہتیار دو ہزار آدمی کے ہمراہ
لیکر آیا۔ جبکہ ضلع برتھہ مین داخل ہوا تب اس نے بے فائدہ اپنے باپ کو شاہ
انگلستان کا مشہور کیا۔ وہانسے اپنے لشکر کے ساتھہ پہاڑون پر سے
اُترجونہون آگے بڑھا فوج بھی اس کی ہمراہی مین زیادہ ہوتی گئی تب رڈین برگ
کی جانب روانہ ہوا اور اس شہر مین اسطرح کر اسکا کسیر نے مقابلہ نکیا داخل
ہوا۔ وہان پہر رسم بادشاہ بنانے اپنے باپ کی حل مین لایا اور یہ اقرار کیا کہ
اس اتفاق کو جس سے ولایت کو بڑی تکلیف ہی مین درہم برہم کر ڈالون گا۔ لیکن
قلعہ والے اس شہر کے تب بھی اسکا مقابلہ کرتے رہے اور اس کی تسخیر کرنے
کے واسطے اُس پاس توپین نہین تہین۔ اس اثنا مین
سرجان کوپ نے ہرچند اُن مفسدون کا ناملینڈ مین پیچھا کیا مگر ان کے مقابل نہوا
اب وہ سوارون کی دو رجمنٹ سے مدد پاکر ایڈن برگ کی طرف کوچ کیا اور
دشمن سے جا بھڑا۔ چارلس ایڈورڈ نے کہ جس کی فوج اگرچہ بڑی تہی مگر بے
قاعدہ تہی نزدیک پرسٹن پینس کے جو بارہ کوس کے قریب دارالخلافت سے ہی جان کوپ
مقابلہ کیا اور دو چار لحظہ مین اسکو اور اس کے لشکر کو بھگا دیا۔ اس لڑائی مین بادشاہ
نے پانسو آدمی کھوئے اور دشمن کو زیادہ زور حاصل ہوا اور اگر چارلس ایڈورڈ
اس عام کہبراہٹ کے فائدہ کو تاہت نہ دیتا اور سیدہ انگلینڈ کو چلا جاتا تو اغلب ہی کہ
اس ولایت پر بالکل قابض ہو جاتا۔ اگرچہ وہ اُس کرکرا دینے والے جو کبھی ہتہ آئی

آئی بھولا ہوا تھا بلکہ ایڈن برگ مین اس جزوی فتح کی دھوم دھام کیا کرا اوا ایک بادشاہ کی مانند کہلایا گیا تھا جب وہ اسطرح اپنا وقت ضایع کر رہا تھا مشیران انگلستان اس کے مقابلہ کرنے کے لئے ہر ایک مناسب تدبیر عمل مین لائے — چھ ہزار سپاہ ڈچ کی جو بادشاہ کی مدد کے لئے آئی تھی شمال کیطرف زیر حکم جنرل وڈ کے روانہ کی گئی — ڈیوک کمبرلینڈ کا جلد فلینڈر سے پونہچا اور اس کے پیچھے ایک اور رسالہ سوار دن اور پیادون کا جو قواعد جنگ مین بہت ہوشیار تھا آن پونہچا — سوائے ان کے لوگ مملکت کی ہر ایک جانب سے آئے اور ہر ایک کونٹی یعنی انگلستان کے ضلع نے عزم خفگی کا بلند نظری مذہب اور مددگارون چارلیس اڈورڈ کے برخلاف ظاہر کیا — الغرض چارلس اڈورڈ نے تعلیم و ترتیب ان مسایلو مین پائی تھی جو انگلستان کے مسایل مروجہ سے خلاف تھے — ظاہر کرنا اپنے حق کا اس نے اپنے اوپر فرض جانا اور بدلنا قوانین اور بلکہ مذہب ملک کا بھی اس کے نزدیک ایک امر قابل تعریف کے اور پسندیدہ تھا باوجودیکہ ایسے امورات سے ملکی لڑائی اور کشت و خون پیدا ہوتا — اسطرح تقویت پاکر وہ آگے بڑھا اور اپنے افسرون کی صلاح سے یہ قرار دیا کہ انگلینڈ پر تاخت کی چاہئے وہ مغربی طرف سے ولایت مین داخل ہوکر شہر کارلائیل پر تین روز بعد قابض ہوا — اس نے وہان ایک بڑا ذخیرہ جنگی اسباب کا پایا اور وہان اپنے باپ کو بادشاہ مشہور کیا — جنرل وید نے اس کے آگے بڑھنے سے مطلع ہوکر سائیمن کے کنارہ سے ولایت مین کوچ کیا لیکن جب اس نے یہ اطلاع پائی کہ دشمن دو روز کے فاصلہ پر مجھسے آگے ہی وہ تب اپنی پہلے جائمن ہٹ آیا — چارلس اڈورڈ نے کوئی مزاحم نہ پایا تو ولایت کے اندر گھسنے کا اس نے ارادہ کیا اور اہل فرانس سے اس نے

قول فراہم اس معاہدہ کے پانچ ہفتے بعد ایک بڑا لشکر اس کی کمک کے لئے جنوبی
ہسپانیہ کے میدان میں بھیجا جاتا۔ اور اس لشکر اسپانیا کی امید تھی کہ جسوقت وہ آگے
بڑھیگا راہ میں لوگ جو اس ولایت میں ہیں اس کے شریک ہوجائینگے بروقت کوچ کے
اسکی فوج بہت زیادہ ہوجائیگی۔ اس لئے ایک چھوٹا گروہ اپنی سپاہ کا کارل اسپنل
میں کہ جہاں اس کی کچھ ضرورت نہیں تھی چھوڑ کر آپ غیر تہہ کو روانہ ہوا ہنگامہ
والوں کے بہس میں پیادہ کوچ کرتا ہوا اور لوٹتا مارتا ضلع منچسٹر تک آن پہنچا اور
وہاں اس نے اپنا مقام کیا۔ اس جگہہ وہ سیدھے انگریز کے فوج سے
ایک جمنٹ کی زیر حکم کرنیل توملی کے اس کے شریک ہوئے۔ وہاں سے ضلع ڈربی کو اس
امید پر روانہ ہوا کہ چیشر کی راہ سے ویلز میں جاوے کیونکہ وہاں اسکو یہ امید تھی کہ بہت
سے لوگ میرے ساتھ ہوجائینگے لیکن اس کے افسروں کے جھگڑے سے اسکا لشکر زیادہ تر
منٹومین کے قریب دارالخلافہ سے جہاں لوگ بہت ہراسان ہوگئے تھے پہنچا اور
وہاں اگر وہ چلا ہی جاتا تو بالضرور ایک بڑا گروہ اس کے خیرخواہوں کا جو بیچ میں سے
اس کے آنیکا انتظار کر رہا تھا اس کے شامل ہوجاتا اسوقت خود
بادشاہ نے ارادہ میدان جنگ کا کیا۔ لیکن بعض رضامندیوں کے جو چارلس
ایڈورڈ کی فوج میں ہوئی تھیں اسکو فوج میں لانے کی نہ رہی۔ حقیقت میں چارلس
ایڈورڈ برائے نام سردار اپنے لشکر کا تھا اسلئے کہ اس کے جرنیل جو سردار ہائلینڈ
کی خاندان میں سے تھے اپنی طرح اسکی تابع داری نہ کرتے تھے۔ انہوں نے ابتدا
سے تدبیریں برخلاف اس کے جو چارلس ایڈورڈ کے کرنی چاہتا تھا اختیار کی
تھیں اور آپس میں واسطے ترقی اپنے مراتب کے جھگڑا کرتے تھے لیکن اپنی ولایت
کو پہنچانے کے لئے اسوقت متفق معلوم ہوتے تھے۔ اسی لئے

جارج دوم

اسی لئے سف ین شہر کا رل آئیل کو صحیح وسالم ہٹ گئے اور وہان سے دریا ئے
اڈیس اور سولوے سے گذر کر سکوٹلینڈ مین داخل ہوئے — کوچ مین اُنہون نے
قواعد جنگ کے بدستور رکھے یعنے لوٹ سے احتراز کیا مگر جن شہرون مین گذرے
اُن سے کچھ روپئے لیا اُنہون نے ایک جمعیت سپاہ کی واسطے حفاظت کارل آئیل
کے چھوڑی مگر باعث اس چھوڑنے کا نہین معلوم ہوا اس سپاہ نے جس مین چار
آدمی تھے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے تئین جوالہ ڈیوک کیرلینڈ کے کر دیا اسطرح پر
کہ جو وہ چاہے سو کرے — چارلس ایڈورڈ سکوٹلینڈ مین جا کر گلاسگو کیطرف روانہ
ہوا جہان اس نے بڑے سخت خراج لئے — وہان سے وہ سٹرلنگ کو گیا جہان
لارڈ لوئیس گورڈن سے جو سردار اُس فوج کا تھا جو اس کی غیر حاضری مین جمع
ہوئی تھی شامل ہوا — دو ہزار آدمی کے قریب اور اور گھرانے کے
شریک ہوئے اور روپئے کی مدد سے جو اس نے سپینی والون سے اور اٹھین
[illegible] فوج بادشاہی پر فتحیاب ہوا تھا حاصل کیا تھا اس کے امور بہتر معلوم
[illegible] نے لارڈ درم مند سے شامل ہو کر قلعہ سٹرلنگ کا جہان جرنل
[illegible] تھا لیکن چون کہ اس کی فوج کو عادت محاصرہ کی نہ تھی اسلئے
بہت سا وقت ضائع کیا اس مہم مین جرنل ہالی جو اختیار ایک بڑی فوج کا اڈین برگ
کے متصل رکھتا تھا حصار کے اُٹھانے کے واسطے دشمن کی طرف شہر فالکرک
تک گیا — دو روز بیچ دیکھنے بھالنے ایک دوسرے کی فوج کے گذر گئے مفسدون
نے لڑائی پر طیار ہو کر افواج بادشاہی پر بہت چالاکی سے حملہ کیا — جارس
ایڈورڈ نے جو سامنے صف جنگ کے تھا حکم لڑائی کا دیا اس کے پہلے حرف نے
جرنل ہالی کی فوج کو تتر بتر کر دیا — رسالہ سواروں کا گو اکرانی سپاہیون کا فوج

گرا اور مفسدین کی بڑی کوشش سے بہت لوگ افواج شاہی کے پریشان ہو کر ایڈن برگ کو چلے گئے اور ان کے خیمے توپخانہ اور میدان لڑائی پر قابض ہوئے — یہان تک تو کام فوج سرکش کے بخوبی بن پڑے مگر ان کی تمام خوشی اور فتح آخر ہوئین — ڈیوک کمبرلینڈ نے جو اسوقت عزیز فوج انگریزی کا تنہا حکومت چودہ ہزار [illegible] کے ساتھ ایڈن برگ مین تہی اختیار کی — اس فوج کے ساتھ وہ شہر ایڈن برگ مین پہنچا بہتیرے امیر سکوٹلینڈ کے اس کے شریک ہوئے اور دشمن کی تلاش جو سبب اس کے نزدیک آنے کے ہٹ گیا تہا کرنے لگے — چند روز بعد اپنی فوج کو پہرا ایڈن مین آرام دیکر اس نے کوچ پہر شروع کیا اور بارہ روز کے بعد اوپر کنارہ دریاے سپے کے پونہچا — یہ ایسی جگہہ تہی کہ جہان فوج مفسدون کی راہ کو روک سکتی تہی لیکن انہون نے بسبب آپسین جہگڑا کرنے کے ہر ایک قابو کو تہہ سے کہو دیا — انہون نے اب صلاح اور لحاظ مراتب بالکل ترک کیے اور اون مین اتفاق بہی نرہا — بعد جہگڑا کرنے کے آپس مین دے کلوڈن کے میدان مین جو قریب نومیل کی ضلع انورنس سے ہے اور تمام اطراف مین پہاڑون سے گہرا ہوا تہا سمندر کیطرف سے کہلا ہوا دشمن کے منتظر رہے — وہان وہ صف جنگ مین اٹہہ ہزار آدمی کی قریب تہے گرد مین طیار لڑائی پر ہوئے اور چند توپین جو ان پاس تہین اون پر نہ تو آدمی کا رآزمودہ معین تہے اور نہ وے توپین اچہی تہین — لڑائی ایک گہنٹے بجے بعد دوپہر کے شروع ہوئی افواج شاہی کی توپون نے نہایت خوفناک قتل مفسدون کا کیا کیونکہ ان کی توپین بالکل بے کار تہین — چالس ایڈورڈ کی تمام جنگی تدبیرون مین یہ ایک بڑی خطا تہی کہ اس نے اپنے وحشی اور بے قاعدہ سپاہ کو قواعد جنگ مین تربیت کرکر ان کی اصلی گرم جوشی کو گہٹا دیا

دیا تھا اگر یہ بات نکرتا تو فتح کی توقع کرنی ممکن تھی — انہوں نے قطار بندے مین
کھڑے ہوکر تھوڑی دیر تک سر ہونا انگریزی تو پوں کا سہا لیکن آخرش یہ چاہا کہ
پاس کی لڑائی لڑین پانسو آدمی نے اُن مین سے دشمن کی بائین فوج پر بڑی
سختی سے حملہ کیا — پہلی صف اس حملہ سے تتر بتر ہوگئی دلیکن اسکی مدد کو
گئین اور دشمن کو مارے بندوقین کے زخمی کیا — اسی اثنا مین رسالے زیر
حکم ہالی صاحب کے اور آرجایل شایر کی فوج نے دیوار اس چراگاہ کی جو صف
دشمن کو بچاتی تھی اور جسکی وے خوب خبرداری نر کھتے تھے ڈھاکر اُنپر دست
بشمشیر ہوکے گرے اور بہت خون بہایا — تین لحظہ سے کم ان کو بالکل شکست
دی اور ان کے کشتہ اور مجروح سے جو قریب تین ہزار کے تھے تمام میدان جنگ
کا ڈھک گیا — افواج فرانس نے بالکل گولی نچھوڑی بلکہ بے حس و حرکت کھڑی
رہی اور بعد ازان اپنے تئین بطور قیدیون لڑائی کے حوالہ کیا — ایک سالہ
جمعیت افواج متفقہ کی جنگ کے میدان سے کوچ کرگئی — جنکہ باقی نے شکست
پائی اور ان کی سردار نارضامندی سے اولٹے پھر گئے — یہ فتح ہر
ایک صورت مین بافیصلہ تھی اور اگر فتحیاب مغلوبون پر رحم کرتے تو ان کی
بڑی نام آوری ہوتی مگر فتحیابون نے زخمیون بے ہتیارون اور غریبون کو
بیاہ ندی اور بعضے شخص جو اس جنگ کا تماشا دیکھنے آئے تھے مارے گئے —
ڈیوک نے لڑائی کے بعد حکم جاری کیا کہ وے چھ تیس ۳۶ آدمی جو فوج انگریزی
کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے قتل کئے جاوین غرض کہ فتح مندون نے جہان کین
گذر کیا بڑے ظلم و ستم کئے — اس طرح تمام امیدین اور
بڑے بڑے ارادے اس جوان دلاور کے برباد ہوگئے ایک گھنٹے کے عرصہ

مین اُسسے تخت جو اُسکو فقط ذہن مین حاصل تہا چہن گیا اور اکیلا رہ گیا سب لوگ اُس سے کنارہ کر گئے اور آپ برائے نام بہی بادشاہ سب کے نزدیک مردود ہو گیا اور کوئی اُس پاس نہین پہٹکتا تہا سوا اُن کے جو اُس کی غارت کے خواہان تہے — فوراً بعد لڑائی کے وہ ایک کپتان کے ساتہہ جو فٹ جیمس کے رسالہ کا تہا بہاگ گیا اور جب اون کے گہوڑے تہک گئے وے دونون اپنے گہوڑون سے اوترے اور علیحدہ علیحدہ جائے پناہ ڈہونڈنے لگے وہ چند روز تک اُس ویران ملک مین جو لڑائی کے باعث خطرناک ہو گیا تہا آوارہ پہرا کیا اور اون خرابیون اور خونون کو دیکہتا تہا جو اُسکے بڑے ارادے سے واقع ہوے تہے — وہ کبہی کبہی بیچ غارون اور جہونپڑون کے اکیلا پناہ لیتا اور وہان کے باشندون پر بہروسا رکہتا جو صرف اُسپر ترس کہاتے مگر اُس کی کسی طرح سے تشفی نکر سکتے تہے — اور کبہی کبہی وہ جنگلون مین ایک یا دو دوست مصیبت زدہ کے ساتہہ پڑا رہتا اور ہمیشہ سیاہ نصرت مند کی اُسکا تعاقب کرتی تہی کیونکہ ایک انعام جسکی ہزار پونڈ کا تہا اُسکے زندہ یا مُردہ لانے والے کے واسطے مقرر ہوا تہا — شریدان ایک دلیر آدمی آئرلینڈ کا تہا وہ اُسکا نہایت وفادار دوست تہا اور اُس کی تسلی اور خاطر جمع اُس بڑی مشکل اور تکلیف کو سہنے کے لئے کرتا رہتا تہا — اِسی درمیان عرصہ اپنی روپوشی کے اپنے تئین پچاس شخصون کی حمایت مین کہا جنہون نے لحاظ اُس کی خاندان کا کرکے انعام کی طمع کی طرف خیال نہ کیا —

ایک روز اُس نے صبح سے شام تک چلکر ایک گہر مین جا بسنے کا ارادہ کیا مالک خانہ کو اگرچہ وہ خوب جانتا تہا کہ اُس کے

اس کے دشمنون مین سے ہی — جب وہ اس گھر مین داخل ہوا اس
صاحب خانہ سے اس طرح کہا کہ مین تمہارے بادشاہ کا بیٹا ہون مین چاہتا
کہ ایک ٹکڑا روٹی کا اور دو چار کپڑے مجکو دو — مین خوب جانتا ہو
کہ تم بالفعل میرے دشمن کے دوست ہو لیکن مین یہ بھی یقین کرتا ہون کہ تم
ایسے بے ایمان نہین ہوگے مین نے جو تمہارا نقصان کیا ہی اس مین اصل واقع کو دیکھ
تکلیف زدہ حالت مین پاکر گرفتار کروگے — میرے یہ پوسیدہ کپڑے لو اور اغلب ہی کہ
ایک روز تم انکو بھی دوگے جبکہ مین اوپر تخت انگلستان کے رونق بخش ہونگا۔
صاحب خانہ نے اس کی حالت تباہ پر ترس کھایا اس نے اسی کی تابہ مقدور
خوب بندوبست کی اور اس سے افشائے راز کیا — اون لوگون مین سے جو اس کی
غارت چاہتے تھے اسکے بھرے سے بہتے جو اس امر پر جرات کرتے اسلئے کہ اگر
یہ بات اُن سے ظہور مین آتی تو بہت سے لوگ اُن کے دشمن ہو جاتے
— اس طرح وہ کلن گری کے ہمناک جنگلون مین قریب چھ مہینے ملک پھرا کیا
اکثر اس کے دشمنون نے گھیرا یا مگر کسی نہ کسی نیک واردات کے باعث
خوف سے بچگیا — آخر کار ایک جہاز بیٹ مبلوز کا جو اس کے ہمراہیون
نے کرایہ کیا تھا مقام لوگ سنا مین پہونچا جہان وہ اپنا [illegible]
کپڑے بہن کر سوار ہوا — وہ ایک چھوٹی کرتی مرتی ماتا [illegible]
فقط تار رنگے ہوئے تھا اُسپر ایک ٹاپ [illegible]
ہوئے تھا ایک پتلون اور ایک خرقہ اس [illegible]
اس نے کیسے ہی [illegible]
بڑ کیئے تو [illegible]

باب سی و پنجم

ماندگی سے لاغر اور ناتوان ہو گیا تھا۔ اس کی رفاقت میں سلیوان اور شریدان دو شخص آئرلینڈ کے اس کی کمبختیوں میں شریک تھے کیرن لوکیل اور اس کے بھائی اور چند اور جلاوطن شخص تھے یہ سب فرانس کیطرف جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور بعد بچا کیا جانے کے دو انگریزی جہاز جنگی سے صحیح سلامت مقام روسو میں نزدیک تور لیز کے جو بری ٹین میں ہی پہنچے۔ شاید اس کو بھاگنا نہایت مشکل ہوتا اگر اس کے دشمن پیچھا کرنے میں اس جرسے کہ وہ مارا گیا ہی تساہل نہ کرتے۔ اس اثنا میں جب کہ چارلس اس طرح پہنچا کیا گیا تھا سترہ افسر مف ہون کی فوج میں کے کیک ٹن کامن میں جو قرب دجوار لنڈن کے ہی پھانسی پا کر گڑے گئے۔ فوانین سے اسیطرح کارل آئیل میں قتل ہوئے اور گیارہ ضلع یارک میں۔ چند ان میں سے معاف کئے گئے اور بہت سے غربا امریکا و شمالی میں جلاوطن کئے گئے۔ ارل کلار لوک اور ارل کرومارٹی اور لارڈ ہالمیرنوکی ان کے ہمراہیوں نے روبکاری کی اور ان کو گنہگار ثابت کیا۔ کرومارٹی نے معافی پائی اور باقی قید رہے پر سر کاٹے گئے۔ اس طرح فتح شکست قول و قرار صلح و دغابازی اور منحرفی چند سال تک ایک بعد دوسرے کے جاری رہیں جب تک کہ ہر ایک جانب کم زور ہو گئی اور کوئی فائدہ عظیم حاصل نہ کر سکا۔ غرض صلح پر قرار پایا اور تمام مخالفین نے اقرار کیا کہ ہم ایک محفل میں جو ایز لاشیپل میں جمع ہو گی حاضر ہوں گے جہاں مارل سیڈوچ اور سر طامس روبن سن وکیل مطلق بادشاہ انگلستان کی طرف سے موجود تھے۔ شروع اس صلح کے عہد میں یہ شرطین ہوئیں کہ لڑائی کے عرصہ میں جو جو ملک فتح کئے گئے تھے واپس کئے جاویں

جارج دوم

جاوین — اس سبب سے بڑی امیدین کی گئی تہین کہ شرایط انگریزون کے حق مین مفید اور موجب عزت کا ہوین گی لیکن اس عہد و پیمان سے آج تک ثابت ہی کہ وے جلدی مین کئے گئے تہے — آخر شش یہہ ٹہیرا کہ تمام قیدی ہر ایک طرف کے واپس کئے جاوین اور تمام ممالک مفتوحہ بہی واپس ہون — ڈچز یارہا اور ریلین شیا اور رکسالا کی دون فیلپ ولی عہد مملکت سپین اور اسکے وارثین کو دی جاوین لیکن درصورتیکہ وہ بادشاہ ملک سپین کا ہو جاوے تو یہ ملک خاندان اسٹریا کو ملین — یہہ بہی اقرار ہوا تہا کہ فصیلین اور برج ڈنکرک کے جو سمندر پر ہین ڈہائے جاوین اور جہاز انگریزی جو غلامون کے ساتہہ اوپر کنارہ سپین تو کے ہر سال بہیجے جاتے ہین یہہ اختیار بہیجنے کا چار برس کے واسطے جاری رہوے — اور یہہ کہ بادشاہ پروس کا بیچ تصرف سیلی شیا کے کہ جسکو اس نے بیشتر روز ہوے فتح کیا تہا مستقل کیا جاوے اور ملکہ ہنگری کی اپنی موروثی سلطنت مین محفوظ رہے — لیکن ایک شرط اس صلح کی ناپسندیدہ اور رنج دہندہ انگریزون کو بہ نسبت اور شرطون باقی کی تہی کہ بادشاہ انگلستان کا بعد تصدیق ہونے اس عہد صلح کے دو امیر بطور اوّل کی فرانس کو بہیجے جب تک کہ کیپ برٹن اور اور مکان جو انگریزون نے درمیان لڑائی کے فتح کئے تہے واپس کئے جاوین — یہہ ایک بڑی رنج دہندہ شرط تہی لیکن اس صلح کی بڑی غلطیون مین سے یہہ بات تہی کہ کوئی ذکر درباب تلاش کشتیون انگلستان کے جو امریکا کے سمندرون مین تہین

اور جنکے باعث سے لڑائی حقیقت مین شروع ہوئی تہی نہوا —
حدود ان کے علیحدہ علیحدہ تصرف کی امریکاے شمالی مین نہین معین
کی گئی اور اُن قلعون کے عیوض مین جو اونہون نے دشمن کے تئین واپس
کردئے تہے کچہہ نہ پایا — صلح یوٹرکٹ کی مدت سے باعث بے عزتی کا
اُن شخصون کے لئے ہوئی تہی کہ جنہون نے وہ صلح کی تہی لیکن باوجود
تمام اس کے عیوب کے یہہ صلح جواب ہوئی تہی نہایت ناپسندیدہ
اور بیجا تہی — پہر بہی اثر زمانہ کا ایسا تہا کہ لوگ صلح یوٹرکٹ کے
تئین بہت ناپسند کرتے تہے اور صلح ایز لاشیپل کی بہت سی تعریف — اس
صلح کیتئین بعضے اشخاص بیان کرتے تہے کہ ایک دست آویز ہمیشہ کی دوستی
کی ہوگی لیکن وہ صرف ایک مہلت خصومت سے چند روز کے لئے تہی کیونکہ
دونوطرف دشمنی سے باز نرہ سکتی تہی — اگرچہ لڑائی درمیان انگلستان
اور فرانس کے فرنگستان مین حقیقتاً دب گئی تہی مگر تب بہی درمیان ہندوستان
اور روسٹ انڈیز کے بڑی سختی کے ساتہہ جاری رہی — دونوطرف ایک
دوسرے کے تکلیف دینے مین مستعد تہین اور تکلیف دیتے تہے اور تب بہی آپس
کیا عہدشکنی کی فریاد کرتے تہے —

ایک نئی جماعت نوآبادی کی امریکا
شمالی مین نووا سکوشیا کے ضلع مین مقرر ہوئی یہ خیال کیا گیا تہا کہ جو لوگ انگلنڈ
مین بیکار رہین وہان بہیج جاوین اور وے بہی کہ جنکے رہنے سے انگلنڈ مین فساد
یا خوف پیدا ہوئے روانہ کئے جاوین تاکہ وہان بیکار نرہین — نووا سکوشیا
ایک ایسی جگہہ لایق رکہنے قیدیون کے تہی مگر خوراک ان کے لئے وہان سے
جاتا نہین پہنچ سکتی اگر وہ جاے بہت [illegible]

جارج دوم

وہان نہین ہوسکتی ہی — اس نئی جماعت نے چند روز تک ابتدا مین گورنمنٹ کی طرف سے پرورش پائی تہی اور ایسے لوگ کہ جنہون نے وہان سے جانے کی اجازت جنوب کی طرف پائی تہی جہان آب و ہوا اچہی اور زمین زرخیز مگر آباد نہ تہی چلے گئے اسطرف انگلینڈ نا احسان مند نے اپنے بہادر اور جہان دیدہ سپاہیون کو مرنے کے واسطے اُن کنارون پر بہیجا کہ جہان قوت بمشکل ملتی تہی اور یہ ان کو یقین تہا کہ ان کے وہان جانے سے ان کی سلطنت زیادہ ہوجائیگی —

اس بنجر زمین کے واسطے لڑائی درمیان انگریزون اور فرانسیسیون کے شروع ہوئی یہ لڑائی تہوڑے عرصہ کے بعد بڑے غضب اور خونریزی کے ساتہہ ہر ایک جانب مین دنیا کے پہیل گئی — انڈیا کے اصلی باشندون نے جو نہایت بیباک اور وحشی تہے اور گرد و نواح نووا سکوشیا کے جنگلون مین رہتے تہے اِن نو آبادون پر پہلے رشک کی نظر سے دیکہا اور خیال کیا کہ ہمسایہ مین انگریزون کا رہنا موجب ظلم اور دست اندازی کا ہمارے مال و اسباب پر ہی — فرانسیس نے بہی جو اسی طور ان کے ہمسائے تہے اور ملکی دشمنی رکہتے تہے یہ رشک اور حسد وہان کے باشندون مین اُٹہایا اور کہا کہ انگریز نہایت جنگی اور ظالم لوگ ہین — (یہ لحاظ اس نئی جماعت کے یہ بیان راست ہوسکتا تہا) اسی لئے نایب پارس مین تعین ہوے تاکہ ان جہگڑون کا انفصال کرین لیکن یہ گفت و گو اون لوگون کی نکتہ چینی سے جو اس مطلب کو سمجہہ نہین سکتے تہے نہ بن پڑے —

چونکہ یہ پہلی جگہہ تہی کہ جہان جہگڑے اور فساد ایک نئی لڑائی کے اُٹہے ہین لازم ہی کہ مفصل اسکا بیان کرین — فرانسیس پہلے ضلع نووا سکوشیا مین کہتی کیا کرتے تہے اور اپنی محنت اور استقلال کے باعث اُس کی زمین کو جو حقیقت

مین بخر تہی اب کچھہ ایک زرخیز کر دیا تہا اور لائق کہیتی کے ایسی ہوگئی تہی کہ
اگر دلائتی تخم کسی چیز کے وہان بوتے تو فورًا اُب کہڑے ہوتے — اس
ملک مین حاکم بہت بدلے گئے تہے یہان تک کہ آخرش کو انگریز وہان جا بسے اور
یوٹرکٹ کی صلح سے وارث حقیقی اوس جگہہ کے مشہور ہوئے — اس ضلع
کا لینا انگریزی نوآبادی کی نگاہبانی کے واسطے شمال کیطرف سے ضرور تہا
کیونکہ اس باعث سے مچھلی کے شکار مین بیچ اُس طرف دنیا کے غالب رہتے —
فرانسیس جو مدت سے اس ولایت کی مغربی سرحدون مین رہتے تہے ہر ایک تدبیر
واسطے خارج کرنے اِن نوآبادون کے کام مین لائے اور وہان کے باشندون
کو ظاہرا دشمنی پر ٹہہرکایا ہر چند کہ مشیرانِ انگریزی ان باتون سے مطلع ہوئے
مگر کچھہ ان کی تفتیش نہ کی — تہوڑے روز بعد اسکے
ایک اور فساد اُسیطرف جہان کی واقع ہوا اور معلوم ہوتا تہا کہ ویسی ہی تکلیف
اس سے بہی وقوع مین آوے گی جیسے کہ پہلے سے ظہور مین آئی تہی — فرانس
والون نے پہلے دہانہ دریائی سینٹ لارنس کے دریافت کرنیکا بہانہ کیا اور دعوئی ملکیت
کا تمام گردنواح پر مشرق کی طرف میکسیکو سے کوہستان اے پیلے شن تلک جو مغرب
کیطرف ہے کیا — اُنہون نے اپنا دعوے ثابت کرنے کے واسطے بہتیرے
انگریزون کو جو باعث تجارت اور سیر خوبی اور خوش آب ہوائے ملک کے
اُس طرف اُن پہاڑون کے رہتے تہے وہان سے نکالکر ایسے ذلیل بنائے
کہ جو تمام قریب جوار کے ملک پر حکومت کرنے لگے — ایک نئی لڑائی فقط
امریکا ہی مین نہین ہوئی بلکہ ایشیا مین بہی ظاہر ہونیکو تہی — مالابار کے کنارہ
پر انگریز اور فرانسیس حقیقت مین دشمنی اور لڑائی سے کبہی نہین باز آئے

باز آئے — مشیرون نے انگلستان مین واسطے حفاظت
اور نگہبانی اپنی نو آبادیون کے کہ جنہون نے اپنے بچاؤ کا انکار کیا تہا بڑی
کوشش کی — اسوقت چار مہم امریکا پر کی گئی تہین — ایک اسمین کی
کرنیل مونگمٹن کے تفویض ہوئی جسکو یہ حکم صادر ہوا تہا کہ فرانسیس کو نووا سکو
شیا پر دست اندازی نکرنے دیوے — دوسری حکم جنرل جانسن کے مقام
کرون پوئنٹ جو جنوب کیطرف ہی تجویز کی گئی — تیسرے نیچے حکم جنرل شرلی
کے واسطے محافظت نائی ایگرا اور قلعون کے جو دریا پر تہے اور جو تہے
جنوب کی طرف ڈیوکوئیسن پر زیر حکم جنرل برڈوگ کے مقرر کی گئی تہی —
اِن مہمون مین مونگمٹن فتحیاب ہوا جانسن نے فتح پائی
اگرچہ بیچ لینے قلعہ کے جس کے لئے وہ بہیجا گیا تہا اس سے قصور ظہور مین
آیا شرلی نے ڈیل کرنے سے وقت کام کا تہہ سے کہو دیا برڈوک نے
اگرچہ دلیر اور چالاک تہا تب ہی شکست پائی — اس بہادر سردار نے جو بسبب
ڈیوک کمبرلینڈ کے اس خدمت پر مقرر ہوا تہا ماہ جون مین فوج کشی کی تہی
اور دسنوین تاریخ وے آبادان اطراف ملک کی چہوڑین اور سردار ہوکر
دو ہزار دو سو آدمیون کا اس ملک کیطرف کوچ کیا جہان جنرل واشنگٹن نے
سال گذشتہ مین شکست پائی تہی — آخر الامر جس قلعہ کے تسخیر کرنے کیواسطے
بہیجا گیا تہا قریب دس میل کے فاصلہ پر قلعہ مذکور سے یونہی فتح کو یقین
جان کر درمیان جنگلون کے کوچ کرتا ہوا چلا ناگاہ اس کی تمام فوج
دشمن کی توپ زنی سے جو سامنے اور پیچہے سے ہوئی گہبرا گئی مگر دشمن
تب ہی نظر سے غائب رہا — اب وہان سے پہرنا ناممکن تہا لشکر درمیان جھاڑی

کے گذر گیا تہا جہان کہ دشمن نے پیش از بندوں چہوڑنے کے ان کو آنے دیا تہا — اگلی فوج انگریزی اب اسی لئے گہبرا کر فوج قلب پر گری اور ایک عام خوف پیدا ہوا — صرف افسرون نے بہاگ نے سے احتراز کیا مگر برنڈوک تب بہی اپنے بہادر ہمراہیون پر حکم کرتا رہا اس امر مین اس کی بڑی بہادری اور بڑی غفلت ظاہر ہوئی — چونکہ اسکو یاس قواعد جنگ کا بہت سا تہا اسی لئے وہ میدان سے بہاگنے کو ناپسند کرتا تہا اور نہ اپنے آدمیون کو صف چہوڑنے کی اجازت دیتا تہا اس صورت مین اس کی فوج کو سوائے جلد حملہ کرنیکے حریف پر یا بہاگ جانیکے میدان کارزار سے کچہہ علاج نہ تہا — آخر کار بریڈوک کے مغز مین ایک گولی لگی وہ گر پڑا اور گہبراہٹ لشکر مین پر گئی — تمام توپخانہ میخزن اور اسباب دشمن کی فوج کے قبضہ مین آیا افواج انگریزی مین سے ساٹہ سو آدمی مارے گئے — بسبب غل و شور خوف اور نااتفاقی کے جو اس شکست سے پیدا ہوئے تہے فراسیسیون نے قابو پاکر ایک اور طرف پر ارادہ کیا — جزیرہ مینورکا کا جو ملکہ این کی سلطنت مین سپین والون سے لیا گیا تہا اصلح کے مکرر عہد و پیمان سے انگلستان والون کے تصرف مین رہا تہا — لیکن مشیران مملکت نے اب اسکی حفاظت مین بہت غفلت کی — افواج فرانس متصل قلعہ سینٹ فلپس کے جو نہایت مضبوط جائے فرنگستان مین تہی زیر حکم جنرل بلیکنی کے جو ایک بہادر اور پرانا آدمی تہا وارد ہوئی — حصار اس جائیگا بڑے زور کے ساتہہ جاری رہا اور تہوڑے روز ملک انگریزون نے بہت سینہ زوری سے مقابلہ کیا لیکن آخر کار لاچار ہوکر معاملہ کر لیا — مشیران مذکور نے اس ناگہانی حملہ کی خبر پاکر مہاصرہ اٹہانیکا ارادہ کیا اور میر بحر بنگ کو

جارج دوم
بنگ کو دس جہاز جنگی دیکر روانہ کیا تاکہ وہ جسطرح سے ہوسکے مینورکا کو لیوے
— میر بحر مذکور نے جبل عطار سے باد مان چڑھائے وہان کے گورنر نے
اسکو انکار مدد کا بہانہ اس بات کے کیا کہ میری سپاہ اور قلعہ خوف مین ہین
جسوقت کہ وہ جزیرہ مذکور کے متصل پونہچا اس نے نشان فرانس والون کے لب دریا پر ملتے
ہوئے دیکھے اور انگریزی علم سینٹ فلپ کے قلعہ پر نمودار تھے — اگرچہ اسکو حکم تہا کہ جمعیت اپنی فوج
مین سے لیکر قلعہ مین پہنچادے لیکن اسباکو نہایت مشکل جانا اور ارادہ بہی اس امر کا کیا
— وہ اس حیرانی مین گرفتار تہا کہ اگر بجا آوری حکم کی کرتا ہون تو اندیشہ نقصان
پونہچنے کا ہی اور جو تعمیل حکم نکرون تو اپنے کام سے باز رہتا ہون — جبکہ وہ اسطرحی
شش و پنج مین تہا تب بسبب نمودار ہونے ایک فرانس کے بیڑے کے جو ابراس کے
بیڑے کی تہا خیال اسکا اسطرف متوجہ ہوا — باعث جمع ہونے بہت سی
مختلف تدبیرون کے وہ نہایت گہبرا گیا تہا کہ کسکو عمل مین لائے اس نے آخر
اُن سب سے کنارہ کرکے اپنی فوج مین احکام جاری کئے کہ وے صف جنگ مین مسلح ہوکر
اور حملہ کرنیکے حریف پر اپنی محافظت مین ہوشیار رہوین — میر بحر مذکور مدت سے
باعث خوب واقف ہونے کے قواعد جنگ بحری کے بہت مشہور تہا اور شاید اُس لیاقت اور
ہوشیاری پر مغرور ہوکر کہ جسکے لئے وہ نامور تہا وہ واسطے حصول تعریف کے
بندوبست فوج بحر مین تعریف شجاعت کے بہت بردار ہوا — بیڑا فرانس کا اگے بڑہا ایک
حصہ انگریزی بیڑے کا مقابل ہوا مگر میر بحر مذکور خود دور رہا اور واسطے شریک نہ ہونے
کے لڑائی مین عذر معقول ظاہر کئے — اسی لئے بیڑا فرانس والون کا چپ
چاپ چلا گیا اور کوئی قابو یا موقع لڑنے کا دوبارہ نہ پایا —
اہالیان انگلینڈ میر بحر مذکور کی طریق اور چلن سے نہایت خفہ ہوئے —

مشیران سلطنت یہ بات چاہتے تھے کہ اِن تدابیر کے نہ ہونیکا الزام کہ جن مین
کچھہ بہی ترقی نہوئی اپنے اوپر سے دور کرین اُنہون نے اسیواسطے خفہ اس
شعلہ کو اور بہی بھڑکایا — جبکہ اس امر کی خبر پونہچی کہ قلعہ کی سپاہ نے اپنے تین
فرانس والون کی سپرد کیا ہی تب غصہ لوگون کو بدرجہ کمال ہوا — جسوقت یہ
بلا انگلنڈ مین میر بنگ کے حق مین جمع ہو رہی تہی اسوقت وہ بیخبر اس حال سے مقام جبل طارق
مین پڑا تہا — فی الفور حکم صادر ہوئے کہ اسے گرفتار کر کر انگلستان کو
جلد روانہ کرین — جبکہ وہ انگلستان مین پونہچا اسکو اسپتال گرینوچ کی حوالات
مین رکہا اور مکر و فریب سے لوگون کو اس کے خلاف برانگیختہ کیا یہ لوگ تکلیف پونہچانے
اور حکم قتل کے دینے مین اپنے حاکمون کے بدل و جان راضی تہے — بہتری درخواستین
مختلف اضلاع سے مضمون کی آئین کہ اسکو بخوبی سزا دیجاوے اور اسبات کی مشیران سلطنت
بہی دلگیر تہے — ایک کورٹ مارشل یعنی کونسل جنگی نے پورتسمتھ کی بندرگاہ مین
اس کی چند روز تک دلبکاری کی اس کے منصفون نے باتفاق کہا کہ اس نے اپنی خدمت
مفوضہ کی مطابق لڑائی مین بیجا غارت کرنے دشمن کے کوشش نہ کی انہون نے
اسیواسطے آئین جنگ کی بارآلہوین دفعہ موافق اسپر حکم قتل کا جاری کیا اور اسوقت
مین سفارش کرکے یہ بہی کہا کہ وہ قابل رحم ہے اس لیئے کہ یہ خطا اسکی غلطی سے ہوئی
ہی اور اُس مین اسکی کچھہ کم ہمتی نہین ظاہر ہوتی — اس حکم سے انہون نے یہ امید کی تہی کہ
لوگونکا غصہ رفع ہوجائیگا اور ہم بہی اپنی دل کی ملامت سے نجات پائینگے — گورنمنٹ
نے اُسپر کچھہ ترس کہایا پارلیمنٹ سے بہی اس کے حق مین سفارش کی گئی تہی لیکن انہون
نے اسکے مقدمہ مین کوئی ایسی چیز نہ پائی کہ جس سے حکم سابق موقوف ہوجاتا — یہ
شخص اس طرح اپنی قسمت پر جہوڑا گیا اس نے اخیر وقت تک ایسی جوان مردی

جوان مردی اور بردباری ظاہر کی کہ کچھ خوف یا ہراسادلی اس سے ظہور مین نہ آئی۔ قتل کے روز جو ایک جہاز جنگی کے اوپر پورٹسمتھ کی بندرگاہ مین مقرر کیا گیا تھا اسپر قید خانہ سے اُس جہاز کی چھت پر جہان اسکے قتل کی تجویز ہوئی تھی آیا۔ بعد حوالہ کرنے ایک کاغذ کے جو متضمن اسکی سزا کی دلایل کا تھا قتل گاہ مین آیا اور دو زانو بیٹھکر تھوڑی دیر تک اُس نے اپنا منہ ڈالنے کے لئے کھڑکی کی طرف اسکے دوستون سے ذکہا کہ جو سپاہی اسکو مارنے کے لئے معین تھے اُنکے چہرہ سے ڈر جائینگے اور اپنی نشست مین غلطی کرینگے اسلئے اس کی آنکھین ایک رومال دستی سے باندہ دین اور تب سپاہیون کو اسکے قتل کے واسطے اشارہ کیا اُنہون نے اس کے فوراً گولیان مارین اور اسکا کام تمام کیا۔ بنگ صاحب کی سزا مین کچھ سختی معلوم ہوتی ہی لیکن اس سختی کے سبب سے اہل انگلینڈ کو بینک بڑے فواید حاصل ہوئے۔

افواج کشتی جنگ و جدل مین مخالف حکام فرنگستان کی اس طرح پر ہوئی کہ انگلستان نے مقابلہ فرانسیس کا امریکا اور ایشیا مین اور سمندر پر کیا۔ اور فرانسیس نے ہینوور پر جو فرنگستان کے برابر ہی تاخت کی۔ اس ملک کی مدد بادشاہ پروشن نے کی تھی اور اہل انگلستان نے اُسے افواج اور روپئے دینکا اقرار کیا تھا۔ ولایت آسٹریا نے بروس کی سلطنت کے لینے کا ارادہ کیا اور الیکٹر سیکسنی کو بھی اپنے مشورون اور ارادون مین شریک کیا۔ ان امور مین فرانس سویڈن اور بہی شاہ روس نے بامید حصول کسی مقام کے فرنگستان کے مغرب مین اس کی مدد کی۔

ہندوستان مین پہلے فتح افواج انگریزی کی ہوئی۔ کلایو صاحب کے انتظام سے امورات انگریزی نے صورت بہبودگی کی حاصل کی۔ یہ شخص اول کمپنی کی مالی خدمت مین داخل ہوا تھا لیکن اپنے تئین جنگی امور مین لیق پاکر اور اپنا محرر بکا

عہدہ چھوڑ کر لشکر مین شامل ہوا — اُس کی بہادری جلدی مشہور ہوگئی چھوٹے افسر اپنی بہادری کے سوائے اور کچھہ پہلے دکھا سکتے ہین لیکن اسکی نیک اطواری اور بہادری اور فنون لڑائی نے اُس کو پہلے درجہ مین بیچ فوج کے سرفراز و مختار کروایا — اوس نے اپنی چالاکی اور مشورت سے ضلع آرکوٹ کا لے لیا تھوڑے عرصہ کے بعد فرانسس کے جزیل کے تئین اُس نے گرفتار کیا اور نواب کہ جسکو اہالیان انگلستان نے مدد دی تہی اب اسکی سلطنت مین کہ جہان سے وہ پہلے نکالا گیا تہا دوبارہ مقرر ہوا —

بنگال مین سراج الدولہ اُس مقام کے نواب نے دشمنی ذاتی سے انگریزون سے لڑائی کی اور ایک بڑی فوج جمع کر کے کلکتہ کا محاصرہ کیا جو ایک نہایت بڑا انگریزی قلعہ اُس ضلع مین تہا لیکن اُس قدر بہی مضبوط نہ تہا کہ تاب وحشیون کے حملہ کی لا سکتا — وہ قلعہ مذکور پر قابض ہوا کیونکہ قلعہ دار نے اسکو چھوڑ دیا تہا اور سیاہ قلعہ کی جو قریب ایک سو چالیس آدمی کی تہی مقید ہوئی — بے لوگ اُس امید مین تہے کہ لڑائی کے قیدیون کی موافق دے ہمسے سلوک کرین گے اسی لئے اپنے بچاؤ مین وے کوشش نکرتے تہے لیکن اُنہون نے ان سکو اکہٹا ایک تنگ قید خانہ مین کہ جسکو بلیک ہول کہتے تہے جو قریب اٹہارہ فیٹ مربع چوڑا تہا اور اس مین مغرب کی طرف دو آہنی کہڑکیان تہین جنمین سے ہوا بہی کم جاتی تہی مقید کیا اُن شخصون کی بیچارگی حالت پر خیال کیا چاہیئے کہ اُس گرم ولایت مین اس طرح مقید ہوئے گرمی سے بیحسین گہبرا گئے — اُنہون نے اُس ہیبتناک جا کو دیکہکر اسکے دروازے کے کہولنے کا ارادہ کیا لیکن چونکہ دروازہ اندر کیطرف کہلتا تہا اُنہون نے کہلنا دروازہ کا مشکل پایا — لاچار پہریوالون کی منت اور خوشامد

خوش آمد کی تاکہ وے اُن پر رحم کہاوین اور کچھ روپئے بھی دینے کئے کہ وے انکو
اس جائیسے علیحدہ علیحدہ قید کرین لیکن ان کی یہ تجویز نہ بن پڑی کیونکہ سراج الدولہ
سُوتا تہا اور کوئی شخص اسکو نہین جگا سکتا تہا — وے اب تشنی کی طرف سے
ناچار اور نا اُمید ہوکر غل و شور کرنے لگے — آخر شور میں نے سے تہک گئے
اور ان کی طاقت کم ہوگئی اور علامات موت نمودار ہوئین — جب داروغہ وغیرہ صبح کو
قید خانہ کے دیکھنے کے لئے آئے تو اُنہون نے وہان ان کو بالکل چپ پایا
— ایک اسے چالیس مین سے جو وہان مقید کئے گئے تہے صرف تے اکیس زندہ
بچے اور ان مین سے بہی آزاد ہونے کے بعد بہیرے بخار سے مر گئے —
اس قلعہ کا غارت ہونا سدراہ انگریزی کمپنی کی فتحون کا ہوا لیکن کلایو صاحب
نے ایک بیڑے کی چالاکی سے جو زیر حکم میر بحر واٹسن کے تہا مدد پاکر فتح پائی
— درمیان اون لوگون کے کہ جنہون فرنگیون نے اس ضلع مین قابو پایا تہا ٹاٹکی
آہنگری یا ایک حاکم تہا جو مدت سے بحر ہند پر لوگون کے اسباب کو لوٹتا تہا
اور تمام بادشاہ زادون کو جو سمندر مذکور کے کنارہ پر رہتے تہے اس نے
اپنا خراج گذار کیا تہا — وہ بہت سی کشتیان رکہتا تہا بمدد ان کشتیون کے
بڑے بڑے جہازون پر حملہ کر کر فتحیاب ہوتا تہا — چونکہ کمپنی اسکی غارت گری
سے نہایت حیران اور دق ہوئی تہی تو لاچار اس خوفناک دشمن کے مغلوب
کرنیکا ارادہ کیا اور اسپر اسکے قلعہ مین حملہ کیا — اس ارادہ کے
مطابق میر بحر واٹسن اور کرنیل کلایو اس کی بندرگاہ جرباہ مین بادبان چڑہا کر
داخل ہوئے اور اگرچہ بروقت داخل ہونے کے قلعہ مین اُن پر ایک بڑی
آگ برسی مگر اُنہون نے اس کے بیڑے مین جلد آگ لگا دی اور اس تنگ کیا

کہ قلعہ والون نے اپنے تئین اس کے حوالہ کر دیا۔ مجاہدین نے وہان ایک بڑا ذخیرہ اسباب جنگ اور اور بیش قیمت چیزون کا پایا۔

کرنیل کلایو اسلیے عوض لینے ظلم و بے رحمی کے جو انگریزون پر ہوئی تھی روانہ ہوا۔ شروع ماہ دسمبر مین وہ بالاسور مین جو بنگالہ کی سلطنت مین ہی داخل ہوا۔ اس کی فوج یا بیڑے کا کسی نے معاملہ نکیا جب تک کہ وے روبرو کلکتہ کے آئے جو محاصرہ کے لئے طیار تھا۔ جسوقت کہ میر بحر دو جہاز کے ساتھ سامہنے شہر کے پونہچا اُسپر ایک غضبناک باڑ تمام در چال سے سرزد ہوئی اس نے اُن پر اس سے زیادہ تر آگ برسائی دو گھنٹے سے کم مین انکو ایسا ناچار کیا کہ انہون نے اپنے مکانات چھوڑ دیئے ان دسیلون سے انگریز دو مضبوط مقام پر جو گنگا کے کنارہ پر ہین قابض ہوے لیکن اُنکے حوالون مین سے قلعہ جریاہ کا ڈھا ڈالا۔ اِن فتحون کے بعد شہر ہوگلی کا بھی جہان سودا گر جا ہوتی تھی مانند پہلے شہر کے آسانی سے لیا اور تمام میخزن اور گودام نواب بنگالہ کے مسمار کر دیے۔ ان نقصانون کے بدلا لینے کے واسطے اُس وحشی بادشاہ زادہ نے ایک فوج دس ہزار سوارون اور پندرہ ہزار پیادون کی جمع کی اور فرنگیون کے اخراج کرنیکا تمام اُن کے مقامون سے جو اس طرف مین تھے ارادہ بدل کیا جسوقت کہ اس کے کوچ کی پہلے خبر آئی کرنیل کلایو ایک جمعیت سپاہ کی میر بحر کے جہازون سے لیکر اپنی چھوٹی فوج کی مدد سے اس بڑے لشکر پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ اس نے دشمن پر تین قطار مین پلاسی مین ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو حملہ کیا اور اگرچہ افواج طرفین کی نابرابر تھین تب بھی فتح فوج انگریزی کی ہوئی۔ انگریزون نے اِن فتحون کے باعث جعفر علی کو نواب بنگالہ کا مقرر کیا کیونکہ بادشاہ دہلی مدت سے اپنی حکومت ہندوستان مین کھو دی تھی انگریزون نے ایسے عہد

عہد و پیمان نواب سے کئے کہ جنسے ملک مین انکا قبضہ رہتا اس نظر سے کہ جب کبھی وے چاہین وہان پر حاکم ہو جائین — بعد شکست دینے سراج الدولہ کے کرنیل کلایو فرانسیسیون کو مغلوب کرنیکے لئے جو ایک مدت دراز سے اس حکومت کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے متوجہ ہوا اور فوراً ان کو تمام ان کے مقامات سے خارج کر دیا —

اسوقت مین جسقدر افواج انگریزی فتحیاب ہندوستان مین تھی اسیقدر بلکہ زیادہ تر طرف مغرب کے بھی ہوئی — وے فتحین کہ جنکی مدت سے ولایت امید کر رہی تھی ایک تبدیلی کے واقع ہونے سے جو مشیران سلطنت مین ہوئی تھی حاصل ہوئی — بندوبست امور جنگ کے ابتک کچھ جب رائے اُن مشیرون کے ہوا کرتے تھے جنکی کچہری وکلا و رعایا کچھہ دخل نہ کرتے تھے — اُن مین اتفاق بسبب اعتماد اور محبت کے نہ تھا بلکہ بسبب اندیشہ و خوف کے — جب کبھی کوئی صلاح ان کی منظوری کے بغیر پیش ہوتی یا کوئی نیا رکن گورنمنٹ مین مقرر ہوتا جسکو وے مقرر کرنا نہین چاہتے تھے تب وے اسیات کو دست اندازی اپنی علیحدہ علیحدہ خدمتون پر تصور کرتے تھے اور اپنے عہدون کو حقارت سے چھوڑ دیتے تھے بخیال اسکے کہ اُن عہدون کو ہم دوبارہ حسب دلخواہ لیوین گے — اسطرح طاقت بادشاہ کی ہر روز کم ہوتی تھی کیونکہ امیرون نے لوگون کی رسائی بادشاہ تک بند کردی تھی اور یہ فائدہ روزگار پر نظر رکھتے تھے نہ کہ خدمت گذاری پر — اُسوقت مین یہی رائے سب لوگون کی تھی اور یہ بات بھی بادشاہ کے کانون تک پونہچی تھی — مشیران سلطنت نے جو اس وقت مقرب بادشاہ کے تھے لاچار ہو کر تھوڑے آدمیون کو گورنمنٹ کے کاروبار مین داخل کیا تاکہ اُن کی چالاکی ہماری سستی اور دہشت کا عوض ہو جاے — اس نئی جماعت کی سرداری مین ولیم پٹ تھا جس کی طاقت اور لیاقت سے اہالیان ولایت بڑی امیدین رکھتے تھے اور وے

امید مین ان کی مرضی کے موافق برآئین — لیکن اگرچہ
مشیرون نے ان نئے اراکین کو اپنی محفل مین لاچاری سے شامل کیا مگر علیحدہ کام کرنیکے
لئے ان سے کوئی سزا قانون کی رو سے مقرر نہ تہی انہون نے اسی لئے ایسین
اتفاق اور سلوک رکھکر اپنے نئے مددگارون کے ناپسند کروانیکے واسطے
بادشاہ کی نظر مین ہر ایک تدبیر اور فطرت کی یہ ارکان گویا لوگون کے جبر سے
ان مین داخل کئے گئے تہے — مشیران سابق بادشاہ کے تمام اُمور مین جو مملکت
جرمنی سے علاقہ رکھتے تہے بہت خوشامد کی باتین کیا کرتے تہے اور مشیران حال
برخلاف تمام علاقجات جرمنی کے شاکی رہتے تہے اس بہانہ سے کہ وے
بالکل مخالف انگلستان کے فوائد کو ہین — ان دونون رایون کو اگر طول دیا جاتا
تو ممکن ہی کہ غلطی واقع ہوتی غرض بادشاہ اُن شخصون کی طرفداری کرتا تہا جو
اس کی رائے مین متفق تہے اور اُن شخصون سے نفاق رکھتا تہا جو اس کی
بات کو نہ مانتے تہے — پٹ صاحب چند مہینے بعد بموجب حکم بادشاہ کے اپنی خدمت
سے مستعفی ہوا اور اسکا شریک لیک صاحب بہی جو چینسیلر ایکسچیکر کا تہا موقوف
ہوا — مگر یہ صدمہ اس کی عالی ہمتی پر تہوڑے عرصہ تک رہا ہر ایک آدمی اہل
ولایت مین اسکا مددگار رہا آخرکار پٹ صاحب اور لیک صاحب اپنی خدمتون پر
پہر بحال ہوگئے ایک میر منشی ملک کا اور دوسرا چینسیلر ایکسچیکر کا مقرر ہوکر بسعی تمام
کام مین مصروف ہوے — نتیجے تدابیر سابق کے جو زبون تہے امریکا مین
اسوقت تک ہماری معلوم ہوتے تہے — جرنیلون نے جو واسطے لڑائی کی
سربراہی کے وہان بہیجے گئے تہے اس ملک کے لوگون کو غفلت اور سستی کے
باعث ملزم کیا اور کہا کہ ان کو لازم تہا کہ اپنے بچاؤ کیلئے اُن مہمون مین شامل

شتابی ہوتے — لوگ ہان کے برخلاف اسکے جرنیلون کی طمع اور نالیاقتی کی شکایت کرتے تہے — جنرل شرلی جو حاکم اوّل اُس جگہہ مین مقرر ہوا تہا چند دنون سے بلالیا گیا تہا اور لارڈ لوڈن اُسکی خدمت پر مقرر ہوا یہہ شخص بہی چند روز بعد انگلستان کو اُلٹا پہرا یا تین سو علیحدہ حاکم وہان متفرق کامون پر متعین کیگئے — جنرل ایمہرسٹ کیپ بری ٹن کی مہم پر جنرل اے برکرومبی کرون پوائنٹ اور ٹکو نڈیرگو پر اور بریگیڈیر جنرل فوربس قلعہ ڈیو کو اِسن پر جو بہت جنوب کیطرف ہی مقرر ہوئے —

کیپ بری ٹن کو پچہلی لڑائیون فرانس والون سے لے لیا تہا مگر ایز لاشیپل کی صلح سے پہر واپس کر دیا — جبکہ انگریز اُس جزیرہ پر قابض ہوئے تہے تب اُنہون نے دریافت کیا کہ وہ مقام اور اس کی بندرگاہ دشمن کے حق مین تجارت انگریزی کے دق کرنے کے لئے بغیر پانے سزا کے بہت مفید ہی — یہ ایک لنگرگاہ تہا جو مچہلی کی سوداگری کے لئے نہایت اچہا تہا — تمام اہل ولایت نے بدل یہ چاہا کہ اُس جزیرہ کو فرانس والون سے چہین لیوین — قلعہ آسبرگ کا جسکے باعث جزیرہ مذکور بچایا ہوا تہا تدبیر اور کاریگری سے خوب مضبوط بنایا گیا تہا اور وہ اسی مقام پر تہا کہ چہار طرف سے حفاظت مین تہا اسمین سپاہ بہت تہی اور اسکا حاکم نہایت چالاک اور ہر ایک طرح کی خرداری واسطے نہ لگان کرنے دشمن کے عمل مین آئی تہی — اس خلاصہ تواریخ مین اگر بیان مفصل اس جگہہ کا ہوتا تو کچہہ بڑی خوشی حاصل نہوتی اسیواسطے یہہ کہنا کافی ہی کہ انگریز اسکی تمام مشکلات پر بآسانی غالب ہوئے — اور جگہہ کو لیکر تمام قلعے اور فصیل کو ڈہا ڈالا —

ڈیو کو اِسن کے قلعہ کی مہم سے بہی فتح پائی لیکن کرون پوسٹ پہر شکست ہوئی — یہ دوسری دفعہ تہی کہ فوج انگریزی نے اندر اُن [illegible]

تھا جنہون نے ان کی ولایت مفتوحہ کو امریکا مین حفاظت مین رکھا تھا — برڈوک
اپنی ناہوشیاری کے باعث ان جنگلون مین مارا گیا تھا اور براڈ کرمبی نے بسبب بہت
احتیاط کرنے کے شکست پائی — اے برکرومبی نے بڑا رفت کوچ مین میدان لڑائی
کی طرف کھویا اور دشمن نے اس ڈھیل سے تیار ہوکر اُسکا بخوبی مقابلہ کیا —
جبکہ وہ ٹیکونڈراگو کے منصل پونہچا اس نے ان کو مورچہ اور رجہا انکڑون کی حفاظت
مین قلعہ کے سامنے دشمن کو پایا — ان مشکلات سے غالب ہونیکا فوج انگریزی نے
قصد کیا لیکن چونکہ دشمن نے جو خود اسطرح مخفی تھا فرصت پاکر ان کی طرف شست
باندہ باندہ کر مارا تو بڑی خونریزی حملہ کرنے والون کی ہوئی اسلیئے جنرل نے کئی
حملون کے بعد لاچار ہوکر حکم پھر آنے کا دیا — فوج انگریزی پھر بھی زیادہ تھی اور
یہ خیال کیا گیا تھا کہ جب تونیخانہ پونہچیگا تب کوئی صورت فتح کی نکلے گی لیکن جنرل
مذکور پچھلی شکست سے ایسا خوفناک تھا کہ اُس پاس فتحیاب دشمن کے نہ سکا —
اس نے اسی لئے اپنے لشکر کو ہٹاکر طرف اپنے کمپو کی جو مکان لیک جارج مین تھا اور
جہان سے وہ روانہ ہوا تھا پھر آیا — لیکن اگرچہ اس
صورت مین افواج انگریزی نے شکست پائی تب بھی اگر تمام سال پھر کے لڑائی کو خیال کرین
تو وہ اس مین غالب ہی — ٹیکو کو اسن کے قلعہ کے لینے سے خوف نوآباد یونکا متوطنان
امریکا کی لوٹ مار سے جاتا رہا اور آمد و رفت ان قلعون مین جسسے کہ اہل فرانس نے
مقامات انگریزی کو گھیر لیا تھا ہوا کرتی تھی موقوف رہی — اس برس سے دوسرے سال فتح
کی امید ہوئی اور واسطے حاصل ہونے اس فتح کے قوی تدبیرین عمل مین لائی گئین
شروع سال آیندہ مین مشیران مملکت نے یہ بات جانکر کہ ایک طرف حملہ کرنے سے
دشمن پر کچھ اثر نہوگا اسی لئے ایک مرتبہ ہی آپہنچ ان کی

جارج دوم

ان کی سلطنت مین کئی طرف سے حملہ کرنیکا ارادہ کیا — تیاریان اور مہمات ہاے بارگین طرف سے امریکا شمالی کے عمل مین آئین — جنرل ایمہرسٹ کمنڈر انچیف یعنے سپہ سالار بارہ ہزار آدمی کا کرون پونٹ پر حملہ کرنے کے لئے جو ابتک فوج انگریزی کا موجب بدنامی کا ہوا تھا مقرر ہوا — جنرل الف نے سامنے کیطرف سے دریاے سینٹ لارنس مین داخل ہوکر حصار کوئی بک کا جو دارالخلافت فرانسیس کی ملک امریکا مین تھی فتح کیا — جنرل برڈیڈا اور سر ولیم جان سن فرانس والون کے قلعہ پر حملہ کرنیکو جو نائی اگرا کے جہرنے کے متصل تھا مقرر ہوئے —

پچھلی مہم سب سے پہلے فتح ہوئی — قلعہ نائی اگرا کا ایسی ایک بڑی جگہہ تھی کہ اسکے سبب سے آمدورفت درمیان مقامات شمالی اور مغربی فرانسوالون کے ہوا کرتی تھی — اسکا محاصرہ بڑی طاقت کے ساتھہ شروع ہوا جسکی فتح کرنے کی امید آسان معلوم ہوتی تھی لیکن جنرل برڈیڈا ایک توپ کے پھٹ جانے سے مورچال پر مارا گیا اس کے بعد تمام حکم افواج کا جنرل جانسن کی تفویض ہوا جس نے کوئی دقیقہ جنرل برڈیڈا کی تدابیر کا اس مہم مین پچھوڑا اور اپنی من ماری سے جو وہ سیاہ مین رکھتا تھا بڑا فائدہ اٹھایا — فرانس کی سیاہ کی ایک جمعیت نے جو اس قلعہ کی بڑائی سے آگاہ تھی اس کی محافظت کے لئے ارادہ کیا مگر جانسن نے اُن پر اچانک حملہ کرکے ایک گھنٹے کے عرصہ مین ان کی تمام افواج کو شکست دی — قلعہ نے اسبات کے ملاحظہ کے بعد کہ تمام ان کے شہر والون کی یہ حالت ہوئی اپنے تئین بھی لڑائی کے قیدیون کی موافق حوالہ کیا — جنرل ایمہرسٹ کی فتح سے شان اس فتح کے موافق حاصل نہوے اگرچہ اس سے فائدہ بڑا ہوا تو بھی بروقت پہنچنے جائے مقصود کے اسی قدر یافت [illegible]

نوکرون پونٹ اور سیگوندا ریگو کے خالی اور ڈھے ہوئے پڑے ہین۔

اب فقط ایک کام باقی رہگیا تہا جس سے تمام امریکا شمالی انگریزون کے تصرف مین آسکتی تہی یہ کام کوئی بک دار المخلافت کینڈا کا لینا تہا یہ شہر نہایت آبادانی اور خوبصورتی کے ساتہہ بنا ہوا تہا۔ میر بحر ساندر فوج دریائی کا حاکم ہوا اور اختیار محاصرہ کا جس کی طرف سے جنرل اُلف کو دیا گیا تہا اس شخص سے تمام اہالیان ولایت بڑی بڑی امیدین رکہتے تہے۔ یہ جوان سپاہی اسوقت مین پینتیس ۳۵ برس کی عمر کا بہی نہ تہا اس نے پیشتر کئی بار بہادریان کی تہین خصوص بیچ محاصرہ لوسبرگ کے جس کی فتح مین کچہہ اسکی بہی کوشش ظہور مین آئی تہی وہ عالی خاندانی یا رشتہ داری کے باعث اس رتبہ کو نہین پونہچا تہا بلکہ محض اپنی لیاقت سے اسے حاصل کیا تہا۔

امریکا مین اس وقت ایک لڑائی نہایت بیرحمی سے جاری رہی تہی اور قتل کرنا عوض قتل کے عمل مین آیا تہا اور کوئی شخص نہین جانتا تہا کہ کس نے اول قتل شروع کیا تہا۔ لیکن اُلف صاحب نے اس رسم کی پیروی نکی بلکہ لڑائی ایسی رحم سے جیسا کہ مناسب تہا عمل مین لایا۔ یہ ہمارا مطلب نہین ہی کہ اس شہر کے محاصرہ کا ذرہ ذرہ احوال بیان کرین کسواسطے کہ اس سے چندہی لوگون کو خوشی حاصل ہوگی مگر یہ کہنا کافی ہی کہ جب ہم مقام شہر کو خیال کرتے ہین جو ایک بڑے دریا کے کنارے پر تہا اور قلعون اور فصیلون کے تین جنسے اسکی مضبوطی زیادہ ہوئی تہی اور اعلی زور اس ملک کا اور بیشمار کشتیان اور مورچال جو وہان دشمن نے دریا کی محافظت کے لئے تیار کئے تہے اور بہت سے گروہ متوطنان امریکا کے جو ہمیشہ گروہ فوج انگریزی کے پہرا کرتے تہے تو ایسی ایسی مشکلات سے ہم یقین کرتے ہین کہ نہایت بہادر افسر بہی ہراسان خاطر اور مصمم ہوجاتا

عزم ہوجاتا — اس شہر کے لینے کی صرف تدبیر یہ تہی کہ ایک جمعیت سپاہ کی رات کو نیچے فصیل کے اُتارین جو دریا کے کنارون پر سے چڑہ کر اُس زمین پر جو شہر کے پچھاڑی ہی قابض ہووین — لیکن اس ارادہ پر ان مین ہمت نہین بنتی ہی — کیونکہ دریا تیز روان تہا کنارے ڈہلوان لب دریا پر سنتری چہاونی ڈالے ہوئے پڑے تہے اور جس جگہہ سے اُترا جاتے تہے ایسی تنگ تہی کہ خواہ مخواہ اندہیرے مین بہول جاتے اور بلندی اس زمین کی اس قدر تہی کہ دن مین بہی بہ مشکل اُسپر چڑہ سکتے — مگر یے تمام مشکلات جنرل کی تدبیر سے اور آدمیون کی بہادری سے حل کی گئی تہین — کرنیل ہولائٹ انفنٹری یعنے پیادون کو اور ہائلینڈ والون کو ہمراہ لیکر اون بلندیون پر بڑی مردانگی اور جانبازی کے ساتہہ چڑہ گیا اور دشمن کی سپاہ کی ایک جمعیت کو جو ایک تنگ راہ کے کنارہ پر حفاظت کو رہی تہی نکال دیا جب چند شخص وہان چڑہ گئے جنرل مذکور نے باقیون کو بہی اسی ترتیب کے ساتہہ اوپر بلالیا — مونسیر ڈی مونٹ کام سپہ سالار فرانس کا جسکو اس بات سے آگاہ ہوا کہ انگریزی فوج اُن بلندیون پر قابض ہوگئی ہی جنکو وہ ناقابل پہنچنے کے جانتا تہا اسی وقت وہ لڑائی کیواسطے طیار ہوا ایک غضبناک لڑائی فوراً شروع ہوئی — یہہ ایک نہایت بہاری لڑائی تہی جنرل فرانس والون کا مارا گیا دوسرا جنرل جو اسکی جائے مین مقرر ہوا تہا وہ بہی مارا پڑا — جنرل اُلف دائین طرف اُس جائگہ کہ جہان حملہ نہایت سخت تہا کہڑا رہا چونکہ وہ روبرو سامہنے کی صف کے کہڑا ہوا تہا تو دشمن کے نشانہ بازون نے اُسپر شست باندہ کر ایک گولی اسکی کلائی پر ماری تب بہی اس نے میدان جنگ کو نہچوڑا — وہ ایک رومال دستی اپنے ماتہہ پر لپیٹ کر بے خوف اپنی

سپاہ کو حکم کرتا رہا اور سنگینین چڑھا کر گرانڈیلون کو لیکے آگے بڑھا لیکن ایک دوسری گولی اس کی چھاتی مین لگی اس سے وہ آگے نہ بڑھ سکا وہ ایک سپاہی کے شانہ پر جو اس کے نزدیک تھا جھک گیا — اسوقت بیحال حالت جان کندنی کے تھا مرتے وقت اس نے یہ آواز سنی کہ بھاگتے ہین اسبات کے سنتے ہی وہ ایک لحظہ اور زندہ رہا اور پوچھا کہ کون بھاگتے ہین لوگون نے کہا کہ فرانسیس اس نے متعجب ہوکر کہا کہ ایسی جلدی بھاگ گئے اس کے بعد وہ غش کھا کر اُس سپاہی کی چھاتی پر گر پڑا اور یہ کہا کہ مین خوش مرتا ہون — نتیجہ اس لڑائی کا یہ تھا کہ کوئی بکلو تمام کینڈا انگریزون کے تصرف مین آئے — فرانس والون نے موسم آیندہ مین اُس شہر کے دوبارہ لینے کے واسطے بہت کوشش کی مگر باعث گورنر مرے کے سخت ارادہ اور سبب آجانے ایک انگریزی بیڑے کے جو زیر حکم لارڈ کولول کے تھا انہون نے لاچار ہوکر اپنے ارادہ کو چھوڑ دیا — تمام یہ ضلع جنرل ایہرسٹ کی سعی سے انگریزون کے تصرف مین آگیا اور آج تک ہی اور فرانس کی فوج کو بجبر معاملہ کرنے پر راضی کیا — جس وقت کہ یہ فتوحات حاصل ہوئی تھین اسی وقت مین کوڈور مور اور جنرل ہولمس نے جزیرہ گاڈیلوپ کا لیلیا یہ مقام بڑے کام کا تھا لیکن ایک صلح کے سبب جو بعد ازان ہوئی تھی اسکو واپس کیا — یہ فتحین ہندوستان اور امریکا مین بہت بڑی ہوئین اگرچہ روپیہ ان فتحون مین بہت نہین صرف ہوا برخلاف اس کے اگرچہ ارادے جو انگریزون نے فرنگستان مین کئے بڑی کوششین اور مدد گار بادشاہ پروس کی نہایت عجیب ہین تب بھی اُن سے کچھ بڑے فائدے پیدا نہین ہوئے — اسوقت تک اہل انگلستان اُن تکلیفون اور کمبختیون سے

کمبختون سے کہ جنین باقی ملک فرنگستان کے مبتلا ہے محفوظ رہے لیکن لڑائی کی اصلی خواہش
کے باعث اُن خونون مین کہ جنین وے محض تماشا مین بیٹھے شریک ہوے — یہ خواہش
شامل ہونے کی اس لڑائی مین بادشاہ انگلستان کو دو سببون سے پسند آئی ایک تو
سبب حاکم ہونے ہینور کے اور دوسرے بدلہ لینے کے باعث اُن غارت گرون سے
جنہون نے اس کے ملک کو لوٹا تہا × جس وقت کہ یہ خبر ہوئی کہ شاہزادہ فردی ننڈ ہانور کی
کی فوج کے ساتھہ پروس کے بادشاہ کی مدد کرنے پر طیار ہی اسوقت انگلستان کے
بادشاہ نے پارلیمنٹ سے کہا کہ فتحون کے سبب جو میرے دوست نے ملک جرمنی
مین کی تہین ہمارے اُمورات نے بہت رونق پائی ہی پس لازم کہ اُن اُمورمین
اور بہی کوشش کی جاوے — کچہری وکلائے رعایا نے بادشاہ کی رائے مین
متفق ہوکر واسطے بادشاہ پروس کے اور فوج کے جو ہانورین اکہٹی ہوئی تہی مدد
اور کمک روانہ کی اس فوج کے جمع ہونے کا باعث یہہ تہا کہ شاہ پروس کے
ساتھہ رفاقت اور جان فشانی ظہور مین لائے —
روپئے روانہ کرنے کے سبب جرمنی مین اہلیان انگلستان نے اپنے نفعے
بڑہانے شروع کئے اور یہ بات خیال کی گئی تہی کہ یونہیا آدمیون کا بہ نسبت روپیہ کے
زیادہ بہتر ہوتا — پٹ صاحب جو پہلے ایسی تدبیرون کے مانع ہونے سے عزیز
ہوگیا تہا اب ان کی طرفداری اسقدر کرنے لگا کہ اس سے پہلے کسی نے بہی نکی تہی
— توقع جلد تمام کرنے لڑائی کی سخت کوششون کے باعث اور رفاقت اُن لوگون
کے جنکے ساتھہ کام کرتے تہے اور شاید آرزو خوش کرنے بادشاہ کے بہی
اُس شخص کو اس امر پر باعث ہوئے کہ اس جگ مین بہت سی کوشش کرے
— وہ لوگون کی خواہش کے بموجب اسوقت مین کام کرنے لگا یے لوگ جو اپنے

دوست اور مددگار کی عمدہ کوششون پر بھولے پھرتے تھے یہ نہین چاہتے تھے کہ وہ تمام دشمنون کی بلند نظری سے زحمت پاوے یا تکلیف اُٹھاوے۔ اس عوام الناس کی خواہش راضی کرنے کے واسطے جو پرشیا کے بادشاہ کی مدد کرنے مین تھی ڈیوک مارلبارو اول جرمنی مین ایک انگریزی فوج کی جمعیت کے ساتھہ بادشاہزادہ فرنیڈیننڈ کی کمک کے لئے جو فرانس والون پر اپنی چالاکی سے غالب آنے لگا تھا روانہ کیا۔ چھوٹی چھوٹی فتحون کے بعد افواج متفقہ نے کریولٹ مین حاصل کی تھین ڈیوک مارلبارو مر گیا اسکا حکم لارڈ جارج سکویل کو جو اسوقت مین نہایت عزیز فوج انگریزی کا تھا تفویض ہوا۔ لیکن درمیان اس کے اور کمندر انچیف کے مینڈن کی لڑائی مین جو تھوڑے روز بعد ظہور مین آئی برخلافی واقع ہوئی۔ باعث اس برخلافی کا طرفین سے نامعلوم ہی مگر یہ خیال کیا گیا تھا کہ اس جنرل مذکور کی تیز فہمی اور عالی ہمت کو کمنڈر انچیف ناپسند کرتا تھا اور درباب منفعت زر کے آپ ہی فائدہ حاصل کیا چاہتا تھا جسکو دوسرا منع کرتا تھا۔ اس سے کچھہ غرض نہین ہی مگر دونون فوجین شہر مینڈن کے متصل پر مین سیاہ فرانس نے سخت حملہ شروع کیا اور ایک عام جنگ [illegible] واقع ہوئی۔ لارڈ جارج انگریزی اور ہانوزین سوارون کی سرداری مین تھوڑے سے ایک فاصلہ پر دائین طرف پیادون کی سیاہ کے کھڑا ہوا تھا جسکے سامنے سے ایک چھوٹے جنگل کے باعث جو کنارہ پر ایک میدان کے تھا علیحدہ تھے۔ فرانس کے پیادے بھاگنے لگے شاہزادہ مذکور نے خیال کیا کہ یہہ ایک خوب موقع انپر سوارون سے حملہ کرنیکا ہی اسنے اسی لئے لارڈ جارج کو حملہ کرنے کے واسطے حکم دیا۔ اس کے

اس کے حکم کو اس نے بخوبی نہ مانا معلوم نہیں کہ وہ اسکی سمجھہ مین نہین آیا پہلے حکم کے خلاف تہا اس بات کو متاخرین دریافت کرلین گے — لیکن یہ تحقیق ہی کہ چند روز بعد لارڈ جارج کو طلب کرکر کورٹ مارشل مین اسکی سرکاری کی بر وقت ثابت ہونے گناہ کے حکم ہوا کہ آیندہ کو اُسے کوئی خدمت فوج مین نہ ملے — آخرکار دشمن بڑا نقصان اُٹہاکر اپنے حملون سے باز آئے اور بہاگ گئے انکا پیچہا مینڈن کی فصیل تک ہوا — ان فتحون کے بعد جبکی انگلستان مین بڑی دہوم دہام ہوئی اسوقت مین یہ خیال کیا گیا تہا کہ مددگاران متفقہ کے لئے اگر ایک اور مدد لشکر انگریزی کی بہیجی جاتی تو لڑائی جلد انجام پاتی اسی لئے ایک کمک سپاہ کی جلدی روانہ ہوئی — افواج انگریزی جرمنی مین تیس ہزار سے زیادہ اسوقت جمع ہوئی اور تمام ولایت اس امید مین تہی کہ فتح اب جلد حاصل ہوگی — مگر ان کی امیدین جلد جاتی رہین اس لئے کہ فتح بعد شکست کے اور شکست بعد فتح کے آگے پیچہے ہوتی رہین — افواج متفقہ نے کوریک مین شکست پائی اور انکا رفت مین فتحیاب ہوئی — ایک اور فتح چند روز بعد واربرگ مین حاصل ہوئی اور ایک دوسری زیرنبرگ مین لیکن تب بہی انہون نے کوم مین مین شکست پائی اس لڑائی کے بعد دونون فوجین سرما کے مقام کے لئے ہٹ گئین — ان فتحون سے طرفین مین بڑا نقصان ہوا اور فائدہ کم کیونکہ کچہہ نفع فتح پانے سے نہین نکلا — آخرالامر انگریزون نے اپنی غرض اور مطلب پر خیال کرنا شروع کیا اور ذرا کیا کہ ہم ناحق جنگ کیواسطے لڑتے ہین اور اپنے تئین قرضدار کرتے ہین اور اس طرح کی فتحون کے لئے کہ جنکو قیام نہین ہی اور کہ جنسے کچہہ فائدہ نہین نکلتا ہی ہم خراج دیتے ہین — بات کو تسلیم کرنا چاہئے کہ انگریز دنیا کی ہر ایک جا پر

بڑے بڑے سوداگر سے کام لیتا تھا اور ان کے جہاز اور اموال ان میں ہوتے
ایسے بڑے تھے کہ زمانہ حال کے [illegible] سے ہرگز صحیح نہیں کرتے - بروس کے
بادشاہ کو روپیہ دیا جاتا تھا - ایک بڑی فوج انگریزوں کی ہندوستان میں تھی جس میں
ہزار دو سو کے قریب فوج نے امریکہ کے شمالی میں ان کی فتحوں کو ضبط کیا تھا
جرمنی میں تیس ہزار آدمی تھے اور بہتیری اور سپاہ مختلف قلعوں میں دنیا کی کئی
طرفوں میں پھیلی ہوئی تھی مگر تمام بے نہیں لشکر دریائی کے برابر نہیں جو ہر ایک
جائے میں فتح پاتے تھے اور حکومت فرانسیس کی سمندر پر بالکل کم کر دی تھی تواریخ
سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل سلطنت انگریزی میں کوئی ایسی نہ تھی کہ کسی اور ملکوں
کے افسروں کی نہیں پڑتی تھی لشکر [illegible] طوفان کے خوف سے نہیں ڈرتے
تھے - میرے ایک فرانسیسی کا جہاز دیکھا جو تعداد میں اسکے جہازوں سے برابر تھا
اور بڑی توپیں کہ رکھتا تھا جو کوئی برس بھر میں بیچ ایک طوفان کے اندھیری رات
میں اور ایک پہاڑ کے کنارہ پر جیتے چھوٹ نہایت ڈرتے ہیں فتح کامل حاصل کی
اسوقت میں الیان انگلستان نے اس قدر شان اور حکومت
تمام دنیا میں حاصل کی تھی - لیکن جب کہ لشکر انگریزی ہر ایک کوشش کے کرنے
سے کہ جسمیں غرض ملک کی متعلق تھی کامیاب ہوا تھا اسوقت ایک حادثہ جانگداز
واقع ہوا جس سے چند روز کے لئے شان ان کی فتحوں کی کم ہو گئی - پچیسویں
اکتوبر کو خاندان شاہی کے لوگوں نے دریافت کیا کہ بادشاہ بدون علامت کسی
بیماری سابق کے قریب مرگ پہنچا ہے - وہ موافق دستور کے اپنی خوابگاہ سے
برآمد ہوا اور اپنے نوکروں سے کہا چونکہ موسم اسوقت فرحت افزا ہے میں ہوا خوری
کے لئے کنگسٹن کے باغوں میں جایا چاہتا ہوں ان دنوں بادشاہ کنگسٹن میں رہتا

رہتا تھا جسنے کچھ بعد مراجعت کے دو دن بعد اسکا بیٹا ولیم رفیق فرش پر گر پڑا۔ اسکے گرنے کی آواز سنکر خدمتگار کمرہ میں گئے اور اسکو اٹھا کر پلنگ پر لٹایا بادشاہ نے ہوش میں آکر فرمایا کہ بادشاہ زادی ایملیا کو بلاؤ لیکن پیشتر اس کے پہنچنے کے بادشاہ اس جہان ناپایدار سے رخصت ہوا۔ اسکی فصد کھولی گئی مگر اب کچھ فائدہ نہوا اور فصد کے بعد جراح نے اسکا پیٹ چیر کر اس کے داہنی طرف کے کوٹھے میں خلل پایا اور کہا کہ بہت سا خون اس زخم سے نکل گیا ہے۔

جارج دیم نے ستتر برس کی عمر میں اس مکان فانی سے رحلت کی اس نے تینتیس سال سلطنت کی اسکی رعایا نے بہت سا رنج و غم کیا کیونکہ وہ عین فتح میں مرگیا۔ اس بادشاہ کی موت کے برابر ایسی اچھی اور خوش موت کسی بادشاہ کی نہیں ہوئی۔ اسکے عہد میں لوگوں کا فتح کیوسطے کم ہوتا جاتا تھا اور امورات کے بندوبست میں عمال کی آنکھوں کو زیادہ دخل ہونے لگا۔ جھگڑے جو اسکی سلطنت دراز میں شروع ہوئے تھے ابتک پختہ نہیں ہوئے لیکن اس کے لیعہد کے بیچ میں نہایت مضر اور سخت ثابت ہوئے۔ وہ خود خوب قابل اور دانا بادشاہ نہ تھا اور جسوقت کہ وہ جرمنی کی مملکت کے بندوبست میں مصروف تھا تب اس نے اختیار اور انتظام انگلستان کا اور اپنی ولایت کا اپنے شیرون کی تفویض کر دیا تھا۔ دو مختلف مصنف اسطرح اسکی خصلت بیان کرتے ہیں۔ اسکا تعریف کرنیوالا کہتا ہے کہ جو بات اس کی ہم دیکھتے ہیں تو وہ بہت قابل تعریف کے معلوم ہوتا ہے۔ اس سے کسی نے نہیں سنا کہ انگلستان کی فرمانروائی میں اتنی عمر تلک نہیں جیا اور ایسی بڑی خوشیاں بھی حاصل نہیں کیں۔ اسکی رعیت نے اسکی سلطنت میں بہت فراوانی اور سوداگری کے بڑھنے

ترقی کی اگرچہ اسکی کفایت شعاری ایک نمونہ اسکی رعایا کو تہایت بھی دے
اسکے موافق نہین کرتے تہے — اگرچہ وہ مزاج کا بہت تند اور سخت تہا مگر اسکے
اسکے طریق اور وضع مین کچھہ تبدیلی نہوئی اس لئے کہ طریق اسکا عقل کے
موافق تہا — وہ اپنے ارادون مین صاف اور درست تہا اپنی بات کا سچا سچ
مہربانی کرنے اور حمایت کرنے اپنے نوکرون کے نہایت قایم مزاج تہا اس
نے اپنے مشیرون کو کبھی نہین موقوف کیا مگر بروقت کوئی جھگڑا واقع ہونے کے
— الفصہ وہ جب تک جیتا رہا اس نے نیکی ہی کی اور اپنی نیکی کو کچھہ زیادہ نہ جانتا
تہا اور اورون کی بزرگی کا رشک نہ کرتا تہا — یہ تو اسکے دوست اور مداح
بیان کرتے ہین لیکن اور لوگ یون کہتے ہین — کہ ہم چاہتے ہین کہ کوئی موقع
اسکی تعریف کا واسطے اسکی فہم اور نیکیون کے یاد دین بہ نسبت اسکے کہ ہم آپ
اس کام کو اختیار کرین — وہ اپنی وطن ہنگی بہت طرفداری کرتا تہا اور اسکے واسطے
تمام اورقانون کو چہوڑ دیا تہا — وہ فقط آپ ہی بےعلم نہ تہا بلکہ عالمون کو بہی نا پسند
کرتا تہا اگرچہ اسکے وقت مین عالم اور فاضل بہت ہوئے مگر اس نے نہ تو اپنی
حکومت اور نہ اپنے نمونہ سے علم کی تائید کی — اسکی کفایت شعاری طمع تہی اس
نے روپے واسطے اپنے جمع کیا نہ اپنی رعیت کے لئے — اس مین کوئی بڑی
نیکی نہ تہی بلکہ نہایت کمینہ بدیان کرتا رہتا تہا — ان دونو بیانون مین سے کونسا
راست ہی یا دونو باطل ہین ہم اسکا تصفیہ نہین کر سکتے ہین — اگر اس کے دوست
بہت تہے تو ان کے مقابل بہی بیشمار رپس اسبات کا متاخرین فیصلہ کر لینگے —

باب سی و ششم

جارج سیوّم

باوجودیکہ جارج دوسرا مدت سے بہت بیمار تہا تب بہی اسکے مرنے کی ایسی جلدی توقع نہ تہی جو یکایک واقع ہوئی اور مشیرانِ مملکت نے کوئی تدبیر ایسی نہ کی تہی کہ درصورت وفات پانے بادشاہ کے وے کیا کرین گے اسی لئے جب وے نئے بادشاہ کے پاس پہلے حاضر ہوئے تو نہایت متردد تہے۔ اسکا جانشین جارج شہزادہ فریڈرک شاہزادہ ویلز اور اگسٹا شاہزادی سکیسیگوتا کا بیٹا تہا۔ اسکا باپ پیشتر ہی رحلت کر گیا تہا اور تخت پر بیٹہنا بہی اسکے نصیب نہوا تہا اسکی مانے اسے گہر مین تعلیم اور تربیت کیا تہا اور بادشاہ مرحوم کے ساتہہ بدقسمتی سے کچہہ تنازع رکہتی تہی حالانکہ شاہزادہ مذکور اب بائیس برس کا تہا مگر اپنے دادا کے دربار سے اس قدر ناواقف و بیخبر تہا کہ وہ مشیران شاہی کو بہی پہچان نہین سکتا تہا۔ اسکی پہلی گفت و گو کونسل مین نہایت عمدہ اور دلپسند تہی ارل بیوٹ کو عہدہ پریوی کونسل پر مقرر کرنا ابتدائے سلطنت مین مشہور امر تہا۔ نومبر مہینے مین پارلیمنٹ جمع ہوئی بادشاہ کے پہلے کلام سے تمام ملک مین بڑی خوشی اور تسلی ظاہر ہوئی۔ سیول لسٹ یعنے بادشاہ کی ذات کا خرچ آٹہہ لاکہہ پونڈ یعنے اسی لاکہہ روپیہ سالیانہ تجویز ہوا اور اسکے جسقدر روپے لڑائی کے واسطے جسمین اہل ولایت مصروف تہے درکار ہوئے مرحمت کئے گئے۔ رعایا کی اس فیاضی اور محبت کے عوض مین بادشاہ نے ایک حکم دربار جیون کے اس مضمون کا کہ بادشاہ کے مرنے بعد وے اپنے عہدون پر بدستور سابق قایم رہین منظور کیا۔

برٹن کے بادشاہون کو یہ ممانعت تہی کہ رومن کیتھولک مذہب کے لوگون
مین شادی نکرین اسی لئے جارج سیوم فرنگستان مین کسی بڑی خاندان شاہی
مین شادی نکرسکا کیونکہ یہ سب عالی خاندان رومن کیتھولک مذہب کو مانتے
تہے اس نے اسیواسطے میک لنبرگ سٹرلٹس کے گہرانے مین سے ایک بی بی پسند
کی جرمنی کے شمال مین یہ ایک چہوٹا سا ضلع ہے آٹہوین ستمبر کو بادشاہ کی
ہوئی اور اسی مہینے کی بائیسوین کو رسمیات اورنگ نشینی کی بڑی دہوم دہام سے
ظہور مین آئین - لڑائی جس عزم اور کامرانی کے ساتہہ پٹ صاحب کے انصرام
سے جاری کی گئی تہی اسی ہی طاقت اور ارادہ کے ساتہہ ہوتی رہی شاہزادہ
فرڈی ننڈ بسر گردگی اپنے دوستون اور مددگارون کے ملک جرمنی مین
فتح حاصل کرتا رہا اور ایک انگریزی لشکر نے زیر حکم میجر کیل اور جنرل ہوجسن
کے بیلی ایل نام مکان کو مسخر کیا - اہل فرانس نے ان نقصانون کیطرف سے ڈرکر
صلح حاصل کرنے کے لئے ارادہ خام کیا مگر جب وے اس مین کامیاب نہوئے تب ایک
درخواست شاہ سپین سے اعانت کیواسطے کی اور ان کی درخواست قبول ہوئی
اور ایک خفیہ عہد ان دونون ملکون مین ہوا - ہرچند انہون نے اس امر کو بڑی
خرداری سے مخفی کیا مگر پٹ صاحب نے فورًا اسے دریافت کرکے اپنے رفیقون کو
سپین والون کے بڑے ارادون سے مطلع کیا اور تاکید یہ کہا کہ یا تو ایک بیڑا روانہ
کیا جاوے تاکہ سپین کا بیڑا گرفتار کرین اور یا کوئی ایسی تجویز ہو کہ ان کی دشمنی
کے ارادے اور تدابیر پیش از عمل مین آنے کے باطل کی جاوین - اس تدبیر کو
کونسل کے اور مشیرون نے بیپرواہی سے سنا اس لئے کہ وے اس خبر
وحشت اثر سے بالکل واقف نہ تہے جو پٹ صاحب نے پائی تہی علاوہ اس کے وے

وے صاحب موصوف کے اختیار اور ہر دل عزیزی کا بہت رشک کرتے تھے۔
الغرض اس کی تدبیر نامنظور ہوئی اور پٹ صاحب اپنے عہدہ سے دست بردار
ہوا۔ اس کی خدمات سرکاری کے عوض مین بطور ایک نشانی احسان مندی
کے ایک پنشن تین ہزار پوند سالیانہ کی اسکی تین پشتین کیواسطے مقرر کی گئی اور
اسکی بی بی کو جنٹھم کی پیرس کیا۔ اس عزیز نشیر کے
موقوف ہونے سے سب لوگون نے یہ خیال کیا کہ ارل بیوٹ نے اسباب مین خفیہ
مدد کی ہے اس لئے کہ اس نے بادشاہ کے مزاج پر بڑا اختیار حاصل کیا تھا۔ اس
شک سے لوگون مین بڑی ناخوشی پیدا ہوئی اور بروقت لارڈ میر کے مقرر
ہونے کے اپنے عہدہ پر بادشاہ اور ملکہ ضیافت کہانیکو شہر مین تشریف لیگئے
رعیت نے سرد مہری سے انکا استقبال کیا اور ارل مذکور پر بہت سی لعن و
طعن کی لیکن پٹ صاحب کی آواز بلند بڑی تعریف ہوئی۔ حاصل کلام چند ہی
مہینے مین جو کچھ پٹ صاحب نے ازراہ دانائی اور دور اندیشی کے کہا تھا بخوبی ظہور
مین آیا یعنے سپین والون کی دشمنی اب مدت تلک مخفی نرہ سکی مگر جب انگریزی
ایلچی نے اسبات مین تحقیقات کرنی چاہی تو صرف گول مول جواب پائے اور
جو درخواست کہ اس نے کی تھین انکا بھی بالکل صاف انکار ہوا۔ غرض
اسے وہان سے بلالیا اور ایک تھوڑے عرصہ بعد ایک اشتہار لڑائی کا سپین
پر دیا گیا۔ ایک نئی پارلیمنٹ جمع ہوئی ملکہ کی اوقات بسری
کے لئے بادشاہ کی سفارش سے درصورتیکہ بادشاہ کے بعد جتنی رہی
کچھ تنخواہ مقرر کی گئی۔ ایک رقم ایک لاکھ پوند یعنی دس لاکھ روپیہ سالیانہ
کی معہ محلسرائے سمرسٹ کے (جسے بعد ازان بدلکر محل بکنگھم کا دیدیا تھا)

اور مکان اور زمین رچمنڈ پارک کی اسکی حین حیات ملک تجویز کی گئی۔
ابتک کوئی عزل اور نصب بجز اس کے کہ ارل بیوٹ سکرٹری اوسٹیٹس یعنی ملک کا
میر منشی مقرر کیا گیا تھا وقوع مین نہ آیا لیکن ایک بڑی تبدیلی اب واقع ہونیکو تھی
جسوقت سے برنزوک کی خاندان مین سے انگلنڈ کے تخت پر بادشاہ مقرر ہوتے
تھے اسوقت سے بندوبست ملکی امور کا بڑی بڑی خاندان کے لوگون کی تفویض کیا
گیا تھا جنکی مدد سے اُس گھرانے کے بادشاہون کو تخت پر بٹھلایا تھا۔ ان کی
حکومت سن ۱۷۱۴ اور ۱۷۶۰ کی دوسرکشیون کے دبانے کے سبب بہت
مستحکم ہوگئی اور چونکہ دو پہلے بادشاہ جرمنی کی سلطنت سے بہ نسبت انگریزی
ملکت کے بہت سی محبت رکھتے تھے اسلئے کل حکومت ان ملکون کی بلاتامل اپنے
مشیرون کو دیدی۔ یہ نیا بادشاہ برٹن کا جرمنی کی طرفداری سے مطلق بیپرا
تھا اس لئے اپنی والدہ کے دربار مین اس طرح تربیت پائی تھی کہ اپنے دادا کی تدابیر کو
ناپسند کرتا تھا اور اس تبدیلی کے ہونے سے کسیطرح اندیشہ نکرتا تھا اس لئے
کہ جیمس دوم کی خاندان کے دعوے مدت سے بالکل کم ہوگئے۔ ارل بیوٹ
جسکو اختیار اس بڑی تبدیلی کا سپرد کیا گیا تھا وہ اُس کام کے لئے محض نالائق
تھا۔ وہ بہت نیک چلن خوش نما اور فیاض تھا اسسے دوست دشمن
بہت پیار کرتے تھے مگر اسکی شرمگین عادت اور متحمل اطوار اور بیرونی ملکی آدمی
کیطرح سے رہنے کہ تمام لوگ اسکے انتظام سے نہایت نفرت کرتے تھے اور یہ
باتین خود اسکو بادشاہ سے بیگانہ کی تھین اور اسی سبب سے بادشاہ کی ہردل عزیزی کم
ہوگئی تھی۔ غرض یہ تجویز ٹھہری کہ پیہم کے گھرانے سے جسنے
ایک مدت دراز سے سلطنت کے کاروبار مین تصرف کر رکھا ہی مخلصی پاوین

مخلصی پاوین ڈیوک نیوکیسل کو اس کی خدمت مفوضہ سے اب تنگ کیا کہ اس
نے اپنا عہدہ پہلا لارڈ خزانہ کا چھوڑ دیا اسکی جا پہین ارل بیوٹ مقرر کیا گیا
بہتیرے اور مشیرون نے بہی استعفا دیدیا اور بہی ڈیوک ڈیونشیر کا جو انور
بادشاہون کو تخت پر بٹہلانے سے لارڈ چیمبرلین بنایا گیا تہا چار اپنے عہدہ سے
مستعفی ہوا۔ ایک غضبناک لڑائی خط و کتابت کی اور فتنہ و فساد و گروہون کا
جو پٹ صاحب کے نظم و نسق مین دبا ہوا پڑا تہا بڑے غضب کے ساتہہ پہر بیدار ہوا
۔ نفرت جو سکوٹلینڈ والے اور اہالیان انگلینڈ باہم رکہتے تہے اس فساد کی زیادتی
کا باعث ہوئی چونکہ ارل بیوٹ سکوٹلینڈ کا رہنوالا تہا اور اس ملک کے شمالی
اور جنوبی باشندون مین ایک قدیمی دشمنی اور رشک تہا تو اس جہت سے
وہ اُن سے زیادہ تر دشمنی رکہتا تہا۔ نئے انتظام کے باعث یہ منافشہ
بڑے زور و شور کے ساتہہ جاری رہا۔ اہل فرانس اور سپین نے پرتگیز والون
کو انگریزون کی رفاقت سے علیحدہ کرنے کے واسطے کوشش بیفائدہ کی اور
ایک فوج پرتگیز پر تاخت کرنیکو بہیجی لیکن ایک فوج انگریزی پرتگیز والون کی مدد کے
واسطے انگلستان سے روانہ کی گئی اور غنیم کی دست اندازی اور ترقی کو
جلدی روکا۔ پہلے تو البتہ متعصب پرتگیز والون نے اون لوگون کے ساتہہ
چرچ آف سکنٹ مذہب کی تقلید کرنے تہے انکار کرنے سے انکار کیا مگر جب کونٹ
ڈیلاپ ان کی فوج پر حاکم مقرر کیا گیا تب وہ بموجب رضا انگریزی جنرل کے کام کو
بدل کرتا تہا اور سپین والون کو دو لڑائیون مین شکست فاحش دی۔ علاوہ
اس کے اہل سپین نے اور طرفون مین بڑے نقصان اٹہائے چنانچہ ارل الماڈ
اور سردار فوج بحری پولوگ نے ہیوانا کو مسخر کیا اور بیس لاکہ پونڈ یعنی تین کروڑ

روپیے وہان سے ہاتھہ لگے اور شہر مینلا کا جرنل ڈریرا دسردار فوج بحری
کورنش کے تصرف مین آیا اہل سپین نے اسکو دس لاکھہ پونڈ یعنے ایک کرور
روپیہ دیکے پھر چھوڑا لیا لیکن اُنھون نے اپنے قول و قرار کو توڑ ڈالا اور
روپیے جو ٹھہرا تھا سو کبھی نہین ادا کیا — دو جہاز جنمین خزانہ قریب بیس لاکھہ
پونڈ یعنی دو کرور کے تھا اسی ایام مین انھین انگریزی جہازون نے گرفتار
کیا — (۱۲ اگست سنہ ۱۷۶۲ ع) جسوقت کہ یہ خزانہ جو سپین والون سے لیا
گیا تھا چھکڑون پر بار ہوکر ٹودر کیطرف محل شاہی کے سامہنے سے جاتا تھا
تب شاہزادہ والاگوھر ویلز کے تولد ہونے کی خبر ہوئی ان دو اچھی باتون کے
جمع ہونے سے ایکہی وقت مین دو چند خوشی ہوئی — جبکہ افواج
انگریزی جہان کے مختلف اضلاع مین اسطرح ظفریاب تھی تب بادشاہ پروش جو انگلستان
کا خاص اور اکیلا دوست تھا بہت سی مفید اور نام آور مہمون کے بعد جنکے باعث
اسکا نام مشہور ہوا تھا روسیون کے شامل ہونے سے اسکے جانی دشمنون کے
ساتھہ بڑی مصیبت اور تکلیف مین مبتلا ہوا — جسوقت کہ اسکا غارت ہونا
متحقق تھا تب وہ ایک عجیب واردات سے بچ گیا — الیزے بتھہ ملکہ روس کی
مرگئی اسکا بھانجا پیٹر تیسرا اسکا جائے نشین ہوا یہ بادشاہ پروس کا
بڑا مداح تھا اس نے فقط فریڈرک سے ہی صلح نہین کی اپنی فوج کو اسکی بادشاہ
کی فوج مین شریک کرکے اسکے پہلے رفیقون اور دوستون پر چڑھائی کی —
پیٹر کو اسکی رعایا نے چند روز مین تخت شاہی سے معزول کیا کیتھرائن
جو اسکی بی بی تھی روس کی ملکہ ہوئی اس نے اپنی فوج کو شاہ پروس کی
فوج سے علیحدہ کرلی اور پہلے جانبدار رہی — فریڈرک نے کامل وجودی سے

جودی نکر کے ان وارداتون سے فایدہ حاصل کیا اور فورًا اپنے پہلے نقصانون
کو بہی درست — تمام لوگ اب اسبات کے امیدوار تہے کہ
صلح ہو جائے فرانسیس سے اب تصرفات ان کی آبادیون کے چہن گئے اور ان کی
تجارت بہی کم ہو گئی سپین والون پر بہی صدمہ عظیم پونہچا آسٹریا اور پروس والے
جنگ و جدل سے تہک گئے اس فوج کشی کے انجام مین تمام فوجین جسطرح کہ لڑای
کے شروع مین تہین اسی حالت مین رہین اور انگریزون نے باوجود ایسی بڑی شان
اور فتح کے دریافت کیا کہ اگر لڑائی ہوتی رہیگی تو جلدی بڑا نقصان عائد ہوگا —
سات برس کی لڑائی نے ایک عام آشتی مین اتمام پایا اس صلح سے انگریزون
نے کینڈا اور بہتیرے اور مکانات حاصل کئے اور سپین والون سے ہوانا کے
عوض مین فلوریڈا لیا تہا — باوجودیکہ اس صلح کی شرایط مفید مطلب انگریزون
کے تہین مگر تب بہی وے متواتر فتح یاب اور کامیاب ہونے سے اس قدر مغرور و
مدہوش ہو گئے کہ لڑائی کے آخر ہونے سے بہت غم کرتے تہے — صلح کے قول و
قرار کے بعد جب کئی مہینے گذر گئے تو رعایا لندن نے بہت تبدیلی سے بادشاہ
کو مبارکبادی صلح کی دی اور جس روز یہہ کاغذ مبارکبادی کا پیش کیا گیا تہا اس
دن لارڈ میر دربار مین حاضر نہا — اس لڑائی کے آخر ہونے سے
حقیقتًا سب لوگ امن و امان کی امید کرتے تہے مگر یہ توقع بباعث نفاق اور تنازع
کے جو اہل ملک مین نہانہ بن آئی — ارل بیوٹ کی تاہردل عزیزی جاری رہی لیکن
اس کی حکومت بظاہر کم نہوئی باوصف اسکے کہ گروہ مخالف مشیرون کا جو پارلیمنٹ
مین تہا بسختی اس سے پیش آیا تو بہی اس نے پارلیمنٹ سے کہکر شراب پر ایا محصول لگوایا
کہ جس سے کچہہ فائدہ نہوا بلکہ تمام انگلستان والے ناراض اور ناخوش ہوئے — فورًا

بعد اسبات کے ہر ایک متنفس کو بڑا تعجب ہوا جب اس نے خود بخود اپنی خدمت سے دست بردار ہو کر گوشہ گزینی اختیار کی — اسکی خدمت پر جارج گرنویل صاحب مقرر ہوا — جن شخصون نے کہ نزاع اور مناقشہ کے سبب انگلینڈ مین تفرقہ ڈال رکھا تھا رسے ہجو اور طعن کی باتین چھپواتے تھے — ایسی فتنہ انگیز اور طعنہ آمیز باتون مین بعض اوقات بادشاہ پر بھی ملامت ہوتی تھی آخر الامر مشیران شاہی نے ۵ نومبر تہہ برٹن کے ظاہر ہونے سے خواب غفلت سے بیدار ہوئے مصنف اس کاغذ کا ولکس صاحب ضلع بکنگھم شیر کی طرف سے ایک وکیل پارلیمنٹ مین تھا اس کاغذ مین یہ ثبت تھا کہ بادشاہ نے پارلیمنٹ سے بروقت گفتگو کرنے کے قصداً جھوٹ کہی تھی — چونکہ یہ ایک بڑی خطا تھی اسلیئے ایک پروانہ گرفتاری واسطے اس کے مصنف چھاپہ والون اور مشتہر کرنیوالون کے صادر ہوا — ولکس صاحب کو گرفتار کر کے ٹاور مین مقید کیا بہتیرے بیگناہ نظر بند ہوئے مشیرون کو اب دریافت ہوا کہ انہون نے سہو سے ایسی حرکت جو خلاف قوانین تھی کی تھی — حاصل کلام چھاپہ والون نے جو اس پروانہ کی بموجب گرفتار ہوئے تھے پروانہ لانیوالون پر نالش کر کے جو کچھ خرچہ اور نقصان اٹھایا ہوا تھا وہ سب حاصل کیا — جب ولکس صاحب کا مقدمہ عدالت مین پیش ہوا تو اس نے رئیس بنچ تمام جج اسبات پر متفق الکلمہ تھے کہ منجملہ ان کے حقوق جو پارلیمنٹ مین بیٹھنے سے حاصل ہوتے ہین ایک حق یہ بھی ہے کہ وے مضمون سے جو کہ لکھنے سے پہلے محفوظ رہتے ہین اس امر کا انفصال رعایا کی کچہری کا نہین اور طرح پر ہوا — اس کچہری مذکور نے یہ بیان کیا کہ نمبر ۴۵ کا مضمون بیشک آمیز اور ملامت انگیز ہے اور ہماری کچہری مین ہونے

ہونے سے اُس کاغذ کا مصنف سزا سے محفوظ نہیں ہو سکتا ہی — فوراً ولکس
بارٹن صاحب سے جس پر اُس نے تہمت لگائی تھی دُو بدُو لڑا اور نہایت مجروح
ہوا آخرش بمشکل تمام شفا حاصل کی اور مناسب جانکر فرانس کو چلا گیا — (۴۶
۱۷) اسکی غیر حاضری مین عدالت کی کچہری وکلا مین سے اسے خارج کیا اور عدالت
مین اسے اشتہاری یعنے خارج آئین اسوا سیطے نامزد کیا کہ روبکاری کے وقت
وہ حاضر نہوا تھا — اس جھگڑے کے واقع ہونے سے صرف یہ فائدہ حاصل ہوا
کہ دونون کچہری پارلیمنٹ کے متعلق الزامے ہونے سے جاری کرنا پروانجات گرفتاری کا
جو بغیر قید نام کے تھے یعنے جو کسی خاص شخص کے نام پر نہو خلاف آئین قرار دیا گیا
— پچھلی لڑائی مین جو زر خطیر صرف ہوا تھا اس سے تمام انگلستان مین بڑی
مشکلات واقع ہوئین پس یہ تجویز ٹھیری کہ امریکا کی نوآبادون کو جنکی غرض اور
مطالب اس صلح کی شرط مین مندرج نہین چاہئیے کہ وے بھی اس مصارف
عظیم مین اپنا حصہ دین اسی لئے ایک حکم گرنیوی صاحب نے واسطے محصول لینے
اسٹامپ کے تمام معاملات خرید و فروخت مین سیح نوآبادیون کے پیش کیا اور یہ حکم
بے موانع اور بے انکار منظور ہوا — نوآبادیان امریکا کی تہور سے عرصہ
پیشتر سے اہالیان انگلستان کی بد خوئی سے بہت ناراض اور خفا تھین
ان کی تجارت سپین کی نوآبادیون کے ساتھ جس سے وے فائدہ
اٹھاتے تھے بالکل موقوف ہو گئی تھی چند قوانین پرمٹ کے اجرا کرنے کے
سبب امریکا والون نے اُن لوگون کو جو اندرونی اضلاع مین سے تھے ستانے
لگے اور اون وحشی لوگون کی اس تجارت بچا کے روکنے کے واسطے کوئی بادشاہی
لشکر نہین بھیجا گیا غرض جس وقت نوآبادیون نے یہ خبر سنی کہ وہ پارلیمنٹ جسمین

ہماری طرف سے کوئی وکیل نہین ہی ہمپر محصول لگایا جاتا ہی تب لوگون کا غصہ حد سے زیادہ ہوگیا اور نوآبادیون کی کچہریون نے جو وہان قوانین ایجاد کرتے تہے اور بند وبست رکہتے تہے اسی لئے انگلستان کی پارلیمنٹ اور بادشاہ سے اسبات پر حجت اور تکرار کی — آخر شگرنیول صاحب کے انتظام کے موقوف ہونے سے پہلے خرخشے اور مناقشے بہی ملتوی رہگئے اس صاحب مذکور کے انتظام کے موقوف ہونے کا یہ باعث تہا کہ یہہ مشیر موصوف بادشاہ کی والدہ معظمہ کا نام منسدرس کرنا اُس قانون مین جو واسطے مقرر کرنے نایبون بادشاہ کے ضرورت کی صورت مین بنایا گیا تہا بہول گیا تہا اسبات سے بادشاہ ایسا خفا ہوا کہ مشیر مذکور مجبور ہوکر مستعفی ہوا — ڈیوک کمبرلینڈ کی سعی وسفارش سے نئے مشیر معین کئے گئے اور مارکس رکنگہم کو انکا سرخیل بنایا یہ امیر سرکاری اور خانگی امور اور تیکیون کے واسطے بہت مشہور اور نامور تہا مگر بہت لئیق اور دانا نہا —

ان نئے مشیرون کا خاص کام یہ تہا کہ جو کچہہ ان کے سابقین نے پیشتر کیا تہا ان مین اُنہون نے عزل اور نصب کیا اسٹام کے کاغذ کے محصول سے جسکے باعث امریکا مین بڑی ناخرسندی پیدا ہوئی تہی اور شراب کے محصول سے انگلینڈ مین بہی بہت سے لوگ ناخوش تہے اُنہون نے ان دونون قوانین کو ایک قلم قلم انداز کر دیا اسی سبب سے ولایت مین تہوڑے عرصہ کے لیواسطے امن ہوگیا —

ڈیوک کمبرلینڈ کے مرنے سے رکنگہم صاحب کا نظم و نسق موقوف ہوگیا اور ایک نئی کونسل پٹ صاحب کی سفارش سے جو اب ارل چیتہم کا لقب ہوا تہا مقرر کی گئی اور ڈیوک گریفٹن کو ان کی سرداری مین پہلا

پہلا لارڈ خزانہ عامرہ کا بناکر تعین کیا — صاحبان گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کے امور کی طرف جو ان کے اہلکاروں اور کارگذاروں کی طمع اور دست اندازی سے غارت اور برباد ہو گئے تھے متوجہ ہوئے — لارڈ کلایو کو اختیار کل دیکر ہندوستان میں اُن کاموں کی درستی کے لئے روانہ کیا اور اسکے بندوبست سے کمپنی مذکور کے امور پھر حالت افزونی پر آئے اور آیندہ کے لئے بھی بہبودگی کی نظر آئی — وہ مضر ارادہ امریکا والوں پر ٹکسیں لگانیکا پھر عمل میں آیا ایک حکم اس مضمون کا صادر ہوا کہ شیشہ کے آلات کاغذ تصویر کشی کے رنگوں اور چائے جو انگریزی نوآبادیوں میں بھیجی جاتی تھیں ٹکسیں لگایا جاوے امریکا والوں نے بہت سی عرضیاں پیش کرکے یہ بیان کیا کہ جب تک یہ ٹکسیں نہیں موقوف کیے جائینگے تب تلک انگریزی اسباب کو ہم کام میں نہیں لائینگے — ایک اور حکم اس امر کا نافذ ہوا کہ دے نوآبادیان بادشاہی افواج کو اپنے ضلعوں میں اسباب ضروریہ پونہچاتی رہیں نوآبادیوں کی رعایا کی کونسل نے جو نیویارک کے پرگنہ میں تھی اطاعت کا بالکل انکار کیا غرض ایک اور حکم صادر ہوا کہ جب تک وے لوگ پہلے احکام کی شرائط قبول نہیں کرینگے تب تلک کوئی قانون نہیں بنائینگے —

پارلیمنٹ حال کا وقت مقررہ آخر ہوا وہ برخاست کی گئی اور احکام ایک نئی پارلیمنٹ کے جمع کرنے کے واسطے صادر ہوئے — ولکس صاحب نے قابو پاکر جلائے وطن سے مشیرون کے مبدل ہونے کے باعث مراجعت کی اور ضلع میڈل سیکس کی دکانت پانے کے لئے اپنے تئیں امیدوار پیش کیا اور بہت سے لوگون کی منظوری سے اس عہدہ پر مقرر ہوا — اس نے تب اپنے تئیں عدالت میں حاضر کیا اور اس اشتہا کو جس سے وہ خارج آئین ہوا تھا موقوف کروایا اسپر ایک ہزار پونڈ یعنے دس ہزار

روپیے کا جرمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ ایک سال دس مہینے تک مقید رہوے
— چونکہ سب لوگ جانتے تھے کہ رعایا کی آزادی کے مقدمہ مین سعی کرنیکے
سبب سے یہ تمام مصیبتین اُٹھائی تھین تو اسی لئے اونہون نے اس کے جرمانہ کے
ادا کرنے کے واسطے ایک چندا ڈالا اور جب تک وہ مقید رہا اس کی
خوبی پرورش کی بلکہ اسکا قرض بھی جو تیس ہزار پونڈ یعنے دو لاکھ روپیے
سے زیادہ تھا ادا کیا — ہوز امریکا مین فتنہ و فساد زیادہ ہوتے جاتے تھے
خصوص نیو انگلینڈ مین جو ان نئے کلونیون کی طرف سے جانی دشمنی رکھتے تھے —
یہ لوگ اُن طرفدار حکومت جمہور کی نسل سے تھے جو انگلستان سے کھینچے گئے
تھے جب چارلس دویم دوبارہ بادشاہ ہوا تھا اور امریکا کے جنگلون مین وہ
آزادی حاصل کی تھی جو انہین اپنی ولایت مین میسر نہ تھی اور نیو انگلینڈ والے
ان مین اتنی خواہش آزادی کی اور اتنا ہی مستحکم ارادہ رکھتے تھے جیسے کہ
پیوریٹن اور کرومویل کے سپاہی رکھتے تھے — بوسٹن مین پرمٹ کے کمشنرون
سے اس قدر سختی اور درشتی پیش آئی کہ وے لوگون کے غصہ سے لاچار
ہوکر قلعہ ولیم کو پناہ کے لئے بھاگ گئے اور شہر مذکور کو با امن رکھنے کے واسطے
یہہ تجویز ٹھہری کہ دو رجمنٹ پیادون کی ہالیفیکس سے اور دو ہی آئرلینڈ سے
وہان روانہ کی جاوین — آئرلینڈ کی طرف سے بھی مسٹر سلطف
نہایت متفکر تھا یونیگ کی قانون سے جو ہنری ساتوین کی مملکت مین مروج ہوئی
تھی اور بہتیرے اور قوانین سے جو اُس سے پیچھے بنے تھے انتظام اور عدالت
اُس ملک کی اس قدر انگریزی گورنمنٹ کے متعلق ہوگئی کہ وہ خود کسی امر مین
اختیار نہین رکھتی تھی — انگریز ایک بیجا اور نادرست عزم رشک کا آئرلینڈ

آئرلینڈ والون کی سوداگری پر کرنے لگے اور اُن فوائد کا کچھہ خیال نکیا جو
انہون نے حاصل کئے تھے اور بہت سی مزاحمت ان کی تجارت اور کار
خانون پر کین — انہین اُس ملک پر ایسے ظلم ناحق کے کرنے سے کچھہ فائدہ
حاصل نہوا لیکن یے زبون تدبیرین ازراہ سینہ زوری اور تعدی کے
انہون نے جاری رکھین کیونکہ اُس زمانہ مین لوگ یہ نہین جانتے تھے کہ جو
ملک مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کی ایک دوسری سے متعلق ہی ان مین بہبودگی
ایک کی دوسرے پر منحصر ہی — غرض ایک بڑا گروہ اُوس ولایت کا آئرلینڈ
مین اس ارادہ سے جمع ہوا کہ اپنے ملک کی پارلیمنٹ کو انگلستان کی پارلیمنٹ
سے مطلق العنان کروادے اور اونہون نے اپنا کچھہ مطلب بھی حاصل
کیا اس طرح پر کہ ایک قانون جاری ہوا جس سے رہنا ایک ہی پارلیمنٹ کا آئرلینڈ
مین آٹھہ برس تک محدود ہوگیا برخلاف پہلے طریقہ کے اس لئے کہ مشیر
پارلیمنٹ تا مدت بادشاہ کے اخلاص کرتے تھے — ہندوستان مین انگریزونکا
ایسا ایک زبردست اور جانی دشمن پیدا ہوا کہ ابتک اوس طبقہ مین کوئی ایسا
قوی دشمن ظہور مین نہین آیا تھا — حیدر علی نے جو ایک ادنے سپاہی کے
درجہ سے بادشاہ ہوگیا تھا کمپنی کے تصرفات اور مکانات پر دست
تعدی اور دشمنی کا دراز کیا تھا اور بہتیرے برسون سے انہین دق
کر رکھا تھا —
جب نئی پارلیمنٹ
جمع ہوئی تب لوگون نے یہ خیال کیا کہ ولکس صاحب قید سے چھوڑا جاتا
اور اپنی جائے مین مقرر ہوا اسی لئے وے بہت سے سینٹ جارج کے
میدانون مین قید خانہ کے اردگرد اکٹھے ہوئے تاکہ اسے رہائی کی کچہری

وکلامین لیجا دین — اسبات سے سرری ضلع کے ججون نے مطلع ہوکر رائٹ ایکٹ یعنے جو حکم واسطے ممانعت فتنہ وفساد کے تہا پڑہا لیکن ہجوم لوگون کا وہانسے نہ ہٹا تب سپاہیون کو طلب کرکے ان سے بندوق فائر کروائین — ایک شخص تو اُسی جگہہ مارا گیا اور کتنے ہی مجروح ہوئے اور بہتیرون کو زخم کاری لگے — وہ رجمنٹ جس نے کہ اسوقت مین لوگون پر بندوقین فائر کی تہین سکوٹلنڈ والون سے مشتمل تہی اسی جہت سے لوگ زیادہ تر ناخوش اور خفا ہوئے — جبکہ تحقیقات ان لوگون کی نعشون پر ہوئی جو اس جہگڑے مین ہلاک ہوے تہے تو اون سپاہیون پر جنہون نے کہ اُن پر فائر کی تہی جرم خون کا لگایا گیا اور جب ان کی روبکاری اخیر ہوئی تب بہتیرے سپاہی اس قتل اور حرکت نالایق کے گناہگار ثابت ہوئے — صاحبان گورنمنٹ نے کسیطرح اس امر مین لوگون کی طرفداری نکی اور جن سپاہیون پر جرم خون کا ثابت ہوا تہا انہین معاف کیا اور سکرتری سٹیٹس دیموتہہ نے ججون پاس واسطے ان کی ایسی دلیری کرنے کے ایک چٹھی شکریہ مین بہیجی — اس چٹھی کو ولکس صاحب نے ایک شرح کے ساتھہ جس مین غصہ کی باتین مندرج تہین چہاپکر مشتہر کیا اور اُسی شرح مین اس حرکت کا نام ہیبت ناک قتل رکہا اور ایلیان گورنمنٹ کے حق مین بہی کچہہ درشت کلام لکہا — اس چٹھی کے مشتہر کرنے سے ولکس صاحب رعایا کی کچہری وکلا سے خارج کیا گیا اور اسکے خارج کرنے کا باعث فقط اس حرکت ناشایستہ کے لکہنے کا ہی نہ تہا بلکہ اسکی پہلی خطاؤن کا سبب تہا جنکی سزا وہ پا چکا تہا ان پہلی خطاؤن کے شامل کرنے سے ساتہہ اس کی خطائے حال کے لوگون کو بہت سی دلایل واسطے فریاد کرنے کے حاصل ہوئین اور ولکس صاحب کو بہی اپنے دشمنون پر بڑی

بڑی فوقیت ہوئی — انتخاب کرنیوالون نے بالاتفاق ہوکر
اسے دوبارہ پسند کیا مگر کچہری وکلا نے ان کی باتون کو نہ مانا اور ایک نیا حکم واسطے
مقرر کرنے ارکان پارلیمنٹ کے نافذ کیا — غرضکہ وہی امر دوبارہ ظہور مین آیا آخرش
کرنیل لڑل نے اپنے تئین بطور ایک متوقع کے پیش کیا — بہت سے لوگون کی مدد
سے ایک فوج بھرو لکس صاحب منتخب ہوا انتخاب کرنے اسکی تعداد مین ایک ہزار ایک سو
تین ۱۱۰۳ نالیس اور اس کے حریف کرنیل مذکور کے دو سو ۲۶۹ انہتر تھے پھر ہی کچہری مذکور نے
یہ حکم دیا کہ لڑل رکن پارلیمنٹ کا ہی — لوگون کا اس بات کو
لحاظ کرنا بطور ایک دست اندازی کے ان کی آزادی پر بے وجہ معقول نہایت
بے ادبی گستاخانہ عرضیان اور فریادین مملکت کے تمام ضلعون مین سے آئین ناطقین
سلطنت پر چہار پہ مین ملامت اور طعن ہونے لگی بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ پارلیمنٹ حال
خلاف آئین ہی اور کہ لوگون کو اس کی آئین اور احکام کی متابعت کرنی واجب
نہین ہی — ایک مصنف نے جس نے اپنا اصلی نام مخفی رکھہ کر عارضی نام جونیس کا
رکھا تھا مشیران سلطنت پر طعن طنز کرنے کے بابت اور اپنی گفتگو اور چستی اور متانت عبارت
کے سبب بہت سی شہرت حاصل کی تھی اور وہ بسبب اپنی متانت عبارت کے ہمیشہ
مشہور رہیگی — اس نزاع مین تنازع اور نفاق درمیان اہل انگلستان اور نوآبادی
والون کے بہت تندی کے ساتھہ جاری رہا اور [illegible] پارلیمنٹ نے واسطے
چھوڑنے اطاعت کے اپنا ارادہ مصمم اس قدر ظاہر کیا کہ یہ بات مناسب خیال
کی گئی تھی کہ ان کو موقوف کرین اور اسی طرح سے دو سو خواستہ چند روز کے
لئے ٹالی جاوین — اول اظہم کا مدت سے ایسا ناتوان
اور ضعیف ہوگیا تھا کہ اپنے ملک کے کاروبار کی کچھہ خبر نہ رکھتا تھا سب ۱۳۱

دریافت ہوگا کہ کونسل مین اسکا کچھہ اختیار نہین رہا تو اسے بہت ناغم ہوا اور
اہل انگلستان بھی اسکی مردل عزیزی کو فراموش کر گئے تھے غرض اس نے
اسی واسطے استعفا دیدیا اور اسکے ساتھہ ہی ڈیوک گرافٹن بھی مستعفی ہوا —
ڈیوک مذکور کی جانشین لارڈ نورتھہ پہلا لارڈ خزانہ عامرہ کا مقرر کیا گیا اور
تھوڑی ایک اور تبدیلیان گورنمنٹ کے چھوٹے چھوٹے عہدون مین ہوئین
— بیگانہ ملکون نے ایسی ایک ولایت کا جس کی مصلحت و مشورون مین مگہانی
تبدیلی ہوا کرتی تھی ادب کرنا چھوڑ دیا بلکہ اسکی رعیت بھی خود نہ چاہتی تھی کہ وہ
لحاظ اور ادب اپنے قانون کا جو اچھے بندوبست کے لئے ضرور ہی کرین — یہ
نئے مشیر اپنی ولایت کی عزت بچانے کے قابل نہ تھے اُنہون نے فرانسیس کو جزیرہ
کورسیکا کا بے تکرار لینے دیا اور کچھہ مزاحمت نکی اور سپین والون کی گستاخی
جو انگریزی نشان پر دریاب مقدمہ جزیرہ فاک لینڈ کے ہوی تھی چپ چاپ برداشت
کی — غرض لوگون کے کہنے سے مشیر واسطے محو کرنے داغ مذلت کے اپنی ملک
سے کوشش اور سعی عمل مین لائے اور آخر کار اس مقدمہ نے قول و قرار سے
انفصال پایا — پارلیمنٹ کی تقریرین اب تک
خلاف آئین چھپتی تھین — گفتگو جو دریاب انتخاب کیا جانے وکیل کے واسطے
ضلع میڈل سیکس کے پارلیمنٹ مین بیٹھنے کے لئے اس کچہری مین گفتگو ہوئی
تھی اس کے دریافت کرنے کا لوگون کو بہت شوق تھا اسی لئے چھاپے
والون نے اس گفتگو کو زیادہ جرات سے بہ نسبت سابق کی مشہور کیا —
اسبات کی کچہری و کلا مین فریاد ہوئی انہون نے ایک ہرکارے کو مشہ
مین مشہور چھاپے والون کو گرفتار کرنے کے لئے روانہ کیا — ہرکارے

ہرکارے نے ایک چھاپے والے کو گرفتار کیا اس نے ایک تھانہ دار کو بلایا جو
اون دونون کو لارڈ میر کروسی کے روبرو لے گیا۔ صاحب مذکور اور ولکس صاحب
اور اولیور صاحب نے جو آلڈرمین تھے چھاپہ والے کو چھوڑ دیا اور ہرکارے کے
حکم دیا کہ وہ اپنی حاضر ضامنی دیوے اس لئے کہ کیون اس نے خلاف آئین
چھاپہ والے کو گرفتار کیا تھا۔ کچہری وکلائے اصحاب اس خبر کے سننے سے
نہایت خفا اور خوش ہوے لارڈ میر اور اولیور کو ٹور مین مقید کیا اور ولکس صاحب
کو واسطے جوابدہی کے اپنے روبرو طلب کیا۔ لیکن ایک ناگہانی مانع واقع ہوا
ولکس صاحب نے جواب مین یہ لکھا کہ مین اس شرط پر آؤنگا کہ تم مجکو میری جائین
بیچ پارلیمنٹ کے بطور وکیل میڈل سیکس کے آنے دو آخر الامر کچہری مذکور نے
اس کی عرض کو قبول کیا اور اسے حکم دیا کہ آٹھوین اپریل کو حاضر ہووے
مگر اُس دن اصحاب پارلیمنٹ کے جمع نہونے اور ان کی گفت و گو منجملہ اُن بڑی
اور دلچسپ باتون کے ہے جو تب سے اخبارون مین چھپتی ہین۔

ڈیوک کمبرلینڈ اور ڈیوک گلاسٹر بادشاہ کے دو بھائیون نے انگلستان
کی رعایا مین سے شادی کی تھی اسی لئے ایک حکم جاری ہوا کہ آیندہ کو جارج
دویم کی اولاد مین سے جب تک پچیس برس کا نہو بے اجازت بادشاہ اور
اس کی کونسل کے شادی نکرے۔ ایک قانون سابق مین اس مضمون کا
جاری تھا کہ جو گنہگار سنگین جرم کا بروقت روبکار ہونے مقدمہ کے
جواب سوالات کا نہ دے تو اس کی چھاتی پر بوجھ رکھتے تھے اور ہر روز وزن
بوجھ کا بڑھاتے جب تلک وہ جواب سوالون کا دیتا یا مرجاتا۔ یہ قانون
اب منسوخ ہوا اور یہہ آئین جاری ہوئی کہ جو ملزم سوال کے جواب دینے سے

انکار کرے تو اسکا انکار کرنا باعث ثبوت اُس جرم کا جو اسپر لگایا گیا ہو تصور کیا جاویگا — اس وقت فرنگستان مین تین بادشاہون نے بڑی بے منصفی اور ظلم کیا تہا چنانچہ شاہنشاہ جرمنی ملکہ روس اور شاہ پروس نے بالاتفاق ہوکے سلطنت پولینڈ کی آپسمین تقسیم کرلی تہی اور وہان کے کم بخت بادشاہ کو اوس ملک کی بادشاہت برائے نام چہوڑی تہی اور وہ بہی اُنہون نے اُس سے بزبردستی چہین لی تہی اور نام پولینڈ کا اُس فہرست مین جس مین نام تمام ملکون کے مندرج ہین نرکہا — انہین ایام مین سوئیڈن کے بادشاہ نے اپنے قول و قرار توڑ کر اُس حکومت کو جس سے اسکا اختیار محدود تہا موقوف کرکے اپنے تئین مختار کل کیا — اور دینمارک مین ایک گروہ نے سازش کرکے بادشاہ سے اختیار چہین لیا اُس کے مشیرون کو مار ڈالا اور ملکہ مٹیلڈا کو جو شاہ انگلستان کی ہمشیرہ تہی جلاوطن کردیا جہان وہ بیچاری غم و الم مین مبتلا ہوکے مرگئی — جزیرہ سینٹ ولیسنٹ کے مالدار لوگون نے جو وہان زراعت کرواتے تہے کیریبی یعنے وہان کے متوطنون سے بہت بدسلوکی کی تہی مگر جب تلک کہ یہ جزیرہ فرانسیس کی تخت حکومت مین نہایت تنگ اسطرحکا ظلم اُن پر ہونے نہ پاتا تہا — آخرش ایک ملکی لڑائی درمیان مالدارون اور متوطنون کے واقع ہوئی چنانچہ مالدارون نے باوجود ان کے صاحب اختیار ہونے کے شکست کہائی تب اونہون نے اعانت کی درخواست انگریزی پارلیمنٹ سے کی یہان ان کی درخواست نامنظور ہوئی مگر بعد ازان شرایط معقول پر صلح اور آشتی ان مین ہوگئی — بہتیرے لوگ آئرلینڈ اور سکوٹلینڈ مین سے اپنے مکان دارون کے ظلم اور لالچ سے حیران اور

اور دق ہو کر امریکا مین جا بسے اس طرح پیش از شروع ہونے لڑائی کے
جو امریکا والون نے اہل انگلستان سے واسطے حصول آزادی کے کی تھی بے
جفاکش وہان موجود تھے ان کے دل مین کمال عناد اور دشمنی اُن ملکون کی
طرف سے تھی جنکو وے چھوڑ کر آئے تھے۔ اس سلطنت
کے شروع مین سمندری سفر نئی نئی ولایتون کے دریافت کرنے کے لئے
اختیار کئے گئے تھے اور یہہ مشیران مملکت کی نیکنامی کا موجب ہوا۔ کپتان
فیلپس نے فرنگستان کے شمال و مغرب سے قصد آنیکا ہندستان مین
سمندر کی راہ سے کیا لیکن اس کی یہہ کوشش بے فائدہ ہوئی بارن
والس کاڑیریٹ اور کک صاحب تمام جہان کے گرد سفر بحری کر کے
بخوبی کامیاب ہوئے اور بہتیرے نئے جزیرہ بحر پسیفک کے دریافت کئے
۔ کک صاحب درمیان تیسرے سفر دریائی کے جزیرہ اوہی ہی مین باشندون
سے کچھہ نزاع کرنے کے باعث مارا گیا۔ امریکا والون کا مصمم ارادہ
یہہ تھا کہ جن چیزون پر انگریزی پارلیمنٹ نے محصول لگایا ہی انہین کام
مین نہ لاوین اور انگریزی سپاہ کے بوسٹن مین تعینات ہونے سے اس
دشمنی کو جاری رکھا جو اغلب تھا کہ جاتی رہتی اگر مشیران سلطنت بہ
دوستی اور بار استی اُن سے پیش آتے۔ سپاہ انگریزی لوگون پر
گولیان مارنی پڑین تین شخص تو مارے گئے اور پانچ بہت مجروح ہوئے
۔ بوسٹن والون نے ایک فساد برپا کیا جس کے دبانے کے واسطے
شہر والے دوسری رات کو جمع ہوئے اور بمشکل تمام انہین زیادہ
فساد کرنے سے باز رکھا لیکن جس روز یہ کمبخت مقتول مدفون ہوتے

تھے اوسدن بہتیری دوکانین بوسٹن مین بند رہین اور شہر اور ہمایہ کے گرجہ
گھرون کے گھنٹے اسطرح بجے جسطرح کہ ماتم کے وقت بجتے ہین اور خبازون
کے ساتھ تمام چھوٹے بڑے ماتمی لباس پہنے ہوئے گئے — کپتان پرسیٹن
جو اُس سیاہ کی جمعیت پر حکم رکھتا تھا اور لوگون پر گولیان ماری تھین
اس قتل کیواسطے اسکی روبکاری پیش ہوئی ایڈمز صاحب اور کوانسی صاحب
قیدی کیطرف سے وکیل مقرر ہوئے اور پیے دو صاحب جامی آزادی کے بدرجہ
کمال تھے اور جوری پہلے پہنچے جو بوسٹن کے باشندون مین سے مقرر ہوئے
تھے اور اس قتل کیا جانے سے نہایت آزردہ خاطر تھے اس مقدمہ کی تحقیقات کے
بعد قیدی کو رہا کر دیا اس سبب سے امریکا والون کو بہت سی نیکنامی —

ان دنون اور ملک کے ضلعون کے گورنرون نے مفیقت مین عزم
سرکشی اور رشک حاصل کیا تھا اسی لئے انہون نے ان حرکتون کو سرکاری
اور خفیہ خبرون مین مندرج کیا — ہچنسن صاحب گورنر ضلع میسکیوسٹ اور
اسی کے لیفٹنٹ گورنر اولیور صاحب نے بہتیری چٹھیون مین امریکا کے سرداران
کو لعنت و ملامت لکھی اور کہا کہ ان تدبیرین اس کے لئے کرنی چاہئین بلکہ
یہ بھی کہا کہ جو لوگ گورنمنٹ کے نہایت دشمن ہون انہین ارسال کین — پیے
چٹھیان ڈاکٹر فرنکلن کے ہاتھ لگین اس نے فی الفور میسکیوسٹ کی کونسل
مین پیش کین — اون کے پڑھنے سے انکا غصہ حد سے زیادہ ہو گیا پس
ان کا بالاتفاق یہہ ارادہ ہوا کہ ان چٹھیون سے مراد یہ ہی کہ اختیار جو
امریکا والے ملک کے بندوبست مین رکھتے ہین جنکر کسی حاکم کے مختار
کو دیا جاوے اور یہہ بھی تجویز ٹھہری کہ الحال ایک عرضی بادشاہ کے

بادشاہ کے پاس اس مضمون کی روانہ کیجاوے کہ ہچنس صاحب اور الیور صاحب اس ضلع کی گورنمنٹ سے موقوف کئے جاوین — عرضی مذکور فی الفور روانہ کی گئی اور فرنیک لن خود اس کے جواب و سوال کرنے کو بادشاہی کونسل مین انگلینڈ کو گیا — جس روز عرضی سنی گئی

سیدن ویڈربرن صاحب سولی سٹیر جنرل یعنے وکیل بادشاہی گورنر کیطرف سے اس مقدمہ کی تائید کے لئے حاضر ہوا اور فرنیک لن کو سخت طعنہ اس لئے دیا کہ اس نے ایک خفیہ خط و کتابت کو سب مین مشتہر کر دیا تہا — اس طرحکا طعنہ دینا محض بے فائدہ تہا سوا اسلیکہ کونسل بادشاہی کی مرضی اس عرضی کے خلاف تہی پس عرضی مذکور ایک اتہام ناحق اور لغو تہا اور فرنیک لن تمام ڈاک خانون کے عہدہ مہتممی سے موقوف ہوا —

جسوقت سے کہ امریکا والون نے چاء کے خریدنے سے انکار کیا تہا اسی وقت سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے گودام مین بہت سی چاء جمع ہو گئی تہی غرض اس ہرج کے رفع کرنے کے واسطے ان کو یہ کہا گیا کہ جو چاء تم انگلستان سے باہر لیجاؤ گے محصول اسکا جو تم نے ادا کیا ہے وہ واپس ہوگا کیونکہ مشیران سلطنت کو یقین واثق تہا کہ نوآبادی والے فی سیر چہار آنے دیکر بخوشی اس سستی چاء کو خرید لینگے بجائے مول لینکے اسی چاء کو جو چوری سے اس ملک مین آکر بڑی قیمت سے بکتی تہی — مگر جن شخصون نے ایسی امیدین کی تہین وے امریکا والون کے ارادہ اور استقلال کو نہین سمجہے تہے امریکا کے اکثر اضلاع مین یہ تجویز ٹہیری تہی کہ جو شخص چاء مذکور کے اُترنے دینے یا بیچنے مین مدد یا حمایت کریگا سو وہ اپنے ملک کا دشمن ٹہہریگا غرض اُن لوگون نے

جنکے پاس وہ بھیجی گئی تہی اِن باتون سنتے ڈر کر چار مذکور کو اُلٹا بھیجدیا۔
چونکہ شہر بوسٹن مین کمپنی کے گماشتے گورنر کے محکوم تہے اور سپاہ کی
حمایت کا بہت سا بھروسا رکہتے تہے تو اسی لئے انہون نے چاہا کہ جہاز
سے اُتارنے کا ارادہ کیا لیکن رات کو بوسٹن کے باشندے امریکا
کے وحشی منوطنون کے لباس مین جہازون کے پاس آئے اور تمام چاے
صندوقون مین سے نکالکر سمندر مین پہینکدی۔
اس امر کی خبر سے انگریزی مشیر نہایت خوش ہوئے اس واسطے
کہ بوسٹن جو مرکز فساد تہا اور جس نے اب تک خطاے عظیم کی تہی
بالکل ان کے قبضہ مین آگیا تہا اسی لئے اونہون نے اُسے ایسی سخت
سزا دینے کا قصد کیا کہ جس سے اورون کو عبرت ہوئی — ایک حکم
واسطے بند کرنے بندرگاہ بوسٹن کے اور ایک حکم واسطے میساچیوسٹ
کے فرمان منسوخ کرنے کے بیلے مزاحمت پارلیمنٹ سے صادر ہوے
ان سخت احکام اور تدابیر کے بعد ایک تیسرا حکم پہلے حکمون سے بہی زیادہ تر
خطرناک اس مضمون کا نافذ ہوا کہ اگر کوئی آدمی خون کرے یا کوئی خطاے
بزرگ میساچیوسٹ کے پرگنہ مین بہ حمایت مجسٹریٹ کے اس سے سرزد
ہو تو اس شخص کو وہان کا گورنر کسی اور نوآبادی مین انگلینڈ کو واسطے
روبکاری کے روانہ کرے — یہہ بات لاحاصل تہی کہ کرنیل باری اور
بہتیرے اور شخصون نے کہا کہ اس تدبیر سے حقیقتاً ان کی مدنظر یہہ ہے کہ
سپاہ بادوق ظلم وستم کرے اس حکم کو دو کچہریون کے بہتیرے اراکین
نے منظور کیا اور فوراً بادشاہ نے بہی قبول کرلیا۔
حسب

جسوقت اطلاع ان شدید حکمون کی نیو انگلنڈ کے اضلاع مین پونہچی تو لوگ حد سے زیادہ خفا ہوئے — اونہون نے اِن آیتون کی اطاعت کا جنسے ان کے حقوق ذاتی اور وہ جو بادشاہی فرمان کی بموجب ملتے تہے چہن گئے بسختی انکار کیا اور ان کے مروج نہونے دینے مین بہت سی جست وجو کی — تمام اور نوآبادیون نے جارجیا کے سوا میسیکوسٹ کی رعیت کا مقدمہ بدل سوزی اختیار کیا اور یہ اقرار کیا کہ جب تک یہ منصر آئین اور احکام منسوخ نہین کئے جائینگے تب تلک وے انگلستان سے لین دین نہین کرین گے — ان کی حجتون اور دلیلون سے بڑا اثر پیدا کرنے کے لئے ایک کونسل ایلچیون کی مختلف اضلاع سے فرنیک لن صاحب اور ضلعدارون نے بنام کونگریس یعنے مجلس فیلیڈلفیا مین جمع کی — اس کونگریس نے نیو انگلنڈ والون سے ہر ایک قسم کی مدد کا اقرار کیا اور ایک عرضی بادشاہ کے پاس اس مضمون کی روانہ کی کہ ہماری تکالیف اور رنجہا علاج کیا جاوے — اُنہون نے یہ کلمات انگریزون کو اور کینڈا اور ویسٹ انڈیا کی نوآبادیون مین اس طرح مشہور کئے کہ دعوے ہمارے درست اور صاف ہین اور ہمارا یہہ ارادہ ہی کہ ظلم کی متابعت نہین کرین —

فیلیڈلفیا کی کونگریس نے جو عرضی پیش کی تہی اس سے انگریزی مشیرون کو اپنے پہلے احکام منسوخ کرنے کے لئے خاص اس وقت مین ایک قابو ملا جب کہ ایک نئی پارلیمنٹ اُس پہلی پارلیمنٹ کی جاے جنسے یہ پچھلے سخت اور بیجا احکام سزا کے صادر کئے تہے مقرر ہوئی تو یہہ مشہور ہوا کہ حضور والا نے عرضی مذکور کو مہربانی قبول کیا ہی اور رعیت یہہ امید کرتی تہی کہ درمیان انگلستان اور اسکی نوآبادیون کے ملاپ ہوجائیگا

غرض ان کی یہہ آرزو نہ بن آئی اس لئے کہ پارلیمنٹ کے دونون وزارون کے مصاحبون نے بروقت اجلاس کے بادشاہ سے یہ التماس کیا کہ میسچوسٹ کے ضلع مین حقیقتاً سرکشی اور فساد ہو رہا ہی اور یہہ بھی اپنی عادت معہودہ کی موافق عرض کیا کہ اس سرکشی کے دبانے مین ہم جان مال سے مدد کرین گے — فی الحقیقت تھوڑے ہی سے ارکان لڑائی کا نہونا چاہتے تھے اور مشیرون کے ارادہ کو بدلنے مین بڑی سعی اور کوشش کرتے تھے خصوصاً برک صاحب نے امریکا والون کے ملاپ کے باب مین ایک نہایت فصیح کلام پیش کیا الغرض ان کے یہ ارادے اور کوششین لاحاصل تھین اس لئے کہ اب بجز لڑائی کے دوسری چیز سے انفصال نہین ہو سکتا تھا — فرنیکلن بھی جو ایک مدت سے مشیرون کے ساتھہ آشتی کے باب مین قیل و قال کر رہا تھا لیکن انھین ان کے دیوانہ ارادہ مین مستقل پاکر ان کے ساتھہ گفت و گو کرنے سے باز آیا اور امریکا کی طرف مراجعت کی اور یہ قصد کیا کہ جو کچھہ اسکے ہم وطنیون کا حال ہو وہی مجکو بھی قبول ہی — نیو انگلینڈ والون نے یہ قصد کیا کہ

جس وقت بادشاہی لشکر بوسٹن سے باہر نکلے اسی وقت اُسپر حملہ کرین غرض ان کا یہہ ارادہ فوراً بن پڑا چنانچہ رات کے وقت اپریل مہینے کی اٹھارون کو ایک جمعیت سپاہیون کی بوسٹن سے جنگی اسباب پر جو مفدون نے کونکورڈ مین جمع کیا تھا متصرف ہونے کے لئے روانہ کی گئی — باوجودیکہ اُنھون نے کوچ مخفی کیا پھر بھی وہ ظاہر ہو گیا اور جب ہراول دوسرے روز علی الصباح لیکر بگ ٹن مین پہنچے تب انھون نے ضلع کے لوگون کی ایک چھوٹی جمعیت اپنے مقابلہ مین مستعد پائی — ایک جزوی سے لڑائی ان مین واقع ہوئی جس مین امریکا والون نے

والون نے بڑے نقصان کے ساتھ شکست پائی تب جمعیت مذکور نے
کونکورڈ کی طرف آگے بڑھکر ان کے تمام اسباب اور ذخیرہ کو جو انہون نے
وان پایا برباد کر دیا لیکن وے بغیر مقابلہ کے بوسٹن کو مراجعت نکر سکے اس
لئے کہ ضلع کی فوج نے جمع ہو کر ادن پر چپ و راست اور عقب سے بڑے غضب کے
ساتھ حملہ کیا اور ہر ایک جھاڑی اور دیوار سے جو اس راستہ کے کنارہ
پر تھی آگ برستی تھی حاصل کلام اگر ایک رجمنٹ بوسٹن سے بسرگردگی لارڈ پرسی
کے اس جمعیت کے لینے کو نہ بھیجی جاتی تو بالضرور تمام جمعیت ماری جاتی
— آخر ش پیٹھ مارے گئے ایک سو اسی زخمی ہوئے اور اٹھائیس مقید کئے
گئے تب انگریزی جمعیت سپاہیون کی شام کے وقت اپنی چھاؤنی مین وارد
ہوئی —
الغرض جب اس طرح طرفین
سے تلوار نکلی تب ساری ناراض نوآبادیان اس ناگزیر تنازع کی تقویت اور حمایت
کے واسطے تیار ہوین — ہر ضلع کے لوگون نے اپنے تئین فوج مین بھرتی کروایا
اور بادشاہی ذخیرہ اور گودام پر قابض ہو کر اسے اپنے کام لائے —
کی کانگریس کی ایک جمعیت نے تلوار کینیڈا کو اور گرونیونٹ کو لے لیا اور
امریکا والے ایک طرف سے ضرب توپ اور اسی قدر سامان جنگ اس طرح اپنے
تصرف مین لائے — بوسٹن کے ہمسایہ کے ہر ایک قصبے اور گانو مین سرکشون
نے سپاہ رکھی اور اس طور سے اس شہر کو محاصرہ کر لیا —
جنرل گیج نے جو بوسٹن مین سپاہ انگریز کا سردار تھا ایک تازی کمک
انگلینڈ سے زیر حکم جنرل ہو پر گواین اور جنرل کلنٹن کے پائی تب اپنے
ریکی زیادہ کین گرشین از لڑائی کرنے کے اپنے ایک اشتہار اس مضمون کا دیا کہ

جو شخص اپنے ہتیار رکھدین گے بنجر ہینکوک صاحب اور ایڈمز صاحب کے معاف کئے جائینگے — امریکا والون نے اس اشتہار کا مطلق کچھہ لحاظ نکیا اور ہینکوک صاحب کو کونگرس کا پریسیڈنٹ یعنے سردار بنایا —

چارلسٹن مین جو بوسٹن کے شمال کیطرف ہی ایک ٹیلا ہی جسے بنکر زہل کہتے ہین اور بوسٹن کی بندرگاہ کے پاس ہی امریکا والون نے اس جائکو قبضہ مین لانے کا قصد کیا تہا اور ایک جمعیت سپاہ کی کیمبرج سے روانہ کی تاکہ [illegible] ٹیلے پر متصرف ہوکر مورچال قایم کرین — وے اس ٹیلے کو جون مہینہ کی ایک چھوٹی رات مین اس قدر جلدی اور چپ چاپ اپنے تصرف مین لائے کہ صبح کو سپاہ انگریزی مورچون کے دیکھنے سے آگاہ ہوئی کہ وہ ٹیلا امریکا والون نے لیا ہی انگریزی جنرلون کو فورًا دشمن کے نکالدے نے کی دھن سے ضرورت پڑی اور اُنہون نے ایک جمعیت سپاہ کی جرنل ہوکے زیر حکم کشتیون پر سوار کر کے ٹیلے کیطرف روانہ کی — ایک خطرناک آتش زنی جہازون اور بندرگاہ کی مورچالون سے اور کوپس ہل سے جو بوسٹن مین ہی امریکا والون پر ہوئی جو بنکر زہل پر تہے لیکن اونہون نے مردانگی سے اپنی جائے کو نچھوڑا — جب تک بادشاہی لشکر ان کی چہاونی سے ساٹھہ گز کی قریب نہ پوہنچا تب تلک اُنہون نے اُن پر فیر کی اور تب اُس پر اس قدر بے تحاشا اور غضب سے گولیان ماریں کہ حملہ کرنے والے پراگندہ ہوکر سمندر کے کنارہ کیطرف بہاگ گئے — امریکا والون نے خوب شست باندہ کر اور نشانہ لگا کر دوسرے حملہ کو پہر ہٹا دیا لیکن جب انہون نے اپنے آدمیون کو تیسرے حملہ کیواسطے پہر تیار کیا تو گولا اور بارود امریکا والونکا کم ہوگیا اور بعد ایک سینہ زور

زور اور سخت مقابلہ کے وے لاچار ہو کر ہٹ گئے — اس خطرناک لڑائی مین
امریکا والون کے چار سے پچاس آدمی مارے گئے زخمی ہوئے اور گم ہو گئے
لیکن فتحیابون کے ان سے زیادہ، کہیت آئے ان کے ایک ہزار کشتہ اور مجروح
ہوئے جنمین سے اُنسی افسر کام آئے — اُن افسرون کو امریکا والون نے
تاک تاک کر مارا تہا اس لیئے کہ امریکا والے اکثر یہہ خیال کرتے تہے کہ انگریز
سپاہ تو لڑنا نہین چاہتی ہی مگر ان کے سردار اور افسر جنمین سے اکثہ افسر مقرر کیئے
جاتے ہین تقویت دینے والے فاد کے ہین —

اصی ب کونگریس نے لڑائی کے ٹالنے مین پھر ایک قصد کیا اور ایک [illegible]
درد انگیز عرضی حضور مین روانہ کی — یہہ عرضی پن صاحب کی [illegible]
پیش کرنے کو سپرد کی گئی تہی یہ شخص بڑے آدمی کی اولاد مین سے تہا جنہ
پنسلوے نیا کو ب یا تہا اور اس ضلع کے ایک بڑے جاگیردارون مین سے
تہا — لیکن کونگریس کی اور خانگی چٹھیون اور حجتون سے کچہہ فائدہ نہوا اور عرضی
مذکور کا بہی کچہہ جواب نہ ملا — جب امریکا والون نے دریافت
کیا کہ عرضی اور عجز سے کچہہ حاصل نہوا تب اُنہون نے برضا و رغبت جارج
واشنگٹن کو اپنی فوج کا کمندر انچیف مقرر کیا اور دو جمعیت اپنی سپاہ مین سے
تحت حکم مونٹگومری اور آرنولڈ کے کینڈا مین سے انگریزون کو نکالدینے کے
واسطے بہیجین — مونٹگومری نے بیچ عرصہ اپنی قلیل زندگی کے بہت سا
نام حاصل کیا کوئی بیک یرحلہ کرنے مین مارا گیا اور آرنولڈ کے ظلم و ستم
سے کینڈا کے باشندے ایسے دشمن ہو گئے کہ باغی ضلعون کے ساتہہ
ان کے ملنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تہی — واشنگٹن نے بوسٹن کو

بالکل مسدود کر دیا اور وہان کے قلعہ کی فوج کو نہایت تنگ اور حیران کیا۔
جنرل ہو پیٹ کیج کے حکم پر مقرر ہوا تھا گو نہایت لیاقت اور چالاکی تھا مگر
جن مشکلات اور تکالیف مین وہ اب پڑا اُن کے لایق نہ تھا۔ ایام سرما مین
بوسٹن کے باشندون کو اور قلعہ کی سپاہ کو قحط واقع ہوا اور شروع موسم بہار
مین امریکہ والون نے ہمارے پہاڑون پر توپخانہ لگا کر شہر اور بندرگاہ پر
گولے مارنے شروع کیے۔ اس سبب سے انگریزون نے شہر کو خالی کر دیا
اور جب واشنگٹن اس مین داخل ہوا تو شہریون نے اپنے آزاد کروانیوالے
کی تعریف کی اور مبارکباد دی۔ انگریزون نے پہر چارلسٹن مکان پر جو
جنوبی گیرولینا مین ہی ایک مہم اختیار کی پہر وہ بالکل بن نہ پڑی۔ جنرل کلنٹن
سر پٹر پار کر کی جو اس بیڑے پر حملہ کرنے کو گیا تھا مدد نہ کر سکا اور بعد ایک
بیفائدہ اظہار بہادری کے میر بحر لاچار ہو کر اوٹا پہر گیا اسکا ایک جہاز
جنگی کام کا نہ تھا اس لیے اس نے اس جہاز کو جلا دیا تاکہ دشمن کے ہاتھ نہ پڑے
امریکہ والے اور بہتیرے ان کے سردار ابتک یہ امید رکھتے
تھے کہ انگریزون سے ملاپ اور آشتی ہو جاے گی مگر خبر آئی کہ انگریزی مشیر نے
ایک فوج جرمنی کے سپاہیون کی ان کے زیر و زبر کرنے کے واسطے نوکر رکھی ہے
اس خبر سے وے ایسے خفا ہوے کہ اُنہون نے بادشاہ انگلستان کی اطاعت کو
بالکل چھوڑ دینے کا قصد کیا جو تھی جولائی سنہ ۱۷۷۶ء ریچرڈ ہنری لی صاحب
کے کہنے سے جو ضلع ورجینیا کا ایک وکیل کونگریس مین تھا اس کونسل نے اپنے
تئین بالکل علیحدہ ہونیکا انگلستان سے ایک اشتہار دیا اور نوآبادیون کو آزاد
اور مطلق العنان نامزد کیا۔ جس وقت یہ ارادہ اختیار کیا گیا تھا اسوقت ایک

ایک انگریزی بیڑا ان کے کنارہ پر پہرا تھا اور ایک فوج ان کے ملک پر حملہ
کرنے کے لئے تیار تھی اور خود ان کی سپاہ میں بے اور بے
ہوتی تھیں — مگر کونگریس والے کسی قسم سے ہراسان نہ
اور بڑے عزم اور شجاعت کے ساتھ انہوں نے دامن
کے اطاعت انگلستان سے باہر ہونیکی کوشش کی —

جنرل واشنگٹن جہان وہ بوسٹن کو چھوڑ کر چلا گیا تھا
اور بیکار نہیں رہا وہ نیویارک کیطرف باومان چڑھائی کر روانہ ہوا اور اپنے ہمراہی
لارڈ ہو سے جسکے ساتھ ایک بڑا بیڑا تھا شامل ہو کر اس شہر پر اور لونگ آئلینڈ
پر قابض ہوا — اسکے بعد اسکے دشمن کی فوج کو جرسی سے نکالدیا اور ایسا لاچار
اور دق کیا کہ انہوں نے دریا ڈیلاویر کے پرے جاکر پناہ لی — اس
وقت سے انگریزوں کی امیدوں کو بڑی تقویت ہوئی اور تمام امریکا کا مفتوح
ہونا سب کے نزدیک ثابت ہوا کیونکہ اسکے ہونے میں کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا تھا
— لیکن انہوں نے جلدی دریافت کیا کہ اگرچہ واشنگٹن نے شکست پائی
مگر کسیطرح دل نہیں ہوا تھا چونکہ وہ ملک سے خوب واقف تھا تو یہہ اسکی فوج
کا عوض تھا — دسمبر مہینے کی چار رہوین کے قریب وہ
عبور کر کے اس نے ٹرینٹن میں ہسین کے گروہ پر حملہ کیا اور انمیں سے
نو سو کو مقید کر کے لے گیا اور جب تلک لارڈ کورنوالس ٹرینٹن کو دوبارہ
لینے کیواسطے آوے یکایک امریکا والے لارڈ موصوف کی پہرہ میں آن پہنچے
اور بہت سے آدمی کرنیل ماہوڈ کی جمعیت سپاہ میں کے مارڈالے یا مقید کئے —

ایک نادر واردات اسوقت ہندوستان میں واقع ہوئی —

مندر اس کی کونسل نے ایک بیجا اور نامناسب لڑائی مین تانجور کے راجہ کے ساتھہ جسمین
اونہون نے حملہ کر کے پکڑ لیا تہا کمپنی کو مصروف کیا — لارڈ پیکٹ کو گورنر بنا کر احکام
واثق کے ساتھہ اسطرف روانہ کیا تاکہ راجہ مذکور کو اسکی جائین بحال کرے
مگر جو مین راجہ کو لارڈ موصوف نے بحال کیا تو وہین اس لارڈ کو کونسل کے چند
ارکانون نے گرفتار کر کے مقید کیا — اس بیعزتی نے اسکے دل پر اس قدر اثر
کیا کہ وہ بیمار ہو کر مر گیا اسکا نام عزت اور دیانت داری اُن لوگون سے
زیادہ تر مشہور ہی جنہون نے اُس ملک مین بڑی دولتین حاصل کی تہین —
بعد ازان ارکان کونسل کی رد بکاری ہوئی اور انہون نے سزا پائی مگر ان کے
ظلم اور سختی کے موافق سزائے سنگین نہوی —

۱۷۷۷ اس سال کے شروع مین واشنگٹن بڑی خرداری سے بالمصفیہ لڑائی کو بچاتا
رہا لیکن جب جرنیل ہوتے فیلڈ لفیا کیطرف کوچ کیا تب وہ برسر جنگ مستعد
ہوا — طرفین کی افواج دریائے برانڈی وائین کے متصل ملین اور بعد ایک
دراز اور خطرناک لڑائی کے انگریزون نے بالمصفیہ فتح پائی — لشکر ظفر
پیکر نے الفور فیلڈ لفیا پر قابض ہوا واشنگٹن نے ایک دوسرا ارادہ اپنے
بڑے نقصان کے لئے پہر کیا مگر پہر شکست پائی جرنیل ہوتے بڑے کی کمک
اور اپنی رسد کیواسطے ایک شاہ راہ بنائی —

گو انگریزون نے ممالک شمالی مین شکست پائی مگر اضلاع جنوبی مین کامیاب
اور فیتیاب ہوئے — شروع سن مین جرنیل برگاین نے سات ہزار آدمی کی فوج اور
ایک بڑے گروہ انڈینز یعنے متوطنان امریکا کے ساتھہ کینڈا سے نیویارک
مین جانے کے احکام پائے تاکہ اُس لشکر کے ساتھہ کام کرے جو جرنیل ہوا کی

جارج سیوم

اسکی مدد کیواسطے بھیجتا — یہ تدبیر اگر بن پڑتی تو ملک نیو انگلینڈ کے اضلاع اور باقی ضلعون سے بالضرور علیحدہ ہو جاتے اور ایک ایک کر کے مغلوب اور مفتوح ہوتے — اس مہم مین برگائن بڑی بہادری اور دانائی کا کام مین لایا اس ملک مین گھسکر جو کوئی سامہنے پڑا اُسکا سامہنا کیا — لیکن فی الواقع [illegible] والون نے اسکے مقابل مین ایک فوج جمع کی اور جیسے وہ ایسی [illegible] ایک تہوڑے فاصلہ پر آگے بڑہا تو وہ جلدی بڑی جو کہون مین مبتلا ہوا [illegible] فوج کے کام جسکی مدد کی وہ امید کر رہا تہا بخوبی سرانجام نہوے کسواسطے یہ [illegible] کلنٹن نے اکتوبر مہینے تک نیویارک کو چہوڑا اور تب بہی بجاے آگے بڑہنے اس نے اپنے لشکر کو بیچ جلانے اُن شہرون اور قصبون کے جنہون نے بالکل [illegible] نکیا تہا مصروف کیا اور ملک کو خوب لوٹا — یہ نہین معلوم کہ آیا یہ تساہل اور ڈہیل جرنیل مذکور کی نالیاقت کے سبب ظہور مین آئی یا مشیر شاہی کیطرف سے احکام کا ایسے نہین پونہچے مذہبی کوی سبب ہو تحقیق یہ ہے کہ مہم بالکل خراب ہو گئی — اکتوبر کی ہندرہ کو جرنیل [illegible] کلنٹن کی اگلی فوج ہڈسن کے ساتہہ برگائن کو تمام مشکلات سے چہوڑ دیا ہوا مگر وہ چہوٹے شہر البنی کے لوٹنے اور جلانے مین ٹہہر گیا اور [illegible] اسکی تیاری کرنے کے آگے بڑہنے کے لئے برگائن اور اسکی فوج امریکا والون کی [illegible] جرنیل گیٹس کی محکوم تہی قیدی ہوئی — برگائن [illegible]

نظر سے امریکا والون کو اس کی فوج کو گہیرنے دیا کہ اسکی مدد کو نیویارک سے فوج آویگی اس کی رسد اور غلہ کم ہو گیا تہا گولا اور بارود کم ہونے لگا تہا اور اسکی سپاہ بہی ہراسان اور بیغرم ہو گئی تہی اور اسکی چہاونی کی بہی اب زیادہ محافظت نہین ہو سکتی تہی — اسلئے اس نے اپنے تئین اس شرط پر حوالہ کر دیا کہ اسکی سپاہ

[illegible] کے بعد ولایت کو روانہ کیجائے اور یہ بھی شرط ہوئی کہ
[illegible] سے پہر فوج ہوکر امریکا میں کام نہین کرینگے
[illegible] کہ بروقت بلانے کے مین پہر آوینگا انگلینڈ کو
[illegible] رنج والم اوٹھائے ناظمین گورنمنٹ نے الزام
[illegible] گورنر نے خود اسکے سبب ہوئے تھے اس کمبخت جنرل کو لگایا اسنے
[illegible] نے دیا اور جو اس نے چاہا کہ اسکے جان کی تحقیقات کورٹ
[illegible] ظور نہوئی اور ایسی جزدی تکالیف اور ذلت مین اسنے ڈالا
[illegible] اور رعیتی کی امید مین نہ تھین جنہی مشیران مملکت کو ہوئین
[illegible] کے بعد جنرل گیٹیسر اس غارت اور ظلم کے روکنے کو آگے بڑھا بوسٹن
[illegible] کرتی تھی جنرل کلنٹن فتحیاب کام کے آگے نیویارک مین ہٹ آیا اور
امریکا کے جنرل نے بعد ازان ایسی ایک نئی کمک [illegible] کو [illegible]
[illegible] ایک معتبہ جنرل ہوکی فوج کے ہمسر ہوئی اور [illegible]
[illegible] یا۔

[illegible] سبب موقوفی اور [illegible] کے واقع ہوئی مشیرون کو اطلاع
دیچکی تھی کہ ایک امر واقع ہونے والا ہے جسکو [illegible] یقین نہین کیا تھا
مگر وہ امر اب ظہور مین آیا وہ یہ کہ دس والون نے یونائیٹڈ سٹیٹس یعنے آزاد
اضلاع نو آباد کو سبھون نے متفق ہوکر بر خلاف انگریزون کے سرکشی کی تھی آزاد
[illegible] ان اضلاع سے عہد و پیمان دوستی کا کیا۔ امریکا مین اس عہد و
پیمان کی خبر پہونچنے سے پہلے لارڈ نورتھ نے دوبارہ انگریزی پارلیمنٹ مین [illegible]
جسمین امریکا والون کو جو کچھ پیش از اظہار اپنی آزادی کے انہون نے چاہا تھا حاصل

حاصل ہوتا۔ اس امر کا انتظار مین بوسٹن بل پر ہوئی تہی مشیر شاہی نے چند اپنے پہلے دوستون کو اپنے مخالفون سے زیادہ تر منحرف پایا انہون نے اوسپر سب کی لعن وطعن کی کہ تم اوس اعتقاد سے جس کے باعث تم اختیار کل گورنمنٹ انگریزیکا اور اسکی نوآبادیون کا رکھتے تہے پھر گئے ہو اور تلخی سے شکایت کی کہ تم نے بفریب ہماری مدد حاصل کی تہی۔ غرض بل مذکور کچہری وکلا مین منظور ہوے لیکن کچہری امرا مین عجب ایک واردات واقع ہوئی کہ اسکا بیان کرنا ضرور ہی۔ ڈیوک رچمنڈ کی یہ رائے تہی کہ صلح کرنا امریکا والون سے نہایت خوب اور مناسب ہی گو اس کے لئے ماننا انکی آزادی کا بہی ضرور پڑے اور یہ مشہور تہا کہ صاحب موصوف اس رائے کو کچہری امرا مین پیش کریگا۔ ارل چہتم کا جو بسبب عمر کے بہت ضعیف اور ناتوان ہوگیا تہا اسبات کی خبر پاکر کچہری امرا مین اس ارادے سے حاضر ہوا کہ واسطے علیحدہ ہونے امریکا کے سلطنت انگلینڈ سے جس کے واسطے اس نے بڑی کوشش کی تہی بہت فصاحت اور خیرخواہی سے مانع آوے۔ ڈیوک رچمند نے اس کے کلام کا جواب دیا ارل مذکور جواب دینیکو اٹہا لیکن ضعف کے سبب کچہری کے فرش پر گر پڑا اسے وہان سے اسکے مکان مین لے گئے وہ تہوڑے عرصہ بعد مرگیا۔ پارلیمنٹ نے ایسے لائق مشیر کو کہ انگلینڈ مین ایک ایسا مشیر نام اور نہین پیدا ہوا تہا ادب اور عزت جو اسکے واسطے مناسب اور لائق تہین ادا کین انہون نے ایک رقم بیس ہزار پونڈ کی یعنے دو لاکہ روپئے کے اسکا قرض ادا کرنے کے لئے عنایت کی اور ایک سالیانہ پنشن چار ہزار پونڈ یعنے چالیس ہزار روپئے کی اس کے وارثون کو مرحمت ہوئی اور اسکی نعش کو ویسٹمنسٹر ایبی مین بڑی شان سے مدفون کیا اور ایک مقبرہ

بطور یادگاری کے تعمیر کروایا — جبکہ قابو صلح ہونے کا نزدیک تب کمشنرون نے گفتگو کرنے کے صلح کے باب مین امریکا والون کے پاس بھیجے گئے کونگریس نے کہا کہ بغیر پہلے تسلیم کیا جانے ہماری آزادی کے ہم ہرگز شرط صلح کو نہ سُنین گے کمشنرون نے بعضے امریکا والون کے ڈیپٹیون کو رشوت دینے مین کوشش بیفائدہ کی اسی لئے وے وہان سے بحقارت اور بغضب رخصت کیے گئے — پہلی لڑائی درمیان فرانسیس اور انگریزون کے سمندر پر ہوئی سردار فوج بحری کیپل نے فرانسیس کے بیڑے پر جو زیر حکم ڈی اورویلیس کے تھا حملہ کیا مگر سر ہو پالیسر نے جو دوسرے درجہ مین حکم رکھتا تھا اسکی مدد بخوبی نہ کی اسی سے فتح کامل حاصل نہوئی — مشیرون نے اس واردات کا قابو پاکر پالیسر کو برانگیختہ کیا کہ وہ کیپل پر جو مدت سے ملکی تدابیر مین انکا مخالف تھا الزام بد چلنی کا لگاوے — مگر کورٹ مارشل کے حکم سے ان کی امید بر نہ آئی — کیپل باعزت معاف ہوگیا اور پالیسر کی روبکاری بعد ازان عدول حکمی کے سبب درپیش ہوئی اسپر کچھ الزام ثابت ہوا مگر مشیرون کیطرف داری اور وسیلہ سے اُسپر کچھ جرم عائد نہوا —

۱۷۷۷ امریکا والون نے بسبب حاصل کرنے دوستی اہل فرانس کے بہ امید کی کہ اسی سال مین لڑائی کا اختتام ہو جاویگا — مگر انہین بڑا رنج یہ ہوا کہ انہون نے انگریزون کو تمام سال بہرانیے سے بالادست پایا — کلنٹن صاحب نے اپنا مقام نیو یارک مین رکھا اور باوجودیکہ جنرل واشنگٹن نے کوشش کی کہ اسکی فوج کو کسیطرح سے میدان جنگ مین لاوے مگر پھر بھی اس نے اسکی خواہش کو برآنے نہ دیا — اصلاً جنوبی مین کرنیل کیمبل نے سردار فوج بحری پارکر کی مدد سے جارجیا کو مسخر کیا اور امریکا کے جنرل لنکلن اور ڈی اپٹنگ فرانس کے سردار فوج بحری نے

جارج سیوم

نے اس کے دوبارہ لینے مین شکست پائی۔ مگر انگریزون نے اور طرفون مین ایسی عزت حاصل کی کیونکہ بہتیرے جزیرے ویسٹ انڈیز مین فرانسیسیون نے تسخیر کرلے تھے چونکہ اسوقت سپین والون نے انگلینڈ کے دشمنون سے دوستی کی تھی اسی لئے فرانس اور سپین کے بیڑون نے بحار اور کنارے انگلستان کے چھان مارے اور کسی نے انکا مقابلہ نکیا۔ لارڈ ہیڈج جو اول لارڈ ایڈمیرلٹی یعنے میر بحری کا مقرر ہوا تھا بالکل اس خدمت کے لایق نہ تھا مگر مشیرون نے جنکی سینہ زوری ہر ایک کام مین ظاہر ہوتی تھی اسے اسکے عہدہ پر بہر بحال رکھا حالانکہ وے بخوبی آگاہ تھے کہ بسبب اسکی تغافل کے پہلی مونہہ ایسی ایک حالت مین چھوڑا گیا تھا کہ اسکو قبضہ مین رکھنا دشوار ہوتا اور اسکے جہازون کے بنانے کی جائے اور توپخانہ بسبب نہ واقف ہونے دشمن کے سردارون فوج بحری کے کہ بیمیت اس حالت مین ہی برباد ہونے سے محفوظ رہا۔ آئرلینڈ مین ایک بڑی انقلاب شروع ہوئی مگر بخیر و عافیت تمام آخر ہوئی الا یہ اندیشہ تھا کہ مبادا اس ولایت اور انگلستان مین جدائی پیدا ہو۔ بہت سی فوج جو اس ملک کے بچانے کے واسطے درکار تھی سوامریکا کے فتح کرنے کے لئے بھیجی گئی اور جب فرانس اور سپین کے بیڑون نے اس جزیرہ پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا تھا تو گورنمنٹ کے مشیر اسکی حفاظت کے واسطے کچھ تیاریان اور تدابیر عمل مین نہ لائے اس حالت مین لوگون نے بڑی مردانگی اسوقت دکھلائی ہر ایک شہر اور ضلع مین لوگ جمع ہوکر لڑنے کے لئے مستعد ہوئے اور انکو گورنمنٹ کیطرف سے ہتیار بخوشی عنایت کئے گئے افسرون کو یہی انتخاب کرے

سے مقرر کیا اور رحب الوطن اول چارلی مونٹ [illegible] معین کیا گیا۔ انگریزون نے اپنی بزرگی سمندر مین [illegible] رہا لیکن اس فوج نے اپنے سلاح اور جمعیت کو بدستور رکھا۔ [illegible] طاقت سے بخوبی آگاہ ہوگئے تھے اور ارادہ کیا کہ اپنے ملک کی [illegible] کو مطلق العنان کرکے جو موانع کہ اپنی تجارت کو تھے ان کو دور کرین اور اس طور سے اپنی ملک کو فائدہ پونہچاوین۔ یہ ایک نئی وقت مشیرون کے لئے جسکا ان کو گمان نہ تہا ظاہر ہوئی مگر اپنی کوتاہ بینی اور دون ہمتی کے باعث اُن باتون کو نہ مانا جو آئرلینڈ والے چاہتے تھے اسطرح آئرلینڈ مین ایک انقلاب ہونے کو تہا۔ ہولینڈ والے بہی جلدی سے انگریزون کے دشمنون سے مل گئے لارنس صاحب کو جو کونگریس کا صدر نشین تہا ایک انگریزی جہاز نے گرفتار کیا اور اسکے پاس سے کاغذ اس مضمون کے پائے گئے کہ اہل ڈچ اور امریکا والون مین بخوبی دوستی اور صلح ہوئی ہے۔ اسی واسطے لڑائی کا اشتہار دیا گیا غرض انگریز جنکا اسوقت مین کوئی دوست اور مددگار نہ تہا ایک چوتھے دشمن سے مجادلہ اور مقابلہ مین مصروف ہوئے۔ اسی اثنار مین فرنگستان کے شمال کیطرف کے حاکمون نے آپس مین ایک سازش کی اور اسکا نام آرمیڈ نیوٹری رکہا اور انگریزون کی سمندری طاقت کو گھٹانا چاہا۔ انکا مصمم ارادہ یہ تہا کہ اُن جہازون کی حمایت کرین جو علاقہ رکہتے تہے اون لوگون سے جو لڑائی مین شریک نہ تہے اور تجارت کرتے تہے اُنسے جو جنگ مین موجود تہے۔

ایسے جہگڑے سے عزم انگریزونکا کیطرح کم نہوا۔ سردار فوج بحری روڈنی

روڈنی نے سپین کے ایک بڑے جہاز کو کمیڈا اور دشمن کو شکست دی اور
گو نہایت مجبور ہو کر حالت پریشانی مین دشمنون کے مقابل پڑا تب بھی اسنے
قلعہ جبرالٹر کی جسے سپین والے گھیر رہے تھے مدد کی بعد ازان وہان سے
ویسٹ انڈیز کیطرف روانہ ہوا اور فرانسیس کا بیڑا جو اسکے بیڑے سے بڑا
تھا تباہ کر دیا — امریکا مین سر ہنری کلنٹن نے گیرولینا جنوبی کو مفتوح کیا اور
امریکا والون کے جرنیل نے امریکا والون کے مقدمہ کو بالکل شکست خیال کر کے
اور اپنے ملک کو چھوڑ کے بادشاہ انگلستان کی خدمت مین داخل ہوا — اسی
نالایق بہگوڑے کے آنے سے بادشاہی فوج مین ایک نہایت عمدہ اور بہادر انگریز
افسر مارا گیا — میجر اینڈری جو اجیٹن جرنیل بادشاہی فوج کا کچھ گفتگو کرنیکو
امریکا والون کی چھاونی مین گیا تھا وہان پکڑا گیا اور جاسوس منصور ہو کر
اس نے بموجب قانون لڑائی کے پھانسی پائی —

مشیران سلطنت نے ابتک پارلیمنٹ کو خدمت گذاری مین بخوبی سرگرم اور مستعد
پایا مگر جب بہت سی عرضیان ملکی نظم و نسق کے خلاف ضلعون اور شہرون سے
آئین تب شیرون کے مخالف پارلیمنٹ مین بہت ہو گئے — آخر الامر ڈنگ
صاحب نے پارلیمنٹ مین یہہ مشہور رائے بیان کی کہ حکومت بادشاہ کی زیادہ ہو گئی ہے
اور زیادہ ہوتی جاتی ہے چاہیئے کہ کم کیجائے اس رائین اسکی طرف اکیاسی آدمی
اسکے مخالفون سے زیادہ تھے مگر جب ایک دوسری رائے پہلی رائے کی تائید
مین بیان کی گئی تو اکیاون شخصون کی کثرت خلاف اس کے ہوئی اور شیرون
کے طرف دار پھر بہ نسبت گروہ مخالفین کے زیادہ ہو گئے —

پارلیمنٹ نے فوجداری کی آئینون کو جو رومن کیتھولک کے برخلاف تھین از سر

دانائی کے منسوخ کر دیا مگر بعضے کم عقل شخصون کی سعی اور کوشش کے سبب
ان تدبیرون سے ایسے خطرناک جھگڑے واقع ہوئے کہ ابتک لنڈن والون نے
۲۴ جون کسی ایسے تنازع اور نفاق سے اسقدر بے عزتی نہین اُٹھائی تھی — ایک بڑا مجمع
لوگون کا سینٹ جارج فیلڈز مین اُن قوانین کے منسوخ کرنے کے لئے جمع ہوا جو رومن
کیتھولک کے حق مین مفید تھین اور بعد باندھنے بہتیرے ارادون اور تدابیر کے
وہ بڑے گروہون مین اُن رستون پر منتظر رہے جدہر سے وکلائے رعایا ہی
کچہری کو جایا کرتے تھے اور اراکین کچہری مین سے اکثرین پر طعن کی — لارڈ رچ
گورون ایک وہمی متعصب نے باہر آکر اُن لوگون سے بدرشتی اور تلخی یہ کہا کہ
تمہاری عرضی منظور نہین ہوئی — غضب آلود لوگ دفعتہً کام ظلم و ستم کے
کرنے لگے اُنہون نے رومن کیتھولک تمام عبادت خانے امذر اور باہر شہر کے
مسمار کر دئے اور رقیدخانہ نیوگیٹ کنگز بنچ اور فلیٹ کے معہ اور بہتیرے گھرون
کے جلا دئے بلکہ انہون نے بینک یعنے صراف خانہ یا کوٹھی پر بھی ارادہ کیا تھا مگر
اسے بڑی مشکل سے بچایا — آخرش سپاہی طلب کئے گئے اور مفسدین مین سے
دو سو رئیس مارے گئے اور زخمی ہوئے

۱۷۸۱ جس سال مین کہ امریکا والون کی فتح حاصل ہوئی تھی ابتدا مین اُس کے یہ توقع
تھی کہ وہ محکوم ہو جاوینگے واشنگٹن کی فوج ایسی قباحت اور تکلیف مین پڑی
تھی کہ ایک ہزار یا نسو آدمی اسکی حمایت سے بھاگ گئے باوجود اسکے کہ انہون
نے اپنے ملک سے ایسی خفگی ظاہر کی انگریزی جنیلون نے ان کو اپنی طرف کرنے
کی ترغیب دی تھی مگر انہون نے انکار کیا اور جو پیام انہین ترغیب دینے کے لئے
بھیجے گئے تھے اُن کو گرفتار کیا اور پھانسی دے دی — اسی بگوتمریس نے بڑی کوشش

کوشش کرکے تکلیفات فوج کی بخوبی رفع کین اس سبب سے واشنگٹن کرا ما
جاوے رہنے مین کوشش کرسکا — اس نے پہلے نیویارک کے
کیا مگر سرہنری کلنٹن کی فوج کی کثرت سے مجبور ہوکر اس نے فلاڈلفیا
کیطرف اس قصد سے کوچ کا ارادہ کیا کہ پیش از مدد دینے کلنٹن صاحب سے لارڈ کورنوالس کے تئین اس کی فوج کو غارت کردے — یہہ قصد اسکا بخوبی بن پڑا لارڈ کورنوالس پر بارکٹون مین فرانس اور امریکا کی افواج متفقہ نے حملہ کیا لارڈ موصوف نے ایک بہادرانہ مقابلہ کیا لیکن دو برج جو اسکے سامہنے تہے حملہ سے لیگئے اسکی ناکہہ بندی اور مورچال وغیرہ مسمار ہوگئین اسکی چہاونی مین دشمن کے توپخانہ سے شست باندہکر گولے آتے تہے اور اسکے قلعہ کی سپاہ بیماری سے ناتوان ہوگئی تہی — ان وارداتون سے معاملہ کی شرایط پیش کرنے کے سوا چارہ نہ تہا — آخرش اس نے اپنے تئین جرنیل لنکس کے اسی دستور کے ساتہہ حوالہ کردیا جو اسنے اس افسر سے اٹہارہ مہینے پیشتر چارلسٹن مین پیش کیے تہے اور یہہ بات عیان ہی کہ دوسرا امر عجیب یہہ تہا کہ شرایط معاملہ کی لفٹین کرنیل لارنس نے جسکا باپ ابتک تودڑ مین مقید تہا لکہی تہین —

ان نقصانون کا کچہہ ایک عوض انگریزون کو ہندوستان مین فتحیاب ہونے سے حاصل ہوا یہان سر آئر کوٹ نے حیدر علی کو شکست دی اور کمپنی کی حکومت برقرار رکہی — اور ویسٹ انڈیز مین جزیرہ سینٹ ایسٹیشس کا اہل ڈچ سے لیا مگر بعد ازان فرانس والون نے اسکو پہر چہین لیا — ایک خطرناک اور خونریز لڑائی درمیان انگریزی بیڑے کے جسکا سردار ڈچ بحری پارکر تہا اور ڈچ کے بیڑے کے جسپر سردار فوج بحری زیطین حکم رکہتا

اسی لئے کہ فوکس صاحب نے لارڈ نورتھ سے جسکا وہ ایک مدت سے دشمن جانی ہوا تھا رابطہ دوستی کا پیدا کیا اسبات سے تمام اہل ولایت متحیر اور متعجب ہو گئے بسبب شمول ان کے اور ان کے طرفداروں کے کوئی کچہری وکلا رعایا میں اونسے زیادہ ان کے طرفدار کا مقابلہ نکر سکتا تہا باوجودیکہ بادشاہ انہینا خصنیہ ناپسند کرتا تہا اور لوگ بظاہر ان سے ناراض تہے پہر بہی اُنہون نے عہدہ وزارت کا حاصل کیا۔

اس اتفاق سے چند ہی روز کے لئے فتح حاصل ہوی نے الفور فرانس اور امریکا سے صلح ہونے کے بعد فوکس صاحب نے ایک بل ہندوستان کی گورنمنٹ کے درست کرنے کے باب مین پیش کیا اور بسبب اسکے کہ کچہری وکلا رعایا مین اسکے بہت سے طرفدار تہے منظور کروایا اس بل کو کچہری نے کورٹ نے باوجود اسکے کہ کمپنی اور اسکے کارگذارون نے اس کے تیار ہونے دینے مین بہت سعی کی۔ لیکن کچہری امرا مین اسکی بابت سرسبز نہوئی کیونکہ بادشاہ اس بل کو بذات خود ناپسند کرتا تہا اسی لئے بہت سے لوگون نے آخر کار اسے نامنظور کیا۔ چونکہ مشیران سلطنت اپنی خدمت سے دست بردار ہونے کو ناراض تہے تو بادشاہ نے ان کو اپنے تامل و توقف کیا اور بجائے ان کے نئے مشیر مقرر ہوئے جسکا ولیم پٹ کا بیٹا ارل پٹہم کا نہایت نامور رکن تہا۔

ایک ایسا امر جو بہت کم واقع ہوتا ہے ظہور مین آیا وہ یہہ تہا کہ بروقت ہونے پارلیمنٹ کے مشیرون کے مخالف پارلیمنٹ مین زیادہ تہے نے تعجب ایسی واردات سے ملکی امور کا انصرام کرنا نہایت ناممکن تہا

ناممکن تہا جو پارلیمنٹ نے دینا روپئے کا اسطے فوج ملک کے منظور کیا وہ
وہ پارلیمنٹ برخاست ہوئی — چونکہ تمام لوگ انگلستانی مشیرانِ سابق سے
ناراض تہے اسی لئے مشیران حال کے طرف دار کچہری وکلا مین بہت انتخاب کئے
گئے — چونکہ پٹ صاحب کے بل سے جو ہندوستان کے باب مین تہا اتنا زیادہ
انقلاب نہین تصور کیا گیا تہا جتنا کہ فوکس صاحب کے بل سے ہوتا اسی لئے پارلیمنٹ نے اسے فی الفور منظور کیا کہ ایک حکم دربار واپس کرنے سکوٹلینڈ
والون کی جاگیر کے جو سن ۱۷۴۵ مین ضبط کی گئی تہی دونون کچہریون مین بے
موانع منظور ہوا اور بادشاہ نے بہی اسے قبول کیا —
پٹ صاحب نے اپنے قول و قرار کی بموجب جو اس نے اکثر کئے تہے ایک تدبیر
پارلیمنٹ کی اصلاح کیواسطے پیش کی حالانکہ اسکی تدابیر درست نہین تسیر ہی
بہت سے لوگون نے انہین نامنظور کیا اور لوگون کو یہہ گمان ہوا کہ چونکہ
وہ خفیہ اس امر کو چاہتا ہی کہ نامنظور ہو وہ اسی لئے منظور نہوا —
چونکہ نیوٹلینڈ کے جنوبی اور مغربی کنارون پر نو آبادیان مقرر کرنے کے لئے
اچہی جگہین نہین اسی سبب سے یہہ ارادہ ہوا کہ مجرمون اور گناہگارون
کو وہان بہیجا چاہئے تاکہ اُس ضلع مین ان کے اطوار اور خصلت بہتر
ہو جائین — اسی اثنا مین ایک دیوانی عورت مارگریٹ نیکلس نام نے
بادشاہ کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا چنانچہ بادشاہ اپنے صبح گاڑی مین
سے اُترتا تہا جب اُس دیوانی نے اُسپر حملہ کیا تہا غرض اسے نے
الفور گرفتار کیا اور جب وہ رو بکاری کیوقت پاگل ثابت ہوئی تو اسے
تو اسے بتہلم کے اسپتال مین بہیجدیا جہان وہ بہرے مین رہی اور کسی نوع کی

تنہا واقع ہوئی تین گھنٹے کی خطرناک مجادلہ کے بعد لڑائی نے فیصلہ نپایا اور جہاز طرفین کے اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ بندرگاہون مین ہٹ گئے —

فی الحقیقت لڑائی امریکا کی اب آخر ہوگئی تہی اور انگریزون کو یہ امید نہ تہی کہ نوآبادیان پھر محکوم گریٹ برٹن کی ہون گی باوجود اسکے مشیران مملکت نے قبضہ مین رکہنے کے واسطے اون مکانون کے جو اون پاس بالفعل تہے لڑائی جاری رکہی — اہل انگلستان نے بہت سا مقابلہ اس مہمل ارادہ مشیران مذکور کا کیا اور آخرکار پارلیمنٹ نے بہی لوگون کیطرفداری کرکے مشیرون کی رفتہ رفتہ مدد کرنی چہوڑدی — آخر الامر جنرل کولوے کے کلام سے کچہری وکلا نے یہ کہا کہ جو کوئی بادشاہ کو امریکا مین لڑائی جاری رکہنے کی صلاح دیگا وہ دشمن اوس ملک کا خیال کیا جائیگا — اس بات سے لارڈ نورتہ اپنی خدمت مفوضہ سے دست بردار ہوا اور نئے مشیر یعنی فوکس صاحب اور مارکوس رد کنگہم صاحب کے مقرر کئے گئے —

فی الفور عہدہ بیان صلح کے شروع ہوئے وے حاکم بہی معاملہ پر راضی تہے جو لڑائی مین مصروف تہے — چونکہ یونائیٹڈ سٹیٹس یعنے ریاستہاے متفق نے اپنی آزادی کو مسلم کیا تہا تو لڑائی کے جاری رکہنے سے کچہہ فائدہ نہ ہوا فرانس والون کے جہازون نے اس نزاع اور لڑائی مین بڑا نقصان اٹہایا اور اس لڑائی مین سردار فوج بحری رودنی نے سر وارڈی گریس پر ویسٹ انڈیز مین اپریل کی بارہوین کو ایسی ایک فتح حاصل کی کہ بیڑا فرانس والونکا بالکل غایب ہوگیا اور سپین والون نے جبرالٹر کے محصور کرنے کے بعد اور اسکی دیوارون کے روبرو

جارج سیوم

کے روبرو بہت سا خزانہ اور خون صرف کرکے اپنے ارادون کے نہ بر
ہونے سے بڑا رنج والم اُٹھایا ان کے حملے بھی بے فائدہ ہوئے اور
جنگی بیڑے جنکو وے نہایت مضبوط خیال کرتے تھے قلعہ کی بہادر سپاہ نے
جلتے جلتے گولے اور گولیان مار کر جلا دئے ---

ولکس صاحب نے بسبب تغیر خیالات اہل انگلستان کے قابو پاکر تمام احکام جو
میڈل سکس کے انتخاب کے باب مین تھے کچہری وکلا کے روزنامچہ سے
خارج کروائے بعد ازان آسمعد کیطرف سے سب لوگ بے پروا ہو گئے
--- آئرلینڈ مین پارلیمنٹ نے گرٹین صاحب کی سرگرم فصاحت کے باعث
نئے مشیرون سے اس بات کا اقرار کروایا کہ جو آئین ہم اپنے ملک کے
لئے بنادین گے ان مین پارلیمنٹ انگلستان کی منظوری بہت ضرور ہے
--- فوراً بعد اس کے آئرلینڈ کی کچہری وکلا نے ایک رقم پچاس ہزار
پونڈ یعنے پانچ لاکھ روپئے کی گرٹین صاحب کو ایک ملک خریدنے کیواسطے
منظور کی یہ ایک انعام کے طور اس کی خدمتون کے عوض مین جو
اس نے اپنے ملک کے لئے کی تھین عنایت ہوئی ---

لیکن جس وقت کہ اصلاح نئے بندوبست کے انگلستان کی برائیون کو
درست اور بہتر کرنے مین مصروف تھے اور صلح باہر مقرر کرتے
تھے تب بسبب مارکس روکنگہم کی موت کے دفعتہً وے موقوف ہو گئے
--- پس ارل سیلبرن وزیر اول مقرر کیا گیا اس بات سے فوکس
اور اس کے رفیق ایسے ناراض ہوئے کہ اپنے عہدون سے
الفور دست بردار ہوئے --- یہہ لارڈ مذکور اپنے عہدے پر

اسلئے کہ فوکس صاحب نے لارڈ نورتھ سے جسکا وہ ایک مدت سے دشمن جانی ہوا تھا رابطہ دوستی کا پیدا کیا اسبات سے تمام اہل ولایت متحیر اور متعجب ہو گئے بسبب شمول ان کے اور ان کے طرفدارون کے کوئی کچہری وکلا رعایا مین اونسے زیادہ ان کے طرفدار یکا مقابلہ نکر سکتا تہا باوجودیکہ بادشاہ انہین خفیہ ناپسند کرتا تہا اور لوگ بظاہر ان سے ناراض تہے پہر بہی اُنہون نے عہدہ وزارت کا حاصل کیا۔

اس اتفاق سے چند ہی روز کے لئے فتح حاصل ہوی نے الفور فرانس اور امریکا سے صلح ہونے کے بعد فوکس صاحب نے ایک بل ہندوستان کی گورنمنٹ کے درست کرنے کے باب مین پیش کیا اور بسبب اسکے کہ کچہری وکلاے رعایا مین اسکے بہت سے طرفدار تہے منظور کروایا اس بل کو کچہری نے مذکور نے باوجود اسکے کہ کمپنی اور اسکے کارگذارون نے اسکے جاری ہونے دینے مین بہت سعی کی۔ لیکن کچہری امراء مین اسکی بات نہ سنی گئی کیونکہ بادشاہ اس بل کو بذات خود ناپسند کرتا تہا اسی لئے بہت سے لوگون نے آخر کار اسے نامنظور کیا۔ چونکہ مشیران سلطنت اپنی خدمت سے دست بردار ہونے کو ناراض تہے تو بادشاہ نے ان کو بلا توقف کیا اور کہا کہ ان کی جگہ نئے مشیر مقرر ہوئے جسکا ولیم پٹ جیسا ارل چہم کا نہایت نامور رکن تہا۔

اب ایک امر جو بہت کم واقع ہوتا ظہور مین آیا وہ یہہ تہا کہ بروقت ہونے پارلیمنٹ کے مشیرون کے مخالف پارلیمنٹ مین زیادہ تہے فی الحقیقت ایسی واردات سے ملکی امور کا انصرام کرنا نہایت ناممکن تہا

ناممکن تہا جو پارلیمنٹ نے دینار دیئے کا: اسطے فوج ملک کے منظور کیا وہ
وہ پارلیمنٹ برخاست ہوئی — چونکہ تمام لوگ انگلستانی مشیران سابق سے
ناراض تہے اسی لئے مشیران حال کے طرف دار کچہری وکلا مین بہت انتخاب کئے
گئے — چونکہ پٹ صاحب کے بل سے جو ہندوستان کے باب مین تہا اتنا زیادہ
انقلاب نہین تصور کیا گیا تہا جتنا کہ فوکس صاحب کے بل سے ہوتا اسی لئے پارلیمنٹ نے اسے فی الفور منظور کیا کہ ایک حکم دربار واپس کرنے سکوٹلینڈ
والون کی جاگیر کے جو سن ۱۷۴۵ مین ضبط کی گئی تہی دونون کچہریون مین بے
موانع منظور ہوا اور بادشاہ نے بہی اسے قبول کیا۔
پٹ صاحب نے اپنے قول وقرار کی بموجب جو اس نے اکثر کئے تہے ایک تدبیر
پارلیمنٹ کی اصلاح کیواسطے پیش کی حالانکہ اسکی تدابیر درست نہین تسیر ہی
بہت سے لوگون نے انہین نامنظور کیا اور لوگون کو یہہ گمان ہوا کہ چونکہ
وہ خفیہ اس امر کو چاہتا ہی کہ نامنظور ہو وہ اسی لئے منظور رہوا۔
چونکہ نیوٹلینڈ کے جنوبی اور مغربی کنارون پر نوآبادیان مقرر کرنے کے لئے
اچہی جگہین نہین اسی سبب سے یہہ ارادہ ہوا کہ مجرمون اور گناہگارون
کو وہان بہیجا چاہیئے تاکہ اُس ضلع مین ان کے اطوار اور خصلت بہتر
ہوجائین — اسی اثنا مین ایک دیوانی عورت مارگریٹ نیکلسن نام نے
بادشاہ کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا چنانچہ بادشاہ اپنے سیر گاڑی مین
سے اُترتا تہا جب اُس دیوانی نے اُسپر حملہ کیا تہا غرض اسے نے
فی الفور گرفتار کیا اور جب وہ رو بکاری کیوقت پاگل ثابت ہوئی تو اسے
نو اسے تبہلم کے اسپتال مین بہیجدیا جہان وہ پہرے مین رہی اور کسی نوع کی

تکلیف نہ اوٹھائی —

۱۷ شریدان صاحب نے بعانت برک صاحب فوکس صاحب اور بہتیرے اور شخصون کے وارین ہیسٹنگ ہندوستان کے گورنر جنرل سابق پر الزام بڑے بڑے گناہون اور رمبجیلنی کے جو اس نے اپنے دور مین کی تہی لگایا اور بہت لوگون نے متفق اللفظ اس نالش کو منظور کیا — آخرش کچہری امراین اسکن روبکاری متواتر سات سال تلک ہوئی اور الزام اسپر ثابت نہوا — لوگون کے ایک بڑے گروہ نے ہولینڈ مین فرانسیس سے خفیہ مدد پاکر شاہزادہ اورنج کا بسختی مقابلہ کیا اور انگریزون کے کلمات کا جو اسکے حق مین کہے گئے تہے کچہہ لحاظ نکیا — اغلب تہا کہ اس جہگڑے سے ایک عام لڑائی پہر شروع ہوتی اگر شاہ پروس اپنی ہمشیرہ کی حمایت کرکے ایک بڑی فوج ہولینڈ مین نہ بہیجتا اس فوج کی مدد سے شاہزادہ مذکور کی حکومت بدستور رہی اور اس کے دشمن مغلوب ہوئے —

۱۷ جبکہ تمام اہل ولایت بڑے امن اور چین مین تہے اور چپ چاپ اون نقصانون کو درست کر رہے تہے جو امریکا کی لڑائی مین واقع ہوئے تہے تب یکایک حضور والا کی بیماری کی خبر سنکر جس کے باعث وہ گورنمنٹ کے کاروبار ۱۷۸۸ کر سکتا تہا نہایت متحیر اور متوحش ہوگئے — فوکس صاحب نے کہا کہ نیابت کا حق شاہزادہ ویلز کو پہنچتا ہی اور پٹ صاحب نے یہہ فرمایا کہ صرف پارلیمنٹ سے اس باب مین انفصال کرسکتی ہی — بعد ایک گرم اور سخت ردوبدل کے یہہ تجویز ٹہہری کہ شاہزادہ ویلز نایب مقرر کیا جائے اور اس کے امرو نہی کچہہ موانع کئے جائین اور بادشاہ کی خبرداری اور بیمارداری ایک

ایک کونسل کے ساتھہ اس کی بیگم کی سپرد کیجاوے — آئرلینڈ پارلیمنٹ کی تجویز اس
سے مختلف تہی اُنہون نے اپنے ملک کی نیابت شاہزادہ ویلز کو باختیار کل
دیدی — اس رائے کے اختلاف سے دونون پارلیمنٹ مین اغلب تہا
کہ کچھہ فساد ہوتا مگر بادشاہ نے اچانک شفائے کلی حاصل کی — بادشاہ
کے صحت پانے سے تمام سلطنت مین بڑی خوشی ہوئی اور رعیت نے اس قدر
شان اور نمود سے روشنی کی کہ اس سے پہلے ابتک کبھی نہین ہوئی تہی —

۱۷۹۰ ایک جھگڑا درمیان انگریزون اور سپین والون
کے نوٹکا سونڈ کے باب مین جو امریکا کے شمالی اور مغربی کنارہ پر
ہی واقع ہوا اس لئے کہ اہل سپین نے اسپر قبضہ کرکے اس کے رہنے
والون کو مقید کیا تہا — غرض انگریزون نے ایک بڑا تیس لاکہہ سٹرلنگ
یعنے تین کروڑ روپیہ خرچ کرکے بہت جلدی تیار کیا چونکہ اہل سپین لڑائی پر
نامستعد تہے تو اسی لئے تمام جھگڑے آخرکار معاملہ پر فیصل ہوگئے —
جبکہ غیر ممالک ولایت انگلستان کا ادب کرتے تہے اور خود ولایت مین
بہی بڑی خوشی حاصل تہی تب ایسی واردات نہمائے کی ولایتون مین
واقع ہوئین کہ انگریز ایک جنگ مین جو بہت مدت تک رہی اور جس
مین روپئے کثیر صرف ہوا اور نام آوری بہی ہوئی مصروف تہے
اور جس کے سبب جمیع امور فرنگستان مین تبدل ہوگئے مگر اس
کے نتایج ابتک غالبًا ظہور مین نہین آئے —

فرانس کی انقلاب کی برابر کوئی بڑا امر تواریخ مین قلم بند نہین ہوا اور
کوئی ایسی بات بہی نہین ہی کہ جس سے اختلاف رائے لوگون کا اس

قدر ہو — اس کے سبب اور اس کے نتیجے اور بہی وے امور جو اس کے
عرصہ مین واقع ہوئے تہے اسوقت تک اُنپر سخن رد و بدل ہوتی ہی اور چونکہ
بہتیرے آدمی جو اسوقت کے قضیون مین متعلق تہے اور ابتک زندہ ہین اور
چونکہ اثر انقلاب مذکور کے ابتک فرنگستان مین موجود ہین تو اسی لئے حاصل
ہونا بیان معتبر اور صحیح اُس انقلاب کا توقع نہین کیا جا سکتا ہی —
یہہ بات قابل انکار نہین ہی کہ فرانس مین جو گورنمنٹ مقرر ہوئی تہی اُس
مین ضرورت بہت سی اصلاح کی تہی — اون حقوق سے جو امیرانِ فرانس کو
حاصل تہے لوگون کو بہت تکلیف پونہچی تہی طریق پادریون کا مطابق اصول
اُن کے مذہب کے نہ تہا اور خرچ بادشاہی بہت زیادہ تہا — قواعد فوجداری
اس وقت کی بموجب قواعد انصاف کے نہین بنی تہین اور تعمیل ان کی اور بہی
زیادہ تر بے انصافی سے ہوتی تہی — جن امیرون کے ہاتہہ مین گورنمنٹ سپرد
کی گئی تہی وے مطلق جاہل اور کاہل تہے غرض وہان کوئی ایسا علاقہ اہل قلم
یا اہل سیف کا نہ تہا جسپر سوائے اُن شخصون کے جو عالی خاندانون مین سے
ہوتے سرفراز ہوتا ہر چند وے کمال ذی استعداد اور صاحب لیاقت ہوتے
— تلافی اُن برائیون کی بدبخت بادشاہ کے اوصاف ذاتی سے نہو سکتی تہی
یہ بادشاہ اسیوقت مین فرانس کے تخت پر بیٹہا تہا جبکہ صدہا سال کی برائیان
انہا کو پونہچ گئی تہین — جبکہ تمام امیر و امرا عیش و آرام مین غرق تہے تب غربا
جو جہالت اور بیچارگی کی حالت مین تہے اور مفلسی کی طرف سے نہایت تنگ ہر
ایک تحریص اور ترغیب پر جو گورنمنٹ فرانس کے خلاف ہوتی شریک ہو کر ہر
ایک بات کی تائید اور کمک کرنے مین مستعد تہے — درجے اوسط کے لوگون مین

باعث ناراضامندی کے گورنمنٹ سے زیادہ ترتھے اور وہ یہہ تھی کہ بڑے رتبہ
کے شخصون کا انہین حقیر جاننا ان کو ناگوار تھا دوسرے یہ کہ نملنا بڑے
بڑے عہدون کا صاحب لیاقتون کا تمیز سبب مطالعہ کرنے ترسایون کے
جو درباب حقوق بشر کے باوجود مکرر سہ کرر مخالفت گورنمنٹ کے مشتہر کیے جاتے
تھے — ان رسالون مین مسائل مخالف مذہب کے اور اُسی جہت سے منافی
اچھے اصول گورنمنٹ کے مندرج تھے —

امریکا کی لڑائی سے یہہ انقلاب جو غالباً مدت ملک ظہور مین نہ آتا جلدی ظاہر ہوا
— سپاہ فرانس نے جو امریکا کی نوآبادیون کی طرف سے لڑتی تھی ان کے عقیدون
کو بھی اختیار کیا تھا اور بروقت مراجعت کے اُنہون نے انہین اپنے ملک مین
بھی رواج دیا تھا بادشاہی خزانہ سلطنت سابق کی فضول خرچی کے سبب قریب
خالی تھا اور رہا سہا لڑائی کے خرچ سے بالکل خالی ہوگیا اور تمام لوگ بھی
دیوانی ہوگئے — بہتیری تدابیر لاحاصل آزمائی گئی تھین غرض بادشاہ نے
سٹیٹس جرنیل کو جو سن ۱۶۱۴ سے جمع نہین ہوئے تھے بلانیکا قصد کیا وے
بھی ورسیلز مین پانچوین مئی سنہ ۱۷۸۹ کو جمع ہوئے —

ایک تھوڑی سخت رد وبدل کے بعد یہہ تجویز ٹھہری کہ پادری امیر اور وکلاے
رعایا ایکہی گروہ مین اکٹھے ہوون اس انتظام سے تمام اختیار لوگون
کے ہاتھہ مین آیا — اُنہون نے اپنا نام ملکی کونسل رکھا اور نے الغور
اپنے ملک کے بندوبست کو بالکل بدلنا شروع کیا — حقوق اور خطاب جو
پہلے سے جاری تھے یکقلم قلم انداز کیے گئے وہ طریق تقسیم ملک کا بڑے
بڑے حصون مین سے جو بیشتر سے معین تھا موقوف ہوا اور نئی تقسیم اس کے

چھوٹے چھوٹے پرگنون مین ہوگئی تاکہ ٹیکس سب لوگون پر یکسان لگایا جاوے
مونکس یعنے پادری اور ان کی خانقاہ موقوف کی گئی اور عدالتین سابق
کی برخاست ہوئین اور بجائے ان کے تجویز مقدمہ کی اسیطرح ہوتی تھی
جسطرح کہ انگلستان مین جوری سے ہوتی ہی —
ان تبدیلیون نے حقیقتاً بادشاہ اور امیرون کو ناراض کیا چونکہ وے ان
نئی تدبیرون سے اپنی دشمنی چھپا نہین سکتے تھے اسی سبب سے تمام
لوگ اُن سے خفا ہونے لگے اور اس امر کے اندیشہ سے کہ انجام اسکا
کیا ہوگا کونٹ ڈی آرتوئے جو بعد ازان بہ لقب چارلس دہم کے بادشاہ
فرانس کا ہوا تھا اور شاہزادہ کوندی اور اور لوگ فرانس سے نقل
مکان کر گئے — لیکن لوگ ان کے بھاگ نے سے زیادہ ہوشیار
ہوگئے پارس کے لوگون نے باسٹیل کے قلعہ پر جو فرانس مین ایک قیدخانہ
تھا چڑھائی کی اور اسے مسمار کر ڈالا اونہون نے پھر ایک ملکی گروہ جس
مین بالکل شہر والے پارس کے بھرتی تھے اکھٹا کیا جس کی سردارمین
لافیٹ صاحب مقرر کیا گیا آخرالامر ایک گروہ ورسیلز کو گیا اور
بادشاہ کو اس کے کنبے سمیت بڑی دھوم دھام سے پارس کو لایا
—
انگلستان مین دو بڑے گروہ تھے ۹۱
جو انقلاب فرانس کو بغور دیکھتے تھے اور ان کی رائے اسباب مین مختلف
تھی — ایک نے اس سے خیال کیا کہ فرانس کے لوگون نے اپنی آزادی
حاصل کی اور دوسرے گروہ اور مشیرون نے یہہ تصور کیا کہ اس
ملک مین غدر اور بےبندوبستی ہو رہی ہی اور صرف امیر ہی نہین رائے

رائے دوم پر بلکہ اکثر رعایا مین سے بھی اسپر متفق تھے — لنڈن مین گروہ اوّل نے یہہ چاہا تھا کہ وہ واسطے یادگاری اس امر کے محفل جمع کرکے ضیافت کرین مگر اس اندیشہ سے کہ لوگ اسبات سے خفا ہونگے تو اس کے کرنے سے باز رہے — لیکن برمنگہم مین تھوڑے شخص اس واردات کے مشہور کرنے کو جمع ہوئے مگر لوگون نے ان کو بہکا دیا اور بعد اسکے اونہون نے عبادت خانے ان کے جو مذہب مقررہ انگلستان کے برخلاف تھے مسمار کر دئے اور یہی اون لوگون کے گھر جنکو وے طرفدار انقلاب فرانس کے تصور کرتے تھے ڈھا دئے —

۱۷۹۲ حکام عالیشان فرنگستان نے فرانس کی انقلاب کے روکنے کے واسطے ایک سازش بنائی پس اب عیان تھا کہ لڑائی کے ہونے مین کچھہ تامل نہ تھا لیکن اون بادشاہون کے بیچ بچاؤ کرنے سے وے امور ظہور مین آئے جنکو وے روکنا چاہتے تھے — ڈیوک برنزوک نے جو افواج متفقہ کا کمندر انچیف تھا ایک اشتہار جاری کیا اور بادشاہ اور ملکہ نے بھی ایسی ایک حرکت کی کہ جس سے فرانس کے لوگون کے دل مین ان کی طرف سے شک پیدا ہوا اور وے اُن باتون سے اس قدر خفا ہوئے کہ انہون نے تمام اختیار ملک کا جیکوبا نیر کے سپرد کیا جو حکومت بادشاہ کے دشمن اور سلطنت جمہور کی چاہتے تھے — اسکا نتیجہ بہت خطرناک تھا کیونکہ واسطے کہ بادشاہ کے محل پر حملہ کرکے اس کے پہرے والون کو مار ڈالا بادشاہ کو معہ اس کی خاندان کے مقید

کیا غرض فرانس کی بادشاہت بالکل نابود ہوگئی۔ — ان واردا تون
سے تمام لوگ فرنگستان کے متعجب ہوئے اور جب یہہ معلوم ہوا
کہ کمبخت بادشاہ کی روبکاری اس کی رعیت کے روبرو ہوگئی اور
بہت لوگون نے اس پر فتوے موت کا دیا ہی تو نہایت متحیر اور غضب
آلود ہو گئے — یہہ بیجا فتوے ۲۱ جنوری کی اکیسوین سنہ ۱۷۹۳ کو
عمل مین آیا — جس وقت فرانس والے اس
طرح تکالیف اور خرابی مین مبتلا تھے تب انگریز امن اور چین مین تھے اور
اہل پارلیمنٹ بھی اسی طرح دل پذیر اور دانا تدابیر مین مصروف تھے —
بہتیرے محصول جو تجارت اور دستکاری کے اسباب پر لگائے گئے تھے
موقوف اور منسوخ کئے فوکس صاحب نے ایک بل اس مضمون کا پیش
کیا کہ جوری یعنے انگریزی پنچ کو پنچون کے مقدمہ مین دریافت کرنا حقیقت
حال مقدمہ کا عمل مین آسکتا ہی اور بعضے سخت قوانین جو برخلاف رومن
کیتھولک مذہب کے تھے موقوف ہو گئے لیکن والپرفورس صاحب
کے کلام کو جو بردہ فروشی کے باب مین تھا بہت سے لوگون نے
نامنظور کیا — ہندوستان مین ٹیپو صاحب حیدر علی کا بیٹا مورو..
دشمنی انگریزون سے رکھتا تھا اس شاہ کو لارڈ کورن والس نے
فتح اور مغلوب کیا تھا شاہ مذکور نے لاچار ہوکر بہت سے ملک
اپنی مملکت کے اور ایک بڑی رقم روپئے کی معہ اول اپنے بیٹون
کی دے کر صلح کی تھی — جیکوبائنز کے بدکام
[illegible] کرنے کے سبب فرانس سے طبیعت اہل انگلستان کی بالکل

بالکل پھر گئی اور میترون نے نوگون کی حمایت کی طرف سے متیقن ہوکے
ایسی تدابیر اختیار کین کہ ان کی دشمنی کے ظاہر ہونے مین مطلق شک
نرہا — فرانس کی ملکی کونسل نے فی الفور شاہ انگلینڈ اور ہولینڈ کے
کے حاکم پر لڑائی روا رکھی اور ان کے فساد کرنے کا شاہ انگلینڈ
فرانس اور ہولینڈ سے یہہ باعث تہا کہ اغراض اُن حاکمون کی اپنی رعایا
کی غرضون سے مختلف تہین — فی الحقیقت

یہہ اشتہار لڑائی کا مشیران انگریزی اور بہی اُن امیرون کو جو مشیران
موصوف کے حامی تہے نہایت پسندیدہ معلوم ہوتا تہا اگرچہ میترون
کی طرف سے اس مین کچہہ تحریک نہوئی تہی — فی الفور اشتہار مذکور
ظاہر ہوتے ہی ڈیوک یارک کا افواج متفقہ مین شامل ہونے کے لئے
فرانس کی تاخت پر روانہ کیا گیا یہ تاراج گر پہلے فتیات ہوئے اور
ویلینس کو لے لیا مگر بڑی تکلیف اور مصیبت اُٹہائی اور دوسرے میدان
کارزار کے انجام مین فرانس والون سے بالکل شکست پائی — فصیلدار
بندرگاہ تولون کا انگریزون کے تصرف مین آنا گورنمنٹ فرانس نے اس
کے حاصل کرنے مین بڑی سخت سعی اور کوشش بلیغ کین ان کی یہ تحسین
بے فائدہ تہین جب تک حصار کا حکم نپولین بونا پارٹ کی جواب پہلے ہی پہل
اس لڑائی کی تماشا گاہ مین آیا تہا اور جہان اس نے بعد ازان بڑا نام
پیدا کیا تہا تفویض کیا گیا — اس کی کوشش سے انگریزون نے لاچار ہوکر شہر مذکور
کو خالی کر دیا اور بہت سے شہر والون کو غضبناک فرانسیس کے قبضہ
مین بدلہ لینے کو چہوڑا —

۱۷۹۴ اس شکست کے عوض مین انگریزون نے ایک سمندری فتح کے باعث جو ارل
ہونے فرانس والون کے بیڑے پر ویسٹ انڈیز مین پائی تھی بطور سابق
کے اپنی بڑائی اور بزرگی حاصل کی اس وقت مین اور بہتیری نوآبادیان
جو فرانس کے علاقہ مین تھین بآسانی مفتوح ہوگئین — حالانکہ اسوقت کی خانگی
واردات بہت سی تو تھین نہین مگر انکا مطلب بہت بڑا اور مشہور تھا ہاروی
صاحب ہورن ٹوک صاحب وغیرہ نکھرامی کے ملزم ہوکے روبکاری کے لئے
لائے گئے اور بہت سے روز کی تحقیقات کے بعد معاف ہوئے —
انکا مطلب یہہ تھا کہ ملک کے انتظام مین تبدیلی کرین مگر یہ بخوبی ظاہر تھا کہ
وے ازراہ آئین اور بندوبست کے چاہتے تھے کہ ایک بہتر ائی ملک کے
بندوبست مین بجون وقوع سرکشی اور فساد کے ہووے — آئرلینڈ اور
سکوٹلینڈ مین بھی لوگون کی روبکاری ایسی ہی تقصیر کے واسطے ہوئی تھی وے
گناہگار سرکشی کے ثابت ہوئے اور سزا بموجب اندازہ اپنے جرم کے پائی
۱۷۹۵ لڑائی مین شکست پانے کے سبب فرنگستان کے بہتیرے بادشاہون
نے فرانس کی رعایا سے صلح کرنی چاہی — اول ٹسکنی کے ڈیوک نے صلح کا
نمونہ ظاہر کیا بعد ازان شاہ سپین سوائٹزرلینڈ کے لوگون اور سویڈن
کے نایب نے بھی ویسا ہی کیا — شاہ پروس نے صلح دشمنون سے تا بوصول
ہونے اس زر کے جو متیران انگلستان نے واسطے لڑائی کے دینے کا
اقرار کیا تھا انتظار کیا بعد پانے زر مذکور کے اس نے دشمنون سے صلح کرلی
— ہولینڈ والون نے اپنے حاکم کو نکالکر حکومت جمہور بنام ری پبلک بے
ٹیوپا کی مقرر کی اور حقیقت مین وہ ایک ضلع منجملہ اضلاع فرانس کے ہوگیا — القصہ

القصہ آسٹریا کے سوا انگریزون کا کوئی مددگار نرہا اور اسکے ساتھہ بھی دوستی
کا پایدار رہنا بے تحقیق تہا۔ انگریزون کے بڑے نے چند فتحین حاصل
کین خصوصًا پورٹ بی اور رنٹ مین لارڈ برڈپورٹ نے ایک بڑی مشہور نصرت
پائی اُن لوگون نے جو جبکہ سبب انقلاب کے فرانس سے چلے گئے تہے اور اب انگریزی مشیرون
کی تائید سے ایک مہم اہل فرانس پر کی تہی شکست پائی۔
سلطنت کے بہتیرے ضلعون مین آثار رضامندی کے ظاہر ہونے لگے لڑائی
مین فتح اور ظفر بہت کم ہوئین اور کچھہ بہی حاصل نہوا لیکن اگر وے بالتصفیہ
ہوئی ہوتین تو اس تکلیف کا عوض جو زیادہ محصولون سے واقع ہوئی تہی
نہوجاتا۔ لنڈن کی رعایا نے بباعث موقوف ہونے تجارت کے بڑا تقصان
اٹہایا اور بعضے غریبون نے مفلسی کی طرف سے نہایت تنگ ہوکر بادشاہ
کی سیج گاڑی پر جب وہ کچہری امرا کو جاتا تہا حملہ کیا۔ اس حرکت
ناشایستہ سے مشیرون کے طرف دار زیادہ ہوگئے اس لئے کہ
پارلیمنٹ نے اس بے ادبی سے جو اون کے بادشاہ پر ہوئی تہی خفا
ہوکر فتنہ و فساد کے دبانے کے واسطے بہت سے احکام صادر کئے
یہ احکام شائد اس موقع خاص کے مناسب تہے مگر ان سے
لوگون کے افعال و حرکات پر زیادہ مزاحمت ہوگئی۔ شاہزادہ
ویلز نے اپنا قرض ادا کرنے کے لئے بزتروک کی شاہزادی کیرولائین سے شادی کرلی ہمین پہر اس نامسعود شادی کا کچھہ حال بیان
کرنا پڑیگا مگر اس مقام مین یہی کہنا اکتفا کرتا ہی کہ شروع سال آئندہ
مین ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور جلدی بعد ولادت اس لڑکی

کے لیے دو تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔۔۔

۱۷۹۹ ڈچ اور سپین والے اپنی فوجوں کو فرانس کے [illegible]
گریٹ برٹن کے اب دشمن ہوگئے اور چونکہ [illegible]
مین مدد ہی دیتا تھا تو اب تنہا اپنی ذات سے لڑائی [illegible]
ڈچ والوں کے بہتیرے مقامات ہندوستان [illegible]
انگریزوں کے تصرف مین آ گئے جزیرہ کیپ [illegible]
حمایت مین تھا جاتا رہا۔ آسٹریا والوں کو فرانس [illegible]
پارٹ سردار تھا اور جس نے اپنا مشہور [illegible]
خیال اپنی طرف متوجہ کیا تھا اٹلی مین سے [illegible]
مقرر [illegible] عہد و پیمان کرنے سے لڑائی کے اتمام کرنے مین
کی مگر وہ عہد نہین بن پڑا شاید اس کے [illegible]

۱۷ بڑے بڑے مصارف سے جو گریٹ [illegible]
قدر کم ہوگئین کہ آخر کار انگلستان کے [illegible]
ہوگیا اور کاغذ کے روپئے مروج ہوئے۔ دو بڑی سرکشیان بیڑون مین
واقع ہوئین سپیفیلڈ مین جو بڑی تھی سو وہ تو دریائی سیاہ کی زیادہ
کرنے کے باعث دب گئی مگر نور کی سرکشی بغیر از بعضے [illegible]
کے موقوف نہین ہوئی۔ لیکن انگریزی نام اور بزرگی تب بھی [illegible]
برقرار رہی اس لئے کہ سر جان جروس نے سپین والون کے بڑے بیڑے
کیپ سینٹ ونسنٹ کے متصل ایک بڑی فتح پائی تھی اور ایک ایسی ہی
نصرت سردار فوج بحری ونکن نے کیمپرڈون مین ڈچ والون پر حاصل کی تھی

کی تھی — الحاصل انگریزون کے رفیق آسٹریا والے اس قدر کامیاب نہوے
انہون نے ہر ایک جگہہ مین شکست پائی اور غارت ہونے سے بیکار لاچار اُن
شرطون کو قبول کر کے صلح کی جنکا بوناپارٹ نے کیمپو فورمیو مین حکم دیا تھا۔
باوجود تسلیم کیا جانے کل اختیار ایجاد قوانین ۱۷۹۸
کے اس ملک کے لیئے ۱۷۹۸ مین بہت سے لوگ آئرلینڈ کے پہر ناراض
رہے — پارلیمنٹ کی اصلاح اور منسوخ کرنے اُن آئینون کو جو روم
کیتھولک کے برخلاف آئرلینڈ والون نے بطور رحم کے چاہا اور جو کہ نہ پانے
اسکے اس درخواست کا ادھر کچھ بھی نتیجہ نہوا لوگ ترش رو اور ناراض ہو
اور چند ایک آدمیون نے چاہا کہ آئرلینڈ کو انگلینڈ سے علیحدہ کر کے فرانس
کی حمایت اور مدد کی حکومت جمہوری مقرر کرین — غریب دغا باز کو بانی تحریک
اس بات کی خبر ہوگئی اور انگلینڈ نے اس امر کی خبر بروقت پائی اور
بڑے بڑے سرکش سرداروں کو گرفتار کیا تب بھی ان کی سرکشی اس قدر
زیادہ ہوگئی تھی کہ دبکی نہین جاتی تھی اور ہر جگہہ پر کچھ نہ کچھ سرکشی ظاہر کرنے
لگے — ایک خون ریز فساد کے بعد جس مین طرفین سے بہت سی دشمنان اور
بے عزتیان سرزد ہوئین ہر ایک جگہہ مین مفسدین یا برگشتہ لوگون نے شکست
پائی اور جبکہ فرانسیسی کا ایک چھوٹی جمعیت نے جو ان کی مدد کے لئے روانہ
ہوگئی تھی اپنے تئین مجبور پایکر حوالہ کر دیا تب لارڈ کورنوالس کی دانائی اور رحیم
دلیری سے آئرلینڈ مین صلح پہر ہوگئی —

اسی اثنا مین بوناپارٹ ایک بڑا بیڑا معہ ایک فوج کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوا
اور دریائی سفر مین نائلس کی بے ایمانی سے جزیرہ مالٹا کا اپنے تحت مین لایا۔

بونا پارٹ کا دورا مصر مین بخوبی سرسبز ہوا مگر اسکی امید مین ہمیشہ فتحیاب نہ
کی اس کے بیڑے غارت ہونے کے باعث جسپر سردار فوج بحری نیلسن نے ایسی
ایک بڑی عمدہ اور مشہور فتح حاصل کی جو لڑائی کی تواریخ مین مندرج ہے نہ
پڑین — یہ مشہور لڑائی پہلی ماہ اگست کو بحر ابوکر مین جو رود نیل کا ایک دہانہ ہے
حاصل کی گئی تہی فرانسیس جہاز جنگی گرفتار کئے گئے تین جہاز جنگی یا تو جلا دئے گئے اور
یا لڑائی مین آتش زنی سے اڑ گئے مگر صرف دو جہاز جنگی بہاگ گئے تہے بعد ازان
گرفتار ہوئے — تہوڑے عرصہ بعد بونا پارٹ کو ایکر مکان کے روبرو سے سر سڈنی
سمتھ نے کوشش بلیغ کرکے ہٹا دیا اس نے اسیوقت مین فرانس سے یہ خبر پائی کہ
یہہ وقت اس کے مطالب براری کا ہی غرض وہ اپنی ولایت مین مخفی چلا آیا اور ایک
انقلاب ملک مین فوراً برپا کیا اس انقلاب کے سبب سے کونسل اوّل کے لقب سے
گورنمنٹ کی سرداری پر مقرر ہوا —

اس عہدہ پر ممتاز ہوکر بونا پارٹ نے پہلے یہ تدبیر اختیار کی کہ شاہ انگلینڈ پاس ایک
چہٹی صلح کی بہیجی وہ فوراً نامنظور ہوئی اس لئے کہ ایک نئی اور زبردست اتفاق
فرانسیس کے خلاف ہوا تہا اور اس سے فتح کی امید قوی تہی — مگر یہ اتفاق تہوڑے
ہی عرصہ مین جاتا رہا اسواسطے کہ شہنشاہ پروس نے اپنے لشکر کو علیحدہ کر لیا ڈیوک مارلبرا
نے اپنی فوج سمیت لوگون کی مدد نہ پانے سے لاچار ہوکر ہولینڈ کو چہوڑ دیا اور
فرانسیس نئی گورنمنٹ کی تائید سے پہلے کی نسبت زیادہ تر اپنی حکومت اور طاقت
ظاہر کی — ہندوستان مین انگریزون نے اپنے دشمن قدیم ٹیپو صاحب پر لڑائی
روا رکہی اور حملہ کرکے اس کی دارالخلافت کو لے لیا وہ خود مارا گیا اور اسکا
تمام خزانہ سپاہ و طفریاب مین تقسیم کیا گیا — اس وقت سے تمام ہندوستان حقیقت مین

حقیقت مین بیچ حکومت انگریزون کے آیا —

۱۸ آسٹریا والون نے پھر بھی فرانسیس پر لڑائی شروع رکھی اور اس مین مستقل مزاج اور سینہ زور رہے جب بونا پارٹ نے یکایک اس ذہن اور چالاکی سے لڑائی کو آخر کیا جو ہر ایک کے ذہن اور خیال مین نہین آسکتا ہی — وہ اپنی فوج کو کوہستان ایلیس سے بڑے خوف و مشکلات مین سے بچاکر اٹلی مین لیگیا اور مارنگو مین ایک بڑی شاندار فتح حاصل کی — آسٹریا کے شاہنشاہ نے انگلستان سے روپے کی مدد پاکر لڑائی جاری رکھی مگر ہوہلین دن کی لڑائی سے بالکل بے بس ہوکر فتحیاب کا مطیع ہوا اور لاچار شرایط صلح کی درخواست کی —

انگلینڈ کے مشیرون نے پارلیمنٹ آئرلینڈ کی اپنی پارلیمنٹ کے ساتھ ملانے کے

۱۸۰۰ واسطے منظوری صاحبان پارلیمنٹ آئرلینڈ کی حاصل کی پہلی جنوری سنہ ۱۸۰۱ سے ایک پارلیمنٹ جزائر انگریزی کے واسطے مقرر کی جس مین چار بشپ یعنے بڑے بڑے پادری آئرلینڈ کی طرف سے باری باری ہر اجلاس مین حاضر ہوا کرین اٹھارہ امیر اپنی حیات تلک اور ایک سے رعایا آئرلینڈ مین سے دستور دایمی کی بموجب مقرر ہوون —

۱۸۰۱ پال شاہ روس انگلینڈ سے دوستی ترک کرنے ہی مین نہین راضی ہوا بلکہ اسکا جانی دشمن ہوگیا اور شمالی حاکمون کو اس دشمنی کی سازش پر برانگیختہ کیا جو آرمنیو پرٹلی بی کہلاتی تھی — جبکہ صلح کے قول و قرار سے کچھ فائدہ نہوا تب ایک بڑا زبردست حکم سردار فوج بحری پارکر کے لارد نیلسن کی مدد سے کوپنہیگن ڈنیمارک کے دارالخلافت کے برخلاف روانہ کیا گیا — دریائے سونڈ سے بآسانی گذر کر نیلسن نے حملہ کیا اور ڈنیمارک والون کی جہازی فوج

بالکل مسمار کر دیا مگر اس کے چند جہاز انیسی جائین گھر گئے تھے کہ اُنپر دشمن کی آتش زنی ہوتی تھی تب اس نے فیروزمندی سابقہ کی بموجب شرایط صلح کی پیش کر کے جلدی سے آشتی کر لی — یہ اغلب تھا کہ لڑائی پھر جاری رہتی اگر یہ اطلاع نہ ہوتی کہ شاہنشاہ پال جو اس سازش ملکی کا سردار تھا تخت سے معزول ہوا اسکا بیٹا الیکیڈر صلح کی اچھی شرایط پر گریٹ برٹن کے ساتھ ملاپ کرنیکو راضی تھا اور چھوٹے چھوٹے ملک بھی لاچار ہو کر صلح پر مستعد ہوئے —

ایک مہم سر ریاف ایر کرومبی کی سرکردگی مین مقرر کر کے روانہ کی گئی اور فرانسیس کو مصر سے نکالدیا مگر وہ بہادر افسر اس لڑائی مین مارا گیا — فرانس والون نے اسکندریہ مین شکست پاکر شرایط صلح کی جب جنرل ہچنسن انہین گھیرنے کی کیروانی دائرہ مین تیاری کر رہا تھا پیش کین اور صلح کے عہد و پیمان کی مطابق اس ملک کو خالی کر دیا — پیش از اسکی لڑائی کی خبر پہنچنے کے انگلینڈ مین اہل ولایت پر تدبیر حملہ کی فرانس والون نے کی تھی — فرانس اور ہولینڈ کے کنارون پر لشکر جمع کئے گئے اور جہازان کے روانہ کرنے کے لئے بندرگاہون دریا پر تیار ہوئے — ایڈمرل نیلسن ایک بیڑے کے ساتھ بولون پر جو خاص لام گاہ دشمن کی تھی حملہ کرنے کو بھیجا گیا مگر دو بڑے حملون کے بعد فتح پانے سے مایوس رہا — انگریزی ملاحون کی بہادری اور انگریزون کی سمندری بزرگی سے بونا پارٹ کو یقین ہوا کہ مہم کے کامیاب ہونے سے بالکل یاس نظر آتی ہے اسواسطے اپنے ارادہ سے جلدی دست بردار ہوا — انگلستان اور فرانس والے بھی ایک لڑائی سے جس کے باعث اتنا زور آور آدمی بہت کام آئے تھے بیحد ہو گئے تھے اور ان کو کسیطرح سے فائدہ نظر نہ آتا تھا — سب لوگون کی مرضی

مرضی سے انگلینڈ مین مشیرون کی ایک تبدیلی ہوئی ایڈنگٹن صاحب جو بعد
ازان لارڈ سیڈموتھ کہلایا گیا تہا پٹ صاحب کی جا مین مشیر اول مقرر کیا
گیا اور فوراً صلح کے عہد و پیمان شروع ہوئے —

۱۸۰۲ شرایط صلح جلدی مرتب کی گئین اور امیز مکان مین صلح کا انفصال ہو
اس صلح کو ایک دانا شخص نے اس طرح بیان کیا کہ یہ صلح ایسی ہوئی کہ
ہر ایک شخص اس سے خوش و خورم ہوا مگر کچھہ عزت حاصل نہوئی —
جس خط سے عہد و پیمان صلح کے دستخط کئے گئے اسی
خط سے رشک اور دشمنی فرانس اور انگلینڈ مین ہر روز اٹہنے لگی اور
اس سے ایسا ظاہر ہوا کہ چند ہی روز مین نئے جہگڑے ظہور مین آوینگے
— بونا پارٹ اول کنسل عمر بہر کے واسطے مقرر ہوکر سلطنت کے بڑا ہنیز
جسکا وہ اب حقیقت مین بادشاہ تہا ہر ایک طرحکی کوشش کام مین لایا آ
نے اسی لئے پائیڈمونٹ کو فرانس مین ملایا اور سوائزرلینڈ پر حملہ کیا —
برخلاف اس کے اسنے یہ فریاد کی کہ انگریز جزیرہ مالٹا کا اب تک اپنے
تصرف مین رکہتے ہین انہین لازم یہہ تہا کہ صلح گذشتہ کی شرایط کی بموجب
جزیرہ مذکور نائیٹس کو واپس کرتے اور یہ بہی شکایت کی کہ اس کی عزت
اور نام پر لعن طعن انگریزی اخبار مین چہپوا کر مشہور کی ہی اور گورنمنٹ
نے اس امر مین آنا کانی دی ہی — ایسی ایسی باتون سے غضب آلودہ مکرارین
۱۸۰۳ جلدی پیدا ہوئین لارڈ ونیٹورتہہ انگریزی ایلچی کی بڑی بے عزتی کی اسی لئے
وہ فرانس سے چلا آیا اور تہوڑے ہی عرصہ بعد لڑائی کا اشتہار دیا گیا —

ان دشمنیون کے ظاہر ہونے سے ایک

تھوڑے عرصہ پہلے ایک سازش جو گورنمنٹ کے الٹ پلٹ کرنے کے لئے
بنی تھی انگلینڈ مین معلوم ہوگئی — یہ سازش کرنیل ڈیپارڈ نے بنائی تھی کیونکہ
اُس نے یہ خیال کیا تھا کہ گورنمنٹ نے اُس کی کچھ قدر نہین کی ہی اس سازش
مین اُس کے رفیق اور دوست نہایت خستہ حال اور کمینہ درجہ کے لوگ تھے
اُنہون نے ایسے خراب اور نامناسب وسیلون سے اپنی دیوانی تدابیر کو کام
مین لانا چاہا کہ جنکا ہونا محض ناممکن تھا — غرض بڑے بڑے مفسدین کے قتل
ہونے سے ملک مین پھر امن اور اعتبار ہوگیا مگر ایک چند ہی مہینے مین پھر خبر
آئی کہ ڈبلین مین ایک سرکشی واقع ہوئی ہی — اُس سرکشی کا سرخیل روبرٹ
ایمٹ تھا یہ شخص گو نہایت خلیق اور نیک مزاج تھا مگر اُسکو امید قوی حاصل
ہونے اِن باتون کے ہوتی تھی جو محض معلومی اور ظنی ہوئین — مفسدین اُس
سازش کے نہ تو ہتیار رکھتے تھے اور نہ قواعد جنگی جانتے تھے اسواسطے انہین
بآسانی مغلوب کیا مگر اُس خطرناک ہنگامہ مین ایک ذرا پہلے لارڈ کیلوارڈن
اور اُسکا بھانجا مارے گئے —

بوناپارٹ نے بڑے زور و شور سے لڑائی پھر شروع کی اُس کے لشکر نے
ہانوور کو روندمارا اور جرمنی کے شمال کیطرف شاہزادون کو ایسا تنگ کیا
کہ اُنہون نے اپنے بندرگاہون کو انگریزون کے خلاف بند کر دیا —
دوسری طرف سے انگریزون نے اپنے جہازون سے بڑے بڑے
دریاؤن کے دہانے جہان سے انگریزی سوداگرون کا اب جانا موقوف
ہوگیا تھا بند کر دئے اور فرانس والون کی بہتیری نوآبادیان لے لین —
جس طرح کہ انگریزون نے فرانس کے جہازتجارت کے لوٹ لئے تھے

لئے تھے اور اُن کے جہازی آدمیون کو مقید کیا تھا اسی طرح فونا پارٹ
بھی تمام اون انگریزون کو جو فرانس کے دیکھنے کو جاتے تھے گرفتار کرکے
یرغمال کی طرح رکھتا تھا۔۔۔ اسی ایام مین فرانس کی فوج جو سینٹ ڈومنگو مین
حبشیون کی سرکشی روک نے کے واسطے بھیجی گئی تھی انگریزی جہازون نے
اِن کی رسد وغیرہ بند کردی اس نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ کردیا اور
وہ جزیرہ اسوقت سے ابتک بنام ہیتی کے مشہور ہی۔ برٹن پر تاخت کرنے کی دھمکیان
مکرر سہ کرر ہوتی تھین مگر طرفین سے فوج کشی لاحاصل ہونے کے بعد کچھ بھی
کے ارادے ظہور مین نہ آئے۔

۱۸۰۴ ایڈرنگٹن صاحب کے بندوبست سے رعایا کی بخوبی خاطر جمع نہوئی وہ مستعفی
ہوا اسکی جاے مین ایڈ صاحب مقرر ہوکر ایک نیا قانون اور اتفاق فرانس
کے برخلاف بنانے مین بڑی محنت اور کوشش کی۔ اس امر مین تمام لوگ
بیاعث قتل ہونے ڈیوک ڈی انگھین کے نہایت غضب مین آئے۔ یہہ
جوان شاہزادہ بوناپارٹ کے لوگون سے ایک بے جا بندار ملک مین
پکڑا گیا اور وینس کے قلعہ مین مقید ہوا ایک جنگی عدالت کے سامنے
اسکی روبکاری برائے نام ہوئی اور قلعہ کی خندق مین ایک مشعل کے
روشنی سے اسکو گولی سے مار ڈالا۔ فی الفور اس گناہ کے بعد بونا
پارٹ شاہنشاہ فرانس کا اور بادشاہ اٹلی کا مشہور ہوا مگر اس پچھلے لقب
سے آسٹریا والون کو جنکے دعوے کو اٹلی پر بامانت و بحقارت ملاحظہ کیا تھا
بڑا رنج ہوا

انگلستان کے مشیرون کے ایک تدبیر بیجا کرنے۔ کہ سب اہل سپین نے

پورٹ سے دوستی کر لی — انگریزی منسٹر نے اظہار لڑائی کا انتظار نہ کیا
اور جمائکہ کے جہازون کو جو امریکا رجنوبی سے آتے تھے لے لینکا
قصد کیا — اور اس مین کے بہتیرے آدمی ہلاک ہوئے — اہل سپین نے
اس خبر کے سُننے سے فوراً گریٹ برٹن سے اظہار لڑائی کا کیا —
۱۸۰۷ انگریزون کی دریائی سنج اور ظفر سے دشمنون کے بیڑے بالکل معدوم ہو گئے
— فرانسیس کے جنگی جہاز ٹولون مین اس بیڑے کی پاسبانی کو جو انہین مسدود
کرنا تھا بچا کر سپین کے بیڑے سے کیڈز زمین شامل ہوا اور ویسٹ انڈیز کی
طرف بادبان چڑھائے یہان نیلس نے انکا تعاقب کیا مگر اس کی نزدیکی کی
خبر سُنکر سردار فوج بحری افواج متفقہ کے فرنگستان کیطرف مراجعت
کر آئے — نیلس بھی جلدی پیچھے لگا یا گیا اور بہت سی ڈویژن کے بعد
آخر کو ان کے جہازون کو زیر حکم ویلی نیو کے اور سپین والون کو گریونیا کے
بخت مین اکتوبر کی اکیسوین کو علی الصباح صف مین بیڑے باندھے ہوئے کیپ
ترافالگر کے متصل پایا — انگریزی جہازون نے دو صف باندھکر سرکردگی
نیلس کے اور سردار فوج بحری کولنگ اوڈ کی مدد سے حملہ کیا — تین گھنٹے
کی ایک سہمناک لڑائی کے بعد انگریزون نے ایک بانصفیہ ظفر حاصل کی —
انیس جہاز جنگی معہ ویلی نیو اور دو سردار بحری پکڑے گئے اور باقی سردار
فوج بحری گریونیا کے ساتھ بھاگ گئے بعد ازان بہتیرے ان مین کے
ایک بیڑے سے جو سر آرسٹر مین کے حکم مین تھا گرفتار ہوئے —
یہہ فتح لارڈ نیلس کی موت کے عوض مین جس نے مدت سے انگریزی
جہاز رانی مین نام پیدا کیا تھا حاصل ہوئی تھی — وہ عین لڑائی مین ایک

ایک گولی سے زخمی ہوا تہا اور لڑائی کے آخر ہونے سے ایک ذرا پہلے
مرگیا۔ انگلینڈ مین اس کے مرنے سے بڑا غم والم ہوا اس کے بہائی کو عہدہ
امیری پر ممتاز کیا اور ایک پنشن اسکی بیوی بیوہ کے لئے مقرر ہوئی
اسکی نعش کو ایسی شان اور تجمل سے سینٹ پال کے گرجہ مین مدفون کیا کہ
اب تک انگلینڈ مین ایسی نمود اور شان کبہی ایسے وقت پر نہین ظہور مین آئی
تہی اور ایک مکان اسکی یادگاری کا سرکار کیطرف سے تعمیر کروایا۔ اسکے
ہمراہیون کو جو اس فتح مین شریک تہے انعام و اکرام مرحمت ہوئے سردار
فوج بحری کو لنگ اوڈ کو عہدہ امیری پر سرفراز کیا اور زخمی اور کشتون
کے وابستون کے واسطے روپے مقرر ہوا۔
فرانسیس نے خشکی پر تو فتح پائی مگر دریائی جنگ و جدل مین بڑا نقصان
اٹہایا۔ آسٹریا والون نے ہر ایک جگہہ مین شکست پائی میسینا نے
آرچ ڈیوک چارلس کو اٹلی مین سے نکالدیا جنرل میک نے الم مکان کو
ایسی واردات سے بوناپارٹ کے حوالہ کردیا کہ جسسے کچہہ اشتباہ دغا کا
ثابت ہوتا تہا بعد اس کے دانائی نے بہی فیروزمندی کی اطاعت کا غاشیہ
اوپر دوش قبولیت کے اٹہایا۔ روسیون کے شامل ہونے سے
خلاف بوناپارٹ کے آسٹریا کے شاہنشاہ کو گونہ اعتبار ہوا جو اس نے
چاہا تہا سو نہوا دسمبر کی دوسری تاریخ کو بوناپارٹ نے افواج متفقہ کو
آسٹرلٹس مین بالکل شکست دی اور آسٹریا والون نے مجبور ہوکر جو
شرایط ظفریاب نے پیش کین قبول کین۔
۱۸۰۱ پٹ صاحب کی تندرستی پر دونین بادشاہون کے اتفاق اور شمول فتح

ہو جانے سے جس کے بنانے کے واسطے اس نے بڑی محنت کی تھی اور
اپنے دوست لارڈ میلبرن کو کچہری وکلا مین الزام لگایا جانے کے باعث
اس قدر اثر ہوا کہ سکا دل شکستہ ہو گیا — اس کی ماتم داری [illegible] کو
نے باعزت تمام کی اور ایک مکان یادگاری کی طرف سے تعمیر ہوا
— ایک نیا بندوبست بحمایت لارڈ کرنیویل اور فوکس صاحب کے مقرر ہوا ان
کے ایام اقتدار مین مردہ فروشی بالکل موقوف ہو گئی — فوکس صاحب ہی کے
وفات پٹے صاحب کے مدت تک نہین جیا اسی سال مین مر گیا —

پچھلے جھگڑے مین شاہ پروس کے چلن سے یہہ بات بخوبی دریافت نہین ہوتی
تھی کہ وہ کس جانب کو اختیار کریگا — آسٹریا والون کے شکست کھانے سے
یکایک تمام جہان کو بڑا تعجب ہوا جب پروس والے اپنی جنگی شجاعت کے ساتھ
تہہ فرانس کی ظفریاب فوج کے مقابل پڑے — لڑائی کا انصرام ایک ہی
میدان کارزار مین ہو گیا چنانچہ کی لڑائی مین پروس بالکل مغلوب ہو گئے
تمام قلعے بوناپارٹ کے تصرف مین آئے اس کمبخت شاہ کی سلطنت کا
ایک بڑا حصہ چھن گیا مگر اب سے روس والون کی مدد کے سوا دوسرے کی امید
نہ تھی اس کی یہہ امید بھی سرسبز نہ ہوئی ایلا مین ۷
ایک بضعیہ لڑائی درمیان روسی اور فرانسیسیون کے ظہور مین آئی لیکن روسیون
نے ڈیمبرک چھوڑانے مین شکست پائی اور جب فرڈ مین بھی ہزیمت
نصیب ہوئی تو صلح چاہی — ایک صلح ٹسٹ مین تمام ہوئی اس صلح سے
شاہ پروس کی نصف سلطنت چھن گئی اور جب اسے معلوم ہوا
کہ اسکی باقی سلطنت بھی روس کے صرف جوان شاہنشاہ کی مداخلت کے باعث اسکے

اوسکے حکم مین چھوڑے گئے تہے تو اوسی اور بہی حکم ہوا —
اس فیصلہ دار فتح کے ہونے سے بونا پارٹ نے وے تدبیرین عمل مین لانیکا قصد کیا
جو اسنے مدت سے انگریزی تجارت پر کی تہین — بموجب مشہور حکمون کے
جو اُسنے برلن سے جاری کئے تہے تمام فرنگستان کے بندرگاہ انگریزی اسباب
کیلئے مسدود کئے گئے اور اہل ڈنمارک نے حالانکہ مدتسے انگریزون کی دوستی مین
تہے لاچار ہوکر بونا پارٹ کے احکام کو قبول کیا — اس امر مین انگریزی گورنمنٹ
نے وے تدبیرین اختیار کین جو سخت ضرورت کے باعث سے صرف
درست گنی جاسکتی تہین

ایک مہم زیر حکم سردار فوج بحری لارڈ کیمبر اور جنرل ارل کنہکارٹ کے ڈنمارگ
والون کے بیڑے کو گہیرنے کیواسطے روانہ کی گئی تاکہ وہ بطور امانت انگلستان کے
رہے جب تک کہ لڑائی تمام ہووے کسواسطے کہ بونا پارٹ نے یہہ ارادہ کیا تہا
کہ ڈنمارگ کے جہازون سے فرانس کے بیڑے کو پورا کرے — جبکہ انگریزون نے
واسطے بیڑے کے درخواست کی تو ڈنمارک والون نے انکے اس درخواست کو
بالکل انکار کیا مگر انگریزون نے تین روز تلک متواتر کوپنہین پر گولہ برسایا بادشاہ
ڈنمارک نے اپنے دار الخلافہ کو غارت ہونے سے بچانے کے لئے شرائط معاملہ
کی قبول کین اسکا تمام بیڑا جسمین اٹہارہ ۱۸ جہاز جنگی اور پندرہ ۱۵ چھوٹے جنگی
اور اکتیس ۳۱ اور چھوٹے چھوٹے جہاز تہے معہ ایک بڑے ذخیرہ دریای
کے حوالہ کیا گیا —
انگریزون نے جو اور غیر ملکون مین مہمات اختیار کی تہین وے سرسبز نہوئین بجز
جو سرپوٹ ہیم نے تسخیر کیا تہا وہان کے باشندون نے پھر لیا

جب ایک بڑا بیڑا لیکر کرد گا جنرل وایٹ لوک کے اسکے پھیر لینے کے واسطے روانہ کیا گیا تو اس سے بھی کچھ نہوا ایک اور بیڑا زیر حکم سردار فوج بحری ڈک ورتھ کے دریائے ڈارڈنلیس کی راہ سے گذر جانیکو بھیجا گیا تہا اور قسطنطنیہ پر کچھ فایدہ حاصل نکرکے بڑے نقصان کے ساتھہ الٹا پھرا مصر مین جنرل فریزر نے اسکندریہ کو مسخر کیا تہا اسنے بھی لاچار ہوکر اسے خالی کردیا اور ایک مہم سویڈن کے بادشاہ کی مدد کرنے کو اختیار کی گئی تہی اسکا بھی انجام خوب نہوا کرنیویل صاحب کا بندوبست جو ابتدا مین بہت سا پسندیدہ ہوا تہا اب لوگ اس سے بالکل ناراض تہے اور بادشاہ کو بھی اسپر اعتماد نہ تہا۔ مشیرون نے چند تدابیر مفید واسطے روسن کیتہولک لوگون کے پیش کین بادشاہ نے انہین نامنظور کیا اسلئے مشیرون نے استعفا دیا اور پٹ صاحب کے دوست کونسل مین پھر بلائے گئے۔

غرض اب فقط پرتگال سے راہ فرنگستان کی رہ گئی تہی اور بوناپارٹ کا یہہ ارادہ تہا کہ انگریزون کے کارخانے وہان سے بھی خارج کئے جاوین۔ پرتگال کے شاہزادہ نایب نے فرانسیس کی ایک فوج قوی کے آنے سے شاہنشاہ فرانس کی درخواست ڈر کر قبول کی مگر جب اسنے دریافت کیا کہ اسکی قبول کرنے سے کچھ فایدہ حاصل نہین اور سلطنت کا بھی مغلوب اور مفتوح کرنا اسکی ارادہ مین ہے تب وہ ایک انگریزی بیڑے کے جہاز پر سوار ہوکر برزیل کیطرف امریکا جنوبی مین چلا گیا۔ اسکے جاتے ہی فرانسیس بے مزاحمت لزبن مین مقام پذیر بعد لینے بوناپارٹ کے پرتگال کے

[illegible] سپین مین اولسے زیادہ بیجا اور بے منصفی کے کام واقع

واقع ہوئی کہ جو پہلے بظاہر لائق کامیابی کے معلوم ہوتے تہے مگر بعد ازان انسے
بونا پارٹ کی عزت اور نام کو بٹا لگا اور یہہ باعث اسکی شکست اخیر کا ہوا
— سپین کے دربار نے اسوقت اسقدر نالیاقت اور خرابی ظاہر کی تہی کہ
اب تک کسی ملک کی تواریخ سے ایسی برائیان ظہور مین نہین آئین وہان کا
بادشاہ نہایت نالائق اور متلون مزاج تہا ملک کے امور مین کچہہ بندوبست
امن کے وقت بہی نہین کرسکتا تہا خصوص ایسے زمانہ مین جبکہ تمام حکام
فرنگستان کے فرانس کے انقلاب مین مستغرق تہے — اسکا مشیر اعلے ملکہ
اصلی حاکم سپین کا گوڈوی تہا یہہ ایک گم نام شخص تہا ملکہ نے اسے ایک
ادنے درجہ سے اپنی محبت کے سبب ایک اعلیٰ درجہ پر سرافراز کیا تہا اور
اسے لقب حامی الامن کا عنایت کیا — لیکن وہ جن خدمات پر ممتاز کیا گیا
تہا کسیطرح سے اُنکے لائق نہا — غرض وہ نہ کچہہ لیاقت رکہتا تہا اور
نہ اعتقاد بلکہ اُسنے ایسا ایک طریق خود پسندی کا اختیار کیا تہا کہ جسکے
باعث سپین کے تمام آمدنیان خراب ہوگئین اور وہ ولایت تمام گردنواح
کے ملکون کی آنکہون مین حقیر ہوگئی — حقیقت مین گوڈوی نامرد دل عزیز تہا
امیر اُمرا اُسے ناپسند کرتے تہے اور رعایا یہہ بات کہتی تہی کہ جو بلائین اور
تکالیف اُنپر پڑی ہین وے اُسکے سبب ظہور مین آئی ہین آخر الامر یہہ
مشہور ہوا کہ اُسنے بادشاہی خاندان کو امریکا کے جنوبی مین بہیجنے کا
قصد کیا ہی سبابسے ایک خطرناک سرکشی برپا ہوئی جس کے باعث گوڈوی
کی تمام حکومت اور اختیار چہن گیا — جب بادشاہ چارلس کا انتقال ہوا
ہوا تو اُسنے بہی اپنے بیٹے فرڈی ننڈ اسٹورانیز کے [illegible]

بادشاہت دی دی اسکے لڑکے کے بادشاہ ہونے سے رعایا کو بڑی خوشی ہوئی — جسوقت بوناپارٹ نے اس انقلاب کی خبر پائی تب وہ فی الفور بیون کو گیا تاکہ ایسے عُرل اور نصب مین آپ بھی شریک ہووے اور اس بڑی فوج کو جسپین مین تھی میڈرڈ مین استقامت کرنیکا حکم نافذ کیا — چارلس نے باغوائے بعضے شخصون کے اپنے ملک کا دعوا پھر کیا اور اپنے باغی اور سرکش بیٹے کے خلاف فرانس کے شاہنشاہ سے مدد چاہی اور اسیوقت مین اسکے بیٹے فرڈی ننڈ کو بھی خفیہ خبر پہنچی کہ بوناپارٹ اسکے طرفداری مین ہی اور اگر وہ اُس سے اعانت کی درخواست کریگا تو بالضرور اسمقدمہ کا انفصال اسکی ہی جانبداری مین ہوگا — ایسی ایسی باتون سے سارا بادشاہی کنبا فرانس مین گیا بوناپارٹ نے انہین فوراً گرفتار کرکے ایسا تنگ اور مجبور کیا کہ وی تاج و تخت سے دست بردار ہوے اسنے وونہین اپنے بھائی یوسف کو وہان کا تاج مرحمت کیا —

جسوقت کہ خبر ان بے انصافیون کی جو بیون مین واقع ہوئی تھین ظاہر ہوئی تب تمام اہل سپین نہایت غضب مین آئے اور سب لوگ ایک رای ہوگئے اور یہہ ارادہ کیا کہ ملک کی آزادی مین کوشش کرین اور اپنے موروثی بادشاہ کے سوا دوسرے کی متابعت ہی نہین کرین — فرانس والون نے ایک نہایت بھیانک کُشت و خون کے بعد میڈرڈ مین سرکشی اور فساد کو دبا دیا اور سباستے میورٹ کے نام اور عزت کو بڑا اٹھا لگا اسلئے کہ وہ شہر کی سپاہ کا حاکم تھا ہر ایک پرگنہ مین لوگ جمع ہوے اور فوجین بھرتی کرکے ظالمون کے مقابلہ کی خاطر ہر ایک نوع کی تیاریان کین — جنرل الٹر کی سپاہ اور انگریزی

انگریزی بیڑون نے جو بحر شام مین تھے سپین والون کے ارادون مین مل نے کا قصد کیا اور انکے مددگار ہوے غرض انکی مدد سے بیڑا شہر گیندر کا بچ گیا اور فرانس کے بیڑے نے جو بندرگاہ مین پڑا ہوا تھا مجبور ہوکر اپنے تئین حوالہ کردیا — فرانس کی فوجون پر بھی بہت مصیبت پڑی دو پونٹ پندرہ ہزار آدمی کی فوج کے ساتھہ لاچار ہوکے سپین کے جزایر کیبرس کا مطیع ہوا مونسے حیران ہوکر دلیشیا سے الٹا پھر گیا اور ایک فوج جو سپین کے لوگون سے بنی تھی اور جس سے بوناپارٹ نے شمال مین جرمنی کے کام لیا تھا پھر گئی اور انگریزی جہازون پر انھین سوار کرکے سپین کو لے گئے —

یہہ شعلہ سرکشی کا فوراً پرتگیز ملک پھیل گیا اور اگرچہ فرانس کے جرنلون نے اس تباہی زدہ ملک مین بڑی کوشش کی ساتھہ ان شخصون کو قتل کرکے جنھون نے اپنے ملک کو آزاد کرنیکے واسطے سعی بلیغ کی تھی دبا دیا مگر تب بھی اس تدبیر سے زیادہ تر غرم مقابلہ اور عوض کا ظاہر ہوا — ان امور کی خبر جو سپین مین گذری تھی انگلینڈ مین لوگون نے بڑی خوشی کے ساتھہ پائی — سپین کے ایلچیون کی بڑی خاطر داری کی گئی اور وہان کے تمام قیدیون کو چھوڑ کر کپڑے اور ہتیار دئے تاکہ اپنے ہم وطنون کی مدد کرین انگریزی توپخانہ سے سامان جنگ انھین بھیجا گیا سرکار نے اکی مدد کی اور لوگون نے از راہ فیاضی کے انکے لئے چندے ڈالے تاکہ انھین سیطرحکی تکلیف خرچ کیطرف سے نہو اور ایک فوج بہ ساز و سامان اور تربیت یافتہ لیکر گوگی سر آرتھر ویلسلی کے پرتگیز کے آزاد کرنیکے

واسطے روانہ کی گئی۔ اگست کی پہلی تاریخ
کو انگریزی لشکر بجر موٹنڈیگو مین وارد ہوا اور فوراً بڑی چالاکی اور ہشیاری سے
کام کرنے لگا۔ ستمبر مین کو فرانسیسون نے رولیکا مین شکست پائی مگر اگست مین
کو ایک غضبناک اور ناتصفیہ لڑائی ویمیرا مین ہوئی انگریزون نے فتح حاصل
کی اسیوقت مین بہہ واٹرولی طالع کی ہوئی کہ سر آرتھر ویلسلی کے حکم
پر سرہری برارڈ مقرر ہوا اسنے فی الفور احکام صادر کئے کہ حریف
کی فوج کی تعاقب نکرین اور اس سبب سے اس عمدہ اور نام آور
فتح کا ثمرہ ہاتھہ سے کھویا۔ دوسری روز سر ہوڈ الرمیل نے
پونہچکر کل اختیار فوج انگریزی کا پایا اور فرانس کے جنرل سے صلح کی قول
و قرار کرنے شروع کئے۔ سیٹرا مین ایک عہد و پیمان ایسی شرطون
پر جو فرانس والون کے مفید مطلب تہین اسلئے ہوا کہ فرانس والے
پرتگال مین سے اپنی فوج کو بلا لین مگر اس فیصلہ سے انگلستان کی ناراضی
ہوئی۔ ان شرطون مین سے ایک شرط یہہ تہی کہ روسیون کا بیڑا جو دریا
ٹیگس مین تباہ پڑا ہوا تہا بچایا جاوے لیکن انگریزی سردار فوجی سر
سر چارلس کوٹن نے اس شرط پر دستخط کرنے سے بالکل انکار کیا غرض بہادر
اسکے تصرف مین اس اقرار پر سپرد کئے گئے کہ روسیون سے صلح ہونے کے چھہ
مہینے بعد وے واپس کئے جاوین۔ پرتگیز اب دشمن
کی فوج سے خالی ہوا سر جان مور جنرل انگریزی فوج کا سپین کے شمال
کیطرف روانہ کیا گیا تاکہ سپین والون کے ارادون مین ساعی ہووے۔
سپین کے ایلچیون کے اظہار کی بموجب جو انہون نے لندن مین بیان

بیان کئے تھے احکام اس شجاع جرنل کے پاس بھیجے گئے تھے آخر ش
تھوڑے ہی عرصہ بعد یہہ ظاہر ہوا کہ یہ لوگ بالکل قابل یقین اور اعتبار
نہین تھے — سپین کے غریب وغربا نے تو فرانسیسون کا مقابلہ بڑی دشمنی اور
سخت غرم کے ساتھہ کیا مگر امیر و امرا اسوقت مین جاہل اور خود پسند تھے اور
ہر ایک ارادہ اور وہم مین کامل وجودی کرتے تھے اور بجا ہی حاصل کرنے
کے آزادی اپنے ملک کی دے چاہتے تھے کہ خاص اپنے واسطے کچھہ حکومت
اور اختیار حاصل کرین — وے اور نا لایق اور خود بینون کی مانند
بڑی شیخی اور نمود کیا کرتے اور یہہ کہا کرتے کہ ہمارے پاس بہت سی فوجین
روپئے اور سامان جنگ بہت سا ہی لیکن جب وقت آیا تب انکی
فوجین ایک بے قاعدہ ہجوم مین ظاہر ہوئین یا کبھی کبھی صرف برائے نام
کاغذ پر انکے نام مندرج کئے جاتے انکے مخزن بالکل خالی تھے اور تیار یان
فقط لاف وگزاف تھین — الغرض سرجان مور کے سپین مین داخل
ہونے سے پہلے اس بڑی تشکر نے جسکے ساتھہ اسے ملکر کام کرنیکا حکم تھا
اپنے جرنلون کی نالیاقت کے سبب بڑی شکست پائی اور پراگندہ ہوگئے
— اب جب سرجان مور نے دریافت کیا کہ کیطرح کی امید بہبودی
کی نظر نہین آتی ہی تب اسنے پرتگیر کیطرف مراجعت کرنیکا قصد کیا انگریزی
سفیر نے جو سپین کے کونسل مین مقرر تھا اسے اسطرح سمجھایا کہ اپنا ارادہ
بدل کر ملک کے اندر بڑھے — اسی اثنا مین بونا پارٹ پونچکر اسکی
فوج کا سدراہ ہوا اور اپنے کوشش اور چالاکی کے سبب انگریزی
جرنل کو ہٹا دیا — فوج انگریزی پر اسقدر تکالیف اور مصیبت

واقع ہوئین کہ بیان مین نہین آسکتی ہین چند روز تلک فوج مین بی انتظامی رہی اور جس ملک کی حمایت اور مدد کیلئے وے آئے تھے بہو کے سپاہیون نے اس سے ایسا سلوک کیا جیسے کوئی دشمن کرتا ہی — آخوالامر وے کورنا مین پہونچے ۱۸۱۲ مین دشمن بہی اسقدر تردیک آپونہچا تہا کہ بجز مقابلہ کے یا فتح حاصل کرنیکے دشمن پر یا جہاز پر سوار ہوکر بہاگ جانیکے دوسری چیز نظر نہ آتی تہی — غرض سرجان مور نے

ایسی ایک شاندار فتح حاصل کی کہ جسکے سبب بازگشت کرنیکی کٹہنائیان جاتی رہین لیکن ایک بڑی برائی اور دشواری یہہ ہوئی کہ وہ بہادر جنرل اس فتح کے حاصل کرنے مین کام آیا — جسوقت فرانسیسی لشکر

جرمنی سے اس فوج کے ساتہہ شامل ہونیکے واسطے جو سپین مین تہی چلا گیا تب آسٹریا کے شاہنشاہ نے لڑائی کی جو نکہواٹہانے کا پہر قصد کیا اور اپنے پہلے نقصان کے لئے بہت سی کوشش کام مین لایا — مگر نصیبہ نے جسطرح اسکی جنگی امور مین پیشتر بدسلوکی کی تہی اب بہی اسیطرح اس سے برگشتہ رہا — بوناپارٹ ایک مختصر ملکہ یا تصفیہ میدان کارزار مین وائنا پر قابض ہوا اور باوجودیکہ اسکی فوج کو اسپرن مین نہایت دشواری اور سختی واقع ہوئی تب بہی اسنے ایک بڑی فتح واگرم مین حاصل کی اس فتح سے سلطنت آسٹریا کی بالکل اسکے تصرف مین آئی — غرض جب اس نزاع

مین شک باقی نہا تب انگریزونے اپنی غرت کی درستی مین جسپر کچہہ ایک حرف بدنامی کا سپین مین عاید ہوا تہا بخاطر جمعی مصروف تہے — سر آرتہر ویلسلی پہر ملک سپین کو روانہ کیا گیا وہ فرانسیس کو اور بارٹو سے

اور پارٹو سے نکالکر کامیاب ہوا اور بہتیرے مقامات سے بھی جو انہون نے پرتگیز
مین سرجان مور کے ہٹ جانے کے بعد حاصل کئے تھے نکالدیا — تب وہ
سپین کیطرف روانہ ہوا اور ٹیلاویرا مین ایک بڑی عمدہ فتح پائی لیکن سپین
کے حاکمون سے اعانت نہ پائی وہ اپنی فتحون کے دیکھے نہوا اور میدان جنگ
کو بدون حاصل کرنے کسی فایدہ کے تمام کیا — دانائی اور بہادری کے
باعث جو ٹیلاویرا مین ظاہر ہوئی تھین سر آرتھر ویلسلی کو لقب والی
کونٹ ویلنگٹن کا ملا — واسطے
مخالطہ دینے اہل فرانس کے حملہ کرنے سے اوپر ملک آسٹریا کے انگریزون نے
ایک فوج ہولینڈ پر زیر حکم ارل چٹھیم اور سر رچ ارڈ سٹرکین کے
روانہ کی — فلشنگ کا قلعہ اور واچرین کا جزیرہ مفتوح کیا گیا لیکن اس
سرزمین کی آب وہوا ایسی خراب تھی کہ لشکر طفر پیکر ان مکانون کو جنمین انگریز بہت
سے بہادر مارے گئے تھے چھوڑکر ہٹ آیا — مگر یہ بات مسلم ہے
کہ فوج کا پونہچنا ہولینڈ پر قرین مصلحت نہ تھا اور جنمین سردارون نے
اوسکی سعی جسقدر کہ اس امر مین کرنی چاہیے تھی نہ کی کسواسطے
کہ ہولینڈ کے کنارہ پر بیڑے کے پونہچنے سے پہلے ہی آسٹریا تباہ
ہوگیا تھا اس مہم سے خاص مطلب یہہ تھا کہ فرانس کے بیڑے کو دریا
سکلڈ مین تباہ کرڈالین اور رتیورپ کے شہر کو اپنے احاطہ تصرف
مین لاوین مگر کسی ایک پر ان دونو مطالب مین سے جنکے لئے فوج بھیجی
گئی تھی قصد نہ کیا گیا
اس سال
انگریزون نے چند دریائی مہمات مین فتح پائی اس سب سے اہل انگلستان

انگلستان کی شجاعت اور مردانگی نبی رہی — لارڈ کیمبر اور لارڈ کوکرین نے فرانسیس کے ایک بیڑے پر جو بابک روڈ زمین پڑا ہوا تھا حملہ کر کے چار جہاز جنگی بڑے اور تین جہاز جنگی چھوٹے جلا دئے اور بہتیرے جہازون کو توڑ ڈالا — لارڈ کوکنگ اوڈنے بحر بروسا مین تین بڑے جہاز جنگی اور دو چھوٹے جہاز جنگی اور بیس کشتیان تباہ کر ڈالین — سر جیمس سامارز نے ایک بڑا رسیون کا بحر بالٹک مین گرفتار کیا اور فرانسس سے ولسٹ اینڈ بیز مین بہتیرے جزیرے چھین لئے —

اب تمام لوگون کا میل پارلیمنٹ کی تجویز کے طرف جو دے ڈیوک بارک کے چلن پر اسکے کمیند ایچف ہونیکے عہدہ مین کر رہے تھے مصروف — ایک بڑی مشقت کی تحقیقات کے بعد ڈیوک مذکور نے بہت سے لوگون کی منظوری سے بے الزام رہائی پائی اور اسنے مناسب جانکر خود اپنے عہدہ سے کنارہ کشی کی — اکتوبر کی چھبیسوین کو ایک جشن شاہانہ بڑی شان اور تجمل سے سلطنت مین بیچ مبارکبادی بادشاہ کی فرمانروائی کے جوابچاسوین سال مین پہنچے تھے مقرر ہوا —

آسٹریا والون سے صلح ہونیکے سبب لوئی چہاردہم نے نئی فوجین سپین مین روانہ کین جنہون نے سپین والون کو اسقدر شکستین دین کہ ظاہر مین وہ ولایت فرانسیسون کے تصرف مین آئے ہو معلوم ہوتی تھی — میدان جنگ مین اہل سپین سے اپنے مخالفون پر کچھ نہو سکتا تھا لیکن وے اُن دشمنون کو جو اپنی فوج سے علیحدہ پائے جاتے تھے یا بیچ حفاظت رستے کے ہوتے مار ڈالتے لسبب انکی چالاکی کے اسبات مین

اسپانین ایسے زیادہ خوف وخطر عاید ہوتے تہے کہ بہ نسبت کسی فوج عظیم کے جو جمع ہوسکتی اس سے بہی ایسے خوف ظہور مین نہ آتے ۔۔۔ پرتگال مین انگریزون کے رہنے سے حقیقتاً سیطور فرانسیسون کو سپین پر چین نہوسکتا تہا یونہ مارٹ نے اسلیئے ایک بڑی فوج کے ساتہ میسینا کو انہین پرتگال مین سے بالکل نکال دینے کے لئے روانہ کیا ۔۔۔ وہ اپنے تئین اسوقت جرمنی کیطرف سے امن مین خیال کرتا تہا اسلیئے کہ اسنے شہزادی شاہنشاہ کی بیٹی ماریا لوسا سے شادی کی تہی اور اپنی وفادار بیوی ایلیانا کو پہلے ہی سے طلاق دیدیا تہا ۔۔۔

میسینا کے پونہچنے سے لارڈ ویلنگٹن نے اپنے تئین نگہبداری بچایا اور سیطرح کی ترغیب سے اپنی اس ہوشیار تدبیر کو چہوڑا ۔۔۔ وہ دشمن کے سامنے سے بغیر شتابگی کے ٹہگیا مگر بوسیکو مین اسپر حملہ ہوا تب اوسنے اپنے حریفون پر پہر کر انہین ایک سخت شکست دی ۔۔۔ لارڈ موصوف نے ٹورس ویڈراس کی مضبوط چہاؤنی کیطرف روانہ ہوا جہان اسنے یہہ ارادہ کیا کہ میسینا قحط کی تکلیف سے حیران ہوکر آپ ہی ہٹ جائیگا ۔۔۔ فرانس کے مارشل کو بڑا تعجب ہوا جب اسنے دریافت کیا کہ انگریزی فوج بجای اپنے جہازون پر ہٹ جانیکے ایک جگہہ مین مقام پذیر ہی کہ جہان اسپر حملہ کرنا نہایت غیر ممکن تہا وہ ایک مرتبہ ہی کامل ہوگیا اور وقت میدان جنگ کا حملہ کرنیکے قابو کی تلاش مین انگریزون کی چہاؤنی مین صرف کیا ۔۔۔ جب لڑائی

اسطرح ہو رہی تہی تب بادشاہ کی عزیز از جان دختر نیک اختر

شاہزادی امیلا کے مرنے سے تمام خاندان شاہی کو بڑا غم و الم ہوا اور بادشاہ ایسی بیماری مین مبتلا ہوا جس مین وہ بیشتر گرفتار رہا تھا — اسکی باقی زندگی کے ہوش و حواس مین تغیر آگیا اور حکومت ملک کی ولیعہد کو بطور نیابت کے سپرد کی گئی —

اس واردات کے تھوڑے عرصہ پہلے ایک عجیب انقلاب سوئیڈن مین واقع ہوا بادشاہ تخت پر سے معزول کیا گیا اور اُسکی اولاد تخت و تاج کے دعوے سے خارج ہوئی تھی اُسکا چچا اسکی جائے مین مقرر ہوا اور چونکہ وہ بے اولاد تھا تو تخت نشینی چارلس جان برنیڈوٹ بانے بوناپارٹ کے جرنیلون مین سے ایک کے نام مقرر ہوئی —

لارڈ ویلنگٹن نے شمرہ دانشمندی کا جو اسنے ٹوریس ریڈرس کی چھاونی کے مقام مین ظاہر کی تھی اور بہی میوہ صبر کا جو اُسنے اپنے حریفون کی کوشش مین اُٹھایا تھا بخوبی پایا — اہل فرانس کی فوج مین بھوک اور بیماری نے اسقدر غارت کی کہ تھوڑے سے بھی ایسی ہوتی ہیں نے اندازہ کیا کہ بجز بازگشت کرنیکے اس غارت سے کوئی صورت بچاؤ کی نہین معلوم ہوتی ہی — اس بازگشت مین فرانس کا مارشل اپنی پہلی شجاعت پر مشتمل رہا لیکن اور باتون مین متاخرین اسکے چلن اور اطوار پر لعنت ملامت کرتے ہین — ہر ایک طرح کی جرم مین جو بیباک سپاہی کرتے ہین انسے کوتاہی ظہور مین نہ آئی اور نہ اُنکو شرمندگی — انکو قتل کرتے ہین نہ تو خیال عمر کا اور نہ زن و مرد ہونیکا مطلق لحاظ کرتا تھا — انبار کشتیون کے اور آثار آتش زنی کے تمام

تمام اس رستہ مین جدہر سے انکا گذر میدانِ جنگ سے جہان سے وے
ناامید پھرے تھے اور جس سے اُنکی لاف زنی پر حرف آیا تھا نمودار تھی —
اس فتح کے بعد اس سال کوئی اور میدان
جنگ بافیصلہ نہوا — چونکہ اہل سپین نے بڈیجوز کو بڑی بیعزت وار داتون
کے ساتھہ فرانسیسیون کے حوالہ کردیا تھا تو اُسکے حاصل کرنیکے واسطے ایک ارادہ
کیا گیا — سولٹ اس جائے کے بچانے کو روانہ کیا گیا اور جنرل
برسفورڈ سے ایلبیورا کے متصل لڑائی مین مصروف ہوا — لڑائی
بہت خونریز اور سہمناک تھی انگریزون نے بڑا نقصان اُٹھاکر فتح پائی
اُنکا نقصان ایسا بڑا تھا کہ جس حصار کو انہون نے اختیار کیا تھا اسے کہہ
سکتے تھے — میسینا نے اپنی کھوئے ہوئے شہرت کے حاصل کرنیکی خاطر
انگریزون پر فیوانٹس ڈی مونوز مین حملہ کیا اُسنے وہان سخت شکست
[illegible] وہان سے جلدی بلایا گیا اور اُسکی جا پر مارموٹ مقرر ہوا
[illegible] کی افواج کا انصرام اور بندوبست ایسے شخصون کی تفویض کیا گیا
[illegible] اور کمینے تھے — اُنہون نے میدان کا [illegible] مین بارہا
[illegible] اُنہون نے کچھہ فایدہ نہ اُٹھایا —
[illegible] بارڈسا مین ایک بڑی شاندار
[illegible] اور [illegible] کے سینہ زوری اور
[illegible] اس فتح سے نصیب نہوا
شاہزادہ کونیا کو نایب مقرر کیا گیا تھا کہ اختیار بادشاہت کا تفویض
ہوا اور یہہ امید کی گئی تھی کہ مشیرون مین کچھہ تبدیلی کیجائیگی مگر وقت

تلک کچھہ بہی ظہور مین نہ آیا بجز اسکے کہ ایک واردات قابل افسوس کے واقع ہوئی جسکے سبب ایک نئی تبدیلی مشیرون مین ہوئی — مشیر اول پرسول صاحب کو کچہری وکلائے مین پلینگہم سوداگر نے رعایا کی کچہری وکلا مین اسلئے مارڈالا کہ اسکے دلمین یہہ خبط سمایا تہا کہ مشیر نے اسکے اصلی اور درست دعوٰن کی پرسش نکی تہی — قاتل مذکور کی روبکاری درپیش ہوئی بعد تحقیقات کے اسے قتل کیا اس گناہ خطرناک کے کرنیمین اسنے کچہہ ندامت نہ اٹہائی تہی — لارڈ لیورپول اول مشیر خزانہ عامرہ کا مقرر ہوا ونٹارٹ صاحب مشیر مرحوم کی جاہ مین چین سلر اکس چکر کا مقرر کیا گیا — مارمونٹ نے

بہ نسبت مصینا کے لارڈ ولنگٹن کا کم مقابلہ کیا تہا سیوڈاور ڈیڈیکو اور بیڈیجوز کے قلعے پیش از پونہچنے فرانس کے خیرل کے تسخیر کئے گئے اور قلعون کو جو دریاے ڈرو کے گذر کے حفاظت کیواسطے بنائے گئے تہے لارڈ موصوف نے لے لیا — افواج طرفین کی بہت روز تلک سالمنکا کے متصل ایک دوسرے کے مقابل پڑی رہین اور عام لڑائی کا ارادہ نکیا وے دونو آپسمین بیچ تعداد کے برابر تہین اور سپہ سالار بہی ہر دو جانب کے اسبات کے منتظر تہے کہ جب کوئی طرفین مین سے کسطرح کی حرکت سہو سے کرے تو حملہ کرین — آخر الامر مارمونٹ نے اس امید سے ایک نامناسب اور بیجا حرکت اپنی فوج کی بائین طرف اس امید سے کی کہ انگریزون کو سیوداد ورڈیڈیکو سے علیحدہ کردے چونکہ اسکے صف جنگ اس سبب سے بہت کمزور ہوگئی تو

تو ویلنگٹن نے قابو پاکر اُسپر حملہ کیا — غرض فرانس والون نے شکست پائی اُنکے چودہ ہزار آدمی کشتہ اور مجروح اور مقید ہوئے — اور لشکر ظفر پیکر کیطرف سے کشتہ اور زخمی پانچ ہزار سے کم نے شربت شہادت کا پیا — لارڈ موصوفکو

اس عمدہ فتح کے پانے سے یہہ توقع تہی کہ اسکی خبر اہا لیان سپین سُنکر کچھہ قوی سعی اور کوشش پر کمر باندہینگے اور انگریزی وزیرون کے اس قول پر کہ ایک فوج سی سیلی کی مہم سے سپین کے جنوبی اور شرقی کنارہ پر روانہ کرنیکے اعتماد رکھہ کر ویلنگٹن نے جواب چند روز سے ارل بنایا گیا تہا سپین کے اندر جانیکا قصد کیا تاکہ دشمن کو دارالخلافہ سے نکالدیوے — یہہ عمدہ اور خطرناک مہم سرسبز ہوئی افواج انگریزی کی میڈرڈ مین بڑی خاطرداری کی گئی اور تمام سپین مین بڑی خوشی ظہور مین آئی — مگر یہ امیدین جو دے چاہیے تہے سونہ بن پڑین اسلئے کہ سپین والون نے اپنی آزادی کیواسطے کچھہ بہی سعی نکی اِنکے جنرل بیلاسپڑوز نے لارڈ موصوف کی صلاح اور احکام کے ماننے سے انکار کیا جو سی سیلی مین پہنچا گیا تہا انگریزی وزیرون کی غلطی کے باعث وقت پر نہ پونہچا اور نہ تعداد مین پورا تہا اسلئے فرنسیس نے ویلنگٹن سے اسکی فوج کے ساتہہ چوتگنی اپنی فوج سے تہی مقابلہ کیا — ایسی ایسی وارد تون سے انگریزی جرنیل نے سپین کے شمال کیطرف جانیکا ارادہ کیا مگر برگوس پر حملہ کرنے سے کامیاب نہو کر لاچار

پرتگال کے سامنے ہٹ آیا — بازگشت کیوقت انگریزی سپاہ نے
کے سبب اپنے نام ونگ پر حرف لائے اسبات سے ویلنگٹن نے
نہایت خفا ہوکے انہین بہت سی سرزنش کی اور آیندہ کیواسطے ایسی
حرکات کی شائستہ کی ممانعت ہوئی —

اسوقت مین بوناپارٹ نے روسیون سے لڑائیکا ارادہ کیا جو اگرچہ شروع
مین سرسبز ہوا مگر انجام مین اُسنے ہزیمت پائی — فرانس کی فوج نے
فراحمت موسکیو سلطنت کی پہلے دارالخلافہ تلک پونہچی یہان سے اسکی
بدنصیبی شروع ہوئی — روسیون نے شہر مذکور کو آگ لگا دی
جب دشمنون کو جای پناہ نرہی تو ناچار ہوکر مٹ گئے سخت
جاڑا شروع ہوا سردی اور قحط سے ہزارون آدمی مرگئے اور
دو لاکھ سے خستہ حال سپاہی اس عمدہ فوج مین سے بچے ایسی
فوج کبھی نہین جمع ہوئی تھی — بعضی دیگر باتون
کے باعث گریٹ برٹن اور یونائیٹڈ سٹیٹس مین لڑای واقع ہوئی یہ دو
ملک زبان اور رشتہ قدیمی کے باعث ایک سے ہین اور چاہیے
کہ ہمیشہ باخلاص رہتے — امریکا والون نے کینیڈا پر حملہ کیا لیکن
ہوئے مگر سمندر پر انکے جہازون نے انگریزی جہازون پر
دھوم دھام سے فتح اور فیروزی پائی — بیلی
سے یہہ تھی کہ کپتان ہل نے بہادری امریکن کے جہاز کنسٹی ٹیوشن
انگریزی جہاز گریرار کو گرفتار کیا

آخر الامر سپین کی کونسل نے ضرورت کیطرف سے متنفر ہوکر انہ

کو حکم انگریزی جنرل کو دیدیا اس اتفاق سے لڑائی کے امورات مین اور بھی کچھ صورت اسلولی کی ہوگئی ـــــ مگر رسہ کر رفتون کے پانے کے باعث فرانسیس اپنے بہتیرے مقامات دریائے ایرو اور ڈورو پر سے نکالے گئے اور لاچار ہوکر دارالخلافت مذکور کو چھوڑ دیا اور آخر کار اس حیرت مین تھے کہ آیا ملک سے دست بردار ہون یا ایک یا تصفیہ لڑائی لڑکر مکانات مفتوحہ کو اپنے تصرف مین رکھین ـــــ بونا پارٹ کے بھائی یوسف نے یہہ پہلی تدبیر اختیار کی اور اپنے لشکرون کو ٹوریا کے متصل جو اضلاع شمالی مین فرانسیس کے لام گاہ تھی جمع کیا ـــــ اس مقام مین لارڈ ویلنگٹن نے اکیسویں جون کو اُسپر حملہ کیا اور ایک سخت مقابلہ کے بعد بالکل شکست دی ـــ توپخانہ اور اسباب بھگوڑونکا فتحیابون کے ہاتھ مین پڑا یہہ شکست ایسی بڑی تھی کہ جو لوگ فوج مین سے بچ رہے تھے سو انہون نے بھاگ جانمین اپنی سلامتی جانی ـــ فرانس مین تعاقب کرنیکے بجاے یہہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ سینٹ سباسچن اور پمپلونا کے قلعون کو گھیر کے جلد تصرف مین لائے ـــ پہلا قلعہ ایک خطرناک نقصان کے بعد حملہ سے لیا گیا اور پچھلا تھوڑی روز بعد عہد و پیمان سے قبضہ مین آیا ـــ

فرنگستان کے شمال کی طرف بھی فرانسوالون نے شکست پائی ـــــ پروسیون اور سوئیڈن والون نے اپنی فوجونکو روسیون کی فوج سے شامل کیا آسٹریا والے بھی بعد ازان اُنمین مل گئے اس افواج متفقہ نے شاہنشاہ فرانس کے لشکر پر لیپسک مین ایک بافیصلہ ظفر عظیم حاصل کی ـــ فوج نپولین کا اُلٹا پھر نہایت

بیحال اور خراب تہا جرمنی والے بہی ہر ایک جا ئین پہما کرنیوالون کے ساتہہ تہے غرض بڑی سخت مصیبت اور تکالیف اُٹہاکر بونا پارٹ کی فوج دریاے راین سے پار ہوئی اور اب یہہ ظاہر تہا کہ دوسری بیدا ئین اور غربی طرف سے فرانس پر حملہ ہوگا —

افواج متفقہ کے کامون کا انصرام سپین کے جنوبی اور شرقی اضلاع مین بخوبی ہوا — کیواسطے کہ سر جان مرے جسکی رہنمونی مین بیلے فوجین تفویض کی گئی تہین اس عہدہ کے لایق نہ تہا — اُسنے فی الفور ٹارا گونا کا حصار شروع کیا اور تب اپنے مورچال اور توپون کو بڑی بے غرتی کی جلدی کے ساتہہ چہوڑ دیا بعد ازان کاہل وجودی کی حالت مین پڑ گیا — لیکن ویلنگٹن نے بڑی شجاعت کے ساتہہ ان نقصانون کا عوض کیا اُسنے دریا ربیڈیسوا سے اکتوبر مہینے مین عبور کرکے دسنوین نوامبر کو سولٹ کی فوج کو دریا ربیویل پر شکست دی —

افواج کے امور مین

۱۸۱۴ جاڑے سے کچہہ خلل نہ آیا — سولٹ نے انگریزی لشکر سے تنگ ہوکر اور تہس مین ایک مضبوط جاے اختیار کی مگر وہان سے بہی وہ بڑا نقصان اُٹہا کر نکالا گیا اور فوج نصرت مند بورڈو مکانمین وارد ہوئی — اس اثنا مین ڈیوک ڈی انیکولیم جو فرانس کے پہلے خاندان شاہی سے تہا ویلنگٹن کے کمپو مین پونہچا اس ڈیوک کو بوردو کے باشندون نے شہر کے دروازے کہولدئے اور بڑے تپاک اور گرمجوشی کے ساتہہ اوسکا استقبال کیا اسلئے کہ وہ

وہ انکے پہلے بادشاہون کی نسل سے تہا — ولنگٹن نے اپنے فیروزمند دورمین مستقل رہکر سولٹ کو تولوس مین پہر شکست دی مگر جب وہ اپنی فتح کی پیروی کرنے کو تیاری کر رہا تہا تب یہہ خبر پارس سے پہنچی کہ بوناپارٹ نے استعفا دیدیا ہے اور لڑائی تمام ہوئی —

جنوری سنہ ۱۸۱۴ مین افواج متفقہ دریاے رائن سے عبور کرکر فرانس میں داخل ہوئی عہدوپیمان صلح کے سیٹی لونین شروع ہوے مگر فرانس کے کمشنرون کے دل ایسے صاف نہ تہے کہ کسیطرح معاملہ کا انفصال کرتے — چونکہ ہولینڈ والون نے لیپک کی لڑائی کے بعد انگریزون کی اعانت سے اپنی آزادی حاصل کی تہی اور اپنے حاکم کو اسکی پہلی سلطنت مین پہر بلا لیا تہا اسلیئے بوناپارٹ کا بڑا مطلب یہہ تہا کہ ہولینڈ کو پہر لیوے — شاہنشاہ فرانس کو یہہ امید قوی تہی کہ اب کی دفعہ بڑی فتح پانے سے پہلے سے بزرگی پہر حاصل ہوگے — بوناپارٹ نے جسقدر اس دشوار وقت مین کوشش اور لیاقت ظاہر کی اس قدر اتنک اسکی بہبودی دنون مین کبہی نہین ظہور مین آئی اور اُسنے اپنے دشمنون کو اسقدر شکستین دی نہین کہ وے فنون جنگ سے خوب واقف ہوگئے — جبکہ دشمنون کی بہیر کو دق کر رہا تہا تب پردسی اور رشیون نے پارس پر ایک تاخت کی اور بلا حیل وحجت اُسپر قابض ہوئے اپریل کی چھٹی کو بوناپارٹ نے اپنے استعفا کے کاغذ پر دستخط کردیئے اور لوئیس اٹہارہوین کو جلاوطنے سے طلب کرکے

اسکے آبا و اجداد کے تخت پر بٹھلایا ـــــ بونا پارٹ کو جزیرہ ایلبا کا بطور بادشاہت کے لا اور ڈچی پارما اور پیشینا کی اسکی بیوی اور بیٹے کے نام مقرر ہوئین ـــ صلح کے ہونے سے تمام انگلستان مین بڑی خوشی ہوئی اور دارالخلافت لنڈن مین متواتر تین شب تلک روشنی ہوتی رہی ـــــ فوراً بعد شاہنشاہ روس بادشاہ پروس اور بہتیرے اور غیر امیر و امرا انگلینڈ مین آئے اور بڑی شان و شوکت سے اُنکا استقبال ہوا ـــ تھوڑے روز بعد اس ملاقات کے اُنہون نے اپنے اپنے ملکون کو مراجعت کی اور اثر اپنے حسن اخلاق اور ادب کا جو اُنہون نے انگلستان کے بندوبست کے واسطے ظاہر کیا تہا وہان باقی چھوڑا ـــ

لڑائی درمیان انگریزون اور امریکا والون کے چند روز بعد آخر ہوئی نفعے اور نقصان طرفین کے خشکی لڑائیون مین تو برابر تہے مگر امریکا والون کی شجاعت اور قواعد جنگ سمندر پر جہان ہر دو جانب سے جہاز ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تہے ہر ایک لڑائی مین زیادہ تہے ـــــ صلح کی شرط پر دسمبر سنہ ۱۸۱۴ تلک دستخط نہین کئے گئے ـــــ فرنگستان کے بڑے بڑے بادشاہون کے ایلچیون کی ایک کونسل فرنگستان کا تصفیہ کرنیکے لئے ویانا مین جمع ہوئی کہ ایک خبر کے سُنتے ہی سب متحیر ہو گئے اور انکے تمام محنت بے فایدہ ہوئی ـــــ بونا پارٹ جلا وطن مین رہنے سے تہک گیا تہا اور اسکے طرفدارون نے جو فرانس مین

مین تھے اُسکو بلایا تھا وہ اسلیئے ایلبا سے روانہ ہوا اور انگریزی جہازون سے بچکر بہاگا اور اس ولایت مین وارد ہوا جس مین اُسنے مدت تلک فرمانروائی کی تھی — فرانس کی تمام فوج اسکی طرفداری کرنے لگی اور کسی نے اسکا مقابلہ نکیا لوئیس تھوڑے سے ہمراہیون اور دوستون کے بلجیم کی حدود سے بہاگ گیا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد بونا پارٹ بادشاہی تخت پر رونق افروز ہوا — بادشاہان متفقہ نے جلدی سے ایک غاصب کے تخت پر سے جسکو تجربہ سے سب جانتے تھے کہ خلل انداز ملک کا ہی اور صلح کے عہد و پیمان کا توڑنے والا ہے معزول کرنے کی تجویز کی اور فرانس پر ایک دوسری مرتبہ تاخت کرنے کی تیاریان کین — انگریز اور پروسیون نے بلجیم کی نواحداث سلطنت مین اپنی فوجون کو جلدی شامل کیا جب بونا پارٹ نے اپنی پہلی چالا کی پر جسکی سب اُسنے بہت سی فتح اور ظفر حاصل کی تھین اب حملہ کا ارادہ کیا اور پروسیون پر چڑھائی کی — ایک سخت مقابلہ کے بعد بلوکر لاچار ہوکر لگنی سے ہٹ گیا مگر ایسے ایک اچھے انتظام مین اسنے بازگشت کی کہ دشمن نے اس سے بجز میدان جنگ کے دوسری چیز نہین حاصل کی — یہہ بات انگریزی لشکرون کی حرکات وسکنات کے مطابق ہوئی یہ لشکر کوٹر براس تلک بڑہکر دشمن کے ساتھہ ایک غضناک مگر بے تصفیہ لڑائی مین مصروف ہوئے — ولینگٹن نے اپنے لشکرون کے ساتھہ واٹرلو کے میدان مین مقام کیا اور اب بلوکر سپہ سالار پروسیون کے پاس پہنچا تاکہ بفور جنگ

کی تدبیر ٹھہراوے — یہہ لڑائی
اسلئے یاد رکھنے کے قابل ہی کہ اُس سے فرنگستان کے ملکون کا انفصال ہو
وہ اٹھارھوین[۱۸] جون کو واقع ہوئی تہی — بوناپارٹ نے پروسیون
کو بالکل مغلوب جانکر یہہ امید کی کہ انگریزی صف کو توڑکر برسل کیطرف
چلا جاوے بعد اسکے بادشاہان متفق کے مغلوب کرنے کا غرم رکہتا تہا
اور ڈیوک ویلنگٹن کا یہہ مطلب تہا کہ جب تلک پروشی نہین پونہچین
اپنی جائے کو نچھوڑے کیونکہ انکے ساتہہ ملکر فوج اسکے دشمنون
کی سپاہ سے تعداد مین زیادہ ہوجاتی تہی — فرانسیس کی
فوج کی سعی اور کوشش انگریزی سپاہ پر کچھہ بہی اثر نکرسکین آتش
زنی انکے تونخانہ کی حملے اور حملے مسلح سوارون کے تاخت وتاراج
بڑی بڑی صفون کی انگریزی صف کو نہین توڑسکین آخرالامر جب
رات ہونے لگی تو پروسیون کی صفین لڑائی مین آگے بڑہین —
بوناپارٹ نے اپنی سپاہ اور پہرون کو ایک اخیر اور بڑے
مناقشہ کے لئے جمع کیا مگر آپ تو انکے سپاہ کے ساتہہ نہوا
مارشل لی کو انکا حکم تفویض کیا — انگریزون کی دائین بائین صفون
نے شروع لڑائین کچھہ سختی نہ کی لیکن جب دشمن نے پہلے ہی
حملون مین ہزیمت پائی تب وی رفتہ رفتہ آگے بڑہے اور فرانسیس
کے مقابل ایک نصف دایرہ کے شکل مین اکہٹے ہوئے —
غرض اب اُنہون نے دشمن کی اگلی صفون پر بڑی سہمناک گولہ
زنی کی فرانسیس کے بادشاہی سپاہی اس مہیب آتش زنی کی تاب

تاب نہ لاسکے ہرچند اُنہون نے ارادہ کیا مگر تتر بتر ہوگئے — اسوقت ڈیوک ویلنگٹن نے حملہ کا حکم دیا سپاہی بڑی دلاوری اور سختی کے ساتھہ آگے بڑہے اور جو پلٹن مارشل نی نے جمع کی تھین فوراً پراگندہ ہوگئین یہہ اب کچھہ لڑائی نہ تھی بلکہ ایک سراسیمگی تھی — چونکہ پروسی اب تازہ دم تھے تو اُنہون نے دشمن کا پیچھا کرنا شروع رکھا اور بونا پارٹ کی فوج حقیقت مین معدوم ہوگئی —

افواج ظفر امواج پارس کیطرف بے خوف و خطر آگے بڑہین جون کی بائیسوین کو بونا پارٹ تخت و تاج کو ایک مرتبہ پھر استعفا دیکر اس امید مین سمندر کی طرف بہاگا کہ امریکا کو چلا جاوے — لیکن جب اُسنے دریافت کیا کہ انگریزی جہازون سے بچکر جانا ناممکن ہے تب اُسنے اپنے تئین میٹلینڈ صاحب کے حوالہ کردیا جو کپتان جہاز بیلرافن کا تھا وہ اسے معہ اسکے ہمراہیون کے ایک انگریزی بندرگاہ مین لے گیا — جسوقت شاہان متفق ہوکر یہہ خبر سنچی تو اُنہون نے یہہ تجویز کی کہ وہ مقید ہوکر جزیرہ سینٹ ہلینا مین جو بحر ظلمات جنوبی کے بیچون بیچ ہی نگہداری اور مضبوط پہرون کے ساتھہ بھیجا جاوے اس چھوٹے جزیرہ مین یہہ مشہور جلاوطن پانچوین مئی سنہ ۱۸۲۱ کو مرگیا — لوئیس اٹھارہوان اپنے تخت پر لے موانع پھر رونق بخش ہوا بونا پارٹ کے بہتیرے غیر طرفدارون نے جینمن مارشل نے اور کرنیل لیبی ڈور تھے نمک حرامی کی عقوبت سہی مگر بہت سے مجرم معاف ہوگئے — لیے دراز لڑائیان جنکے فیصلہ

کے مغربی اور اندرونی اضلاع زیروزبر ہوگئے تہے اب آخر ہوئین اور
۱۸۱۶ امن اور امان پائدار مقرر ہوا — یہہ امید
کی گئی تہی کہ فرنگستان کی مختلف ولایتون کے جن شخص نے بڑی جد وجہد
کرکے بونا پارٹ کی حکومت کو زیروزبر کیا تہا انکے بادشاہ بموجب
ان قواعد کے جو رعایا کیطرف سے مقرر ہوتے اور نیز حکمرانی کرتے
— لیکن چونکہ بادشاہ اُن خرابیون سے ڈرے ہوئے تہے جنکے
باعث فرانس مین غرل ونصب پیدا ہوا تہا تو یحاے کم کرنے حکومت
شاہی کے اسکے بڑہانے کا قصد مصمم کیا — سپین کے بادشاہ نے
جو اپنی نالیاقت کے سبب مقید ہوا تہا اور اسکی سلطنت پر زوال
آیا تہا اس ناحسانمندی کے ساتہہ اُن شخصون سے سلوک کیا
جن کا خون اسکے دوبارہ تخت پر بٹہلانے مین پانی کی مانند بہا تہا
— عدالت انکوئی زیشن کی جسکا ذمہ احتیاط کرنا رومن کیتہولک
مذہب مین بسبب سزا دینے منحرفون کے تہا اور جسکے سبب بہت خونریز
وقوع مین آئی تہی دوبارہ مقرر ہوئی اور وہی دستور ظلم کے جنسے
سلطنت کی بدنامی اور تباہی واقع ہوئی تہی پہر معین ہوئے — چونکہ وے
لوگ سپین کے جو پابند کسیطرح کے تعصب کے نہ تہے بلکہ بموجب اقتضاے عقل کے
کرتے تہے اور فرانس کے بادشاہت کے جانی دشمن ہوئے تہے
بہت تنگ اور مجبور کئے گئے اور بعضے اُن مین سے قتل ہوئے اور
باقی جلاوطن کئے گئے —
ان امورات
نے جو فرنگستان مین گذرے تہے کسی نوع سے نارضامندی اہل

اہل انگلنڈ کی لڑائی کے بعد رفع نکی — سوداگری جو لڑائی کے وقت
مین جاری تہی اب یکایک مسدود ہوگئی کارگر اپنے اسباب کو بیچ
نہین سکتے تہے اور قیمت غلہ وغیرہ کی بہی کم ہوگئی تہی اور تمام دے
برائیان جو لسبب فوراً ظہور مین آنے صلح کے لڑائی کے بعد وقوع
مین آتے ہین لسبب بڑہ جانے قرض کے سرکار کے ذمہ پر زیادہ
معلوم ہوئین — شارلوٹ شاہزادی ویلز یعنے
ولیعہد انگلستان کی شادی سیکس کوبرگ کے شاہزادہ لیوپولڈ کے
ساتہہ ہوئی اور ڈیوک کلاسٹر کا شاہزادی میری سے منسوب ہوا
اس سبب سے تہوڑے عرصہ کے لئے جو غم والم ولایت انگلینڈ مین پہیل
رہا تہا اب دب گیا اور لارڈ ایکسموتہہ نے ایک فتح عظیم الجزیر
والون پر پائی اس فتح کے حاصل ہونے سے لوگون کا خیال ملکی تکالیف
اور کمبختی کیطرف سے بہل گیا — باوجودیکہ الجزیر کی حفاظت
ایک ہزار صرف توپ سے ہوئی تہی مگر وے انگریزی ملاحون کا سامنا
نکرسکے اسکی فصیلین ڈہائی گئین اسکے بیڑے کو بندرگاہ مین جلا دیا
آخرالامر اسکے بادشاہ نے شرایط صلح کی پیش کرکے مکان مذکور
کو بالکل غارت ہونے سے بچایا — غرض وہ ان شرطون پر
معاف کیا گیا تہا کہ نصرانی غلامون کو آزادی کرے ایک ہزار سے زیادہ
انگریزی جہاز پر سوار ہوے اور یہہ کہ اپنی سلطنت مین بردہ فروشی
نہونے دے اور جن حاکمون پر اسنے ظلم وستم روا رکہا تہا انکے نقصان
کا معاوضہ کرے سمندری فتح جو انگریزون

کو ہمیشہ مبارک ہوتی رہی تہی اب اس نارضامندی اور نزاع کو موقوف
نکرسکی جو غریبون مین غالب ہوہی تہی بہتیرے خطرناک فتنے اور جھگڑے
سلطنت کے بہتیرے ضلعون مین واقع ہوئے اور دارالخلافہ مین مخلفین
جمع ہوئین اور بہت سی دھمکی کی باتین بیان کی گئین — پارلیمنٹ نے
اسوقت گورنمنٹ کا اختیار زیادہ کرنیکے لئے قانون جاری کئے
خاص کرہیبس کورپس ایکیٹ کو ملتوی رکہا اور بہتیرے سرکردہ رعایائے
منحرف کے گرفتار کئے گئے — چند آدمیون کی روبکاری لندن مین
ہوئی اور معاف ہوگئے مگر ڈربی شایر مین بہت سے شخص مجرم ثابت
ہوئے اور نمک حرامی کی سزا اونپر نازل ہوئی یہہ سزا استرہ برس سے
ابتک کسیکو نہین دی گئی تہی — اِن تدبیرون سے تجارت مین ترقی
ہوئی اور ایک اچہی فصل کے ہونے سے رعایا مین امن ہوگیا لیکن غم و
الم جو لوگون کو تہا اب تک نہین موقوف ہوا مگر اس غم کے زیادہ
کرنے کے لئے ایک نئی واردات اب واقع ہوئی — شاہزادی
شارلوٹ ویلز کی جسکو تمام اہل انگلینڈ بدل و جان چاہتے تہے بسبب پیدا
ہونے ایک مردہ بچہ کے مرگئی — ولایت مین بڑا رنج والم
پیدا ہوا اسقدر ماتم اور سوگ ولایت مین ابتک کبہی نہین ہوا تہا —
تکفین کے روز انگلینڈ سکوٹلینڈ اور آیرلینڈ مین سب لوگون نے روزہ
رکہا اور ماتم داری کی اور اگر کوئی غیر شخص اس رنج والم کو دیکہتا
تو بالضرور یہہ جانتا کہ ہر ایک شخص کا ہر ایک خاندان مین اِن سلطنتون
۱۸۱۸ء کے کوئی عزیز مرگیا ہی —

اس سوگواری

سوگواری کے عوض مین جو جلوس شاہی کے وقت ظہور مین آئی تہی
شادیان خاندان شاہی کی ہوئین —— چونکہ وے بسبب وفات
شاہزادی موصوفہ کے یہہ یقین تہا کہ نسل شاہی آگے کو منقطع ہوجاویگی
کیونکہ کسی اور شاہزادی یا شاہزادی نے اب تلک شادی نکی تہی اسلیئے
بادشاہ کے تین بیٹون ڈیوک کیمبرج ڈیوک کینٹ اور ڈیوک کلیرنس اور
ایک بیٹی شاہزادی ایلزبتہہ کی شادیان جرمنی کے بادشاہی گہرانون
مین ہوئین اور پارلیمنٹ کیطرف سے انکی تنخواہ اور آمدنیون مین اتنی افزود
کی گئی کہ انہین شادیون کا مصارف معلوم نہوا —— ان امور کی تعمیل
پر بہت عرصہ نہ گذرا تہا کہ خاندان شاہی مین ایک اور غم واقع ہوا
ملکہ شارلوٹ کیونکہ مکان مین ستروین نوامبر کو پچہتر برس کی عمر مین اس جہان سے
رخصت ہوئی — بڑی بڑی نوآبادیان ۱۸۱۹ء
جو سپین والے چند روز سے امریکائی جنوبی مین رکہتے تہے اور ظلم
سے جو اوپر ہوتا تہا تنگ آکر عاشیہ فرمانبرداری کا اپنے دوش
قبولیت سے دور کرکے آزادی کے واسطے کوشش کرنے لگین شاہ
سپین نے انہین مطیع کرنا ممکن جان کر ایک فوج کیٹرز مین بیچ جزیرہ
لیون کے سرکش ضلعون کے خلاف جمع کی —— لیکن سپاہ نے جو
امریکا کی نوآبادی کے فتح کے واسطے اکٹہی کی گئی تہی اپنے بادشاہ
سے پہر گئی —— انہون نے بالاتفاق ہوکر جہاز پر سوار ہونے
سے انکار کیا اور اپنے ملک کی پریشان حالت کیطرف متوجہ ہوئے
اور چاہا کہ ایک بندوبست بموجب اس قانون کے جو رعایا کے

وکل مقرر کرین جاری ہووے اسپانیا کو انکے بادشاہ فرڈی ننڈ نے مجبوری قبول کیا ——— بعد ازان ویسی ہی انقلاب پرتگال نیپلز اور پائڈمونٹ مین بہی واقع ہوئین مگر ان دو پچھلے ملکون مین قدیمی گورنمنٹ کو آسٹریا والون نے جو خلاف اس انقلاب کے تہی دوبارہ مقرر کیا — انگلینڈ مین رعایا اسپانکی خواہان تہی کہ پارلیمنٹ مین اصلاح کیجائے اور بندوبست مین کچھ تبدیلیان ہون — بہت سے لوگ محفلون مین بیچ مختلف اضلاع کے جمع ہوئے — ایک مین ان محفلون کے جو مینچسٹر مین اکٹھی ہوئے تہے بہت سی مغموم واردانین واقع ہوئین ——— مینچسٹر مین نے سردارون کو محفل کے خاص کرمنٹ صاحب کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور ہیبت سپاہیون کی پولیس کے عملہ کی اعانت کے لئے بہیجی جسوقت یہہ گروہ اس ہجوم مین سے گذرتا تہا تب ایک بے انتظامی پیدا ہوئی اور فساد برپا ہوا بہتیرے لوگ مارے گئے اور بہت سے ان کی تلوارون سے مجروح ہوئے یا دب کر مرگئے ——— ہنٹ صاحب اور اسکے رفقا کو نمک حرامی کے الزام کے سبب قید کیا مگر چونکہ سپاہیون کو یہہ الزام حقیقت مین نمک حرامی نہ تہی تو انہین واسطے سرکشی کرنے کے مقید رکہا اور کہا کہ تم حاضر ضامنی دو ——— اس مقدمہ مین لوگون کی راے مین اختلاف تہا اور بہت سے تکرارین خفگی کی اندر اور باہر پارلیمنٹ کے ہوئین لیکن گورنمنٹ کی راے ایک چٹھی سے بنام میجسٹریٹون مینچسٹر کے اور سپاہیون کے جو شکریہ مضمون مین

مین مشتمل تہی دریافت ہوئی کہ انکے بہادر عزم اور شجاع اطوار سپاہی کار
بہت محظوظ اور خوش ہوئی ـــ الزام قتل کے نسبت سپاہیون جو
گرینڈ جوری کو پیش ہوئے تہے اُنہون نے انکو منظور نکیا مگر ہنٹ صاحب
اور اسکے دوستون پر سرکشی کی خطا ثابت ہوئی وے مقید کئے گئے ـــ
سر فرانسیس بروٹ پر جرم بدنام کرنے میجسٹریٹون اور شیرون کے
چلن اور روپیہ کے جو ایک چٹھی مین اُسنے اپنے موکلین کو بھیجی تہی ثابت
ہوا اور یہی بادشاہی گورنمنٹ کو بدنام کرنے کے اُسپر خطا ثبوت کو پہنچی
اخیر سال مین پارلیمنٹ جمع ہوئی اور چھہ احکام سرکش مجلسون کی
ممانعت کے لئے اس مضمون کے صادر ہوئے کہ کوئی تواعد نہ سیکھے
اور نہ سیکھائے اور مذہب کے خلاف اور فتنہ انگیز نوشت وخواند نکرنے
پاوے اور سستی اخبارون پر ایک محصول مقرر کیا ـــ
تیسوین جنوری کو عالیجاہ شاہزادہ ڈیوکیسنٹ کا تیرے پن برس کی ۲۰
عمر مین سیدھے سادے مکان مین اس سرائے فانی سے رخصت ہوا اور
پیچھے صرف ایک دختر شاہزادی وکٹوریا اگسٹا جو وارثین تخت وتاج
مین سے تہی چھوڑی ـــ اسی مہینے کی انتیسوین تاریخ کو جارج
تیسرا ونڈسر کے قلعہ مین اُنسٹھہ برس سات مہینے اور تین دن کی فرمانروائی
کے بعد اکیاسی برس کی عمر مین اس جہان فانی سے ملک بقا کو رحلت
ہوا یہہ بادشاہت انگریزی تواریخ مین نہایت بڑی اور قابل یاد رکھنے
کے ہی ـــ عرصہ قلیل گذرا ہی کہ یہہ امر واقع ہوا اسلیئے ہم بادشاہ کی
خصایل پر اپنی راے نہین دے سکتے کیونکہ بہتیرے لوگون کو طرفداری

یا بے جا بنداری اسکی منظور ہی — اگرچہ دربار اسکے تدابیر مملکت کے اختلاف رای لوگون مین ہی مگر اسبات پر سب متفق ہونگے کہ وہ بے شک نیک آدمی تہا

باب سی وہفتم

احوال جارج چہارم کا سنہ ۱۷۶۲ امین پیدا ہوا ۱۸۳۰ امین مرگیا سنہ ۱۸۲۰ سے سنہ ۱۸۳۰ تک بادشاہت کی

۱۸۲۰ اس بادشاہ کے جلوس سے جسنے کئی سال پیشتر سے حکم رانی کی تہی کوئی تبدیلی امور سلطنت مین نہین ہوئی — اکتیسوین جنوری کو اورنگ نشینی جارج چہارم کی لنڈن اور وسٹمنسٹر مین مشہور ہوئی اور امور مملکت جس طرح پیشتر تہی اسیطرح چند روز ملک جاری رہی — تیئیسوین فروری کو لوگ دارالخلافہ کے ایک سازش کے پانے سے جو بادشاہی مشیرون کے قتل کرنے کے لئے بنی تہی نہایت متحیر اور متعجب ہوئے — اس سازش کو کیٹو کے کوچہ کی سازش کہتے تہے یہہ ایک تنگ کوچہ ایج ویر روڈ کے متصل تہا جہان سازش کرنے والے جمع ہوا کرتے تہے یہہ سازش تہل اوڈ اور چند اور شکستہ حال لوگون کے انہوا سے بنی تہی یہہ شخص چند روز پیشتر نمک حرامی کے الزام سے معاف کیا گیا تہا —

— حاصل کلام انکا یہہ ارادہ تہا کہ نواب ہارولی کے گہر مین کسی بہانہ سے جاوین اور جب تک تمام شیر مذکور ضیافت خانہ مین جمع ہووین تب اُن سبکو مار ڈالین — لیکن انکی تمام تدابیر اور مشورے ایک جاسوس نے اما لیان گورنمنٹ سے ظاہر کردئے غرض عملہ پولیس کا ایک جمعیت پہرون کی لیکے انکی سازش گاہ مین اسوقت جب کہ وے اپنے ارادون کو عمل مین لایا چاہتے تہے داخل ہوا — تہوڑے مقابلہ کے بعد جس مین ایک افسر پولیس کا سمتھ نام مارا گیا وے مغلوب ہوئے اور بہت سے انمین سے مقید کئے گئے تہل اوڈ بہاگ گیا مگر بعد ازان مکان مورفیلڈ مین پکڑا گیا — ایسی مفلسی اور بدبختی ان کم بخت دیوانہ لوگون کی تہی جنہون نے ایک زبردست مملکت کے زیروزبر کرنے کا قصد کیا تہا کہ جب اونکی تلاشی ہوئی تو ایک شلنگ بہی انمین سے کسیکے پاس نہ پایا گیا — فوراً اونکی روبکاری تہل اوڈ اور چار اور شخص قتل کئے گئے چند جلاوطن ہوئے گورنمنٹ نے اونکے خون سے راضی ہوکر باقیون کو سزا دیے سے معاف کیا — تیاریان تخت نشینی کے جشن کے واسطے اب شروع ہوئی تہین کہ ایک ناگہانی واردات سے سبب جسکی تمام رعایا کی غرض اور خفگی برانگیختہ ہوئی تہی اور ایسا امر پہر مدت تلک ظہور مین نہ آیا وے ملتوی رہین — وہ یہہ تہی کہ ملکہ کیرولینا نے نگلستان مین مراجعت کی تہی اور اسکی اخیر روبکاری کچہری دکلا کے روبرو ہوئی تہی — یہہ اس طرح کا مقدمہ تہا کہ اسے مورخ ہرگز ذکر نکرتا لیکن چونکہ وہ بہت بڑا مقدمہ تہا اسی لئے اسے قلم انداز نکیا —

ہمنے ابھی بیان کیا ہی کہ شاہزادہ ویلز اپنی شادی کے بعد اپنی بیوی سے علیحدہ ہوگیا تہا چند برس سے ملکہ موصوفہ کے اطوار اور طریقہ کی مخفی تحقیقات ہوتی تہی غرض وہ اس دراز اور ناپسندیدہ تحقیقات سے آزاد ہوگئی — ایسی بے غرتی اور بے حرمتی اوٹہاکر کم بخت شاہزادے نے انگلستان کو چہوڑدیا تہا اور سفر مین نہایت مشہور مکانات کے دیکہنے مین جو بحر شام کے کنارون پر ہین اپنی اوقات صرف کی — چنانچہ اسنے اور شلیم اور پلیسٹائن کے بہتیرے شہرون کو دیکہا اور بعد ازان اٹلی کے اس ضلع مین جو ملک آسٹریا کے شاہنشاہ کے مطیع تہا سکونت اختیار کی — بہتیرے ایذارسان اور خراب چیزین اوسکی غرت اور حرمت کی مشتہر ہونے لگین اسیواسطے چند بڑے بڑے آئین دان خفیہ انکی صداقت کی تحقیقات کے لئے میلان مکان مین روانہ کئے گئے —

بادشاہ کے جلوس کے وقت

اجتماع اُن شہادتون کا جو اُن آئین دانون نے میلان مین ملکہ مذکورہ کے خلاف فراہم کی تہین واسطے خارج کرنے نام ملکہ کے نماز کی کتاب مین سے ایک بہانہ ہوا اور غرت اور توقیر اسکے مراتب کی جو واجب تہین سو بادشاہان مملکت لے گانے کرنی چہوڑدین — ملکہ نے ان بدنامیون سے نہایت غضبناک ہوکر انگلستان کیطرف مراجعت کرنے کا ارادہ کیا حالانکہ یہہ خوب جانتی تہی کہ وہان پہنچے جانے سے پہر دقت اور فساد برپا ہوگا باوجود اسکے کہ پچاس ہزار پونڈ سالیانہ اسکو باین شرط مقرر کئے گئے تہے کہ وہ اپنے وطن سے باہر رہوے

رہوے گی تو ملا کرینگے — پانچوین جون کو وہ
ڈور مین وارد ہوئی لوگون نے نہایت گرمجوشی اور تپاک سے اوسکا
استقبال کیا — تمام راسته مین دار الخلافت تک اسکی بڑی توقیر او
عزت ہوئی اور لنڈن مین بہی اسکا آنا باعث خوشی کا ہوا — جس روز
کہ ملکہ موصوفہ لنڈن مین پونہچی اسی دن ایک پیغام پارلیمنٹ کی دو نو
کچہریون مین اس مضمون کا بہیجا گیا کہ حقیقت اطوار ملکہ کی دریافت
کرین اور گواہی جو میلان مین اسکے اطوار کے برخلاف جمع ہوئی تہین
ملاحظہ کی جاوین — تہوڑی ڈہیل بے فایدہ کچہری وکلا کی کوشش سے
اس مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے واسطے واقع ہوئی جب یہہ تجویز نہ بن پڑی
تو ایک بل تکلیف اور سزا کا ملکہ کے حقوق اور مراتب چہین لے کے لئے
اور اُسے اسکے خاوند سے جدا کرنے کے لئے کچہری امرا مین پیش ہوا
— اسکی روبکاری شروع ہوئی اور پینتالیس روز تک جاری
رہی بعد ازان اٹہائیس ارکان نے اِسی بل کو دوبارہ پڑہا لیکن
جسوقت سہ بارہ پڑہا گیا تو مشیران مملکت صرف جانب مخالف سے
تعداد مین نو زیادہ تہے تو اسلئے وہ بل رد کیا گیا —
درمیان اِن امورات کے رعایا نہایت متفکر ہوئی ہجوم لوگون کا ہمیشہ
کوچا ہوا جہان ملکہ رہتی تہی نظر آیا تہا وے اپنی محبت اور طرفداری اسکے
واسطے ظاہر کرتے تہے اور اسکے مخالفین کی حقارت مذمت اوتنگ دو
نو طرفون کے بڑے بڑے شخصون کی اخبار مین لکہی جاتے تہے ناالتفاتی خود
اس گہر مین بہی پہلی اور تذکرہ ملکہ کی خطا یا بے گناہی کا تعصب ہر ایک

محفل اور ہر ایک خاندان مین جو حدود انگلستان مین تہے تکرار کیا جاتا تہا
اُس بل کے منسوخ ہونے سے دوست ملکہ کے نہایت خوش تہے کیونکہ وے
اسکے نہ جاری ہونے کو بالکل مخلصی تصور کرتے تہے اسی سبب سے انہون نے
اپنی خوشی ظاہر کرنے کے لئے ایک بڑی روشنی کی حالانکہ بہتیرے اُن
شخصون مین سے کہ جنہون نے بظاہر یہہ خوشی کی تہی رعایا کے غصہ کے اندیشہ
سے اس کام پر تیار ہوے تہے — ۱۸۲۱ دشمنیان جو ملکہ
جورج کے روبکاری سے پیدا ہوئی تہین اسکی باقی عمر تلک نہایت غضب
سے جاری رہین اور یہہ بہی تصور کیا گیا تہا کہ ملکہ کو بادشاہ کی اورنگ
نشینی مین شامل نکرنے سے کچہہ خرخشہ پیدا ہوگا — لیکن رسمیات جشن
شاہی کی بدون واقع ہونے کسی خلل کے عمل میں آئین اور ملکہ بہی ویسٹمنسٹر ابی
کے دروازہ پر حاضر تہی کیونکہ اسکو اندر جانیکے ممانعت تہی مگر کسی نوع
کی ناخوشی لوگون کی یا جہگڑا ظہور مین نہ آیا — اسے اندر
نہ جانے دینے کے سبب اسکی تندرستی پر جسمین مدت سے خلل آگیا تہا بڑا
اثر ہوا وہ تہوڑے روز بعد مرگئی لوگون نے باعث اسکے کہ اسکی شکستہ
دلی کو قرار دیا — جور رنج اور ظلم کہ اس بیکس عورت کی زندگی مین ہوئے
تہے اسکی نعش پر بہی اسیقدر ظہور مین آئے — یعنی اسکا تعین کرنا ایک تماشہ
گاہ ظلم و غضب کا تہا — یہہ تجویز کی گئی تہی کہ اسکی نعش دارالخلافہ
مین سے نجاوے مگر لوگون نے سپاہیون پر حملہ کرا درجب تہوڑے
سے شخص مارے گئے تو نعش مذکور کو اسی راہ سے لے گئے اسکے تجہیز
وتکفین شہر وائٹ ہال مین ہوئی وہان [illegible] بوت کو [illegible]

پہر حوالہ کر دیا اور تب اسنے چہارویج مین لے جاکر ضلع برنیروک کو روانہ کیا
جہان اوسکے آبا و اجداد مدفون کئے گئے تہے اسکو بہی وہین دفن کیا۔
اور تخت نشینی کے بعد بادشاہ دارالخلافہ ڈبلن کے دیکہنے کو تشریف لیگیا
جہان باشندون نے ایسی محبت اور نمک حلالی سے اسکا استقبال کیا
ہی کہ پیشتر ایسا کبہی نہین ظہور مین آیا ——— اس شہر کو دیکہہ کر وہ
جہاز پر سوار ہوکے کنگسٹون کیطرف روانہ ہوا جہان ہزارہا آدمی باواز
بلند اسکی تعریف کرتے تہے اور دعائین دیتے تہے اور کہتے تہے کہ پہلے پہل
یہی بادشاہ انگلستان کا پے ارادہ خصومت آیرلینڈ مین تشریف
لایا ——— بعد از مراجعت بادشاہ ہانوور مین جو اسکے خاندان
کا وطن تہا تشریف لے گیا اور چند روز بعد انگلینڈ مین پہر آیا ———
بڑی تکلیف تمام انگلستان مین باعث کم ہونے
نرخ غلہ کے اور دشوار ہونے ادائے رنٹ یعنے مبلغ کرایہ کے واقع
ہوئی ——— آیرلینڈ مین زمیندار اور کسانون مین نارضامندی پیدا
ہوئی اور کسانون نے زمینداروں پر بہت زیادتی کی غرض ایسی دانا و لائق
کے حق مین یہہ بات نہایت نالایق اور بیغیرتی کی ظاہر ہوئی ——— لیکن
تہوڑی سی سعی اور کوشش سے بے ظلم اور زبردستیان دب گئین اور
پیشتر کی نسبت کچہہ امن ہوگیا ——— غریب و غربا کی تکلیف جو حد سے زیادہ
ہوگئی تہی ایک چندی کے باعث جو انگلینڈ مین اٹہایا گیا تہا رفع ہوگئی اس چندے
سے وبا اور بیماری جو قحط اور تکالیف سے پیدا ہوئی تہی موقوف ہوگئی
وقت اس مین لفظ چندی وارد ہوا واقع ہوئی ہین جنکو مورخ قلم

کر سکتے ہین کیونکہ درمیان ایسے زمانہ کے مدبران ملک بیحد افزائش تراکیب انتفاع اور خرابیون کے درست کرنے مین جو لڑائی سے انکے محصولات اور آمدنی مین واقع ہوئین تہین با امن مصروف رہتے ہین ایسے جھگڑے سے جو پہلے کبھی نہین واقع ہوا اور جس مین اہل انگلستان مدت تلک مصروف رہے تہے اسکے حکام کو بہت بڑی تکالیف اور دقتین پیش آئین وہ بڑا قرض جو جمع ہوا تہا اُٹھانا ایک بڑے خراج کا اسکے سود کے ادا کرنے کے واسطے درکار ہوا باوجودیکہ بہت سی تدابیر ملک کی تشفی کے لئے ایسی لاچاری اور مصیبت سے کی گئین مگر وجہ معقول سے یہہ توقع کی جا سکتی تہی کہ بڑی کمی قرض کی بغیر عرصہ دراز کے ہو سکے گی —

۱۸۲۲ پارلیمنٹ کے برخاست ہونے کے بعد بادشاہ سکوتلینڈ کے دارالخلافہ کے دیکھنے کے لئے گیا اور اسکی رعایا نے بخوبی اسکا استقبال کیا — لیکن خوشیان اور ضیافتین مارکس لنڈن ڈیری کے مرنے سے جو امور ممالک بیگانہ کے واسطے وکیل تہا موقوف رہین اس شخص نے اپنے تئین آپ حالت دیوانگی مین مار ڈالا تہا — ایک مہینے کے بعد کیننگ صاحب اسکی جا مین مقرر ہوا اور مواہر دفتر کی اسیوقت مین پائین جبکہ اسیطرحکی ذی لیاقت مشیر صایب تدبیر کا ہونا ملک کے حق مین ضرور تہا

بادشاہان فرنگستان نے انقلاب کی زیادتی کے روکنے کیواسطے آپسمین دوستی کا اتفاق کیا اور اپنے اس اجتماع کا نام مجمع مقدس رکہا — ایک محفل ویرونا مین جمع ہوئی اور ملکی بندوبست کے زیر و زبر کرنے کے لئے کوشش بلیغ کرنی چاہی اور سپین مین بادشاہ

بادشاہ کے مسلط کرنے کا ارادہ کیا — ڈیوک ولینگٹن نے شاہ انگلستان کیطرف سے اس انجیز کے جایز رکھنے مین انکار کیا تعمیں اسکی فرانس کے بادشاہ کے تفویض ہوئی — شروع سال آیندہ مین ڈیوک اینکولیم ایک زبردست ۲۳ فوج کا سردار ہوکے سپین مین داخل ہوا اور جلد وہانکی رعایا کو جنہون نے نیا بندوبست کرکے بادشاہ کی حکومت کو کہٹایا تہا اور جو لوگ مقابلہ کرنے کو بالکل تیار نہ تہے مطیع و فرمان بردار کیا — فرڈی نینڈ کو کل اختیار دوبارہ دیا گیا جسنے ان شخصون کو دق اور حیران کرنا شروع کیا جو آزادی کے عقیدے رکہتے تہے اور ایسے سخت قوانین کو پہر جاری رکہا جنسے مدت تلک گورنمنٹ سپین کے بدنام رہے —

بہت سے لوگ انگلستان کی رعایا مین سے ظلم اور غضب کے سبب جو ہمسایہ کے ملک کی آزادی پر ہوئے تہے نہایت خفا اور برانگیختہ ہوئے لیکن مشیر بلا جانبداری کا ارادہ رکہتے تہے اگرچہ وے فرانس کی گورنمنٹ کے اطوار اور عقاید کو بہت برا جانتے تہے — مگر جب ایسے تسلط کے باعث اسطرح ظلم و ستم فرنگستان مین برپا ہورہی تہے تب تمام امریکا آزاد ہوگئی تہی سپین کی سرکش نوآبادیان اب آزاد ہوگئین اور انکی آزادی کو اہل انگلستان اور فرنگستان کے اور حاکمون نے قبول کیا تہا —

ایک خونریز لڑائی گریس کے آزاد کرنے کے لئے سلطان استنبول کی اطاعت سے چند روز پہلے شروع ہوئی تہی مگر کشت و خون کے سوای اور کچہہ حاصل نہوا تہا — بڑے بڑے اراکین مجمع مرقوم الصدر کے گریس والون کے فساد

کو دلین ناپسند کرتے تہے مگر بہت سے لوگ فرنگستان کے از راہ رحم انکی حمایت کے لئے گئے اور بہتیرے اشخاص جو بے طمع زر تہے انگلستان اور اور ملکون سے انکی مدد مین شریک ہوئے — لارڈ بائیرن بہی جسکی شاعری سے لوگون کے دل گریس والون کی طرف مایل ہوئے انکی کمک کو گیا تہا مگر بخار کی بیماری سے مسٹولونگی مین جو گریس کی مغرب طرف ہی مر گیا —

انگریزی نو آبادیان جو امریکا اور ہندوستان مین تہین وحشی دشمنون کے حملون سے سخت حیران تہین امریکا مین گورنر مکارتنی نے شکست پائی اور السٹان ٹیز نے بظلم اسکو مار ڈالا مگر اسکے موت کا انتقام بعد ازان لیا گیا اور وے ظالم وحشی مطیع ہوئے — ہندوستان مین برمان والون نے بالکل شکست پائی انکے بہتیرے قلعے مسخر ہوئے اور انکا ملک افواج انگریزی کے تصرف مین آیا بعد ازان انہون نے صلح چاہی جو ایسی شرطون پر عمل مین آئی کہ جس سے تصرف انگریزون کا مشرق مین با امین رہا —

جسوقت سے کہ پارلیمنٹ انگلستان اور ائرلینڈ باہم شامل ہوئی تہین سیوقت سے ہر سال تدابیر واسطے منسوخی اُن آئینون کے جو خلاف رومن کیتہولک مذہب والون کے تہین عمل مین آئین اگرچہ باوجود مکرر سہ کرر عمل مین لانے اُن تدبیرون کے کوئی فایدہ نہ نکلا مگر تب بہی امید مین کیتہولک سردارون اور انکے دوستون کی اس سبب سے جاتی نرہین اور انہون نے آئرلینڈ مین ایک مستقل مجمع اپنے مطلب کی ترقی کے لئے جمع کیا —

اس مجمع کے لوگ گورنمنٹ ۱۱۲۵

گورنمنٹ پر طعنہ زنی کرتے تہے اور جو چاہتے تہے سو کہتے تہے پس انکی مخالفت کو جنمین خوف معلوم ہوتا تہا روکنا مناسب تصور کیا گیا — ایک بل پارلیمنٹ مین اسمضمون کا پیش ہوا کہ ائرلینڈ مین بہی قانون واسطے ممانعت اجتماع لوگون کے جو خلاف آئین ہو جاری کی جاوے اور چونکہ یہہ توقع نہی کہ کیتہولک لوگ جلد آزاد ہو جاینگے اسلئے اسکے جاری ہونے مین کسی نے مزاحمت نکی — لیکن اس امید کو پورا ہونا نہایل مذکور کچہری وکلا مین منظور ہوا مگر دربار امرا مین شاہزادہ ڈیوک یارک کی کوشش بلیغ سے منسوخ و مسترد کیا گیا —

تدابیر در باب سود اگری

کے اور منافع اٹہانا تجارت سے چند روز سے ایسی زیادہ ہوگئی تہین کہ تمام اہل ولایت دیوانہ سے ہوگئے تہے مگر یہہ سود اجلدی جاتا رہا اور توقع مایوسی سے بدل ہوگئی — صرافے کی ابتری اور تجارت کی تکلیفات جو اس طرح پیدا ہوئی تہین دو یا تین سال آیندہ تک بالکل موقوف نہ ہوئین —

خیال رعیت کا ۲۶

ملک پرتگیر کیطرف جو قدیم دوست انگلستان کا تہا متوجہ ہوا — جان ششم کے مرنے بعد اور رنگ نشینی ڈون پیڈرو کے نام جو برزیل مین رہتا تہا مقرر ہوئی چونکہ یہہ شاہزادہ امریکاے جنوبی کی تاجداری حاصل کرنے سے بہت خوش اور راضی تہا تو سلطنت پرتگیر کی انی ٹنبی ڈونا ماریا کے نامزد کی اور اپنے بہائی ڈون میگیول کی منگنی اسکے ساتہہ کردی تا کوئی خانگی نزاع پیدا نہووے — اس تجویز کے ختم کرنے سے پہلے اسنے ایسا ایک انتظام مقرر کیا کہ جس کے سبب ملکی اور مذہبی

پرتگیر کی رعایا کی رہی مگر افسوس یہہ ہی کہ وے دونون مین سے ایک بہی
قدر نجانتے تہے — ایک زبردست گروہ نے ڈون میگیول کو بادشاہ
خود مختار بنانے کا ارادہ کیا اور گورنمنٹ سپین کی مخفی رضامندی سے
ملک کی حدون پر لشکر جمع کرنے شروع کئے — ان واردانون
کے سبب انگلستان سے اعانت کی درخواست کی گئی ایک فوج ذی الفور
کہ جس سے تمام فرنگستان متحیر اور متعجب ہوگیا روانہ کی گئی — پیشتر از
بیان کرنے امور انگلستان کے ہمکو لازم ہی کہ جو کام پرتگیر مین گذرے
انکا ذکر کرین تاکہ سلسلہ مضمون کا خبط نہو جاے —

۱۸۲۴ ڈون میگیول کو اسکے بہائی نے نایب سلطنت کا مقرر کیا اور وہ حکومت
مملکت کی اختیار کرنے کو گیا — آیندہ سال مین افواج انگریزی کے روانہ
ہونے کے بعد اسنے اپنے برادر زادی کے دعون کے برعکس اسنے تاج و
تخت چین لیا اور بعد ازان اسکے بندوبست کو موقوف کرنے اپنے تئین
بادشاہ کل مختار مشہور کیا — پرتگیر کی ملکہ اسوقت انگلستان مین
پہنچی لیکن اپنے دوستون کو اس ظالم کے زیر و زبر کرنے مین ناتوان اور مستعد
پاکر اپنے باپ کے پاس رائیو جی نیرو مین چلی گئی —

۱۸۲۵ مری اور بیماری سے جو درمیان امرا اور صاحبان ملک کے پہلی بہتین بڑی
تبہ لیان انگلستان کی کونسلون مین واقع ہوئین — پانچوین جنوری
کو شاہزادہ ڈیوک یارک اس عالم فانی سے رخصت ہوا سب لوگون
نے تہہ دل سے اسکا غم والم کیا خصوص فوج نے زیادہ اسواسطے کہ جب
سے وہ کمینڈر انچیف دوبارہ مقرر ہوا تہا تب سے اسکی نیک اطواری کے

اطواری کے باعث اسکا لقب دوست سپاہ رکھا تہا ستر ہوین فروری کو ارل لیورپول اول مشیر انگلستان کا سکتہ کی بیماری مین مبتلا ہوا اس سبب سے امور ملکی مین وہ مداخلت کرنے سے باز رہا گو وہ دوسری برس تلک جیا اسکی جا یمین کیننگ صاحب مامور ہوا اسکی فصاحت اور عمدہ خیالات کا کوئی کچہری وکلا مین مقابلہ نکرسکتا تہا — لیکن اور اور تکالیف کے سبب جو اس صاحب پر گذرین اور مقابلہ کرنے اپنے دشمنون کا کیا تو اسکا جسم پہلی بیماری سے ناتوان ہوگیا تہا اور بہی زیادہ تر کمزور ہوگیا آٹہوین اگست کو اٹہاون برس کی عمر مین مرگیا — الف رویشن صاحب جو اب لارڈ کوڈی رچ کے لقب سے امیر کبیر بنایا گیا تہا پہلا مشیر شاہی کا مقرر ہوا مگر اسکا بندوبست بی ضبط اور بی ٹہکانے تہا اور کونسل جو اسنے بنائی تہی جلدی موقوف ہوگئی — تب ڈیوک ویلنگٹن کو بادشاہ نے طلب کیا تاکہ وہ ولایت کی کونسلون پر ناظم رہی اسنے مل صاحب کی اعانت سے ایک مجمع مشیرون کا مقرر کیا جس سے توقع زیادہ مضبوطی اور پائداری کی نسبت مشیران سابق کے تہی — دشمنیان لڑائی کے درمیان گریس والون اور لشکر سلطان سنتبول کے ایسی سخت تہین کہ بادشاہان فرنگستان نے انمین بیچ بچاو کروانا اپنے اوپر واجب سمجہا اسلئے ایک عہدنامہ گریس کے امن کے لئے لنڈن مین چہٹی جولائی ۱۸۲۷ء کو انگلستان فرانس اور روس کے وکالے دستخط کیا — اور سب کیطرف سے ایک بیڑا بحر شام مین تیار ہوا اور محاربین کو ایک صلح کرنے کے واسطے مجبور کیا اور بیڑا ترکون کا بندرگاہ نیویر مین بند کردیا — ابراہیم بادشاہ نے جو موریا مین حاکم تہا میر بحرین کی حجتون پر کچہہ خیال نکیا اسلیئے بیسوین اکتوبر کو بیڑا متفقہ اس بندرگاہ مین زیر حکم سر ایڈورڈ

کو ڈرنگٹن کے بادشاہ مذکور کے ڈرانے کے واسطے روانہ ہوا — دشمن کے جہازمین سے جب ایک توپ چھوٹی تو لڑائی عام ہوگئی اور چار گھنٹے تک جاری رہی — اس لڑائی مین بیڑا ترکون کا بالکل غارت ہوگیا اور بیڑے متفقہ مین کم نقصان ہوا — اس مشہور فتح سے آزادی گریس کی ضمناً ہوگئی اور لشکر کی ایک چھوٹی جمعیت کے آنے کے سبب فرانس سے زیادہ تر مضبوط ہوئی ترکستان کے گورنمنٹ کے انکار اطاعت کا کیا اور لڑائی روس پر پھر شروع ہوئی — اگرچہ واردات اس لڑائی کی انگلستان کی تواریخ سے کچھ علاقہ نہین رکھتی ہی مگر اسکا مختصر بیان کرنا ضرور ہی اول میدان جنگ مین ترکون نے نہایت سخت مقابلہ کیا اور اپنے دشمنون پر فی الفور غالب آئے لیکن سال آیندہ ۱۸۲۹ مین افواج روس کی ہر ایک جا مین فتحیاب ہوئی بالکن کے راہ اور گندر سے فوج گذر گئی اندری انوپل جو دوسری درجہ کا شہر سلطنت مین ہی تسخیر کیا گیا سلطان نے مجبور ہوکر شرایط صلح کی قبول کرنے کا اقرار کیا یہہ شرطین متصل دروازون قسطنطنیہ کے بیان کی گئین — روسیون کی شرطین اسقدر سخت اور ناگوار نہین جتنی کہ توقع کی جاسکتی تہی باعث انکی اس حلم غیرت کا یہہ تہا کہ مبادا رشک اور خفگی اہل انگلستان کی اٹھی —

۱۸۲۹ بعد از استعفائی لارڈ کوڈیرچ کے ہسکسن صاحب اور چند اور کینگ صاحب سنوفی کے دوست ڈیوک ولینگٹن کے بندوبست مین شریک ہوئے مگر جلدی دریافت کیا کہ انکے شمول سے امن اتفاق نہین رہ سکے گا — آخرش ہسکسن صاحب نے مشیران مملکت کے بالعکس اپنی منظوری دی اور اپنا استعفا پیش کیا مگر اسکے فی الفور قبول ہونے سے اسکو بڑا غم ہوا تب اسنے ڈیوک ولینگٹن

ولنگٹن کے ارادہ کے بدلنے مین بہت سی کوشش بے فایدہ کی — کچہری وکلای کا وقت اس مقدمہ کی تکرار اور ایسے ہی اور جھگڑون مین صرف ہوگیا مگر ایک کام کے باعث سے جو اس اجلاس مین واقع ہوا تہا ایک بڑی تبدیلی ملک کے انتظام مین ظاہر ہوئی — لسٹ اور کورپوریشن ایکٹس جنسے واسطے حاصل کرنے عہدے کے سیکرمینٹ لارڈ سپر کا لینا بطور رسم گرجہ انگلینڈ کے ضروری خیال کیا گیا تہا ایک تہوڑی ردوقبول کے بعد پارلیمنٹ سے منسوخ ہوگئے اور رومن کیتہولک کی امید مین ان آئینون کے منسوخ ہونے سے جنکے باعث وے پارلیمنٹ مین داخل نہین ہونے پاتے تہے اس امر مین زیادہ ہوگئین — سر فرانسیس برڈٹ نے انکے حق مین کچہہ کلمات پیش کئے انکو اصحاب پارلیمنٹ مین سی اکثرین نے منظور کیا مگر دربار امرا مین نامنظور ہوئے جسقدر اور مقدمہ اسیطرح کا پیشر وہان قبول نہوا تہا — اس سال مین کیتہولک مذہب والون کا باقی مقدمہ لڑتا رہا ایکطرف مجلسین پریزبک مین پروٹسٹنٹ مذہب کے وکلا کی جمع ہوئین کہ ابتک جوانکی بات قبول کی سو کی آیندہ کو نکی چاہیے اور دوسریطرف کیتہولک والون نے اپنی آزادی کی ہر دل عزیز کرنے مین بہت سی کوشش کی — آیرلنڈ مین مقدمہ مذکور کا چرچا اس کثرت سے تہا کہ یہہ اندیشہ لاحق رہتا تہا کہ مبادا لوگ آپسمین لڑ پڑین نہایت سخت اور نامناسب کلمات پریزوک کی مجلسون مین اور کیتہولک کی محفلون مین ہوی اور یہہ ظاہر تہا کہ صرف گورنمنٹ اس قصہ کا تصفیہ کرسکتی ہی

دوسری پارلیمنٹ کے اجلاس ۹ ۔۔۔

کے سب لوگ بیتابی تمام امید کرتے تہے مگر جب طرفین نے دریافت کیا

خود بادشاہ نے کیتھولک مذہب والون کی آزادی کی سفارش کی ہر تو وے سب بہت متحیر ہو گئے — ایک بل واسطے اجرائی مقدمہ آزادی مذکور کے دونون دربارون مین بموجب مرضی اکثرین کے اہل پارلیمنٹ مین سے گذرا اگرچہ اورون نے مقابلہ سخت کیا اگرشتہ ۱۳ مون اپریل کو بادشاہ نے منظور کیا — اس انتظام کی تبدیلی سے سلطنت کے اخیر تلک کوئی بڑا امر لایق مذکور کے انگلستان مین نہین واقع ہوا مگر فرانس مین نارضامندی لوگون کی اپنے حاکمون سے ہر روز زیادہ ہوتی جاتی تہی — ایک مہم الجیرز پر غالباً اس امید سے ہوی کہ فرانسیسون کا خیال سلطنت کی تدابیر سے پھر کر اُس کام کیطرف مصروف ہوگا جو انکی تردیک عزیز تہا یعنے حاصل کرنا شہرت کا میدان جنگ مین —

یہہ مہم بخوبی بن پڑی الجیرز مسخر ہوا اور فرانسیس اُسپر بالکل غالب آئے لیکن تب بہی رعایا فرانس کی اسیطور ناراض رہی جس طرح پہلے تہی — شروع سن ۱۸۳۰ مین بادشاہ کی بیماری کے باعث اجرای تمام امور مملکت کا پستی ہوتا رہا اور چونکہ اسکی بیماری کے آثار ظاہر ہو گئے تہے تو لوگون کی رائے مین درباب ملکی تدابیر اسکے ولیعہد کے خیالات مختلف تہے — ایک دراز بیماری کے بعد جسکو اسنے باصبر اور باجرات سہا تہا ۲۵ چسیوین جون کو وہ وٹسر کے قلعہ مین اس عالم فانی سے ملک بقا کو رخصت ہوا — جو باعث کہ بادشاہ جارج سیوم کی سیرت اور خصلت کا نہیں بیان کرنے کا تہا وہی باعث اس بادشاہ کی صورت اور سیرت کا بہی ذکر کرنیکا ہے ہم یہہ بات صرف اسکے حق مین کہین کے جیسے کہ ایک مشہور مصنف نے ہنری

نری چہارم فرانس کے بادشاہ کے حق مین کہا تہا کہ خدا کرے اسکے عیوب ہمیشہ پوشیدہ رہوین اور اسکا نام دنیا مین ہمیشہ باقی اور یادگار رہے —

باب سی و ہشتم ولیم چہارم

جو سنہ ۱۷۶۵ کے پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۳۰ مین سلطنت کی

جہان پناہ ڈیوک کلرنس کی تخت نشینی سے ولایت مین بڑی خوشی ہوئی اسکو ولیم چہارم کے لقب سے ملقب کیا اور اسکی ملکہ ایڈی لیڈ کی نیک اطواری سے بہی لوگون کو نہایت محبت حاصل ہوئی بادشاہ کو لنڈن اور ویسٹمنسٹر مین اس لقب سے مشہور کیا اور ایسا ہجوم لوگون کا اسوقت جمع ہوا کہ اتنا کبہی نہین ہوا تہا اور بادشاہ کے ہر ایک کام سے یہہ صاف ظاہر تہا کہ وہ اس محبت کا جو اسکے رعیت اس سے رکھتی تہی حقیقت مین مستحق تہا —

انگلستان مین اعتماد اور محبت کی ظاہر کرنے کے باعث بادشاہ اور رعیت مین بہت پیار ظاہر ہوا لیکن فرانس مین اس سے حال بالکل برعکس تہا — ارکان کچہری وکلائے رعایا اس ملک کے مشیران بادشاہی سے دشمنی کرنے کے باعث موقوف ہوئے احکام ایک نئے انتخاب کے لئے جاری کئے گئے اور بہت سی اراکین مجلس سے بہی زیادہ تر دشمن تہے جمع ہوئے — خشمناک اور شاید ترسناک رعیت کی

منصفی کے باعث امین پہر ہوگیا سب سے زیادہ آیرلینڈ مین بڑا فساد برپا
ہوا ملکی جھگڑے اور تنازع جسقدر پہلے تہے اسیقدر اب پہر اس بدنصیب
ولایت مین پیدا ہونے لگے چونکہ تکالیف دہقانون کی ہر ایک ساعت زیادہ
ہوتی جاتی تہی تو اسکا انجام یہہ ہوا کہ ایک سخت قحط پڑا اور بہتیرے لوگون نے سلطنت
کی پارلیمنٹ کی جدا ہونے کے لئے فریاد کرنی شروع کی اسلئے کہ انہون نے یہہ سمجہا
تہا کہ انکے متفق ہونے سے یہہ کمبختی اُنپر واقع ہوئی تہی — مگر ایک چندی کے
جمع ہونے سے جو انگلستان مین اکٹہا ہوا تہا آئرلینڈ کی رعایا کی تکلیف کم ہوگئی
لیکن کوئی ایسی تدبیر عمل مین نہ آئی کہ جس سے ناراضامندی اُس ولایت کی لوگونکی
کم ہوجاتی پہلی مارچ کو لارڈ جان رسل نے کچہری
وکلای رعایا کے درست کرنے کے باب مین ایک تدبیر کچہری مین پیش کی اور سات
سب کی تکرار کے بعد اجازت ہوئی کہ وکلاء انگلینڈ سکوتلینڈ آیرلینڈ کی اصلاح
کے واسطے بل پیش کے جاوین — جس لحظہ سے کہ یہہ مقدمہ پیش کیا گیا اسیوقت
سے اس امر کے سوا خیال تمام رعایا کا دوسرے مطلب کیطرف مصروف نہوا
چونکہ اس مختصر کتاب مین مفصل بیان کرنی ان جھگڑون کا جو درمیان مخالفون اور
موافقون اصلاح مذکور کے اندر اور باہر پارلیمنٹ کے واقع ہوی متعذر ہی
اسکیلئے ہم صرف ایک تہوڑیسی مشہور احوال جو اس مقدمہ سے متعلق ہین بقید
تاریخ بیان کرینگے — بائیسوین مارچ کو انگریزی بل اصلاح مذکور کا پڑہا گیا جسمین فقط
ایک شخص کی منظوری زیادہ تہی اور یہہ بات ظاہر تہی کہ وکلا کی کچہری مین ضرور
ٹہہر سکینگے — انیسوین اپریل کو جرمین کیکوایل نے آٹہہ شخصون کی منظوری
تحریرون پر حاصل کی اکتیسوین کو کونسل کے خلاف بائیس منظوریان

جمع ہوئین مگر یہہ زیادتی صرف آمدنی کے باب مین تہی — مشیرانِ مذکور کو اب
یہہ بات باقی رہ گئی تہی کہ یا تو اپنے عہدہ سے فوراً دست بردار ہون یا پارلیمنٹ
کو موقوف کرین آخرش اُنہون نے پہلی تدبیر اختیار کی بائیسوین تاریخ بادشاہ نے
نے پارلیمنٹ کو موقوف کیا اور کہا کہ تدبیر واسطے تحقیق کرنے رائے لوگون کے
درباب تبدیلی اراکین پارلیمنٹ کے پیش کی گئی ہی —

نئے انتخاب سے مشیرانِ مذکور کو بالا اونکی توقع کی امیدین قوی حاصل ہوئین
چوبیسوین جون کو بل اصطلاح کا نئی پارلیمنٹ مین پیش ہوا اور چھٹی جولائی کو
بل مذکور دوسری بار پڑھا گیا تین دن کی ردوبدل کے بعد بل منظور ہوا اور
منظور کرنے والون کیطرف ایک سو سولہ آدمی زیادہ تہے — اس بل کو صاحبان
کمیٹی کے مجمع مین بہت ڈہیل لگی آخرش اکیسوین ستمبر کو وہ اکیسے تیئیس منظوری
سے قبول ہوکر امیرون کی کچہری مین بہیجا گیا — اُن امیرون کے انفصال کا
بڑا انتظار ہوا مگر فیصلہ کرنا مفید نہوا غرض بل مذکور کو اکتالیس آدمیون نے
زیادہ بہ نسبت دوسرے گروہ کے چار شب کے بعد نامنظور کیا — انکی نامنظوری
کی خبر سنی ملک کے مختلف اضلاع مین خرخشی اور جھگڑے پیدا ہوئے خصوص ڈربی
اور ٹنکہم مین مگر بے مناقشے ایک فوج کے آنے سے دب گئے اور جب پارلیمنٹ
بتیسوین تاریخ کو برخاست ہوئی تو تمام اعتبار اور امن بالکل بدستور سابق کے
بہر ہوگیا مگر بدقسمتی یہہ تہی کہ سر چارلس وے پتہرل کے برسٹل مین ری کو رویر
یعنی منشی مقرر ہوئی سے بڑا فساد برپا ہوا اور بہتیرے مکانات امیر و غریب کے جلادیئے ایک بڑا انبار اسباب
اور مال کا برباد ہوگیا اور بہتیرے اشراف اور اچھے اچھے اشخاص ماری گئے تہوڑے عرصہ کے بعد امن
وامان ہوا اس ڈہیل کا الزام مختلف گروہون کا لگایا گیا اور بہتیری مفسد اور بدمعاشونکی

کی خواہش یہہ تہی کہ ملک کی ترقی اور بہبودگی کے لئے دربار و کلا مین کچھہ تبدل کیا جاوے تو اس سبب سے لوگون نے ڈیوک ولینگٹن پر پہلا سا اعتماد نہ کیا بلکہ بارشک اور بے اعتبار لیے اسکے کام و کلام پر نظر رکھنے لگے — لوگ یہہ امید کرتے تہے کہ مشیران سلطنت سبکی رضامندی کے واسطے بیچ درستی دربار مذکور کے مستعد ہونگے اسلیئے پارلیمنٹ کے جمع ہونے کے بیصبری سے منتظر تہے لیکن پارلیمنٹ اور ملک کو بڑا تعجب ہوا جبکہ ڈیوک ولینگٹن نے قابو پاکر بسختی یہہ کہا کہ کسیطرح کی تبدیلی مین ہرگز نہین ہونے دونگا — اس سبب سی تمام ولایت مین ناراضامندی پیدا ہوئی اور ایک جزوی واردات کے باعث جو چند روز بعد ظہور مین آئی اور بہی زیادہ ہوگئی — بادشاہ نے فرمایا تہا کہ مین لنڈن کے کورپوریشن کے ساتہہ نومبر کو کہانا نوشجان فرماؤنگا ایسی اوقات مین ضیافت بسبب مقرر ہونے نئے لارڈ میئر یعنے ضلعدار کے دیجاتی تہی اسلیئے ساکنان شہر نے اس عمدہ ضیافت کی بڑی تیاریان کین — آٹہوین نومبر کو یہہ بات ظاہر کی گئی تہی کہ بادشاہ کا آنا ضیافت مین نہین ہوگا اور یہہ بہی نہین معلوم کہ وہ تشریف لائیگا اور نہ تو لارڈ میئر کی سواری ہوگی اور نہ ضیافت کی جائیگی — اسباب سے تمام لوگ ترسناک ہوگئے اور یہہ تصور کیا کہ کسی خوفناک سازش کے بننے سے مشیران سلطنت نے بادشاہ کو ضیافت مین نہ جانیکے واسطے سمجہایا ہے آخر کس یہہ ظاہر ہوا کہ یہہ خیال باطل ہی مگر یہہ باعث تہا کہ ایک چٹھی ڈیوک ولینگٹن کے پاس مضمون کی روانہ کی گئی تہی

تہی کہ اغلب ہی لوگ طعنہ زنی کرینگے ایک طوفان غصّہ اور مذمت کا پیدا ہوا جسکے انسداد کے لئے مشیران مذکور بخوبی مستعد نہ تہے پندرہوین[15] نومبر کو اُنیس[19] ارکان نے نقشہ سیول لسٹ یعنی اخراجات بادشاہی کا ایک چیدہ کمیٹی کے حوالہ کردیا اور چونکہ یہہ ضمناً اسبات پر دلالت کرتا تہا کہ ارباب پارلیمنٹ کو اعتماد نہین ہی اسی لئے مشیرانِ مذکور اپنی خدمت سے دست بردار ہوئے ـــــ ایک نیا انتظام فی الفور ارل گرے کی کوشش سے مقرر ہوا ارکان جسکے ڈک اپوزیشن اور اس لیق گروہ مین سے مقرر ہوئے تہے جو دوست کینگ صاحب مرحوم کے کہلاتے تہے بروکم صاحب کے چینسلر کے عہدہ پر مقرر ہوئے پر مشیران سابق کے رفیقون اور دوستون نے بہت سا طعنہ و نشنہ کیا — تین[3] گہنے بعد مقرر ہونے اس بندوبست کے جسکو بادشاہ نے منظور کرلیا تہا ارل گرے نے امیرون کی کچہری مین ایک کلام اس مضمون کا پیش کیا کہ بنیاد بادشاہت کی کفایت شعاری پر رکہی جاوی اور بیگانہ ملکون کے امور مین دخل دینا نچاہیے اور کچہری وکلائے رعایا کے تئین درست کرنا مناسب ہی — ایسی باتون سے تمام ولایت مین تشفی ہوئی اور تمام رعایا بے صبر ہوگئی کہ کب انکی تعمیل کی جاویگی ـــــ اس سال کے اخیر مین ہور[ٹ] سے خلل دیہات مین واقع ہوئے اور خانہ سوزون نے کہیتی اور انبار ان کسانون کے جلا دئے تہے جو اناج کلون سے کٹواتے تہے اسی سبب سے بڑی خرابی ظہور مین آئی ـــــ غرض گورنمنٹ نے واسطے روکنے کاری ان مفسدون کے جو گرفتار کئے گئے تہے احکام جلد سے صادر کئے مگر استحکامی اور ترحم اور

آپسی بے اعتباری سے چارلس دہم نے ایک نحس ساعت مین تین احکام صادر کئے ایک کچہری وکلائے رعایا کی موقوفی مین پیش ازجمع ہونے سے دوسرے حق بہتیرے لوگون کا درباب جنکے ارکان کچہری وکلائے رعایا کے جو اُن کو حاصل تہا چھین گیا اور اور تیسرا اختیار چہاپنے کتابون اور اخبار کا جو انکے تصرف مین تہا اور بہی کہٹا دیا ـــــ پارس والے جنگ پر مستعد ہوئے اور تین روز کے سخت مقابلہ کے بعد دارالخلافہ کو اپنے تصرف مین لائے ـــــ فرانس کی باقی رعایا نے بہی ویسا ہی کیا چارلس نے مجبور ہوکر استعفا دیدیا اور انگلستان کو چلا گیا اسکے عموزادہ ڈیوک اورلینس کو لوئیس فلپ اول کے لقب سے فرانس کا بادشاہ مقرر کیا ـــ

جبکہ تمام فرنگستان مین نپولین بوناپارٹ کے زیر و زبر ہونے سے صلح ہوئی تب اہالیان ولایت بلجیم کے باین امید ملک ہولینڈ سے شامل ہوے کہ انکے شمول ہونے سے سلطنت ہیدر لینڈ مین مزاحمت کلی واسطے آیندہ کے بلند نظری اہل فرانس کی ہو ـــ مگر بہت سے موانع انکے اس اتفاق کو مانع آئے اسواسطے کہ وے ولایتین زمان عادت اور مذہب مین متفرق ہتین وے ایک دوسرے سے مختلف اغراض رکہتے تہے غرض انکے ایسے رشک کے سبب وے ہر ایک کو پسند کرنے لگے ـــ صرف غیرون کی مداخلت کے خوف سے بلجیم والون نے شاہ ڈچ پر فوج کشی کی لیکن جب اُنہون کو ایک امید رحم اور مدد کی فرانس سے پارس کے انقلاب کے باعث ہوئی تب اُنہون نے ایک کوشش کرنے کا ارادہ کیا اور لغیریانے کے کوئی ایلچی بادشاہ کیطرف اپنی آزادی مشہور کی ـــ ایک شریر اور مفسد شخص

سرکشی نے برسلز مین ملکی لڑائی سبب جسکے ملکت خاندان ڈچ مین سے موقوف ہوگئی اور ایک نئی سلطنت فرنگستان مین مقرر ہوئی اُٹھائی — تاج ولایت بلجیم کا پہلے ڈیوک ڈی نیمورس دوسرے بیٹے فرانس کے بادشاہ کو پیش کیا گیا تہا لیکن جب اُسنے انکار کیا تب شاہزادہ لیوپولڈ کو جو انگلستان مین شاہزادی شارلوٹ کے مرنے کے وقت سے رہتا تہا اختیار اس ملک کا بخشا گیا — اثر ان انقلابون کا تمام فرنگستان مین معلوم ہوا بہتیرے چہوٹے ملکون مین جرمنی کے خلل واقع ہوا ڈیوک برنزوک اپنی مملکت مین سے نکالا گیا اُن لوگون نے جو آئین بنانے کے سبب جلاوطن کئے گئے تہے سپین مین انقلاب برپا کرنے کا ارادہ کیا مگر اس سے کچہہ فایدہ نہوا اور شجاع پولنڈ والے اپنے ملک کو آزاد کرنے کے لئے روسیون کی اطاعت اور ظلم سے تنگ ہوکر دست بشمشیر مستعد ہوئے — نئی دنیا مین بہی یہہ ترغیب و تحریک ظاہر ہوئی برزیل کے رہنے والے اپنے شاہنشاہ ڈون پیڈرو سے منحرف ہوگئے اُسنے لاچار ہوکر اپنے بیٹے کے نام اپنی سلطنت کو چہوڑ دیا — انگلستان مین سبب وجوہات مختلفہ کے اختیار ڈیوک ویلنگٹن کا گھٹ گیا — سبب دور کرنے اُن روکون کے جو روس کینہولک پر رکہی گئی تہین اُن مشیرون کے بہت سے دوست اور مددگار پہر گئے — مخالف گروہ کے اصحاب کہ جنہون نے وزیر مملکت کی اسبات مین مدد کی تہی انکی خدمت کی قدردانی نہونے سے نہایت خفا ہوئے اور چونکہ سب

رو بکاری اس حرکت ناشائستہ کے کرنے سے عدالت مین پیش ہوئی۔
پولنڈ والون نے اپنی آزادی کے واسطے زبردست روسیون سے ایکسال پہر جھگڑا
کیا لیکن فرنگستان کے کسی بادشاہ نے بہی اسکی مدد نکی آخرکار وہ بدنصیب ملک فتح ہوگیا۔
اور فتحیاب کی اطاعت قبول کی۔ گریسن بہ جسکے حال پر انگریزون نے رحم کہایا تہا بہت تباہ
حالت مین تہا چونکہ اس بدبخت ملک مین عملداری اچہی نہی تو اسمین نزاع اور فساد
۱۸۳۰ ہونے لگے کیپوڈی استری اُس جایکا حاکم جیکہ نماز پڑہنے کو جاتا تہا راہ مین مارا گیا۔
جیسنے فرنگستان کے اضلاع مین بہت سی غضبناک غارتین کرکے آخر کو انگلستان مین
قدم رکہا جتنا کہ اور ملکون مین اسنے غدر اور غضب کیا اتنا یہان نہوا مگر اسکی شدت اتنک
۱۸۳۲ بالکل کم نہین ہوئی ہے۔ دسمبر مین پارلیمنٹ پہر جمع ہوئی اور بل اصلاح مذکور کا وکلا کی کچہری مین
پہر پیش ہوا ایک دار اور سخت جھگڑے کے بعد وہ کچہری مذکور مین مارچ مہینے مین منظور ہوا۔
بل مذکور تب امیرون کی کچہری مین بہیجا گیا اور ایک بڑی رد و بدل کے بعد بہت لوگون نے اسکو
دوبارہ پڑہا مگر بہتیرے امیرون نے کہا کہ ہم نے صرف اس امید پر اسکی مدد کی ہے کہ اسکا مان
کمیٹی مین بدل جاویگا۔ جب پارلیمنٹ تعطیل کے بعد پہر جمع ہوئی تو اول شب شیر بل مذکور کی
منظوری مین کہتے اور بادشاہ کی واسطے مقرر کرنے اور امیرون کے اس بل کی تائید کیلئے
انکار کیا ارل گری اور اوسکے مصاحبون نے استعفا دیدیا۔ لیکن وکلای کچہری والون نے دفعتہ
اسمقدمہ کی درستی مین اپنا ذمہ کیا اور بہت سی لوگون نے اس مطلب مین شامل ہو
اسکے دوبارہ مقرر کرنیکے لئے بہت سعی کی بادشاہ نے ایک نئی کونسل بنانیکو کوشش بیہودہ
کرکر ناچار اپنے مشیران سابق کو طلب کیا۔ مقدمہ نے امرا کا اس سبب سے فیصل ہوگیا کہ بہت
سے لارڈ جو مخالف اصلاح مذکور رکہتے تہے تہوڑی عرصہ کیلئے پارلیمنٹ مین نہ آئے آخرالامر بل مذکور جلد سی
گذرا اور جمعرات کی روز سا تومین جون کو بادشاہ نے بہی قبول کیا۔

صحت نامہ اغلاط تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۹	مسلہ	مسلہ	۳۲	۱	جانتی بوجھتی	جانتی بوجھتی
۶	۱	وس فے شین	وس نی شین	۳۲	۸	طرفدار یکا کیا	طرفدار کے
۶	۱۹	جو انہوں کے تھی	انہوں سے ہو سکی تھی	۳۲	۹	نامباسب	نامناسب
۷	۱۲	کردونواح ملک	کردونواح کے ملک	۳۲	۱۸	باتین طرب	باتین ظرافت
۸	۱۰	رودتیا	رودنا	۳۳	۴	میٹ	مینٹ
۱۰	۶	اقا	آقا	۳۳	۱۶	روبرٹ اسکا	روبرٹ کو اسکا
۱۰	۱۹	پٹیار کیے	پٹیار کے	۳۳	۲۰	اور مسعد اس	اور مستعد اس
۱۲	۱۴	تہنٹ ر	تہنٹ	۳۴	۱۶	جہاڈ	جہاد
۱۴	۱۴	اپنی ارادہ اپنے	اپنی ارادہ سے	۳۵	۴	شرکیون	سرکشیون
۱۴	۱۴	روا کرنی	ادا کرنے				
۱۵	۲۰	کرتا تہا	بسر کرتا تہا ایضا		۲۰	ر ر	ہیرل
۱۷	۱۶	توجہ کرتا تہا ہار وسکر	توجہ کرتا تہا اور مجمو	۳۷	۱۵	ہنریے	ہنرے نے
۱۷	۲۰	بہت سہگا ہی	ایضاً		۱۶	سیقدہی	مفید ہی
۲۲	۱۷	سولہ سلطنت	سولہ برس سلطنت	۴۳	۸	گر	مگر
۲۷	۸	سوا کر کیے	سوار کر کیے	۴۵	۲	سے	کسے
۲۸	۲	اوگا ماندہ	لڑوگا آیندہ	۴۵	۱۹	چھوٹی ٹری	چھوٹی بڑے
۲۸	۳	نخاوی	مخاذے	۴۷	۱۰	باشاہ	بادشاہ
۳۱	۱۳	روبریہ	روبرٹ	۴۸	۱۳	اور رزیادہ	اور زیادہ
۳۱	۱۷	ایضاً	ایضاً	۴۸	۲۰	زبردہ	یہ کہا

غلطنامہ تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱	ہووی	ہوی
۵۷	۱۰	مقرہونا	مقررہونا
۱۲	۲۰	مزاج پرہمیشہ	مزاج پرمصاحب ہمیشہ
۶۳	۱۰	بادشاہ کی ایری بلا	بادشاہ کے ایری بلا
۶۳	۱۰	سے کرتے تہی	سی شادی کرتی تہی
۶۳	۱۳	لسٹرارل کی نے	لسٹر کی ارل نے
۶۴	۱۷	استعاد	استعداد
۶۶	۶	الاخرالاخر	اخرالامر
۶۸	۴	بادہ شاہ نے	بادشاہ نے
۶۸	۱۱	جہگڑہونے	جہگڑی ہوتی
۶۹	۲۰	کی ملکہ کی موت سے بادشاہ نے	اس ولایت کو اپنی سلطنت میں ملانے کی امید سے
۷۰	۱	اٹہادکہ	اٹہاسواسیطے کہ
۷۰	۸	ہرایک سے	ہرایک بارہ سے
۷۵	۱۰	ہمیشہ میشر غالب	ہمیشہ تیر غالب
۷۹	۱۸	یہہ باب مشہور ہی	یہہ بات مشہور ہے
۸۲	۱۷	فتح یقین حاصل	فتح کا یقین حاصل
۸۳	۱۵	کمک کے نے کہا	کمک کے کہا
۸۱	۲۰	وہ ملیک پرنس نے	شاہزادہ ملیک پرنس نے

صحیح	سطر	غلط	صحیح
ہوتی	۸۹	۶	لررہی رہی تہے ٹڑرہی تہی
مقرر ہونا	۸۹	۶	حاکم کے خزانہ حاکم کا خزانہ
مزاج پر ہمیشہ	۹۲	۱	جنہون سلطنٹ جہون نی سلطنت
بادشاہ کے ایری بلا	۹۹	۹	ہن سنی ہن اسنے
سے کی شادی کرتی تہی	۱۰۲	۱۴	کیا کہ کیا کہ
لسٹر کی ارل نے	۱۱۳	۳	کیا جون کیا کہ جون بروت بڑی محبت
استعداد	۱۱۸	۱۶	ہستنگ جنن تکو ہستنگ ہن تکو
اخرالامر	۱۲۴	۵	سیمنل اُستاد سیمنل اپنی استاد
بادشاہ نے	۱۲۴	۱۵	سرکشی جرسنکے سرکشے کے جرسنکے
جہگڑی ہوتی	۱۲۵	۱۱	خوب واقع تہی خوب واقف تہی
کی ملکہ کی موت سے بادشاہ نے اس ولایت کو اپنی سلطنت میں ملانے کی امید سے	۱۲۵	۲۰	مقتربا مقتربان
اٹہادکہ	۱۲۶	۱۴	میری باب میرے بات
ہرایک سے	۱۲۸	۴	اسے کی اسی لئی
ہمیشہ میشر غالب	۱۲۸	۱۶	ظہور آی ظہور ہن آی
یہہ باب مشہور ہی	۱۳۲	۱۹	کی کی تہی کی تہی
فتح یقین حاصل	۱۳۹	۱	اہی کے اچہی قابو کے
کمک کے نے کہا	۱۳۹	۶	حکم کہ حکم کیا کہ
وہ ملیک پرنس نے	۱۶۱	۲	کے زور ایسکا زور کے اور ایسکے

غلطنامہ تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۴	مادشاہزادی جو	بادشاہ زادی کے
۱۶۴	۳	کیطرف اسکا	کیطرف تنا اسکا
۱۶۵	۶	اور سیکے	اسیکے
۱۶۶	۴	اسیکے ہر مستقل	اسکے مستقل
۱۶۹	۱۹	نوزفک یے	نوزفک یکے
۱۷۲	۱۶	بقول	نقول
۱۷۵	۴	ہوگیا	ہوگیا تہا
۱۷۶	۷	فجرا	فخرا
۱۷۹	۱۵	اسکے رکت	اس حرکت
۱۸۰	۹	بہاری دشمن کا	بہائی دشمن کا تہا
۱۸۲	۱۲	اسکیکس	اسیکیکس نے
۱۸۵	۳	اسیکے دمعشوقے	اسکے حسن دمعشوقے
۱۸۶	۲	آغتوس	اغستوس
۱۸۷	۸	چکے	دیر چکی
۱۸۷	۱۶	ارار لمنٹ	ارباب پارلمنٹ
۱۹۲	۱۱	ڈیرپٹ	ڈسٹرپٹ
۱۹۴	۱۰	پر مقر	پر مضر
۱۹۸	۷	ہونید	ہولینڈ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۰	۳	اسینے اویسے	
۲۰۲	۶	طرح	طرف
ایضاً	۱۶	دعا ملین	مدعا ملین
۲۰۳	۱۰	اور صاحبان	اور صاحبان صاحبا
۲۰۳	۶	اس عرصہ	اس عرصے
۲۰۶	۱۲	سوم	رسوم
۲۰۶	۲۰	معزور	معزز
۲۰۹	۱۵	کا اگیا	کا گاگیا
۲۱۰	۹	زیرات	زبردست
۲۱۰	۱۷	لو	لوگون
۲۱۲	۹	جارے	جلدے
۲۱۲	۱۷	اسینے	اینے
۲۱۴	۱۷	سوار اسکے جیب	سوار اسکے جانب
۲۱۴	۱۷	دیکہہ	دیکہہ کر
۲۱۵	۱۳	ذکر کرنا بار بار	ذکر کرنے بار بار
۲۱۷	۴	دنون واقع	دنون بعد واقع
۲۱۹	۷	مان مفسدون	اون مفسدون
۲۲۱	۹	لوٹ لینڈ	سکوٹ لینڈ

غلطنامہ تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۲	۱	مدرسی	بدلباس	۲۵۲	۱۴	عہد	عہدہ
۲۲۳	۴	کمالہ الی	کمالہ ایے	۲۵۳	۱۸	ایا تھا	آتا تھا
۲۲۳	۲۰	بسلو	جسکو	۲۵۴	۸	نکلتا تھا	نکلتا تھا
۲۲۴	۱۶	اور اسطی جزا	کے واسطے جزا	۲۵۷	۲	محبت کہ	محبت نے
ایضاً	ایضاً	برایا	ہرایک	۲۵۸	۱۴	بعضے لوگ	بعضے
۲۲۴	۱۴	انکی مکانون	مکان	۲۶۳	۲	اوسنے	اوسے
۲۲۸	۴	مروج	مروج ہے	۲۶۳	۱۹	انگریز	انگریز
۲۲۸	۱۰	لایا ہون	لاتا ہون	۲۶۳	۱۹	کھلی	یکے
۲۲۹	۱۲	ہوا	ہو	۲۶۴	۱۰	مستولی ہو	مستولی ہے
۲۲۹	۵	طورین	طور پر	۲۶۵	۱۰	وقت تک	بار
۲۳۰	۱۹	ووہ	وہ	۲۶۷	۲	گانار	برابر
۲۳۲	۲	پنشہ	پنشہ	۲۷۱	۱۰	انگریز	انگریزے
۲۴۶	۳	لم	لم	۲۷۱	۹	دوبار	دوبارہ
۲۴۷	۱۹	فرض پنش کریکا	پنشن کریکا	۲۷۲	۱۰	انگریز	انگریزی
۲۴۷	۱۰	بی جواب	ابھی جواب	۲۷۱	۱۴	برآی	برآئی
۲۴۹	۳	چاہیوسیر	چاہیوس	۲۷۴	۱	میئر	میئر
۲۵۰	۵	روشی	روپے	۲۷۵	۲	ہین	ہین
۲۵۱	۱۲	لگہون	کھیون	۲۷۸	۵	کنوار	گنوار

غلطنامہ تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح
۲۸۳	۱۵	سیکرونٹ	سیکرونٹ	۱۶	ڈک مسٹر	ڈگ مسٹر
۲۸۵	۱۹	پنسیتر	چنسیلر	۱۲	تکرار کے	تکرار
۲۸۶	۲۰	لیک	لیکن	۱	متروکہ	متروک
۲۸۷	۲۰	تک	مدت	۲	دولین ابج	دولین ابج
۲۸۸	۸	فوقہ	فرقہ	۴	حسب	سب
۲۸۸	۱۷	بڑا اتھا	بڑا نہ تھا	۱۲	ہوا	ہو
۲۹۰	۱۷	لاتنے	لانے	۱۴	شماش	تماشہ
۲۹۱	۳	ازادی سی	ازادی لینے	۱۰	سی شیوریل میں	سی شیوریل نے
۲۹۱	۱۰	ڈکا	دی گیا	۱۹	سوفوند	نیوفوند
۲۹۲	۶	بالعہ	بالفعل	۸	سلطنتوں کے	سلطنتوں نے
۲۹۲	۱۰	ولایت ہی کا	ولایت کا	۸	یہہ کواغذ کور	کواغذ مذکور
۲۹۲	۱۱	رفت	صرف	۱۵	لڑائی	لڑائی کے
۲۹۳	۶	اس پر	اس پر سے	۳	شریکہ ہوا	شریک ہو
۲۹۳	۱۲	جاکر کہ تک	جاکر سو گیا کہ ایک	۱۷	عرضی	عرصہ
۲۹۴	۵	اسنے کہ	اسنے	۷	ساسا ٹھہ	ساٹھہ
۲۹۴	۱۷	بنانا	بنایا	۸	نامی کہ سوداگر	نامی سوداگر
۲۹۴	۱۹	کرلینے	کرلیے	۱۲	سلطنت کے	سلطنت نے
۲۹۵	۱۴	ضبضہ	قبضہ میں	۱	بیوفی	بیوفے

غلطنامہ تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۸	۱۳	مہران	جوان
۳۲۹	۴	جیسر	جیسرے
۳۳۷	۱۹	محصولی کے جس محصولی کے جو	
۳۴۰	۱۵	پاس باعث سے	پاس اس باعث سے
۳۴۳	۵	تب عیسیٰ کے	تب بر خلاف عیسیٰ کے
۳۴۶	۳	حکم نہ تھا	حکم تھا
۳۴۷	۵	جمی اور رہی	جمی رہی
۳۵۴	۱۴	دفعہ موافق	دفعہ کے موافق
۳۵۸	۵	معاملہ کیا	مقابلہ کیا
۳۶۹	۱	ایا پہلی	آیا یا پہلی
۳۷۴	۵	بادشاہ کی ہوی	بادشاہ کی تشادی ہوئے
۳۷۷	۲	یعنے تین کرور	یعنی دو کرور
۳۸۱	۲	جس پرتی اپنے	جیسر اپنے
۳۸۰	۷	کہ دد	کہ دی
۳۹۱	۱۱	انگریزے لوگون	انگریزے کو لوگون
۳۹۲	۹	نیکنامی	بنکنامی ہوے
۳۹۵	۱۳	کیا	کیے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۹	۴	اوراور	اور
۴۱۰	۱۰	کیہوک کے تمام	کیہوک تمام
۴۱۲	۱	نیایا	یایا
۴۱۵	۱۹	نوایں	نوایں تور سے
۴۱۶	۱۳	چلن من	چین بن
۴۱۹	۳	سالون کے	رسالون کے
۴۲۳	۳	کے کے	بکے
۴۳۴	۱۰	بگایا کیا	بگا گیا
۴۴۵	۸	نخالط	مغالط
۴۴۸	۲۰	امبار کیسو کے	انبار کیسو کے
۴۵۲	۱۲	الشاپہر نہایت	الشاپہر زنانہا
۴۵۹	۱۳	متفق ہوکر	متفق کو
۴۶۵	۶	چلن اور روپیہ	چلن اور روپیہ
۴۶۵	۱۱	سیتے اخبارون	سیتے اخبارون
۴۶۷	۱۳	روبکار ہے سہل اوڈ	روبکار ہے کے سہل اوڈ
۴۷۰	۱۴	اسکے کا	اسکا
۴۷۵	۲۰	مذہبی آ	مذہبی آسودگی

غلطنامہ تواریخ انگلستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸۱	۵	والات	ولایت
۴۹۳	۱۱	اسکئے	اسیلئی
[illegible]	۲۰	پاس مضمون	پاس اس مضمون
۴۹۶	۴	[illegible]	اور
۴۱۶	۶	[illegible]	[illegible]
۴۸۷	۷	ایک وار اور سخت	ایک اور سخت